نجات الرشید

مصنفہ

عبدالقادر بداؤنی

بہ ترتیب و حواشی و مقدمہ

از

سید معین الحق

ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

نجات الرشید

مصنفہ

عبدالقادر بداؤنی

بہ ترتیب و حواشی و مقدمہ

از

سید معین الحق

ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

@Madaarimedia

انتشارات ادارۂ تحقیقات پاکستان
شمارہ ۲۶

تشکر

ادارۂ تحقیقات پاکستان متروکہ اوقاف بورڈ ، حکومت پاکستان کی مالی امداد کا ممنون ہے ، جس کی وجہ سے ادارے کے لیے تصنیف و تالیف کا کام آسان ہو گیا۔

طابع : سید ظفرالحسن رضوی
مطبوعہ : ظفر سنز پرنٹرز ، ۹- کوپر روڈ ، لاہور
طبع اول : نومبر ۱۹۷۳ء
قیمت : چوبیس روپے

Marfat.com

فہرست مضامین

Marfat.com

عیوب ظاہری

فصل دوم

Marfat.com

[stamp]

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ نجات الرشید

از

ڈاکٹر سید معین الحق

عبدالقادر بدایونی بن سلوک شاہ جن کا ذکر دور جدید کے بعض مصنفین ملا عبدالقادر[1] کے نام سے کرتے ہیں، برصغیر کے اہم اور مشہور ترین مورخوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بدایونی اپنے عہد کے ممتاز ترین مورخوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں، بلکہ ان کو اس دور کا عظیم مورخ کہا جا سکتا ہے، اور اس میں تو شک کی قطعاً گنجائش نہیں کہ ان کی مشہور تصنیف منتخب التواریخ اس عہد کی تاریخ لکھنے والوں کے لیے ہمیشہ گراں مایہ ماخذ کا کام دیتی رہے گی، اس سلسلہ میں ہم اس زمانے کے تین مشہور مورخوں کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتے ہیں، جس سے بدایونی کا مقام مورخ کی حیثیت سے متعین کرنے میں مدد مل سکے گی، ان میں ابوالفضل کا نام سرفہرست ہے، ان کی دونوں کتابیں یعنی اکبر نامہ اور آئین اکبری معلومات کا بے بہا خزانہ ہیں، اس کے زمانہ تک کی.........کی سیاسی تاریخ اور اکبر کے عہد کی اقتصادی معاشی اور ایک بڑی حد تک ساجی زندگی کا جو مواد ان کتابوں میں ملتا ہے، اس کی مثال برصغیر ہی نہیں بلکہ قرون وسطیٰ میں دوسرے ممالک کی تاریخوں میں بھی بہت کم نظر آتا ہے۔ اکثر موضوعات پر جو تفصیلات ان کی

---

۱ - ملا جو مولوی کی بدلی ہوئی شکل ہے، قرون وسطیٰ کی اصطلاح میں اس عالم کے لیے استعمال ہوتا تھا، جو دینی علوم میں انتہائی کمال حاصل کر لیتا تھا، چنانچہ تاریخی شخصیتوں میں بہت کم ناموں کے ساتھ یہ لقب نظر آتا ہے، برصغیر میں برطانوی اقتدار قائم ہونے کے بعد مغربی طرز کی تعلیم حاصل کرنے والے بعض طبقوں میں ملا کا لفظ تحقیر کے لیے ان علماء کے واسطے استعمال کیا جانے لگا جو مذہبی امور میں حد سے زیادہ متعصب اور تنگ نظر سمجھے جاتے تھے، جدید مورخین بدایونی کو بھی اسی گروہ میں شمار کرتے ہیں، ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے لیکن ان کا یہ نام اتنا مشہور ہو گیا ہے کہ ہم نے اس کو قائم رکھنا ہی مناسب سمجھا۔

Marfat.com

کتابوں میں موجود ہیں اس سے ان کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر مفید روشنی پڑتی ہے ، لیکن چونکہ ابوالفضل سرکاری مورخ ہے ، اس کے نزدیک فن تاریخ نویسی کا کمال یہ ہے کہ بادشاہ کے عہد اور اس نظام حکمرانی کی بے داغ تصویر پیش کرے ، اور اس میں شک نہیں کہ اس حیثیت سے اس کی تصانیف بے مثال ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بادشاہ کی شخصیت کو اس نے خدا کے بعد مقام دیا ہے ، وہ اس کو پیغمبر تو نہیں کہتا ، لیکن رشد و ہدایت ، کمالات و کرامات اور کامیابی و کامرانی کے ایسے پس منظر میں اکبر کو پیش کرتا ہے اور ظل اللہ کے لقب کی جو اکثر بادشاہوں کے لیے مسلمان مصنفین استعمال کرتے تھے اس طرح ترجمانی کرتا ہے کہ بادی النظر میں وہ پیغمبروں سے کچھ بلند ہی نظر آتا ہے ، یہی سبب ہے کہ اکبر نامہ اور آئین اکبری کے مطالعہ سے بعض اوقات تاریخ کا طالب علم حقائق سے قریب ہونے کے بجائے دور ہو جاتا ہے ،

ابوالفضل کی تصانیف سے پیدا ہونے والے مغالطوں اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے خوش قسمتی سے دو ہم عصر مورخ ہماری مدد کرتے ہیں -

خواجہ نظام الدین احمد ہروی صاحب طبقات اکبری، اگرچہ ایک معتمد امیر اور درباری تھے لیکن انھوں نے اپنی تصنیف میں انتہائی احتیاط کا انداز اختیار کر کے حقائق کے اظہار کی کوشش کی ہے - چنانچہ ان کی کتاب ہر زمانہ میں مستند اور معتبر سمجھی گئی ہے ، دوسرے اہم مورخ عبدالقادر بدایونی ہیں وہ بھی ادنیٰ درجہ کے منصب دار تھے لیکن مذہبی عقائد میں پختگی اور اپنے عہد اور خاص طور پر درباری ماحول کی دینی آزادہ روی سے نفرت نے ان کے مزاج میں شدت پیدا کردی تھی ، جس کا اثر ان کے بیانات کی ہر سطر میں نظر آتا ہے ، انھوں نے واقعات کی ہر وہ تفصیل درج کی ہے جس سے اکبر اور اس کے مقربین کی اسلام دشمنی نمایاں ہو جاتی ہے ، جن اُمراء کے عقائد ان کے نزدیک غلط تھے ان کے اعمال و اخلاق پر انھوں نے سخت نکتہ چینی کی ہے ، چنانچہ بعض مورخوں نے یہ رائے قائم کی ہے کہ اگر ابوالفضل مدح و خوشامد میں اپنا جواب نہیں رکھتا تو دوسری طرف بدایونی کی تنقیدیں اور اعتراضات بھی اسی قدر سخت اور شدید ہیں ، ان حالات سے صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے اور وہ یہ کہ اکبر کے عہد کی تاریخ کے لیے اکبر نامہ اور آئین اکبری پڑھنے کے بعد طبقات اکبری اور منتخب التواریخ کا مطالعہ ضروری ہو جاتا ہے -

منتخب التواریخ کے بعد بدایونی کی دوسری تصنیف نجات الرشید ہے جس پر آگے تبصرہ کیا گیا ہے -

Marfat.com

ملا عبدالقادر بدایونی ٹوڈہ بھیم کے مقام پر ۹۴۷ھ (مطابق ۱۵۴۰ء)[1] میں پیدا ہوئے ، ابتدائی تربیت بساور میں ہوئی اوربارہ سال کی عمر میں میاں حاتم سنبھلی کی خدمت میں ملا صاحب کو ان کے والد نے پیش کر دیا ، جو اپنے زمانے کے مشہور صوفی اور عالم جلیل تھے ، ان سے ظاہری تعلیم بھی حاصل کی اور پھر انھیں سے بیعت بھی ہو گئے -

اسی زمانے میں ھیموں کی افواج نے پانی پت جاتے ہوئے راستہ میں بساور کو لوٹا اور تباہ کر دیا ، جس میں ملا صاحب کے والد کا ذاتی کتب خانہ بھی ضائع ہو گیا ۹۶۶ھ (مطابق ۱۵۵۹ء) میں ان کے والد آگرہ میں آ کر مقیم ہو گئے ، یہاں بدایونی نے کچھ کتابیں مولانا مرزا سمرقندی اور قاضی ابوالمعالی بخاری سے پڑھیں - یہیں انھوں نے شیخ مبارک کی مجلس درس میں بھی شرکت کی اور اس طرح فیضی ابوالفضل اور نقیب خاں وغیرہ کے ہم سبق رہے - آگرہ میں ملا صاحب اور ان کے والد ایک فوجی سردار مہر علی بیگ کے مکان پر رہتے تھے ، چنانچہ انھی کے ساتھ ملا صاحب کو ایک مہم کے سلسلہ میں قلعہ چنار گڑھ تک جانا پڑا ، یہ ان کا پہلا بڑا سفر تھا -

۹۶۹ - ۷۰ھ میں ملا صاحب کے والد اور نانا دونوں کا یکے بعد دیگرے انتقال ہو گیا ، جس سے ان کو صدمہ پہنچا اور فکر معاش دامنگیر ہوئی ، چنانچہ دو تین سال بعد ۹۷۳ھ (مطابق ۶۶ - ۱۵۶۵ء) میں پٹیالی کے جاگیردار حسین خاں[2] کی ملازمت میں داخل ہو گئے ، اور آٹھ سال تک انھی سے منسلک رہے ، اسی دوران میں بدایوں پہنچ کر ملا صاحب نے دوسری شادی کی ۹۸۱ھ (مطابق ۷۴ - ۱۵۷۳ء) تک حسین خاں سے منسلک رہے ، لیکن اسی سنہ میں کسی بات پر اختلاف ہوا ، اور ملا صاحب ناراض ہو کر بدایوں چلے گئے ، حسین خاں نے بدایوں پہنچ کر ملا صاحب کی والدہ سے بھی سفارش کرائی لیکن ملا صاحب دوبارہ حسین خاں کے پاس جانے کے لیے راضی نہیں ہوئے اب ان کو خواہش تھی کہ وہ شاہی دربار میں کسی طرح رسائی حاصل کریں ، اسی سال یعنی ۹۸۱ھ میں وہ آگرہ گئے اور جلال خاں کے توسط سے دربار میں پہنچے ، جلال خاں ،

---

۱ - خود ملا صاحب کی ایک روایت ہے جن میں وہ کہتے ہیں کہ ۹۶۱ میں میری عمر ۱۱ سال کی تھی اس سے ان کا سال ولادت ۹۴۹ نکلتا ہے -

۲ - حسین خاں ان چند افغان سرداروں میں تھے ، جن کو اکبر بادشاہ کا اعتماد حاصل تھا ، چنانچہ اپنی خدمات کے صلہ میں وہ سہ ہزاری منصب تک پہنچ گئے تھے ، بدایونی نے ان کے اخلاق و عادات و دینداری اور علم پروری کی بہت تعریف کی ہے -

Marfat.com

ملا صاحب کے علم کے ساتھ ان کی قرأت اور خوش الحانی سے اس قدر متاثر ہوگیا تھا کہ انھیں کے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا اور اسی نے بادشاہ سے سفارش کرکے منصب داروں میں شامل کرا دیا ، بدایونی کو بیستی کا منصب عطا ہوا اور شاہی امام مقرر ہو گئے - بہار کے حملہ کے زمانے میں جب اکبر بادشاہ مع اپنی فوج کے ادھر گیا تو ملاصاحب کو بھی ساتھ لے گیا ، ان دنوں میں بادشاہ ان کی بے حد قدر کرتا تھا اور اکثر مسئلۂ الٰہی سے پوچھتا تھا ، اثنائے سفر ہی میں اکبر کے حکم سے انھوں نے سنگھاسن بتیسی کا ترجمہ فارسی میں کیا ، اور نامہ خرد افزا اس کا تاریخی نام رکھا کچھ عرصے کے بعد اتھروید کا ترجمہ بھی ان کے سپرد ہوا -

۹۸۴ھ میں مہم راجپوتانہ جس کی سرکردگی راجہ مان سنگھ کے سپرد تھی ملا صاحب نے اپنی خواہش پر جہاد میں شرکت کی - شکست خوردہ راجہ کا ایک مشہور ہاتھی جس کو رام پرشاد کہتے تھے فاتحین کے قبضہ میں آیا ، مان سنگھ نے بدایونی کی سپردگی میں ہاتھی کو بادشاہ کی خدمت میں روانہ کیا - اس خدمت کے صلہ میں بادشاہ نے ان کو ''۹۶'' اشرفیاں بطور انعام دیں ، اگلے سال بدایونی نے بادشاہ کی خدمت میں اپنی ایک تصنیف ''کتاب الاحادیث'' پیش کی جس میں جہاد اور فن تیراندازی وغیرہ کی فضیلتیں بیان کی گئی تھیں ، اب وہ دور آ گیا تھا جب اکبر کی طبیعت کا رنگ بدل رہا تھا ، اسلام سے وہ منحرف ہونے لگا تھا ، چنانچہ علماء سے جن میں بدایونی بھی شامل تھے بے توجہی برتنے لگا تھا ، بدایونی کی تاریخ میں ان تاثرات کا صاف اور سخت الفاظ میں ذکر ہے - اس میں شک نہیں کہ وہ حقیقت اور واقعیت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ، لیکن تنقید بہت شدید کرتے ہیں ، اور ان لوگوں پر اعتراض اور طنز کرتے ہیں جو بادشاہ کی خوشامد میں پیش پیش تھے اور روز بروز ترقی پا رہے تھے ، اس انداز نگارش سے متعلق خود لکھتے ہیں کہ اس کا سبب صرف مذہبی درد اور حمیت دینی تھا ، اور کسی سے رشک و حسد کا شائبہ تک دل میں نہ تھا ، اور غالباً یہ صحیح ہے -

۹۹۰ھ (مطابق ۱۵۸۲ء) میں اکبر نے ہجرت کی ایک ہزار سال کی تاریخ تحریر کرنے کا حکم دیا ، ابتداء میں یہ کام کئی اشخاص کے سپرد ہوا جن میں ایک بدایونی بھی تھے لیکن بعد میں ملا احمد ٹھٹوی[1] کو تنہا یہ ذمہ داری سپرد

---

۱ - ملا احمد ٹھٹوی ایک متعصب شیعہ تھے ، جن کو ایک جاہل سنی نے جس کا نام مرزا فولاد جولاس تھا دھوکہ دے کر بلایا اور قتل کردیا - پھر خود بھی اپنے انجام کو پہنچا -

Marfat.com

کر دی گئی ، ان کے قتل کے بعد یہ کام آصف خاں کے ذمہ کیا گیا ، بدایونی لکھتے ہیں کہ ۱۰۰۲ھ میں ان کو دوبارہ حکم ہوا کہ اس کتاب یعنی تاریخ الفی کے سنین کی ترتیب درست کرو چنانچہ انھوں نے جلد اول و دوم کو درست کیا ، جلد سوم آصف خاں کے حوالہ کی ۔ شیخ ابوالفضل نے آئین اکبری میں لکھا ہے کتاب کا دیباچہ میرا تحریر کیا ہوا ہے ۔

مہابھارت کے ترجمہ کی ذمہ داری بھی بدایونی اور چند دوسرے لوگوں کے سپرد ہوئی ، بدایونی لکھتے ہیں کہ اس سلسلہ میں بادشاہ ان کو بہت سخت سست کہتے تھے ، بہرحال متعدد لوگوں کی کوشش سے یہ کام پورا ہوا اور اس کا نام رزم نامہ رکھا گیا ، بدایونی کو خیال تھا کہ یہ ایک دینی گناہ ہے ، جس سے وہ اپنی اور دوسرے مترجمین کے لیے بارگاہ احدیت میں طالب مغفرت ہوئے ، لیکن باوجود اپنے ان خیالات کے ان کو ۹۹۲ھ میں راماٸن کے ترجمے کا کام سپرد کیا گیا جس کو انھوں نے ۹۹۷ھ میں مکمل کر کے بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ اس "نامہ سیاہ" کے لیے بھی ملا صاحب بارگاہ الٰہی میں استغفار و توبہ کرتے ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے عقائد میں کس قدر راسخ و مضبوط ہیں ، لس زمانے کا ایک اور قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ اکبر نے ان کی ایک ہزار بیگہ زمین کی جاگیر بساور سے بدایوں میں منتقل کر دی ، دو سال بعد ۹۹۹ھ میں بدایونی کو اکبر نے ملا شاہ محمد شاہ آبادی کی تاریخ کشمیر کا خلاصہ کرنے کا حکم دیا ، جو انھوں نے دو ماہ کی کاوش سے مکمل کر کے بادشاہ کو پیش کر دی ۔ یہاں یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ شاہ محمد نے بھی بادشاہ ہی کے حکم سے راج ترنگینی کا فارسی ترجمہ کیا تھا معجم البلدان مصنفہ یاقوت حموی کا ترجمہ متعدد فضلا کے سپرد کیا گیا تھا ۔ بدایونی نے اس میں سے دس جز کا ترجمہ کر کے پیش کیا اور گھر واپس جانے کی رخصت چاہی بادشاہ نے اجازت تو دی لیکن کچھ ناراضگی کے ساتھ جس کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ بدایونی نے رخصت کے وقت بادشاہ کو سجدہ نہیں کیا تھا مدت رخصت سے پانچ ماہ بعد بدایونی نے دربار میں حاضری کی کوشش کی اس وقت اکبر کشمیر کے سفر میں تھا ، لیکن ناراضگی کی وجہ سے کورنش کی اجازت نہ ملی یہ لاہور واپس آ گئے جب بادشاہ واپس لاہور آیا تو دربار میں حاضر ہونے کی اجازت مل گئی ۱۰۰۲ھ مطابق ۱۵۹۴ء میں خواجہ نظام الدین کے انتقال کا بدایونی پر بے

---

۱ ۔ اکبر نے یہ رسم جاری کی تھی کہ امراء اور دوسرے درباری لوگ بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے ، لیکن اکثر مسلمان علماء اور بعض امراء سجدہ کرنے سے گریز کرتے تھے ، بادشاہ ان پر معترض نہیں ہوتا تھا ، اگرچہ اسے پسند بھی نہیں کرتا تھا ۔

Marfat.com

حد اثر ہوا اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے کئی احباب وفات پا گئے انہیں میں ان کا دوست و مربی ملک الشعراء فیضی بھی تھا ، جس نے بادشاہ کو ان کی سفارش میں ایک نہایت عمدہ مکتوب دکن سے بھیجا تھا جو بادشاہ کے حکم سے اکبر نامہ میں شامل کر دیا گیا ہے - منتخب التواریخ ۱۰۰۴ھ کے ابتدئی مہینوں تک آتی ہے ، کیونکہ اسی سال کے آخر میں خود بدایونی کا بھی انتقال ہو گیا ، ان کی قبر بدایوں کے نواح میں ایک باغ میں موجود ہے -

عہد اکبری میں ظاہر ہے کہ یہ کتاب خفیہ رہی بعد میں جب جہانگیر کے علم میں آئی تو اس کو بھی بہت غصہ آیا ، جس کی وجہ سے منتخب التواریخ کی اشاعت زیادہ نہ ہو سکی چنانچہ اس دور کے مورخین نے اس کتاب کا ذکر تک نہیں کیا ہے ، اگرچہ بعد میں یہ برصغیر کی مشہور ترین تاریخوں میں شمار ہونے لگی اور آج تک مورخین کے لیے مفید ترین ماخذ کا کام دیتی ہے -

بدایونی کی دوسری اہم کتاب نجات الرشید ہے ، نجات الرشید جیسا کہ اس کے نام کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے - ۹۹۹ھ (مطابق ۱۵۹۱ء) میں لکھی گئی ، اگرچہ مصنف نے اس کو رسالہ یا عجالہ کہا ہے یہ خاصی ضخیم کتاب ہے اور اکثر شرعی احکام اور مسائل پر اس میں تفصیلی بحث کی گئی ہے اس لحاظ سے ہم اس کو ایک مستقل تصنیف یا اپنی اصطلاح میں ''کتاب'' کہہ سکتے ہیں مصنف نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ کتاب بحالت سفر لکھی گئی جب اس کے پاس حوالہ کے لیے زیادہ کتابیں نہ تھیں ، بہرحال اس نے اکثر مواقع پر مختلف مصنفین اور ان کی تصانیف کا حوالہ دیا ہے چونکہ اس زمانے میں صرف مخطوطے ہی ہوتے تھے اور صفحات وغیرہ ظاہر کرنے کا رواج نہ تھا ، اس لیے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ سب حوالے یا ان میں سے اکثر صرف حافظے کی بنیاد پر دیے گئے ہیں ، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علوم نقلیہ میں ملا صاحب کا مطالعہ نہایت وسیع تھا اور ساتھ ہی قدرت نے ان کو حافظہ بھی قوی عطا کیا تھا اس اڈیشن میں ہم نے ان حوالوں کی نشان دہی نہیں کی ہے اس لیے کہ ان محققین اور فضلاے تاریخ کے لیے جو نجات الرشید کا تفصیلی اور تنقیدی مطالعہ کریں گے یہ کام زیادہ دشوار نہ ہوگا ، اس کے علاوہ ہمارا مقصد اس وقت یہی تھا کہ اس مفید اور اہم کتاب کو شائع کر کے علمی حلقوں اور فضلاے تاریخ تک پہنچا دیا جائے ، اس مقصد کی افادیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے قلمی نسخے بھی بہت

---

۱ - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں بھی کچھ اضافہ کیا ہے ، کیونکہ اس سنہ کے بعد کے واقعات کا بھی کہیں کہیں ذکر آیا ہے -

Marfat.com

کم ہیں کلام اللہ کی آیات کی تخریج کر دی گئی ہے ، ان کا اور احادیث کا ترجمہ یا کم از کم مفہوم خود مصنف نے لکھ دیا ہے ۔

تالیف کتاب کا سبب جو مصنف نے خود بیان کیا ہے تاریخ کے طلبہ کے لیے دل چسپ ہے ، لیکن زیادہ دل چسپ اس اہم تصنیف کا وہ تجزیہ ہے جو مصنف کے تصور حیات اور اس عہد کے سیاسی ماحول اور معاشرتی انقلاب کے پس منظر میں کیا جا سکتا ہے ، مصنف کے بیان کے مطابق یہ کتاب اس زمانہ کے مشہور امیر اور مورخ خواجہ نظام الدین احمد ہروی کی فرمائش پر لکھی گئی ہے ، اول الذکر نے ان مباحث پر جو اس میں شامل ہیں کچھ یادداشتیں (طومار) جمع کی تھیں وہ انھوں نے مصنف کو دیں اور فرمائش کی کہ ان کی مدد سے ایک مستقل کتاب لکھی جائے ، مصنف نے اسی کی تعمیل میں یہ مفید کتاب تیار کی ۔

اس مختصر بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اس موضوع پر کتاب لکھی جانے کی اہمیت اور ضرورت سب سے پہلے خواجہ نظام الدین احمد نے محسوس کی اور غالباً خود ہی لکھنے کا ارادہ کیا ہوگا ، کہ یادداشتیں جمع کیں اور ان کو محفوظ کرتے رہے ، لیکن ان کی سرکاری حیثیت اور فرائض کی انجام دہی اور عمر کی بڑھتی ہوئی روانی نے ان یادداشتوں کو کتابی شکل میں مرتب کرنے کا موقع نہ دیا ہوگا ، ایک دوسرا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نظام الدین جو اب اپنی عمر کی آخری منزل سے گذر رہے تھے ، ایک ایسی تصنیف اپنے نام سے پیش نہیں کرنا چاہتے تھے جو بادشاہ اور اس کے محبوب درباریوں کے عقائد پر ضرب کاری لگا کر ان کی شہرت پر اثر انداز ہو سکتی تھی ، اس میں شک نہیں کہ نظام الدین بعض دوسرے درباری امراء کی طرح ایک راسخ العقیدہ سنی المذہب مسلمان تھے ، اور اکبر سے اپنی وفاداری قائم رکھنے اور اہم سیاسی اور فوجی خدمات انجام دیتے رہنے کے باوجود بادشاہ کے جاری کردہ دین الٰہی اور اس سے پیدا ہونے والی عام دینی بے راہ روی اور اسلام دشمن تحریک سے انھوں نے خود کو علیحدہ رکھا تھا لہٰذا ان کے لیے یہ خلاف مصلحت ہوتا بلکہ شاید یہ ممکن بھی نہ تھا کہ وہ درباری منصب رکھ کر کوئی ایسا اقدام کرتے جس سے شاہی اعتماد کو جو ان کے لیے طرۂ امتیاز تھا صدمہ پہنچتا ۔

بے محل نہ ہوگا اگر یہاں دین الٰہی کی اشاعت کے بعض پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا جائے کیونکہ نجات الرشید کی تصنیف کا اس سے ایک حد تک براہ راست

---

۱ ۔ دیکھو متن صفحہ نمبر ۲

Marfat.com

تعلق ہے ، دین الٰہی کے وجود میں آنے اور اس کے ذریعہ سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی پالیسی پر بحث کیے بغیر ہم طلبۂ تاریخ کی توجہ اس نکتہ پر مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ اسلام سے اس کا ٹکراؤ لازمی تھا نہ صرف مذہبی عقائد اور اعمال کی سطح پر بلکہ سیاسی زندگی اور درباری ماحول کے بدلتے ہوئے پس منظر میں بھی، برصغیر میں مسلمانوں نے جو حکومت قائم کی تھی وہ بنیادی طور پر اسلامی تھی اس لیے کہ شریعت کو اس میں بالادستی ہی حاصل نہ تھی بلکہ نظم حکمرانی کی مشین بھی اس کی حدود میں کام کرتی تھی - غیر مسلموں کو محمد بن قاسم کے زمانے ہی سے ذمیوں کا درجہ حاصل تھا - اس میں شک نہیں کہ بعض حکمرانوں کے عہد میں شرعی قوانین کی خلاف ورزی بھی عمل میں آئی اور بعض اوقات ایسے ضوابط بھی نافذ ہوئے جن کا جواز شریعت میں نہیں ملتا - اس سلسلہ میں علاءالدین خلجی کے چند ضابطوں اور تعزیری احکامات کا حوالہ دیا جا سکتا ہے ، ان کو مستقل قوانین کی حیثیت حاصل نہیں ہوئی اس کے علاوہ سلطان نے شریعت کے خلاف اپنے ضوابط کا دفاع کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ خلاف ورزیوں کا اعتراف معذرت آمیز انداز میں کیا[1] بعض حکمرانوں کی عقیدت مندی اور بااثر اصحاب اختیار کی تنگ نظری کے باعث شرعی قوانین کے نفاذ میں اتنی سختی برتی جاتی کہ سرکاری احکامات خود اسلام کی روح کے خلاف معلوم ہوتے تھے ، سوری خاندان کی حکومت کے آخری دور سے اکبر کے ابتدائی زمانے تک بعض حالات نے درباری زندگی کو ایک خاص رنگ دے دیا تھا اس عہد کا یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ جوان العمر بادشاہ اکبر کو زعفرانی رنگ کے کپڑے پہننے پر شیخ عبدالنبی صدر الصدور نے اس کے دامن پر اپنا عصا مار کر یہ بتلانے کی کوشش کی کہ یہ فعل شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ ہے -

لیکن اکبر کے زمانے میں علمائے سوء اور خاص طور پر ان لوگوں کی حرکات نے جو ارباب اقتدار میں شامل تھے ، جوان العمر مسلمانوں کے خیالات و کردار پر جو اثر ڈالا ہوگا وہ ظاہر ہے اور ہمیں اس پر تعجب نہ کرنا چاہیے کہ جب علمائے سوء کے تعصب اور بے جا سختیوں کا شکار ہونے والے بعض لوگوں نے جن میں شیخ مبارک اور اس کے دو بیٹے ابوالفضل اور فیضی خاص طور پر قابل ذکر ہیں اپنی مہم شروع کی اور قوانین شریعت کے خلاف صف آراء ہو گئے ، تو اکبر کا ذہن ان کے خیالات سے بہت زیادہ متاثر ہوا اور مسلمانوں کی دینی و

---

۱ - اس سلسلہ میں برنی کی تاریخ فیروز شاہی کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جس میں سلطان علاء الدین خلجی اور قاضی مغیث کی گفتگو مفصل طریقے سے بیان کی گئی ہے -

Marfat.com

معاشرتی زندگی میں ایسی قوتوں نے سر اٹھایا جو ان کو اسلامی شریعت سے دور لے جانے لگیں ، الحاد و بے دینی کا رواج بڑھنے لگا ، ابتداء میں جوان العمر بادشاہ کو یہ خیال پسند آیا کہ اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان کے رہنماؤں کو بلا کر ان کے عقاید بھی معلوم کرنا چاہیں ، ابوالفضل وغیرہ کی کوششوں سے حالات نے کچھ ایسا رنگ اختیار کر لیا کہ پہلے تو درباری علماء کا اور پھر خود اسلامی تعلیمات کا اثر کم ہونے لگا ۔ بادشاہ کی وسیع المشربی بڑھتی رہی اور آخر کار اس کو اس پر آمادہ کر لیا گیا کہ اس رہنمائی اور سرپرستی میں ایک نئی دینی تحریک کا آغاز کیا جائے اور چونکہ اکبر خود کو پیغمبر کہلوانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا اور اس کے لیے تیار نہ تھا ، اس نئی تحریک کو باقاعدہ نئے مذہب کا نام نہیں دیا گیا اس میں جو تصورات شامل تھے وہ توحید الٰہی کے علاوہ سب دوسرے ادیان سے لیے گیے تھے اور اسلام کے بنیادی تصور یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو کسی حیثیت سے بھی شامل نہیں کیا گیا تھا ، اس لیے قدرتی طور پر اکبر اور اس کے ساتھیوں کا ایجاد کردہ دین الٰہی اسلام کے خلاف ایک محاذ بن گیا ، جس کا باقاعدہ اعلان ۱۵۸۲ء میں ہوا لیکن شعائر اسلام پر حملے اس سے پہلے شروع ہو گئے تھے، اس کے بعد شرعی احکامات کا جن کو تحقیر کے طور اسلام مجازی کہا جاتا تھا کھلم کھلا استہزاء کیا جانے لگا ۔

اس فضاء میں بادشاہ کے وہ مسلمان درباری جو دنیوی فلاح کو دینی شقائر پر ترجیح دیتے تھے ، نئی رسوم اور طریقوں کو اختیار کر کے اپنے مناصب کی ترقی کے لیے کوشش کرنے لگے ، لیکن علماء اور مشائخ کا وہ طبقہ جو ان حالات کو برداشت نہیں کر سکتا تھا ، ہر ممکن طریقے سے اسلامی اقدار کو محفوظ کرنے کی کوشش کرنے لگا ، اس مقصد کے لیے انھوں نے جو طریقے اختیار کیے ، ان میں ایک موثر طریقہ تصنیف و تالیف کا تھا ، اس سلسلہ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، شیخ احمد سرہندی اور مورخ بدایونی کے نام سر فہرست ہیں ، ان کی تصانیف کے بغور مطالعہ سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ کس مقصد سے تیار کی گئی ہیں اور شیخ عبدالحق نے تو اپنی اہم تصنیف مدارج النبوہ میں اس طرف اشارہ بھی کیا ہے ۔ نجات الرشید کے دیباچے اور ان مباحث کے تجزیے سے جو اس میں موجود ہیں یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ خواجہ نظام الدین امراء

---

۱ ۔ دین الٰہی کی تاریخ ہماری تصنیف معاشری و علمی تاریخ مطبوعہ سلمان اکیڈمی کراچی ۱۹۶۵) میں پڑھی جا سکتی ہے ۔

۱۰

Marfat.com

کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جو اسلامی شعائر اور اقدار کو محفوظ کرنے اور لوگوں کو الحاد کا شکار ہونے سے بچانا چاہتے تھے، بحیثیت ایک بلند مرتبہ امیر اور منصب دار کے ان کے لیے یہ تو ممکن نہ تھا کہ کھل کر میدان میں آ جائیں اور بادشاہ کی پالیسیوں کی مخالفت کریں ، لہٰذا انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ان علماء و فضلاء و مشائخ کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کریں جو جہاد بالقلم کے لیے تیار تھے اور اس کی اہلیت بھی رکھتے تھے ، اس نکتے کو ذہن میں رکھا جائے تو یہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ خواجہ نظام الدین نے اپنی محفوظ کی ہوئی یادداشتیں عبدالقادر بداؤنی کو کیوں سپرد کیں اور اس کتاب کی تصنیف ان کے سپرد کیوں ہوئی ۔

نجات الرشید کو بعض محققین نے تصوف کی ایک کتاب قرار دیا ہے یہ خیال صرف ایک حد تک ہی درست ہوسکتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا موضوع تصوف نہیں بلکہ قرآن ، حدیث اور فقہ کی روشنی میں شعائر اسلام یا اسلامی اقدار کی تشریح ہے ، چونکہ مصنف کو اس زمانے کے اکثر علماء و فضلاء کی طرح تصوف اور صوفیاء سے گہری عقیدت تھی اس لیے اس کے انداز بیان اور توضیحات میں تصوف کا رنگ غالب ہے اور جابجا اکابر صوفیاء کے اقوال اور واقعات کے حوالے نظر آتے ہیں ، ان خصوصیات کے علاوہ فضلائے تاریخ کی نظر میں نجات الرشید اس لیے بھی ایک اہم تصنیف ہے کہ اس میں سولھویں صدی کے مسلمانوں کی معاشرتی اور دینی زندگی کی ایک مثالی تصویر ملتی ہے ، اس میں شک نہیں کہ ایک مسلمان کے انفرادی اور اجتماعی کردار کے جو معیارات اس میں پیش کئے گئے ہیں ان پر پورے اترنے والے لوگوں کی تعداد بہت کم ہو گی ، لیکن اس کے بیانات و تشریحات سے ہم یہ اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں کہ ہماری تاریخ کا وہ دور ایک اچھے مسلمان سے حقوق اللہ اور دینی امور میں ہی نہیں بلکہ حقوق العباد اور معاشرتی زندگی سے متعلق معاملات میں کیا مطالبہ کرتا تھا ——— اس کتاب میں اہم مسائل اور موضوعات کے ساتھ ساتھ ہم کو مہذب سوسائٹی کے معمولی آداب کا ذکر بھی ملتا ہے ، مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصنف اپنے قارئین پر یہ ظاہر کرتا نظر آتا ہے کہ شرعی احکامات اور پابندیوں کی اتباع کر کے ایک انسان کس طرح اعلیٰ معیار کی زندگی بسر کر سکتا ہے اس کی ضرورت اس لیے شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی تھی کہ دین الٰہی کے نفاذ کے بعد سے لوگ شریعت کی طرف سے غافل ہوتے جا رہے تھے اور اس غلط فہمی اور خود فریبی میں

---

۱ ۔ دیکھو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں بداؤنی پر پروفیسر ہارڈی کا مقالہ ۔

Marfat.com

مبتلا ہو رہے تھے اور کئے جا رہے تھے کہ یہ ''سب اسلام مجازی'' ہے ، جس کی نہ کوئی خاص اہمیت ہے اور نہ ضرورت اس کو بآسانی پس پشت ڈالا جا سکتا ہے ، نجات الرشید اس حملے کو روکنے کی کوشش کے سلسلہ میں ایک عملی اقدام ہے -

''نجات الرشید''میں بادشاہ وقت یا اس کے درباریون کے خیالات اور اقدامات کا خاص طور پر ذکر نہیں ہے جو دین الٰہی کے منصوبہ کو کامیاب بنانے میں سرگرم کار تھے ، اس لیے منتخب التواریخ کی طرح اس کو پوشیدہ رکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حالات اس قدر نامساعد ہو چکے تھے کہ اس کی اشاعت زیادہ نہ ہوئی ، اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے نسخے بہت کمیاب ہیں، بہرحال تاریخ کے طلبہ کی نظر میں اس سے اس کی اہمیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اکبری دور کی تاریخ کے ایک اہم ماخذ کی حیثیت سے اس کو شائع کیا جا رہا ہے -

آخر میں ہم افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ نجات الرشید کا دوسرا نسخہ جو ہمارے علم میں ہے ہمیں دستیاب نہ ہوسکا، جس نسخہ کی بنیاد پر اس کو شائع کیا جا رہا ہے - وہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال سے حاصل کیا گیا ہے ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں موجود ہے - لیکن انتہائی کوشش کے باوجود ہم اس کی نقل حاصل نہ کر سکے ، ہو سکتا ہے کہ دوسرے نسخوں کے مقابلہ سے کہیں عبارت میں کچھ فرق نظر آئے ، لیکن نسخۂ زیر نظر اتنا صاف اور صحیح ہے کہ بہت کم متن میں ایسے مقامات آئے جس کے پڑھنے میں شبہ پیدا ہوا ہو ، اور یہ زیادہ تر کچھ حصے آب خوردہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئے -

نجات الرشید تاریخی نام ہے - اس کی تصنیف کی تاریخ ۹۹۹ھ (مطابق ۱۵۹۱) نکلی ہے ، خود مصنف کے قول کے مطابق اس نے یہ کتاب حالت سفر میں لکھی اس کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ منتخب التواریخ میں اپنے متعلق اس نے جو اشارے کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس زمانے میں سفر کر رہا تھا ، لیکن یہ امر دل چسپ ہے کہ اس نے اس میں بعض ایسے واقعات کا ذکر کیا

---

۱ - اس لیے ہم نے ایسے الفاظ کے سامنے جنکی صحت میں شک ہو سکتا ہے قوسین میں استفہام کا نشان لگا دیا ہے -

۲ - دیکھو صفحہ نمبر ۸۲ -

یہ امر دل چسپ ہے کہ مصنف نے منتخب التواریخ کو ''منتخب التاریخ'' لکھا ہے جو غالباً کتابت کی غلطی ہے ، اور طبقات اکبری کو تاریخ نظامی کہا ہے -

Marfat.com

ہے ، اس تاریخ کے بعد وقوع پذیر ہوئے سب سے زیادہ اہم اور قابل ذکر مثال خواجہ نظام الدین کی وفات کی ہے جو ۱۰۰۳ھ سطابق ۱۵۹۴ء میں واقع ہوئی ، جس کی تاریخ اس مصرعے سے نکالی ہے ''گوہر بے بہا از دنیا رفت'' لیکن چونکہ اس کا ذکر بالکل خاتمۂ کتاب پر ہے ، اس لیے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ بعد میں اضافہ کر دیا گیا ہوگا ، دوسری مثال خود منتخب التواریخ کے ذکر کی ہے شیخ علائی کا ذکر کرتے ہوئے بداؤنی نے لکھا ہے ''کہ ان کے حالات میں نے منتخب التاریخ خلاصۂ تاریخ نظامی میں لکھے ہیں ۔''

یہ الفاظ یا تو بعد کو بڑھائے گئے ہیں یا دوسری توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ مصنف نے اپنی تاریخ کا منصوبہ پہلے سے بنایا ہو اور اس کے لیے وقتاً فوقتاً سواد جمع کرتا رہا ہو اور یہ یادداشتیں بھی لکھی ہوں کہ کن موضوعات کو اس میں شامل کیا جائے گا ۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ بداونی نے اپنی تاریخ میں جو تفصیلات بیان کی ہیں اور تاریخوں کی پابندی کا لحاظ رکھا ہے ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یادداشتیں ضرور رکھی ہوں گی ۔

مجھے یقین ہے کہ تاریخ کے طلبہ اور محققین کے لیے یہ کتاب ایک مفید ماخذ ثابت ہو گی اور یہی میری کوشش کا سب سے بڑا صلہ ہوگا ۔

فقط

ع

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

رب یسر و تمم بالخیر

الحمد لله غافر الذنب و قابل التوب ، شدید العقاب ذی الطول ، لا الہ الا ہو الیہ المصیر ۔ والصلوۃ علی رسولہ محمد البشیر النذیر الداعی الی اللہ باذنہ والسراج المنیر ، والسلام علی الہ و اصحابہ و عترتہ من الصغیر والکبیر رزقنا اللہ شفاعتہم انہ بالاجابۃ جدیر ۔

بعد از ادای ثنای بی انتہای حضرت پروردگار آمرزگار و درود بی شمار بر سید ابرار ، محمد مختار صلی اللہ علیہ و الہ و اصحابہ الاخیار ، می گوید بندہ شرمسار بر درویشان روزگار ، عبدالقادر بن ملوک شہ بداؤنی نصراللہ بعیوب نفسہ و جعل غدہ خیرا من امسہ کہ روزی از روزہای بہار و ہنگام شگفتن ازہار کہ دماغ از نسیم سحری چون گل برگ تری و اندیشہ از افکار بیہودہ روزگار فرسودہ[1] ، نقاش ربیع صد ہزار نقش بدیع بر لوح خاک نگاشتہ ، در منظر پاک جلوہ گری می کرد ، یکی از اصحاب رفعت و ارباب مکنت لایزال کاسمہ ، نظام الدین احمد[2] کہ صورتش لطف مجسم و حقیر را

---

۱ ۔ عبارت آب خوردہ ہے ۔ "جائے بیہودہ" پڑھا جاتا ہے ۔

۲ ۔ نظام الدین احمد ، بن محمد مقیم الہروی ، عہد اکبری کے امراء میں تھے ، وہ مختلف عہدوں پر فائز رہے ، صوبہ گجرات میں بخشی کے اہم عہدے پر کام کیا اور سلطان مظفر گجراتی کی بغاوت فرو کرنے میں حصہ لیا ۔ ۱۵۹۲ میں یعنی اپنی وفات سے دو سال قبل جب اکبر نے جعفر بیگ آصف خان بخشی کو بایزید کے بیٹے جلال الدین (عرف جلالہ) کے خلاف مہم پر روانہ کیا تو نظام الدین کو بخشی کے اہم عہدے پر مقرر کیا ، ۱۵۹۴ میں نظام الدین کا انتقال ہو گیا ۔

نظام الدین ان چند امراء میں سے ایک ہے جو دربار اکبری میں بے حد

بقیہ آئندہ صفحہ پر

Marfat.com

رسم اخلاص باو مستحکم بود ، طوماری داد مشتمل بر ایراد عیوب دل و آفات نفس از قلیل و کثیر و محتوی بر مقدار بعضی از افراد گناہان کبیرہ و صغیرہ و فرمود کہ چون ذکر این جرائم و کبائر ذمائم[1] کہ دانستن آن از عظائم عزائم است ، اینجا بر سبیل اجمال است ، بتفصیل و دلیل باید کہ پارۂ دیگر اضافہ ساختہ منشاء و ماخذ آنہا را درمیان اعجاز مخل و اطناب ممل بیان کنی ، تا شاید کہ این جمع موجب نفع تام برای عام شود و حق سبحانہ بآن واسطہ اجتناب از امور ناصواب روزی فرماید ، بموجب کریمہ :

"و ان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر[2]"

اگر شما استعانت [ص: ۲] در دین خواہید[3] اعانت لازم است ۔ آن اشارت و آن اطاعت را طاعت شمرد و با آنکہ از مواد ہیچ کتابی با خود نداشت از روی یادداشتی چند دست باین مطلب بلند زد و فصل فصل گردانید و

بقیہ حاشیہ

عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا ، شہنشاہ کو اس پر بہت اعتبار تھا اور اس کی عزت کرتا تھا ، لیکن شاہی اعتماد کے باوجود نظام الدین ہمیشہ راسخ العقیدہ مسلمان رہا ۔ شیخ فرید بھکری ('ذخیرۃ الخوانین' جلد اول ۔ صفحہ ۲۰۸ - ۲۰۹) نے اس کو نیک نہاد کہا ہے ۔ ('ماثر الامرا' جلد اول ۔ صفحہ ۔ ۶۶۱) کا مصنف اس کو "در راستی و درستی یگانۂ وقت و در کاردانی و معاملہ فہمی سر آمد اقران" سمجھتا ہے ۔

خواجہ نظام الدین کی تاریخ طبقات اکبر شاہی (طبقات اکبری) برصغیر کی مفصل اور انتہائی مستند تاریخ ہے ، مشہور مؤرخ بدایونی اور محمد قاسم ہندو شاہ مصنف 'تاریخ فرشتہ' دونوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے ، حقیقت یہ ہے کہ 'طبقات اکبری' ہر دور کے مؤرخوں کے لیے ذخیرہ معلومات رہی ہے ۔ اس میں سبکتگین غزنوی سے اکبری عہد کے اڑتیسویں سال یعنی ۱۵۹۴ء تک کے واقعات مذکور ہیں ۔

۱ ۔ متن میں ضمائم ہے جو غلط ہے ، حاشیہ پر ذمائم ہے جو صحیح ہے ۔
۲ ۔ القرآن ۔ سورہ انفال ۸ ۔ آیت ۷۲ ۔
۳ ۔ صحیح ترجمے کے لحاظ سے "ایشاں دردین خواہند" ہونا چاہیے ۔

Marfat.com

و نجات الرشید[1] کہ تاریخ این ناوہ جدید نیز می شود ، نام نہاد و امید کہ این تالیف سبب نجات ہر رشید و رشد ہر طالب مزید گردد و سعی امر مشکور و تقصیرات مامور معذور باد ! بالنبی و الہ الا مجاد ۔

فصل : بدان کہ باتفاق سالکان راہ و واصلان درگاہ اولین پایہ سلوک طریقت و صراط مستقیم حقیقت ، معرفت توبہ نصوح است و استقامت و استدامت بران جادہ نجات و سلامت اہل ہمہ فیوض و مقدمہ جمیع فتوح ہمان نہال است ، کہ آب از سرچشمہ[2] توبہ می خورد و نشو و نما از خود بسر صدق می گیرد و بارور از نسیم ذکر خداوند عز شانہ می گردد و بی استحکام اساس توبہ و صدق نیت فقر ریاضت و مجاہدت ہر چند سعی نماید رفعت نہ یابد و زود خلل پزیر شود کہ "البناء علیٰ الفاسد افسد" و کلام مجید و تنزیل حکیم حمید چنین می فرماید کہ :

"یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً[2]"

اے آن کسانی کہ ایمان آوردہ اید باز گردید بسوی خدای عز و جل ، باز گشتنی خالص ۔ چہ معنی توبہ بحقیقت باز گشتن است از معصیت بطاعت و توبہ نصوح آنست کہ در وقت رجوع از گناہان گذشتہ بدل پشیمان باشد و در حال لذت ، لذت آن از خاطر محو سازد و در زمان آیندہ عزم جزم نماید کہ دیگر گرد آن نہ گردد ۔ اگر توبہ بصدق عہد بکند و باز بشکند توبہ را در حال لازم شمرد و بدل نہ رساند کہ چون فتوری در عزیمت رفتہ باز اگر توبہ را در حال کنم آیا قبول شود یا نہ ۔ زنہار زنہار ، کہ این را از غرور شیطانی پنداری و بدانی کہ تائید[3] در توبہ شرط نیست چہ از

---

۱ ۔ نجات الرشید ، تاریخی نام ہے ۔ اس کے عدد یہ ہیں :

ن + ج + ا + ت + ا + ل + ر + ش + ی + د

۵۰ + ۳ + ۱ + ۴۰۰ + ۱ + ۳۰ + ۲۰۰ + ۳۰۰ + ۱۰ + ۴

= ۹۹۹ مطابق ۱۵۹۰ - ۱۵۹۱ ء ۔

۲ ۔ القرآن ۔ سورۂ تحریم نمبر ۶۶ آیت ۸ ۔

۳ ۔ مخطوطے میں "تائید" ہے لیکن تابید (بمعنی ہمیشہ قائم رکھنا) زیادہ مناسب ہے ۔

Marfat.com

اعیان این طایفہ جمعی بوده اند کہ توبہ کرده باز بمعصیت افتاده و باز بدرگاه کبریا آمده اند و یکی از مشایخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گفتہ است کہ ہفتاد بار توبہ کرده ام ، باز بمعصیت افتادم تا بار ہفتاد و یکم استقامت یافتم و نیز گفتہ کہ یکی از معصیت توبہ کرد و باز شکستہ در معصیت افتاده بود ، انگاه پشیمان شده روزی با خود گفت کہ اگر بدرگاه عزت جلت و عزت [ص : ۳] باز آیم ، حال من نہ دانم چگونہ باشد ۔ ہاتفی آواز داد کہ :

اطعتنا فشکرناک ثم ترکتنا (ترکتنا ؟) فامهلناک فان عدت الینا قبلناک ۔

ما را اطاعت داشتی از تو منت پذیر شدیم ، باز بی وفائی کردی ترا مہلت دادیم ، اکنون اگر باز آئی باشتی قبولت کنم :

"ہر کہ آید گو بیا و ہرچہ خواہد گو بروا[1]
گیرودار و حاجب و دربان درین درگاه نیست[2]"

و بعضی را خیال غلط در سر می افتد و می گویند کہ چون چندین مرتبہ گناه کردیم و توبہ شکستیم ، ما را شرم می آید کہ باز توبہ کنیم ۔ و جمعی دیگر عذر می آرند کہ چون در دل ما ہنوز ہوس گناه و لذة آن باقی است از توبہ چہ سود ؟ و مثال این ابیات می خوانند ۔ قطعہ :

در دل ہوس گناه و بر لب توبہ
در صحت می خوری و در تپ توبہ

ہر روز شکستن است ہر شب توبہ
زین توبہ نا درست یا رب توبہ

و این خیالات بیہوده را دست آویز ساختہ بی باکانہ در گناہان ، مطلق العنان شدند و از ثواب توبہ مطلق محروم مانده اند ، تا ایشان را ازین قسم اشعار باید خواند ۔ قطعہ :

---

۱ ۔ متن میں "بگو" ہے حاشیے پر "برو" تصحیح کی گئی ہے ۔
۲ ۔ دوسرے مصرع میں "گاه" غلط ہے صحیح "درگاه" ہوگا ۔

Marfat.com

از بسکه شکستیم به بستم توبه
فریاد همی کند ز دستم توبه
دیروز بتوبه می شکستم ساغر
امروز به ساغری شکستم توبه

دریغا این طائفه نمی دانندکه هر لحظه و هر نفس بر گرفتاران غلِ هوا و هوس خطاب از رب الارباب چنین می آید ، قطعه :

باز آ باز آ هر آنچه هستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگه ما درگه نومیدی نیست
صد بار اگر توبه شکستی باز آ

و این معنی از عقلِ سلیم بسیار قبیح و بعید می نماید که کسی را از کردن گناه شرم نیاید و از توبه شرم آید ۔

فصل : منشأ غلط مردم از نیست که چون یکی از بندگان خدمت گار را یک مرتبه بیند که گناهی ورزیده است بخشیدن او آسان می داند ۔ اما چون بی فرمانی او از حد می گزرد ، عفو وی در عادت دشوار آید و علاجِ آن زدن است و کشتن و راندن ، و توبه را که بارہا شکسته باشند از همین قبیل خیال می کنند ، اما نمی دانند که این جا قیاس از حالِ خود کرده‌اند و این قیاس صحیح نیست ۔ چه معامله حق با خلق مثل معامله خلق با خلق نیست و مدار کار بر عاقبت است ۔ اگر کسی در رفتن از جهان مومن و تایب رفته باشداز اهلِ نجات است ، اگرچه تمام عمر در فسق و ضلالت بسر برده باشد و اگر همه عمر در عبادت گذرانیده است و عاقبت الامر (ص : ۳) بسلامت نه رود ۔ حکمِ آخرت راست و آن عبادت همه محو است و برین سخن دلایل عقلی و نقلی بغایت در کتب مبسوط مذکور است ۔ برین تقدیر هرچند گناه بیشتر شود بایدکه توبه بیشتر کند ، چه‌گناه چون چرک است و توبه مانند صابون و هرچند چرک بیشتر احتیاج به صابون بیشتر ۔ و باید

Marfat.com

کہ از شست و شوی بسیار دلگیر نہ شود بلک سعی کند کہ چرک بر بدن نہ رسد ۔ ای عزیز ! مگر نہ شنیدۂ کہ بر داؤد علیٰ نبینا و علیہ السلام چہ خطاب آمد ، و فرمان باو رسید کہ ''یاداؤد انذرالصدیقین فانی غیور و بشر المذنبین فانی غفور '' بترسان پرہیزگاران را کہ من غیورم و بشارت دہ گناہگاران راکہ من غفورم :

زاہد بکند توبہ کہ قہاری تو
ما غرقِ گناہیم کہ غفاری تو

قہارت او خوائد و من غفارت
یارب ! بہ کدام نام خوش داری تو

ملاحظہ باید کہ نمود این خطابِ روح افزای دلکشای شاخِ غرور پرہیزگاران را بر می شکند و بیخ نومیدی دل شکستگان را چہ از پایٔ می افگند و نہالِ آرزوی آمرزش طالبان راچہ سرسبز و شاداب می گرداند و سرّ :

''قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ؕ ان اللہ یغفرالذنوب جمیعاً''[1]

چہ خوش خوش بہ ظہور می آید : فرمودہ کہ یا عبادی الذین اسرفوا و نہ فرمودکہ یا عبادی (الذین) آمنوا یا اتقوایا تابوا یا عبارتے دیگر ، تا بہ دانی کہ شائستہ این ندایٔ خاص و مستحق این اضافۂ اختصاص ، جاعۂ گناہگاران اند و بس ۔ نہ آنانکہ بر طہارت اصلی و فطرتِ ذاتی ماندہ اند و گرد تشویش و خجالت بر دامنِ عصمت ایشان ہرگز نہ نشستہ ۔

مبین بچشم حقارت بہ سوی ما اے شیخ
کہ مستحق کرامت ، گناہکارانند

می فرماید ای آنکہ نظرِ عزت بر قدس نبوت و بر طہارت رسالت می داری ، یکی درین آلودگان الواث معاصی بنگر و اسرارِ محبت ما را بہ ایشان

---

۱ - سورۃ الزمر ۳۹ آیت ۵۲ -
(کہہ دو ، اے بندو ، جنھوں نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑو ، اللہ کی مہربانی سے ، بے شک اللہ بخشتا ہے ، سب گناہ۔
ترجمہ مولانا محمود الحسن)

Marfat.com

رسان والواث عصیان ایشان را بہ آب استغفار بشوی کہ ''فاعف عنهم و استغفر لهم'' الایۃ[1] عفوکن ازیشان و آمرزش ایشان از خدا خواہ تا از شرمساری گناہ ازین درگاہ نہ گریزند ۔ و قوت دل در حبل امیدواری آویزند و بدانند کہ امواج بحار رحمت ما الواث و معاصی و اقذار مناہی عاصیان را در یک دم از وجود ایشان پاک می گرداند و بطہارت مغفرت از برای دریافت نعمت رویت قابل می سازد :

''اشک نیاز من شدہ موجب عذر خواہیم

[ص : ۵] داد نوید مغفرت نالہٴ صبح گاہیم

ببین کہ در کریمہ :

ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین[2]

حق سبحانہ عزشانہ دوستیٴ گناہگاران را بر دوستیٴ پاک دامنان چہ طور تقدیم فرمودہ ، تا اینہا مغرور و ایمن و آنہا نومیدو فسردہ نباشند ۔ در حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ کہ ''والذی نفس محمد بیدہ لو لم تذنبوا لجاء اللہ بقوم آخرین مکانکم فیذنبون و یستغفرون فیدخلهم الجنۃ'' سوگند بہ آن کسی کہ ذات محمد در قبضہ تصرف اوست کہ اگر بالفرض والتقدیر شما گناہ نہ کردید ، ہر آئینہ حق سبحانہ و تعالیٰ امتی دیگر را بجایٴ شما می آورد تا گناہ می کردند و آمرزش از خداوند تعالیٰ می خواستند انگاہ ایشان را ببہشت می برد ، حافظ فرمودہ :

جرم و خطای بندہ گرش نیست اعتبار

معنی عفو و رحمت آمرزگار چیست

شیخ نظامی فرمودہ :

گناہ من ار[3] نامدی در شمار

ترا نام کی بودی آمرزگار

۱۔ آل عمران ، سورہ ۳ آیت ۱۵۹

۲۔ سورہ بقرہ ، ۲ ۔ آیت ۲۲۲

۳۔ متن میں 'از' ہے ، یہاں 'ار' ہونا چاہیے ۔

Marfat.com

فصل : اگر تمام قرآن را تتبع نمای به تحقیق بدانی که آیات رجای[1] بیشتر از خوف عتاب الٰہی است واسماء جمالی افزون تر از جلالی است ۔ مثل آنکه :

''و نبیء عبادی انی انا الغفورالرحیم ○ و ان عذابی هو العذاب الالیم''

خبر ده بندگان مرا که من آمرزنده گناہان و مہربان بر گناہگارم و ہمچنین عذاب من درد ناک است' و سر این معنی این است ، آنکه رسول صلی اللہ علیہ وسلم در حدیث قدسی از حضرت رب العزت می فرماید ''که سبقت رحمتی علی غضبی'' ہر دو صفت جمالی و جلالی و اسماء ذاتی لایزالی من اند و ہر دو درکارند اما اثر رحمت من بیشتر از خشم من است و چون طبع آدمی مجبول است بر اینک از کسی که احسان می بیند سوی او می گراید و از کسی که آزار می یابد از وی می رمد بنابران حکمت الٰہی این اقتضا کرد که تبشیر (ببسمر ؟) برانذار (انداز ؟) غالب آید ۔

حکایت : بر داؤد علیہ السلام وحی آمد که تو در دل خود دوستی ما گیر و دوست ما باش و در دل بندگان ہم ما را دوست گردان ۔ عرض کرد که خداوندا می توانم که به دل دوستدار تو باشم ، اما دل بندگان ترا چگونہ دوستدار تو می توانم ساخت،که مالک القلوب توی و مرا درین امر اختیاری نیست ، فرمانی آمد که نعمتهای مرا بر ایشان بشمار و صفت رحیمی و کریمی و دیگر صفات رحمانی مرا بیان بکن ، انگاه ناچار تخم محبت من در زمین [ص : ٦] دلہای ایشان سروشتہ خواہد کشید و ثمرات و نتایج خواہد داد ۔

حکایت : آوردہ اند که شیخ محقق ربانی رکن الدین علاء الدولہ[2]

---

۱ ۔ سورہ الحجر ۱۵ ، آیت ۴۹ ۔ ۵۰ ۔

۲ ۔ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی ، مشہور صوفی بزرگ تھے ، جو ۱۲۶۱ء میں خراسان کے شہر ، سمنان میں پیدا ہوئے ، ان کے والد ، ایلخانیوں کی طرف سے بغداد کے والی تھے ، وہ خود بھی حکومت کی ملازمت میں تھے ۔ ۱۲۸۶ء میں ایک جنگ کے دوران رکن الدین کو خواب میں ہدایت ہوئی ، اور انہوں نے ابوطالب مکی کی 'قوت القلوب' کا مطالعہ

(بقیہ حاشیہ آیندہ صفحہ پر)

Marfat.com

سمنانی قدس الله سره به یکی از فرزندان قدس الله سره نامه نوشت مشتمل بر سه سوال : اول آنکه در وعظ اکثر سخن از رجا می گوئید و این معنی سبب دلیری عوام می شود - دوم سمنان و عجدوان[1] ہر دو بر سر راه واقع شده اند و با آنکه ما ہر چه داریم در سفره اخلاص است ، مسافران از ما بشکایت می روند و از شما با آنکه نان نمی دهید راضی می آیند - سیوم آنکه می شنوم که ذکر جلی می کنید ، ایشان بر تختهٔ کاغذ سفید نقطه از سیاهی گذاشته نوشته فرستادند که جواب از سوال اول این است که آیات رجا در قرآن بیشتر از آیات خوف و عقاب است ، و جواب از شبهه دوم این است که ما اگرچه نان نه داریم اما زبان شیرین داریم و شما آن نه دارید ، و انچه نوشته اید که می شنوم که شما ذکر جلی می کنید ما ہم می شنویم که شما ذکر خفی می کنید - یعنی چون در شنیدن ہر دو برابر اند - سبب منع این چیست و ہر گاه ثواب تعلق به نیت داشته باشد ہر دو نوع ذکر خدای عز و جل مطلوب است و محبوب - قطعه :

راهی تو به ہر قدم که پویند خوش است
وصل تو بهر صفت که جویند خوش است

نام تو به ہر طور که گیرند رواست
ذکر تو به ہر زبان که گویند خوش است

(بقیہ حاشیہ)

شروع کیا - مختلف بزرگوں سے فیض حاصل کیا ، اور بالآخر سمنان میں خانقاہ سکاری میں مقیم ہو گئے ، ۱۳۳۶ء میں وفات پائی - حضرت نجم الدین کبریٰ (ف - ۱۲۲۱ء) سے بہت متاثر تھے - وہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں ، مگر ان کی کوئی تصنیف شائع نہیں ہوئی ہے -

۱ - سمنان : طہران و دمغان کے درمیان واقع ہے -
عجدوان : صحیح نام عجدوان ہے - اسی مقام پر ازبکوں نے شاہ اسماعیل صفوی کو شکست دی تھی - (براؤن جلد سوم ، صفحہ ۶۶) - و خزینۃ الاصفیاء ، جلد اول ، صفحہ ۵۶۷ -

Marfat.com

فصل : غرض از تشئید این مبانی و تمہید این معانی آنکہ ہر چند ملوث و آلودہ باشی افسردہ و فرسودہ مباش و چنگ در دامن توبہ زن و امید وار باش کہ از سحرۂ فرعون ہم آلودہ تر و از سگ اصحاب کہف ملوث تر نہ خواہی بود ، نیک اندیشہ کن کہ یک کرشمہ الہیٔ عنایت با ایشان چہ کرد - کس با تو زبان نہ کرد و من ہم نہ کنم - چون ملایکہ گفتند کہ ما را با فساد آدمیان طاقت مقاومت نیست ، ندا آمد کہ آری ، اگر ایشان را بر در شما فرستیم ردکنید و اگر بدست شما بفروشیم مخرید ، می ترسید معصیت ایشان از رحمت ما زیادہ آید یا آلودگی ایشان بر کمال قدسی ما لوثی آرد - این مشتی خاکیان اند کہ در حضرت ما مقبولان اند - چون قبول ما آمد معصیت و لوث ایشان را چہ زیان کند :

دلبر کہ جان فرسود ازو ، کار دلم نہ کشود ازو ،
نومید نہ توان بود ازو ، باشد کہ دلداری کند

سخن آن بزرگ است کہ اگر عیب ما را خریدار نہ می بود مارا با عیب چرا می آفرید و آنکہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم [ص : ۷] فرمود کہ ''انی لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ" من آمرزش می خواہم از جناب مقدس کبریا ہر روزی ہفتاد بار - ظاہرا اشارتی است با بشارت بر عاصیان است ،کہ ہر گاہ کہ من با جلالت مرتبۂ رسالت از تقصیراتی کہ نسبت باین مرتبہ دارد منزہ نیستم و با این ہمہ ہر زمان زبان بہ اعتذار و استغفار می کشایم شما خود بطریق اولیٰ سزاوار استغفارید :

''اندرین بحر بی کرانہ چو غوک
دست و پائی بزن چہ دانی بوک"

ای عزیز ! اجل در کمین است و فرصت عزیز ، ترسم کہ نا گاہ ملک الموت تاختن آرد و کار ناساختہ بی زاد و راحلہ بروی - مصرع :

ترسم کہ چو بیدار شوی روز شود

حکایت : پسری نزد بزرگی آمد و گفت ایہا الشیخ ! گناہ بسیار دارم

Marfat.com

می خواہم کہ توبہ کنم ، آیا قبول شود ؟ شیخ گفت بلی ، ہر کہ پیش از مرگ بیایہ ، اگرچہ دیر آمدہ باشد زود آمدہ بود ۔ بدانکہ بندہ را گناہ بلائی است دشوار ، چہ اول گناہ دل را بیماری است و سختی و آخر ان کفر است و بدبختی ۔ نعوذ باللہ منہا ۔ حکایت ابلیس و بلعم با عور[1] را فراموش مکن کہ اول کار ہر دو گناہ بود و ختم و سر انجام آن ہر دو بر کفر قرار یافت :

یاری دارم کہ سرفرازی دارد
بر دوش ردائی بی نیازی دارد

دیگری گفتہ :

من چون تو عاشق از غم کشتم
کالودہ نہ شد بہ خون کس انگشتم

یکی از صلحای گفتہ کہ سیاہی دل از گناہان است و حق سبحانہ و تعالی می فرماید :

---

۱ - بلعم باعور : اضافت ابنی ہے یعنی نام بلعم ابن باعور ہے ، عبرانی تلفظ بلعام ابن بعور ہے ۔ 'عہد نامہ عتیق' (کتاب عدد ، باب ۲۲ تا ۲۵) میں اس کا واقعہ بیان کیا گیا ہے ، مختصراً یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل ، مصر سے نکل کر مختلف مقامات پر ہوتے ہوئے ، موآب پہنچے تو وہاں کے بادشاہ بالاق ابن صفور کو اپنی شکست کا یقین ہوگیا ، اس نے کچھ لوگوں کو بلعم کے پاس یہ پیغام لے کر بھیجا کہ جس کو تو برکت دیتا ہے ، وہ مبارک ہوتا ہے اور جس کو تو لعنت کرتا ہے ملعون ہوتا ہے ۔ بلعم نے ان سے رات میں قیام کرنے کو کہا ، اسی رات خدا نے اس کو ہدایت کی کہ ان کے ساتھ نہ جانا اور نہ بنی اسرائیل کو لعنت کرنا ، کیوں کہ وہ مبارک ہیں ، لہذا بلعم نے ان کو واپس کر دیا ، بالاق نے دوسری جماعت بھیجی ، حسب ہدایت خداوندی ، بلعم ان کے ساتھ روانہ ہوا مگر موآب پہنچ کر بنی اسرائیل کی برکت کی دعاء مانگی ۔ بالاق نے کہا ، میں نے تجھے لعنت کرنے کو بلایا تھا ، اس نے جواب دیا : ہدایت خداوندی یہی ہے ، اور بنی اسرائیل ہر جگہ کامیاب ہوں گے ، اس کے بعد وہ اپنے وطن واپس چلا گیا ، بالاق بھی اپنی دارالحکومت کو چلا گیا ۔
'عہد نامہ جدید' میں اس کو جھوٹے نبیوں میں شمار کیا گیا ہے اور طمع کا مجسمہ بتلایا گیا ہے ۔

Marfat.com

"کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون[۱]"

زنگی است بر دلهای ایشان که از شومی گناهانی که می کردند و علامت سیاهی دل آن است که از گناه کردن نه ترسی و اگر نصیحتی بشنوی در دل اثر نه کند ، پس غافل مباش و در توبه تعجیل بکن که اجل پنهان است و اگر توبه کردی و از غلبهٔ هوای نفس شکستی باز در حال توبه کن و به خدای عز و جل به تضرع و نیاز در آویز و از شر نفس در حضرت او پناه بر وهم چنین دویم و سیم و چهارم بار ، هر بار که گناه کنی توبه بجای آور و در ادای توبه عاجز تر از کسب گناه مباش ، و بمنع شیطان از توبه کردن مایست و اگر گوئی مارا از توبه این معنی باز می دارد که می دانم که باز گناه خواهم کرد و ثابت قدم بر توبه نه خواهم ماند ، پس این توبه بمقدار نا پایدار چه کار می آید ؟ بدانکه این جمله غرور شیطان است از کجا دانستی که تا آن زمان که بار دیگر گناهی کنی زنده خواهی ماند ، شاید که پیش ازان به میری آن زمان باز بتوبه رفته باش و نیز از کجا معلوم شد [ص : ۸] که حق سبحانه توفیق استقامت دران توبه ترا کرامت نه فرماید ۔ درین درگاه هرگز بخل جایز نه بود ، تو بر خود چرا روا می داری ؟ و این که می ترسی باز در گناه خواهم افتاد ، و بر تو این است که بصدق نیت توبه کنی و اتمام گردانیدن آن بر ذمه کرم خداوندی است تعالی شانه ۔ اگر به تمام رسانید فهو المراد و المطلوب و اگر نه ۔ گناهان گذشته تو آمرزیده شود و نه ماند بر تو مگر همین گناهی که بتجدید کردهٔ و این سودی است بزرگ و فایدهٔ بسیار ۔

فصل : اکنون شرم بر تو باد که از بیم افتادن در گناه بار دیگر از توبه باز بایستی که ترا قطعاً بتوبه کردن از دو فایده که مذکور شد یکی حاصل است ۔ نه شنیدهٔ که رسول صلی الله علیه وسلم فرموده است بهترین شما کسی است که چون گناه بسیار کند معذرت بسیار از عقب آن

---

۱ - سورة المطففین نمبر ۸۳ آیت ۱۴ ۔

Marfat.com

بجا آورد ـ ای برادر ! اگرچه موری ، سلیمان وار در آی و منگر که عاصی و ملوثی و اگرچه پشه[1] ، شیروار در آی و مبین که آلودهٔ خبثی ـ آن نگر که هفصد هزار سال مطیعان و عاصیان بودند از آب و خاک آدم صفی الله ، و از آزر[2] بت تراش ابراهیم خلیل الله می سازند و از مشرکان ، موحدان و از مفسدان مصلحان می کنند ، نه قدرت طاعت کسی می بیند و نه لطف معصیت کسی ، و کارها همه بی بهانه است :

آن را که راند هیچ گناهی نه کرده بود
و آن را که خواند طاعتی اندر میان نه داشت

حکایت : آورده اند که زنار داری روزی زنار خود را می آراست ـ سری از غیب در زنار برو آشکارا شد ، زنار به گست و از خانه بیرون دوید و نعره می زد و می گفت :این الله ؟ خدا کجا ست ؟ و شهر بشهر درین بی طاقتی می گشت تا به جبل لبن[3] نام که جای گاه اوتاد و ابدال است رسید و شش کس را دید که ایشان ایستاده و جنازه در پیش نهاده اورا گفتند ، پیش رو ، برین مرده نماز گذار ـ انگاه قصه بپرس ـ او پیش رفت و نماز گذارد و مرده را دفن کردند ـ پس با وی گفتند ، ما ازان هفت کسائیم که عالم به وجود ما بر پاست و این مرده که تو برو نماز گذاردی سردار ما بود ـ قطب عالم چون از دنیا نقل می کرد مارا گفت وقتی که مرا به شوئید و در جنازه به نهید منتظر باشید که کسی از گوشه خواهد آمد و او را به گوئید تا بر من نماز کند ، و او به جای من قطب عالم

---

۱ ـ حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹیوں کے واقعے کے لیے دیکھو قرآن کریم سورۂ النمل ۲۷ ، آیت ۱۸ :

۲ ـ آزر قرآن کی آیت (سورۃ الانعام آیت ۷) کے مطابق حضرت ابراہیم کے والد تھے ۔

۱ ـ جبل لبن : قاموس میں جبل البان موجود ہے ۔ غالباً اسی سے مراد ہے ۔

Marfat.com

خواہد شد ـ سبحان اللہ ردی می آید کہ ہیچ قبولی باز نہ گردد ـ و قبولی می آید بہ ہیچ ردی باز نہ ایستد

مستور و مست ہر دو چواز یک [ص : ۹] قبیلہ اند
ما دل بہ عشوۂ کہ دہم اختیار چیست

روزی خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم می فرمود کہ یکی از شما در تمام عمر کار اہل دوزخ کند تا آنکہ ازو تا دوزخ ہیچ حایلی غیر از مرگ نہ ماند و ہمین می بایست کہ بہ میرد و در آتش در آید ، ناگاہ حکم ازلی کہ در حق او رفتہ است پیش دستی نماید ازو کار بہشتیان سرزند و او را بہ بہشت برد ـ ہمین طور دیگری ہمہ عمر عمل بہشت کند تا آنکہ میان او و بہشت ہیچ واسطہ نہ ماند جزموت ـ ناگاہ بہ یک بار تقدیر سابق پیش آید و اورا باعث برکار دوزخیان شود ـ آخرالامر بہ دوزخش بکنند ـ یاران براین حدیث دل شکستہ شدند و گفتند کہ یا رسول اللہ پس ما بر اعمالِ خود تکیہ نہ کنیم و آنہارا بگذاریم ، فرمود کار بکنید کہ ہرکس از برای چیزی کہ آفریدہ شدہ است بہ او میسر می شود :

دلہا ہمہ پر خون و جگرہا ہمہ ریش است
زان یک منزل کہ جملہ را در پیش است

آن حدیث از زبان گوہر فشان خواجۂ دو جہان و سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ و سلم آلہ و اصحابہ ، ماکر الجدیدان و تعاقب الحدثان[۱] مگر با تو نہ رسیدہ است کہ فرمود ، حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بہ سوی توبۂ بندہ خواہان و جویان است ، از آن کس کہ در ہوای گرم از قافلۂ خود در بیابانی پر خطری بی آبی از خور و خواب جدا ماندہ و شتری کہ زادِ راحلۂ او بران بود گم گشتہ و او ہر سوتگا پوی می کردہ باشد و خبری زان نیابد ، دل بر مرگ بنہد ، و درین حالت نومیدی او را خواب ببرد و در عین خواب کسی او را بیدار سازد و شتر را باز باو سپارد و باز نشان قافلہ رفتہ بیابد و بایشان رسد ـ خیال بایدکرد کہ او را چہ قدر خوش حالی رو

---

۱ ـ یعنی جب تک دنیا قائم ہے ـ

دہد ، رضای حق عزو جل ، از صاحب توبہ بیشتر از فرح و سرور آن شتر گم کردہ است :

تو راہ نرفتہ ازان ننمودند
ورنہ کہ زد این در کہ برو نہ کشودند

کمر جد و اجتہاد برمیان جان استوار بند و زبان بر زمان بعذر و ملامت خویش بکشای و آدم وار زمزمہ :

"ربنا ظلمنا انفسنا"[1]

تکرار کن لمولفہ ۔

ابلیس وش دم از "انا خیر" زدم کنون
آدم صفت خروش "ظلمنا" بر آورم

وگر در طریقِ توبہ ترا چند روزی ثبات و استقامت نہ بخشد ، دل تنگ مشو بالفعل طالبِ ولایت وکرامت مباش ۔

حکایت : خواجہ ابو اسحاق اسفرایئی[2] رحمہ اللہ کہ از کبار علمای روزگار خود بود ، می گوید کہ مدت سی سال از درگاہِ خدای تعالیٰ توبہ نصوح می خواستم و مستجاب نمی شد ، وقتی بر سبیلِ تعجب گفتم [ص : ۱۰] سبحان اللہ یک حاجتِ را سی سال است کہ روا نمی شود ۔ در خواب دیدم کہ گویندۂ می گوید تعجب می کنی و نمی دانی کہ چہ می خواہی ، این می خواہی کہ خدای تعالیٰ ترا دوست دارد این حاجت نہ حاجت خورد و آسان است ۔ قطعہ ۔

دلدار کہ در دم ہمہ درمان دانست
دشوارِ منِ دل شدہ آسان دانست
گفتم صنم از وصل تو نومید شدم
گفتا کہ مشو ہنوز نہ توان دانست

---

۱ - سورہ اعراف ۷ آیت ۲۳ ۔

۲ - امام قشیری ان کو 'الاستاذ الامام' کہتے ہیں ۔ (الرسالۃ القشیریہ ، مطبوعہ مصر ۱۹۵۰ صفحہ ٦)

Marfat.com

چون دانستی که توبہ اہم مطالب است و طریقِ صحیح آن حوالہ بآخرِ این رسالہ می نماید ، ان شاء اللہ تعالیٰ ، در آن جا بیان کردہ خواہد شد ۔

اکنون شروع در تفصیل و تقسیم گناہان می رود تا چہ معلوم شود و اول آنکہ معصیت کدام است طاعت کدام و توبہ چگونہ متصور شود پس ''طہرک اللہ عن المعاصی و المناہی !''[۱] کہ حسن و قبح اشیا بر سہ معنی اطلاق می کنند ۔ اول باعتبار ملایمت طبع و منافرت آن ، چون شیرین و تلخ و صحت و مرض ۔ دویم باعتبار تعلق مدح و ذم ، چون سخا و بخل و شجاعت و جبن کہ سخی ممدوح بذات و بخیل مذموم بذات است ۔ و درین دو مرتبہ واسطہ نیست ، نظر بمشہور ، اگرچہ می توان اعتبار فاصلہ کرد و بحث ما ازین نیست ۔ سیوم باعتبار تعلق ثواب و عقاب و درین قسم واسطہ محقق است چہ بعضی امور مطلقاً حسن است چون فرض و واجب بمذہبِ حنفی و سنت موکدہ کہ باتیان آن مثاب و بترکِ آن معاقب و معاتب می شوند ۔ بعضی مطلقاً قبیح است چون حرام و مکروہ کہ برعکس اول است و بعضی مستوجب عقاب است بذات و نہ مستلزم ثواب است بذات چون مباح و درین قسم حسن و قبح ، معتزلہ باہل سنت و جماعت مخالف اند ، چہ نزد اہلِ سنت و جماعت حاکم بآن ہر دو شرع است کہ کافی است و عقل را دخلی نیست و نزدِ اہلِ اعتزال عقل دران مستقل است و لہذا بسیاری از سمعیات منکر شدند ، چون اثبات صفات و رویت و عذابِ قبر و غیر آن :

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

پس معلوم شد کہ حسن و قبح اشیا بالعقل تنہا ثابت است یا بشرع تنہا یا بہر دو ۔ پس بعضی افعال ازاں قبیل اند کہ در جمیع ادیان بد است ،

---

۱ ۔ ترجمہ : اللہ تجھے گناہوں سے اور منہیات سے پاک رکھے !

Marfat.com

مثلِ دروغ و رنجانیدن مادر و پدر و عقل حاکم است ، برنا خوشی آنها - و بعضی باعتبار شرع تنها قبیح است و اگر عقل مخلی بطبع باشد وجهِ قبح آن را در نمی یابد مثل آنکه [ص : ۱۱] اگر اول ماهِ رمضان روزه بخورد و اول شوال نگاه دارد حرام است و این امرِ تعبد است که شارع بمقتضای نورِ نبوت آن را قبیح دانسته و حکم بنهی آن کرده ، چون عقولِ انبیا که نوامیس الٰهی اند کامل تر از عقولِ سایر الناس اند ، مارا دران احکامِ جز انقیاد و اطاعت جایز نیست و ناچار است که عقلِ خود را متهم بقصور دانسته ، درین ماجرا ، چون چرا نکنیم :

مصطفی اندر جهان وانگه کسی گوید که عقل
آفتاب اندر فلک وانگه کسی گوید سهٰ

چون دیده راه بین نه داری
قاید قرشی به از بخاری

و این شیوه بسلامت نزدیک تر است و اتفاق حکماء متالهه است که ''البلاهة اقرب الی النجاة من فطانة التبراء''[۱] - و فطانة تبرا زیرکی است نا تمام ، و این اصلی است ممهد و قاعده ایست محکم ، انشاء الله العزیز ، ترا بسیار جای به کار آید و بعضی دیگر از آنهاست که عقلاً و شرعاً مذموم است و قباحت آن هر دو مسلک معلوم ، مثل زناٖ و وطی در حالت حیض و شرعیات همه ازان جمله است که عقل سلیم حسن آن را یافته ، در دانستن سر آن متابعت و مماشات با شرع می کند و می داند که آنچه شارع فرموده است عین حکمت و مصلحت ، باعث نظام عالم است ، بر وجهی که می باید و می شاید و در بعضی احکام که بدریافتن سرِ آن عاجز است و در نور حسن و قبح و قبول و انکار آن متردد و متوقف و آن اقل قلیل است ، والله یقول الحق و هو یهدی السبیل[۲] -

---

۱ - ترجمہ : بے وقوفی ، ناقص عقل کے مقابلے میں نجات سے زیادہ قریب ہے -

۲ - ترجمہ : اللہ سچی بات کہتا ہے اور وہی راستے کی رہنمائی کرتا ہے -

Marfat.com

فصل : در بعضی گناہان کہ مطلقا از عیوب و آفات نفس است و مارا بر دقایق غوامض آن اطلاع نیست ، اما حسب المقدور در ظاہر شرع بر مرتکب آن ہیچ اجری حدی نیست ، و ضرر آن در نشاء اخروی بلکہ در برزخ نیز معلوم خواہد شد ، و این اخلاق ذمیمہ مثل مار و کژدم متجسد و متشکل شدہ ، صاحب خود را در قبر متاذی و متالم خواہند داشت ، نعوذ باللہ منہا :

ای بساعتہا کہ اندر حشر خواہد بود زانکہ
ہست ناقد بس بصیر و نقدہا بس کم عیار

و چون در عالم فانی بواسطہ‌ٔ غلبہ‌ٔ آب و خاک کہ ثقیل اند و ترکیب عنصری انسانی ، صور بر معانی غالب است ، این حیات و عقارب در نہاد ما مخفی است - اما در "منشاء یاتی" کہ عالم حشر و نشر است ، بجہت غلبہ‌ٔ آتش و باد کہ خفیف اند بمعنی بر صور تابع معانی خواہند بود و خلایق بصورت و حوش و سباع و بہایم کہ مخصوص بآن ذمایم اند ، محشور خواہند شد - مثلاً امروز اگر صفت حرص بر کسی غالب است فردا حشر او [ص : ۱۲] بصورت مور و اگر حرص اکل و شرب است بشکل گاؤ و اگر ایذا و اضرار است بہ ہیئت شیر و اگر جہل و بلادت است بصفت غوک و امثال آن خواہد بود و علی ہذہ القیاس :

بدانی چو روشن شود این غبار
کہ بر لاشہ‌ٔ بار اسپی سوار

آیت کریمہ "بل ہم فی لبس من خلق جدید"[1] (بلکہ ایشان در شبہ اند از آفرینش تو) بقول بعضی مفسرین اشارت برین معنی می گفت کہ گذشت و افواج کہ در نص "یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجاً"[2] واقع شدہ است محمول برین معنی می دارند و تا عنایت ازلی قاید نباشد و نفس بارشاد کامل مکمل مرتاض نہ گردد و در صلاح عیوبِ خود نہ کو شد و آئینہ

---

۱ - سورۂ ق ۵۰ ، آیت ۱۵ -
۲ - سورۂ نبا ۷۸ ، آیت ۱۸ -

Marfat.com

دل را که مظهرِ جمالِ حقیقی است ، از زنگ حادثات صافی و مجلی ندارد ، سلامتیِ ازین آفات و مخافات ممکن نیست ۔ و سالها بسیار خون باید خورد تا بمشقت و مجاہدت بسیار بیخ یک خلق ذمیمه را از ساحت باید کند تا بدیگری چه رسد و صراط مستقیم نزد اہل حقیقت عبارت است از تبدیل اخلاق ذمیمه بحمیده ، و آن در حدت و صعوبت مانند پل صراطی است بر رویٔ دوزخ کشیده و اصحاب تحقیق بر آنند که ہمین اعمال و افعال و اقوال و احوال ماست که فردای قیامت آمنا و صدقنا بصورت عیان ظاہر خواہد شد ، و آنچه حضرت رسالت پناه علیه صلواۃ الله و سلامه فرموده که عرصه بہشت مانند زمین مہین ہموار است که در آن ہیچ گیا نه رسته باشد و نہال آن زمین فردا کارہای نیک شما خواہد شد که در سایهٔ آن نشسته از میوہای آن بہرور خواہید شد و کلمه ''سبحان الله و الحمد لله و لااله الا الله والله اکبر'' را بسیار می گفته باشند که نہالہای بہشت ہا در آنہا اند ، موید این معنی است و نظر بقدرت خلاق و قادر علی الاطلاق خلق معنی بصورت اجساد ہیچ گونه استبعاد نه دارد و بسیاری از اہل کشف را این معنی متصور شده است قطعه :

باش تازان صدمتِ صور سرافیلی شود
صورت خوبت نہان و معنی زشت آشکار
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔[1]
از شمارِ ہر که باشی آن بوی روزِ شمار

دائم خواننده مسبعات عشر و ریختن قطاع الطریق دربادیه و پیدا شدن ده سوار سر برہنه برای مددش مشہور ۔ و درکتب متقدمین (و) متاخرین و عامه صالحین مقرر و مسطور است [ص : ۱۳] ۔ بنابرین جمعی از حکمای متالہه که قایل بحشر اجساد و اعیان بصورت معانی اند می گویند که پل صراط که در کتب قدیم ذکر آن واقع شده است ، ہمگنان را بر حسب فحوای :

---

۱ ۔ اصل مخطوطے میں بیاض یعنی خالی جگہ ہے ۔

Marfat.com

"و ان منکم الا وارد ها[1]"

یعنی ہیچ کس از شما نیست کہ اورا بران پل گذر نہ باشد و ازان باید گذشت ، عبارت از ہمین اخلاق ماست و بمقدور ریاضت و تہذیب و تادیب نفس عبور بران خواہد بود ، کہ بعضی چون برق جہندہ و اعضی چون بطی خواہند شد و درین میان مراتب و درجات بسیار متفاوت است :

"باش تا از پیش دلہا پردہ بردارد خدای
تا جہانی بوالحسن بینی بمعنی بوالحزن"

و بعضی از محققان مثل مظہر انوار و گلشن انوار سبحانی علی الثانی امیر سید علی ہمدانی[2] قدس اللہ روحہ می فرماید کہ از صعوبت این راہ است کہ شبان روزی ہفدہ مرتبہ مارا طریق فرض باید خواند کہ "اھدنا الصراط المستقیم"[3] و کم کسی باشد کہ ازین عقبہٴ ہایل و ورطہٴ مشکل بآسانی بگذرد الا ماشاء اللہ و کریمہ :

"لا ینفع مال و لا بنون ○ الا من اتی اللہ بقلب سلیم[4]"

ازان خبر می دہد ، یعنی دران روز موعود مشہود کہ مخبر صادق مصدوق ازان خبر دادہ نہ مال و نہ فرزند و نہ عیال سود مند باشند و دران بازار متاعہا کاسد و پندارہا ہمہ فاسد است ، نقدِ تجارتِ ہمان کس رایج و جاری

---

۱ - سورہ مریم ۱۹ ، آیت ۷۱ -

۲ - سید علی ہمدانی : علی بن شہاب الدین بن محمد الہمدانی ، اکتوبر ۱۳۱۴ء میں ہمدان میں پیدا ہوئے - سلسلہ بیعت دو واسطوں سے ، علاء الدولہ سمنانی سے ملتا ہے - تبلیغ دین کے لیے وہ کشمیر آئے اور کچھ زمانے تک وہاں قیام کیا - ۱۳۸۵ء میں وفات پائی ، جنازہ ختلان لے جا کر دفن کیا گیا - سری نگر میں خانقاہ شاہ ہمدان ، آج بھی زیارت گاہ خلایق ہے -

۳ - سورۂ فاتحہ ۱ ، آیت ۶ -

۴ - سورہ الشعرا ۲۶ ، آیت ۸۸ - ۸۹ -

Marfat.com

و بضاعتِ بیان بنده سایر و ساری خواہد بود کہ بدرگاه ناقد حکیم و خبیر علیم با دلی سلیم بباید ، و دل سلیم آن است کہ حکیم نباشی گفتہ ، قطعہ :

دل یکی منظری است ربانی
خانۂ دیو را چہ دل خوانی
آن بود دل کہ وقت پیچا پیچ
اندرو جز خدا نہ باشد ہیچ

نہ این گوشت پاره صنوبری کہ ہر سگی و گربہ بلک ہر مردۂ ہم دارد و ما بہ او با خروش و خوک در جوالیم ۔ خوش وقت آنکہ می گوید :

بہ وقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

دیگری راست :

باش تا پرده براندازد جہان از روی کار
ز آنچہ امشب کردۂ فردات گردد آشکار

و حکمای اسلامیہ بلک عقلای ہر ملت از نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود و[1] درعلم اخلاق تصنیفات دارند و کتاب 'کلیلہ و دمنہ'[2] و 'مرزبان نامہ'[3] و 'جاویدان'[4] و [ص : ۱۴] امثال آن در آفاق بمنزلہ مثل سایر

---

۱ ۔ مخطوطے میں 'و' زائد ہے ۔
۲ ۔ کلیلہ و دمنہ : سنسکرت میں تھی ، جس کا نوشیروان کے عہد میں پہلوی میں ترجمہ کیا گیا ، بعد میں عبداللہ ابن المقفع (ف ۔ ۷۶۰ء) نے عربی میں ترجمہ کیا ۔
۳ ۔ مرزبان نامہ ، کا مصنف مرزبان رستم شروین ہے ، اس نے طبرستان کی مقامی زبان میں یہ کتاب لکھی ، سعد وراوینی نے (۱۲۱۰ - ۱۵ء) میں اس کا توجمہ معیاری فارسی میں کیا ۔
۴ ۔ جاویدان : شاید جاویدان کبیر سے مراد ہے جس کا ذکر براؤن نے اپنی کتاب میں کیا ہے ۔

Marfat.com

دایرند و حجة الاسلام امام محمد غزالی[1] و امام راغب[1] از متقدمین ـ علامه طوسی[1] از متاخرین رحمهم الله اجمعین و غیر ایشان در بیان آفات نفس و عیوب دل کتابها ساخته و مجلدات پرداخته اند و عمده درین باب کتاب 'احیا' و 'کیمیا' و 'ذرعه' امام راغب و 'اخلاق ناصری' و تفسیرہاست از عربی و فارسی ـ اگر خواهند آنجا بتفصیل ببینند ـ و اگر توفیق رفیق باشد مجملی ازان اخلاق در دفترہا علاحده بعد ازین مذکور می گردد ، انشاء الله تعالی ـ و انچه درین وقت بالفعل ضروری است بیان گناہانی است ورای اخلاق که بزبان شرع ، اسم صغیره و کبیره بران اطلاق می رود ـ

فصل : بدان عصمک الله عما یکون عنه کارہاً ، که گناه کبیره آنست که نهی ازان به نص کتاب ثابت شده و یا بزبان پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام جزای آن آتش دوزخ وعده رفته ـ یا ارتکاب آن سبب وجوب حد و قصاص گشته و غیر آن صغیره است و درجات کبایر هم متفاوت است و شرح تفاصیل آن ، این مختصر بر نه تابد ـ و بعضی از علمای دین کثر هم الله تعالیٰ گفته اند که صغیره باستخفاف و مداومت کبیره می شود و کبیره بتوبه و ندامت صغیره می گردد ـ اگر کبایر باتفاق امت در آفاق و شراکت بآفریدگار علی الاطلاق که کفر محض است و آمرزش آن بی توبه ہرگز جایز نیست ـ قوله تعالیٰ :

''ان الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء[2]''

(به تحقیق خدای عز و جل نه می آمرزد آن گناه را که باو شریک دانند و غیر آن گناه ہر کس را که خواهد بتوبه یا بی توبه می آمرزد) و اشراک را دو معنی است ، اول آنکه دیگری را در وجود و وجوب و ایجاد با واجب صانع تعالی شریک دانند ، و از اہل عالم باین اعتقاد فاسد ہیچ کس نه خواہد بود و غیر از طایفه قلیله که دہریه و طبعیه و ثنویه باشند خذلهم الله ـ و غیر ایشان ہر که ہست بو ہر ملتی و مذہبی که باشند ، بوحدت آفریدگار ، خواه بتقلید ، خواه به تحقیق قایل اند :

۱- امام غزالی کا سن وفات ۱۱۱۱ء ہے ـ امام راغب کا سن وفات ۱۱۰۸ء ہے طوسی کا سن وفات ۱۲۷۴ء ہے ـ

۲- سورة النساء ۴ ، آیت ۱۱۶ ـ

39063

Marfat.com

کفر و دین ہر دو در رہت پویان
وحده لا شریک له گویان
ہم مقر گفته با توہم جا حد
لمن الملک لله الواحد

دوم آنکه غیری را در عبادت معبود بر حق و مسجود مطلق شریک سازند بی آنکه در وحدت او تعالیٰ شریک آرند ۔ چون بت پرستان و آتش پرستان ۔ و حق سبحانه تعالیٰ از حال کفار عرب چنین خبر می دہد که [صفحه : ۱۵] :

''ما نعبدہم الا لیقربونا الی الله زلفی''[1]

یعنی مشرکان می گویند که عبادت نمی کنیم این اصنام را ، مگر از برای این که ما را بخداوند عز و جل مقرب گردانند ، از جهت رستگاری ما :

''و یقولون ہؤلاء شفعاونا عندالله''[2]

و می گویند که اینہا شفیعان ما اند نزد خدای عز و جل ، و نسبت بطایفۂ اول این جاعه بسیار اند ، و بر تقدیر برو اختلاف است میان متکلمین درین که کبیره که غیر شرک است بخدای تعالیٰ ، بنده مومن از ایمان بیرون می شود ، اما درکفر داخل نمی گردد ۔ و مذہب حق که مذہب اہل سنت جماعت باشد ، آن است که مومن بکبیره از ایمان بدر نمی رود و بکفر در نمی آید ، زیراکه ایمان عبارت از اقرار بزبان و تصدیق بدل است و در وقت ارتکاب کبیره این ہر دو صفت با اوست و ہیچ منافی این صفت یافته نمی شود ۔ اما اگر کبیره را حلال داند یا سبک انگارد یا صغیره را حقیر شمارد ، باتفاق کافر می شود ۔ نعوذ بالله منہا ۔ زیراکه ازین اداہا خلل بتصدیق قلبی راه می یابد و حلال دانستنِ گناه و استخفافِ آن علامت تکذیب مخبر است و ہم ازین جہت صاحب شرع ، سجده صنم و

---

۱ ۔ سورۃ الزمر ۳۹ ، آیت ۳ ۔
۲ ۔ سورۃ یونس ۳۰ ، آیت ۳۸ ۔

Marfat.com

انداختن مصحف در قارورات و تلفظ بکلمۂ کفر و زنار بستن و قشقہ کشیدن و امثال آن را از کفر داشتہ است ، چراکہ اینہا علامت تکذیب است و تکذیب منافی تصدیق ۔ پس بمذہب سنت و جماعت کہ بعضی مرتکب کبیرہ را کافر می نامند و حدیث ''من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر'' و امثال آن حجت می آرند ، ہمہ را تاویل باید کرد و حمل بر تہدید باید نمود ، چنانچہ خلودی را کہ در آیت :

''و من یقتل مومناً متعمداً فجزاءہ جہنم خالداً فیہا''[1]

واقع شدہ حمل بر زمان ممتد می کنند ، یا آنکہ استحلال قتل می دارند و باب تاویل وسیع است و دلایل متعارضہ در کتب کلامیہ بتفصیل و تطویل مذکور و ما را در این جا آنچہ اہم است ذکر کبایر است ، نہ بیان اختلافات ۔

[ذکر کبایر]

فصل اول : صحیح آن است کہ گناہ کبیرہ مبہم است و در حدیث ماثور نص قطعی در عدد کبایر وارد نیست ۔ چہ در بعضی احادیث ہفت و در بعضی نہ و یازدہ ، ہم واقع شدہ ، وہ اخبار درین باب متعارض است و ازین جا معلوم می شود کہ مقصود حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ابہام بودہ است نہ حصر ، بجہت [ص : ۱۶] ترغیب عام تا در طلب آن بقیام طاعات جد نمایند و از خوفِ عقابِ حق از انواع معاصی باز آیند ، تا این جا سخن عامہ است ۔ اما شیخ ابو طالب[2] مکی قدس اللہ سرہ در کتاب 'قوت القلوب' می فرماید کہ من احادیث وارد در این معنی جمع کردم ، عدد

---

۱ ۔ سورۃ النساء ۴ ، آیت ۹۳ ۔

۲ ۔ ابو طالب مکی ۔ (ف ۔ ۳۸۶ھ ۔ ۹۹۶ء) ۔ ابو طالب محمد ابن علی ابن عطیۃ الحارثی ، بہت بڑے عابد اور زاہد تھے ، مکے کے رہنے والے نہ تھے مگر ایک طویل مدت تک وہاں قیام کرنے کی وجہ سے نسبت مکہ سے ہوئی ۔ آخر عمر میں بصرے گئے وہاں سے بغداد آئے ، یہیں انتقال ہوا ۔ ان کی تصنیف 'قوت القلوب' ، تصوف کی بنیادی اور بے مثال کتاب سمجھی جاتی ہے ۔

Marfat.com

کبایر ہفده یافتم - ازان جملہ چہار در دل و چہار در زبان و سہ در شکم و دو در فرج و دو در دست[1] -

و چون اکثر علما این سخن شیخ راست داشتہ اند ، بنابر تجویز ایشان ذکر کبایر درین جا بہان ترکیب مذکور می شود واللہ اعلم -

اول : شرک است ، نعوذ باللہ منہا بدلیل قولہ تعالیٰ :

''ان الشرک لظلم عظم''[2]

(بتحقیق کہ شرک گناہی است بزرگ) و جایٔ دیگر می فرماید :

''لئن اشرکت لیحبطن عملک''[3]

(اگر شرک آوردی ہر آئنہ ہر عمل خیری کہ کردۂ ہمہ حبط خواہد شد) - و این جا مخاطب خاص است - و خطاب عام - و قرآن و احادیث ہمہ از مذمت شرک مملو و مشحون است - چہ احتیاج بدلیل ، کہ ہرگاہ کہ اصل طاعات ایمان باشد ، لازم می آید کہ اصل معاصی ہمہ شرک باشد :

ز انکہ درین دایره ہزل وجد

ضد مبین نہ شود جز بہ ضد

دویم نیت اصرار بر معصیت ، و این بعینہ مانند نیت کفر است - چہ اگر کسی معاذاللہ نیت کند کہ بعد از چندگاہ کافر خواہد شد در حال بکفر او حکم کنند ، قولہ تعالیٰ :

''و لیست التوبة للذین یعملون السیئات حتیٰ اذا حضر احد ھم الموت قال انی تبت الان''[4]

(نیست توبہ آن کسان را کہ ہمہ عمرہا کارہای بد کنند تا آنکہ یکی از ایشان را موت بر سر رسد آن زمان بگوید کہ توبہ کرده ام) -

---

۱ - مخطوطے میں بیاض ہے دو کا ذکر حذف ہوگیا ہے -

۲ - سورة لقمان ۳۱ ، آیت ۱۳ -

۳ - سورة الزمر ۳۹ ، آیت ۶۵ -

۴ - سورة النساء ۴ ، آیت ۱۸ -

Marfat.com

"اے حسن توبہ آن گہی کردی
کہ ترا طاقت گناہ نہ ماند

سیوم : نومیدی از رحمت حق سبحانہ تعالیٰ ، قولہ تعالیٰ :

لا تیأسوا من روح اللہ انہ لاییاس من روح اللہ الا القوم الکافرون[1]

نومید مشوید از رحمت خدای تعالیٰ کہ نا امید نمی شوند از رحمت او مگر قوم کافران :

گر چہ با طاعتی از حضرت اولا تأمن
ور چہ در معصیتی از در اولاتیأس

چہارم : ایمن بودن از خشمِ خدا قولہ تعالیٰ :

"افامنوا مکراللہ فلا یا من مکراللہ الا القوم الخاسرون"[2]

آیا این کافران از مکر خدا ایمن شدند ؟ و ایمن نمی شوند از مکر خدا مگر قوم زیان کاران ۔ قطعہ :

غافل مشو کہ مرکب مردان مرد ، راہ
در سنگ لاخ بادیہ تنہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندانِ جرعہ نوش
[ص : ١٧] ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

پوشیدہ نہ ماند کہ مراد از مکر بطریق مجاز عذاب خدای تعالیٰ است کہ پنہان باہل خذلان می رسد و اگر نہ مکر از صفاتِ ذمیمہ است و اطلاق بر وجہ حقیقت بر خدای عز و جل روا نیست و این فعل در جنب مکر ایشان واقع شدہ کہ "و مکروا و مکر اللہ[3]" مکر نام یافتہ ، چنانچہ :

"انما نحن مستھزؤن ۔ واللہ یستھزیٔ بھم"[4]

---

١ ۔ سورۃ یوسف نمبر ١٢ ایت ٨٧ ۔
٢ ۔ سورۃ الاعراف ٧ آیت ٩٩ ۔
٣ ۔ سورۃ آل عمران ٣ آیت ٥٣
٤ ۔ سورۃ البقرہ ٢ آیت ١٤ ۔ ١٥

Marfat.com

و این را صنعت مشاکلہ می گویند ۔

پنجم : شہادت دروغ است قولہ تعالیٰ :

''ولا تکتموا الشهادة ط ومن یکتمها فانه اثم قلبه[1]''

(پنہان مدارید گواہی را کہ ہر کہ اورا پنہان دارد دل او گناہگار است) و پوشیدن گواہی دو حال دارد ، یکی آنکہ وقت طلب ، ادای شہادت نکند ، دویم آنکہ گواہی بدروغ دہد و ہر دو گناہ کبیرہ است و لیکن بزہ‌کاریٔ ثانی بیشتر از اول است ۔

ششم : دشنام بزنا دادن قولہ تعالیٰ :

''والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدو هم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا و اولئیک هم الفاسقون[2]''

(کسانی کہ دشنام زنا می دہند پارسایان را ، خواہ مرد[3] باشد خواہ زن ، بعد ازان چار گواہ بزناء ایشان نگذرانند ، دشنام دہندگان را ہشتاد تازیانہ بزنند و گواہی ایشان را ہرگز مشنوید کہ فاسقان اند) و جایٔ دیگر می فرماید کہ :

''ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات لعنوا فی الدنیا والاخرة و لهم عذاب عظیم[4]''

(بدرستی آنانکہ دشنام بزنا می دہند زنان سادہ لوح پاک لوح را کہ مومنہ اند آن جماعہ ملعون اند در دنیا و آخرت و ایشان را عذاب است بزرگ تر) ۔ نزولِ آیت در حق عایشہ رضی اللہ عنہا در وقتی کہ منافقان برو تہمت کردندَ و قصہ افک مشہور است ۔

---

۱ ۔ سورة البقرہ ۲ آیت ۲۸۲
۲ ۔ سورة النور ۲۴ آیت ۴
۳ ۔ آیت میں صرف عورتوں کا ذکر ہے ۔
۴ ۔ سورة النور ۲۴ آیت ۲۳

Marfat.com

ہفتم : 'سوگند دروغ' - بدانکہ سوگند برسہ نوع است اول : غموس و آن این است کہ بر اخبار از فعل گذشتہ آن بدروغ عمداً سوگند بخورد و می داندکہ در واقع چنان نباشد ، و اگرچہ درین سوگند ہیچ کفارت نیست ، اما بموجب حدیث صحیحِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کبیرہ است و مستوجب توبہ و پشیمانی بسیار و ترک عادت بسوگند - دویم : لغو و آن این است کہ برفعل آیندہ یا حال یا گذشتہ بی قصد سوگند دروغ بر زبان جاری شود ، و در این قسم کفارت و مواخذہ نیست ، غیر از توبہ و ندامت - سیم : منعقد و این آن است کہ بر فعل آیندہ عمداً سوگند بخدا خورد [ص : ۱۸] کہ چنین چنین خواہم کرد و نکند ، درین صورت ہم کفارت است و ہم توبہ و ندامت و کفارت طعام دادن دہ مسکین است یا کسوت دادن ایشان یا آزاد ساختن یک بندہ مطلق ، مسلم یا کافر ، نزدِ امام اعظم ابوحنیفہ[1] کوفی رحمہ اللہ و نزد شافعی[2] رحمہ اللہ اسلام شرط است و اگر ازین ہر دو عاجز باشد سہ روز پیاپی روزہ داشتن است و این جا درکتب فقہیہ اختلاف است و بتمام در آن جا باید دید - پس معلوم شدکہ ازین سہ نوع سوگند آنچہ کبیرہ است منعقد است ، اگر کفارت ندہد و یمین غموس نہ مطلقا لغو قولہ تعالیٰ :

''لا یؤاخذ کم اللہ باللغو فی ایمانکم و لکن یؤاخذ کم بما عقدتم الایمان[3]''

(مواخذاہ نمی کنند شما را خدای تعالیٰ دریمین لغو را و لیکن مواخذہ می نماید بسبب شکستن سوگندی کہ منعقد شدہ باشد بر قصدِ فعل آیندہ)

ہشتم : جادوی کردن قولہ تعالیٰ :

''ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر[4]''

---

۱ - امام اعظم ابوحنیفہ (۶۹۹ - ۷۶۷ء)

۲ - امام شافعی ، (۷۶۷ - ۸۲۰ء)

مخطوطہ میں شافی ہے ، جو صریحاً غلط ہے ، اس کو صحیح کر دیا گیا ہے -

۳ - سورۃ المائدہ ۵ آیت ۹۸

۴ - سورۃ البقرہ ۲ آیت ۱۰۲

Marfat.com

(یعنی دیوان در عہدِ سلیمان علیہ السلام کافر شدند کہ تعلیم سحر بمردم دادند) ۔ پوشیدہ نماند کہ جادوی کردن گناہ کبیرہ است ۔ اما آموختن اگر باین نیت آموزد کہ حقیقت او بشناسدکہ باطل است و در حدیث آمدہ است کہ ''تعلموا حتی السحر'' (از آموختن کاہل مباشید ، ہرچند سحر ہم باشد) ۔

نہم : شرب خمر ، بدانکہ خمر در لغت بمعنی پوشیدنی است و لہذا معجر را خمار می گویند ۔ و بمذہب امام شافعی رحمہ اللہ و امام محمد[1] رحمہ اللہ ، ہرچہ عقل را بپوشد خمر است ۔ مثل مثلث و عرقِ انگور و خرما و شہد و امثال آن ۔ و نزدِ امام اعظم رحمہ اللہ خمر در عرف نام شیرۂ انگور است و پس کہ آن را در آفتاب نگاہ دارند ، تا آنکہ کف اندازد و بجوشد و دو حصۂ او برود و آنچہ بماند حرام است و نجس عین است ۔ و در مذہب امام اعظم ہمین است و بس ۔ و حد و[2] مترتب بر آن است ۔ و حرمتِ اشربۂ دیگر نزدِ او باین مشابہ نیست ۔ و می گوید کہ قیاس در لغت روا نیست ۔ چنانچہ قارورہ در عرفِ شیشہ را گویند و وجہ تسمیہ این کہ آب و غیر آن دران قرار می گیرد ۔ پس نظر باصل لفظ معنی نمی توان گفت کہ خم و سبو و امثال آن قارورہ باشد ، چراکہ آب در و ہم قرار می گیرد و لفظ خمر ہم چنین است ۔ و این مسلمہ خلافیہ است بجایٔ خود ، حوالہ می رود ۔ قولہ تعالیٰ :

''انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من (ص : ۱۹)
عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون''[3]

(جز این نیست کہ خمر و قمار و بتان و تیرہای قرعہ پلید اند و از عملِ شیطان اند ، پس از ہمہ آنہا اجتناب نمائید تا شما رستگار شوید) و درین آیت و آیتی کہ بعد ازوست بدہ قرینہ حرمت خمر ثابت شدہ ، و نزولِ این آیت در تفاسیر مشہور است کہ در باب امیر حمزہ ، عمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وارد شدہ ۔ مخفی نماند کہ اگر طبیبی حاذق بگوید کہ حیات اہمار

---

۱ ۔ ابو عبداللہ محمد الشیبانی (ف ۸۰۴ء) امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے ان کی مشہور تصنیف ''الجامع الکبیر'' ہے ۔
۲ ۔ 'و' زائد ہے ۔
۳ ۔ سورۃ المائدۃ ۵ ، آیت ۹۰

Marfat.com

منحصر است در خوردن خمر آن زمان باتفاق فقها ، خمر مباح می شود ، تا اگر نہ خورد بمیرد عاصی مرده باشد ، و درین تہدید :

''و لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة[1]''

داخل می شود ۔ کلمہ ضرورت در ہمہ ابواب مستثنیٰ است و لی بوقت ضرورت نیز باید کہ صرفہ از دست ندہد کہ آنچہ ضروری است بقدرِ حاجت است و زیاده ازان فضولی است ۔ بزرگی گفتہ قطعہ :

''ترا یزدان ہمی گوید کہ در دنیا مخور باده
ترا ترسا ہمی گوید کہ در صفرا مخور حلوا

ز بہر دین نہ بگذاری حرام از حرمتِ یزدان
و لیک از بہر تن مانی حلال از گفتہٴ ترسا''

دہم : سود خوردن ۔ قولہ تعالیٰ :

''و احل الله البیع و حرم الربوا[2]''

(حلال ساخت خدای تعالیٰ بیع را و حرام ساخت ربا را) ۔ و معنی ربا درکتب معین و مبین شده ۔ مولوی معنوی[3] قدس الله سره می فرماید :

ابر کم بارد پئی منع زکات
وز ربا افتد و با اندر جہات

یازدہم : 'اکل مال یتیم' قولہ تعالیٰ :

''ولا تا کلوا اموالهم الی اموالکم انہ کان حوباً کبیراً[4]''

(مال یتیمان را بامال خود جمع ساختہ مخورید کہ آن گناه بزرگ است)

دوازدہم : 'زنا' قولہ تعالیٰ :

---

۱ ۔ سورة البقره ۲ آیت ۱۹۵
۲ ۔ سورة البقره ۲ ، آیت ۲۷۵ ۔
۳ ۔ مولانا جلال الدین رومی کا سال وفات ۶۷۲ھ ۱۲۷۳ء ہے ۔
۴ ۔ سورة النساء ۴ ، آیت ۲ ۔

Marfat.com

''الزانية والزاني فاجلدو كل واحد منهما ماية جلدة[1]''

(زن زانی و مرد زانی ہر دو را صد تازیانہ بزنید کہ غیر محصن[2] باشند) و وجہ تقدیم زن بر مرد آن است کہ در اغلب احوال تا زن بزنا راضی نباشد ، مرد را دلیری نمی شود ۔ پس زن اولا بحد اولیٰ است بخلاف این آیت :

''والسارق و السارقة فاقطعو ایدیهما[3]''

(مرد دزد و زن دزد را دستہا ببرید) زیرا کہ اغلب این است کہ دزدی از مرد واقع می شود و کم است کہ از زن واقع شود ۔ اگر می دزدد چیزی سہل واللہ اعلم ۔

سیزدہم : 'لواطت' قولہ تعالیٰ :

''انکم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون[4]''

آیا شما شہوت را بر مردان قضا می کنید کہ بی محل است و زنان را می گذارید ، بلکہ شما قومی [ص : ۲۰] مسرف اید و خبر از مآل حال قوم لوط علیہ السلام چنین می دہد کہ :

''فجعلنا عالیها سافلها و امطرنا علیهم حجارة من سجیل[5]''

می فرماید کہ (بشومی گناہان ایشان آن زمین را کہ دران می بودند زیر و زبر گردانیدیم و از سنگ و گل ، سنگش بر ایشان از آسمان بارانیدیم و آن زمین حالیا بشارستان لوط[6] مشہور است و مسافران آن جا را دیدہ نشان می دہند کہ ہنوز صورت آدمیان مسخ دران ظاہر است و آبہای آن زمین شور است و کاروان بدہشت و ہول و استغفار گویان از آن جا می گزرد ، نعوذ باللہ منہا و لواطت بزن نیز داخل درین حکم است ۔

---

۱ - سورۃ النور ۲۴ ، آیت ۲ ۔

۲ - مخطوطے میں محسن ہے ، جو صریحاً غلط ہے ۔

۳ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۳۸ ۔

۴ - سورۃ الاعراف ۷ ، آیت ۸۱ ۔

۵ - سورۃ ہود ۱۱ ، آیت ۸۲ ۔

۶ - 'عہدنامہ عتیق' میں اس شہر کا نام سدوم ہے ، جس سے انگریزی لفظ 'سدومی' منسوب ہے ۔

Marfat.com

چهاردہم : 'قتل نفس بناحق' قولہ تعالیٰ :

''کتبنا علیٰ بنی اسرائیل انہ من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً[۱]''

(حکم کردیم بر بنی اسرائیل حکمی دایمی کہ ہرکہ بکشد تنی را بی آنکہ او کسی را کشتہ یا فسادی دیگر در روئ زمین کردہ باشد ، گویا آن کس ہمہ مردمان را کشتہ است) و از حال پسر آدم علیہ السلام ، چون برادر خود ہابیل را کشت چنین خبر می دہد کہ :

''فاصبح من الخاسرین[۲]''

قابیل ، ہابیل را کشت و بامداد کرد ، درحال کہ از جملہ زیان کاران بود و بجہت ناقابلی از مرتبہ نبوت محروم گشت و این سنت سیئہ ازو ماند ، تا ہرکہ یکی را بناحق کشد او در بزہ بآن کس شریک است -

پانزدہم : 'دزدیدن مال کسی' قولہ تعالیٰ :

''والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا نکالا من اللہ[۳]''

دست دزد خواہ مرد خواہ زن باشد ببرید ، کہ این جزائ کسب ایشان است و عقوبت است از خدای عز و جل و حد دزدی بمذہب ابی حنیفہ مشروط است باین کہ کالای دزدی مقدار دہ درم شرعی باشد ، از جائ محفوظ بدزدد ، با چند شرط دیگر و بر گرہ بر و کفن دزد ، نظر باین مذہب قطع ید نیست -

شانزدہم : 'گریختن یک مسلمان از دو کافران و دہ از بیست ، در وقتی کہ نفیر عام باشد' و نفیر عام آن است کہ کافر بر شہری از شہرہائ اسلام غلبہ آرند ، آن زمان بر ہر مسلمانی صاحب قدرت کہ این خبر رسد ، فرض عین است کہ خود را دران معرکہ برای حفظ و ناموس و ننگ اسلام

---

۱ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۳۲ -
۲ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۳۰ -
۳ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۳۸ -

Marfat.com

رساند ، از مشرق بغرب و از غرب بشرق و در غیر این صورت غرا با کفار دارالحرب فرض کفایت است و گریز وقت ضرورت رخصت، قوله تعالیٰ :

''و من یولهم یومئذ دبره الا متحرفاً یقتال او متحیزا الی فیئة فقد بآء بغضب من الله و ما واه (ص : ۲۱) جهنم و بئس المصیر''[1]

(هر کسی که در روز جنگ پشت بکافران دهد بغیر ازین قصد که برای کارزار باشد یا حمله بسوی گروهی دیگر بکند چنانچه رسم فریب در جنگ می باشد پس آن پشت دهنده بغضب خدا گرفتار می شود و باز گشت او بدوزخ است و بد جای گاهی که او دارد) ۔

ہفدہم : عقوق والدین و آن 'رنجانیدن مادر و پدر است و نافرمانی ایشان' اگر مسلمان باشند و اگر مسلمان نباشند ، بایشان غایت اتفاق و احسان باید کرد و درکارهای که بحسب شرع مباح است مدارا باید نمود ۔ قوله تعالیٰ :

''و قضٰی ربک ان لا تعبدوا الا ایاه ، و بالوالدین احساناً اما یبلغن عندک الکبر احدهما اوکلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهر هما و قل لهما قولاً کریماً''[2]

حکم کرد پروردگار تو ای محمد ! باین که عبادت نکنید مگر او را و بمادر و پدر احسان بجا آرید و اگر یکی از ایشان یا هر دو ایشان را نزد تو سن پیری در یابد ، پس باید که سخن درشت بایشان نه گوئی و زجر نکنی و آن چه بگوئی بنرمی بگوئی ، چنانچه حق سبحانه تعالیٰ مکرر می فرماید قوله تعالیٰ :

''واخفض لهما جناح الذل من الرحمة و قل رب ارحمهما کما ربیانی صغیراً''[3]

---

۱ - سورة الانفال ۸ ، آیت ۱۶ -
۲ - سورة بنی اسرائیل ۱۷ ، آیت ۲۳ -
۳ - سورة بنی اسرائیل ۱۷ ، آیت ۲۴ -

Marfat.com

(پست بکن از برای ایشان بازوی فروتنی و خواری را و بہ‌گوی کہ ای پروردگار من ! تو رحم فرما بر ایشان چنانچہ ایشان مرا در حال خوردی پرورده بودند" اے عزیز ! ببین کہ حق سبحانہ تعالیٰ در صدر این آیت عبادت خود را با احسان مادر و پدر چگونہ جمع ساخت ، تا بدانی کہ بعد از طاعت خدای عز و جل طاعت لایق تر و واجب تر از خدمت مادر و پدر نیست ۔ و قصہ مشہور است کہ عملس[1] نام جوانی نیکو کار مادر و پدر خود را تمام راه بر دوش خود برداشتہ بمکۂ مبارک رسانیده بود ، خشنودی او حاصل کرده و در عرب فرزندی کہ بخدمت گاری مادر و پدر قیام نماید او را بضرب المثل گویند کہ "ابر من العملس ، حق سبحانہ ما را در رضای والدین و استرضای ایشان بدارد ، و بر انگیزانا د از ایشان خشنودی ، چنانچہ ایشان از ما خشنود باد ، بالنبی و الہ الامجاد ۔ این ست مجمل کلام کہ درین محل مناسب نمود و تفصیل آن در مطولات ببیند ۔

فصل : بباید دانست کہ بعد ہفده کبایری کہ مذکور شد ، گناہان را تقسیمی دیگر است و آن این است کہ بعضی علامت تکذیب صریح است در دین نبی علیہ السلام ، چنانچہ شمۂ ازان گذشت ۔ و بعضی دیگر منافی حق اللہ است ۔ و قسمی منافی حق العبد است و مجموع این [ص : ۲۲] عاید است بترک تعظیم امر خدای عز و جل و ترک شفقت بر حق خدای تعالیٰ ۔ اول : چون افترا بر خدای عز و جل و پیغمبر علیہ السلام ۔ و ثانی : چون ترک صلواة و صیام ۔ و ثالث : چون ترک زکواة ، و احتکار و شقی دیگر منافی مردان است و آن سیزده نوع است ۔ قسمی ازان قبیلہ است کہ عیوب باطنی نفسانی است ، چو امل و بخل ، چنانچہ اشارتی بران رفت ۔ و قسمی دیگر عیوب ظاہری جسانی است چون کشف عورت خود و عورت دیگری دیدن ۔ و نوع دیگر حلاق (خلاف) ادب دینی است ، چون بول و غایط بسوی قبلہ کردن و سخن دنیا در مسجد گفتن ۔ و طایفۂ از آنہاست

---

۱ ۔ عملس : العماس ، ایک نیک بزرگ تھے جنھوں نے اپنے والدین کو کندھے پر لے جا کر حج کرایا تھا ، قاموس میں صرف والده کا ذکر ہے ۔

Marfat.com

کہ سر قبح آنہا بر ما آشکارا نیست و شارع ازان نہی کردہ ، چون بیک کفش راہ رفتن و چراغ تف نا کردہ خواب کردن و این بقسم تقریبی است نہ تحقیقی - چہ در حقیقت بعضی در بعضی داخل است و درمیان ہمہ این اقسام تفاوت ما لا کلام است و اطلاع بر کنہ این ذنوب در عہدۂ ستار العیوب و علام الغیوب است - و ما آنچہ بفہم ناقص خود دریافتم ذکر آن جملہ اجمالا بکنیم ، ہر چند احاطۂ آن بواقعی میسر نیست و بیان قبح ہر کدام ازین اثام بنص کلام یا بحدیث صحیح رسول علیہ السلام یا بروایت فقیہی یا بقیاس عقلی ثابت گردانیدیم و آغاز از ذکر قسم اول کہ علامت تکذیب است در دین نبی علیہ السلام بکنم ، عیاذاً باللہ منہ و اللہ مویدہ و منہ التوفیق -

فصل دویم : بدان ظہرک اللہ و طہرک عن المعاصی کہ از جملہ کبایری کہ منجر بکفر صریح می شود ، اول استہزا است بکلام رفتۂ عز و جل مثل آنکہ آن را در قاروارت اندازند یا پامال گردانند ، یا بآن تمسخر نمایند یا در حدث[1] و جنابت عمداً بدست گیرند - و بعضی ازین اداہا معصیت است و بعضی کفر چہ نبوت نبی علیہ السلام بمعجزہ ثابت شدہ و معجزہ کہ بتواتر ثبوت یافت و تا قام قیامت باق است آن کلام است و ہرگاہ کہ بقرآن استہزا نمایند و اقرار نیارند لازم می آید کہ بر نبوت نبی علیہ السلام قایل نباشند و انکار نبوت مستلزم کفر صریح است و مستوجب شرک قبیح ، بدلیل قولہ تعالی :

> ''ویل لکل افاک اثیم ، یسمع ایت اللہ تتلیٰ علیہ ثم یصر مستکبراً کان لم یسمعہا فبشرہ بعذاب الیم ۝ و اذا علم من آیتنا شیئاًن اتخذہا (ص : ۲۳) ہزواً ؕ اولیئک لہم عذاب مہین ''[2]

وای بر ہر دروغ گوی ، بزہ کار کہ آیات کلام خدای را کہ بر وی خواندہ می شود ، بعد ازان بطریق استکبار اصرار بر انکار آن می کند چنانکہ گویا ہرگز آن را نہ شنودہ است ، پس بشارت دہ ای محمد ! منکر را بعذابی درد ناک و در وقتی کہ می آموزد آن دروغ گوی از آیات ما

---

۱ - مخطوطے میں حدیث ہے ، جو صریحاً غلط ہے -

۲ - سورہ الجاثیہ ۵ ، آیات ۷ - ۸ - ۹ -

Marfat.com

چیزی را و آن را بمسخرگی پیش می آید ، این جماعه اند که ایشان را عذابی خوار کننده است ۔

حکایت : آورده اند که در زمان خلیفه[1] جمعی از ملحدان در بغداد پیدا شدند مانند ملحدان این زمان و می گفتند که قرآن معجزه نیست و ما مثل آن می توانیم آورد و سردار ایشان عبداللہ ابن مقنع[2] بود ، خلیفه مہلت داد و ایشان تا چند ماہ فکر کردند بعد ازان ہمہ باتفاق گفتند ، ما ہر چند تامل نمودیم و خواستیم کہ یک آیتی مثل این آیت بیاریم کہ :

''و قیل یارض ابلعی ماءک و یسماء اقلعی و غیض الماء و قضی الامر و استوت علی الجردی و قیل بعداً للقوم الظلمین[3]''

از بسکہ فصاحت و بلاغت تمام داشت و رعایت مقتضیات احوال در آن بر وجہ کمال بود ، دانستیم کہ این کلام بشر نیست و علمائی معانی و بیان در بیان معنی این آیت و شرح نکاتِ اعجازِ این کلام را بسط تمام دادہ اند و تا تطویل نہ کشد ما این جا سخن را مختصر ساختیم ۔ و فاضلی درین معنی گفتہ :

---

۱ ۔ یعنی عباسی خلیفہ مہدی (۷۷۵ - ۷۸۵ء) ۔

۲ ۔ ابن مقنع (ف ۷۸۰ء) جس کو بعض لوگوں نے نقاب پوش پیغمبر کہا ہے ، خلیفہ مہدی کے زمانے میں تھا ۔ اس نے دعویٰ کیا کہ خدا نے پہلے آدم کا پیکر اختیار کیا اور درجہ بدرجہ دوسرے پیکروں میں حلول کرتا رہا آخر میں خود اس کی شکل میں ظاہر ہوا ۔ اس نے ایک چاند بنایا تھا جو نخشب میں ایک کنویں سے نکلتا تھا ، مقنع چونکہ کانا تھا ، اس لیے نقاب پوش رہتا تھا ، مگر اپنے متبعین سے کہتا کہ تم میرا جمال دیکھنے کے متحمل نہیں ہو سکتے ، آخر میں اس کی پناہ گاہ پر لوگوں نے حملہ کیا تو اس نے خود کشی کر لی ۔ ('ابن خلکان' ۳۹۳) ۔

۳ ۔ سورہ ھود ۱۱ ، آیت ۴۴ ۔

Marfat.com

"در بیان و در فصاحت کی بود یکسان سخن
گرچه گوینده بود چون جاحظ[1] و چون اصمعی[2]

در کلام ایزدی بی چون که وحیِ منزل است
کی بود تبت یدا مانند یا ارض ابلعی"

فصل : مخفی نماند که علما اختلاف کرده اند درین که اگر مصحفی کهنه و فرسوده و از انتفاع رفته باشد ، آیا آن را دفن بایدکرد یا سوخت ، یا در آب انداخت - برین تقدیر سوختن مصحف بوجهی که مستلزم اہانت نیست در شرع بزه ندارد - و امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در وقت جمع قرآن برای رفع و دفع خلاف ہمه مصاحف را بسوخت - و ہمین قرآن را که تواتر بما رسیده است ، نگاه داشت - و معلوم است که این سوختن ، نه از جهتِ استخفافِ قرآن بود ، حاش لله ! بلکه از برای این بود که اگر مصحفَ منسوخه با روایات احاد و قرآن متعدده و احکام مختلفه در عالم باقی می ماند ، اختلاف بسیار در امت پیدا می شد [ص : ۲۴] از برای" این غرض قطع ماده نزاع کرد - سبحان الله ! باوجود این ہم اختلاف بی نہایت پیدا شد :

نه حسنش غایتی دارد نه سعدی را سخن پایان
بمرد از شوق مستسقی و در یا ہم چنان باقی

ہر چند اختلاف این امت سبب رحمت امت - مجتہد را کیف ما کان

---

۱ - ابوعثمان جاحظ (ف - ۸۶۸ء) بصرے میں پیدا ہوا اور وہیں وفات پائی ، اپنے عہد کے اکثر علوم پر اس کو عبور حاصل تھا - معتزلہ کا فرقہ جاحظیہ اسی کی طرف منسوب ہے جاحظ عربی ادب میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے اور بہت سی کتابوں کا مصنف ہے ، جن میں کتاب 'البیان و التبیین' نہایت اہم ہے -

۲ - عبدالملک الاصمعی ۷۴۰ء میں بصرے میں پیدا ہوا - ۸۲۸ء میں وفات پائی مشہور لغوی خلیل (متوفی ۷۸۶ء) کا شاگرد ہے ، ہارون الرشید نے اس کو اپنے بیٹے امین کا استاد مقرر کیا تھا ، اصمعی ، عربی لغت کا امام تسلیم کیا گیا ہے -

Marfat.com

اگر مصیب است ، ده اجر آگر مخطی است یک اجر مقرر است ، چه بمقتضای امر "فاعتبروا یا اولی الابصار[۱]" ہر صاحب اجتہاد و اعتبار را برحمت بذلِ مجہود استنباطِ معانی کلام و حدیث لازم است و یکی را تبعیت دیگری جایز نیست که آن تبعیت در معنی مانند خوردن صدقه است ، جنانچه غنی ظاہری را در شرع گرفتنِ صدقه حرام است ۔ و ہم چنین غنی حقیقی را که مجتہد باشد قبول سخن دیگری بتقلید ممنوع است و غیر مشروع ، خواہ در اصول باشد خواہ در فروع ، و آنچه بر اوست صرف طاقت بشری است و بذل محمود دریافتن مقصود ۔ اگر مراد الله و مراد رسول الله عز و جل و علیه السلام دریافت ہم ثوابِ طلبِ ثواب می یابد و ہم اجرِ دریافت مقصود و الا ثوابِ طلب باقی است ، ہر چند از دریافت مقصود عاجز است قطعه :

"درکوئی تو صد ہزار صاحب ہوس[۲] است
تا خود بوصال توکرا دست رس است
آن کس که بیافت دولتی یافت عظیم
وآن را که نه یافت درد نایاب بس است"

دویم : 'اہانت و حقارت انبیا علیہم السلام' قوله تعالیٰ :

"کلما جاء هم رسول بما لا تهویٰ انفسهم فریقاً کذبوا و فریقاً یقتلون ۝[۳]"

حق سبحانه و تعالیٰ ۔ خبر از حال بنی اسرائیل داده می فرماید که (ہرگاہ آورد پیغمبری بر ایشان حکمی راکه نفس ایشان آن را دوست نه می داشت ۔ گروہی را ازان پیغمبران دروغ گو داشتند و گروہی را بکشتند) و این ہر دو کفر است ۔ قوله تعالیٰ :

---

۱ ۔ سورہ الحشر ۵۹ ، آیت ۲ ۔
۲ ۔ مخطوطے میں ہوش ہے ، جو صریحاً غلط ہے
۳ ۔ سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۷ ۔

Marfat.com

''و الذین یوذون رسول اللہ لھم عذاب الیم[1]''

آنان کہ رنجانند رسول خدا را باین کہ باو استہزا نمایند[2] یا فرزندان اورا بکشند[3] یا سخن اورا قبول ندارند[4] یا کتاب اورا پارہ پارہ[5] سازند ، مر آن جماعت را عذابی درد ناک است ۔

وین ، حسین تست ای جان ، خشم و زر خوک و سگت
تشنہ آن را می کشی ، وین ہر دو را می پروری

سیوم : عداوت با ملایکہ و صفاتی کہ نا سزا است بایشان اسناد کردن ، مثل آن کہ بگویند کہ اینہا مادہ اند یا غیر آن چنان کہ یہودی می گفتند کہ جبرئیل [ص : ۲۵] پدران مارا ہلاک ساخت و براہمہ ہند اگرچہ بوجود ملایکہ قایل اند اما جمع صفات بشری از اکل و شرب و توالد و تناسل وغیر آن بر ایشان اثبات می کنند ۔ قولہ تعالیٰ :

''من کان عدواً للہ و ملائکتہ و رسلہ و جبریل و میکال فان اللہ عدو للکافرین[6]''

(ہر کس باشد دشمن مر خدای را عز و جل و فرشتگان و پیغمبران اورا خصوصاً جبرئیل و میکائیل را کہ از ملایکہ مقربین اند و واسطہ اند میان حق عز و جل و پیغمبرانش ۔ پس بتحقیق خدای تعالیٰ دشمن کافر است و با ایشان چنان معاملہ می کند کہ دشمن با دشمن ۔

چہارم : ''افترا بر خدای تعالیٰ کردن'' ۔ قولہ تعالیٰ :

---

۱ سورہ التوبہ ۹ آیت ۶۱ ۔
۲ ۔ مستہزئین ، مراد ، ابوجہل ، ابولہب وغیرہ سے ہے جو رسول اللہ کی ہنسی اڑاتے تھے ۔
۳ ۔ مراد یزید اور اس کے رفقاء سے ہے ۔
۴ ۔ کفار مکہ سے مراد ہے ۔
۵ ۔ مراد ایران کے بادشاہ خسرو پرویز سے ہے جس نے رسول اللہ کے مکتوب کو پھاڑ ڈالا تھا ۔
۶ ۔ سورۃ البقرہ ۳ ، آیت ۹۸۔

Marfat.com

''فمن اظلم ممن افترای علی الله کذباً او کذب بایتہ''[1]

(کیست ظالم تر از آن کس کہ افترا کند بر خدای تعالیٰ ، دروغی را یا تکذیب نماید آیات اورا) کہ مطلقاً معجزات انبیا ست یا قرآن است ۔ و افترا مثل آن کہ گوید کہ او تعالیٰ برہیچ آدمی از وحی و کتاب ہیچ چیزی نفرستادہ است ۔ قولہ تعالیٰ :

''و ما قدروا الله حق قدرہ اذ قالوا مآ انزل الله علیٰ بشر من شی''[2]

قدر حق تعالیٰ را چنانچہ دانستن قدر وی بود ندانستند ، وقتی کہ گفتند : کہ خدای تعالیٰ بر ہیچ بشری ہیچ چیزی نازل نہ ساختہ ، تا آن کہ صفات مشرکہ از برای او اثبات کنند ، چنان کہ یہود گفتند کہ عزیر پسر خداست و نصاریٰ گفتند کہ عیسیٰ علیہ السلام پسر خدای راست :

''قالت الیہود عزیرن ابن الله وقالت النصاری المسیح ابن الله''[3]

دعوای کردہ اند کہ ما پسران خدا و دوستان او ایم :

''نحن ابناء الله و احبائہ''[4]

او تعالیٰ مارا ہرگز عذاب نخواہد کرد چنانچہ مشبہہ و مجسمہ مکان و اعضا بر خدای تعالیٰ اثبات می کنند و معتزلہ مطلقاً نفی صفات او نمودند و مجسمہ تمسک بظاہر آیات قرآنی :

''مثل ید الله و وجہ الله والرحمن علیٰ العرش استوی''[5]

کردہ اند و معتزلہ ظاہر سخن امیرالمومنین علی رضی الله عنہ را کہ ''کمال التوحید نفی الصفات عنہ'' و امثال آن را دست آویز خود ساختہ اند و بشہادت باطل درمیان آوردہ اند و علیٰ ہذاہ القیاس ، جماعہ کہ بدروغ دعوای

---

۱ - سورۃ الاعراف ۷ ، آیت ۳۷

۲ - سورۃ الانعام ۶ ، آیت ۹۲

۳ - سورۃ التوبہ ۹ ، آیت ۳۰

۴ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۱۸

۵ - سورۃ طٰہٰ ، ۲۰ آیت ۵

Marfat.com

پیغمبری کرده اند و در تحقیق اختلاف ہفتاد و دو فریق و فرو افتادن ایشان از سوء الطریق ازین قبیل است :

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد
ہر کس حکایتی بہ تصور چرا کنند

پنجم : دروغ عمداً بر رسول علیہ السلام بستن و چیزی کہ آن حضرت نہ فرموده است باو اسناد کردن مثل جماعہ از اہل بدعت کہ ایشان را خطابیہ[1] می گویند و اعتقاد ایشان [ص : ۲۶] این است کہ از برای تقویت مذہب خویش ہم وضع حدیث وہم گواہی بدروغ رواست ۔ و فرقہ از زاہدان متفق ، یعنی آنان کہ بلباس کہنہ چرکین روزگاری می گذرانند برین اند کہ از برای ترغیب عوام در عبادات و طاعات حدیث موضوع مفتری اگر گویند درست است ۔ و این نزد علماء راسخین رحمہ اللہ علیہم اجمعین بدترین گناہان است ۔ قال علیہ السلام :

"من کذب علی متعمداً فلیتبوء مقعده من النار"

(ہر کہ عمداً بر من دروغ بندد گو جای نشست خود از آتش دوزخ مہیا سازد) و قریب بسی تن از صحابہ رضی اللہ عنہم باتفاق این حدیث را روایت از آن حضرت کرده اند ۔ و محدثین رحمہ اللہ عنہم اجمعین گفتہ اند کہ حدیث متواتر لفظی بغایت کم یاب است ، بخلاف متواتر معنوی ، مثل اعداد رکعات و مقادیر زکوات کہ بسیار است ، و اگر دعوی تواتر لفظی کنند درین حدیث می شاید ۔

ششم : نفاق باخدا و رسول خدا کردن یعنی بظاہر اسلام آوردن و در باطن معتقد کفر بودن ۔ قولہ تعالیٰ :

---

۱ - اس غالی فرقے کا بانی ابوالخطاب محمد ابن ابی زینب الاسدی تھا ، جس نے شروع میں کہا کہ امام ، نبی ہوتے ہیں ، بعد میں کہنے لگا کہ خود خدا نے ان کے پیکر میں حلول کیا اور امام جعفر صادق کو جن کا وہ ہم عصر تھا، خدا کا پیکر کہتا تھا ، خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں اس کو عیسیٰ ابن موسیٰ نے قتل کیا ۔

Marfat.com

''ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار''[1]

بدرستی که منافقان در درکه فرود ترین اند از دوزخ ، چه دوزخ بی نهایت درکات دارد ۔ چنانچه بهشت را درجات بی حد و غایت است ۔ و اگرچه منافقان بسبب ایمان ظاہری در دنیا با ما در جمیع احکام شریک اند و دناء و اموال ایشان تا ہمان زمان سودمند است که دم در بدن باقی است ۔ و چون جان از تن مفارقت کرد حکم ایشان چون حکم سایر کافران است بلکه از آن ہم بدتر ، چه کفرِ دیگر کافران برہمه مردم آشکارا باشد و کفرِ منافقان پنہان بود ۔ و حق سبحانه تعالیٰ حال منافقان را بحالِ جاعه تشبیه داده است که در بیابانی شب بکنند و از جہت محافظتِ جان و مالِ خویش آتشی افروزند تا دشمنی پیرامن ایشان نتواند گشت ، و دران روشنی آن شب بگذرانند ، ناگاه شعلهٔ آتش زود بمیرد و ایشان در تاریکی جاوید نومید بمانند و غنیم از ہر طرف ایشان را فروگیرد و از خود دفع نه توانند کرد ۔ و کریمه :

''مثلهم کمثل الذی استوقد ناراً فلما اضآءت ماحوله ذهب الله بنورهم و ترکهم فی ظلمت لا یبصرون ○ صم بکم عمی فهم لا یرجعون ''[2]

ازان خبر می دہد صفت ایشان یعنی منافقان ہم چو صفت کسی است که آتش بافروزد و ہرگاه که گرد و نواحی ایشان روشن گردد [ص : ۲۷] حق تعالیٰ از تند بادِ غیرت آن آتش فرو می راند و نور ایشان دور گرداند و ایشان را در تاریکیہای گوناگون بگذارد تا ہیچ نه بینند و گنگ وکر وکور بمانند و راه بازگشت نه یابند ۔ مثنوی :

باش تا بند رویٔ بکشایند
باش تدبا تو در حدیث آیند
تا کیان را گرفتهٔ در بر ؟
تا کیان را نشاندهٔ بردر ؟

---

۱ - سورة النساء ۴ ، آیت ۱۴۵
۲ - سورة البقره ۲، آیت ۱۷ - ۱۸

Marfat.com

و نفاق با خدا بغایت مذموم است و صاحب نفاق ہمہ جا مشئوم[1]
بنابران این باید کہ ہمیشہ در مقامِ تحقیق معنی اخلاص باشی کہ :

"و ما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین[2]"

ترا باین امر می فرماید و از صحبت جماعہ (کہ) لا الی ہؤلاء[3] :

صفت ایشان شدہ باشد دوری گزین ، قطعہ :

با عاشقان نشستن ہمہ عاشقی گزینا
با ہر کہ نیست عاشق کم کن قرینا

شاید کہ روزِ وصل چو بینند روی او
تو نیز درمیانہ ایشان بہ بیننا

و ہمیشہ این را وردِ زبان سازی کہ "اللہم انی اسالک الیمین و الاعان و اسالک الا من والامان و اسالک السلامة والاسلام" !

حکایت : امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شبہا برای پاسبانی مدینہ معظم گشتی و صبح بر در حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ[4] آمدی و پرسیدی کہ ہان ای راز دارِ محرمِ اسرار رسول آفریدگار ! "ھل ذکرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مع المنافقین ؟" آیا در من ہیچ صفت منافقان می بینی تا مبادا رسول علیہ السلام بران سبب مرا از جملہ اہل نفاق یاد کردہ باشد ۔ اگر چنین است مرا اطلاعی بخش تا ازان سیرت و صفت باز آیم ، و این حدیث از دردِ دین خیزد و عم وار مردی می یابد ۔ قطعہ :

---

۱ ۔ اصل مخطوطے میں میشنوم ہے ، جو صریحاً غلط ہے ۔
۲ ۔ سورۂ البینہ ۹۸ ، آیت ۵
۳ ۔ سورۂ النسا ۴ ، آیت ۱۴۳
۴ ۔ حذیفہ ابن الیمان : جلیل القدر صحابی تھے ، وہ اور ان کے والد ، ایک ہی وقت ایمان لائے تھے ، غزوۂ بدر سے پہلے کفار مکہ نے

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

Marfat.com

مسلمانان ، مسلمانان ! ! مسلمانی، مسلمانی!
و وزین آئین بی دینان پشیانی پشیانی
از ایرا یک جهان ، پر دیو و پر غول اند امت را
کہ داند کرد جز اسلام و جز سنت ، نگہبانی ؟

ہفتم : بت پرستی ، ہر چند بتان را صانع ندانند و این در حقیقت شرک است ، قولہ تعالیٰ :

''و اجنبی و بنی ان نعبد الاصنام ، رب انھن اضللن کثیراً من الناس''

دعاء ابراہیم علیہ السلام است کہ از حق تعالیٰ درخواست و گفت : (دور دار مرا و فرزندان مرا کہ عبارت است از اسحاق و اسماعیل و اسباط علیہم السلام ، از این کہ عبادت اصنام کنیم) اے پروردگار ! من بتحقیق این بتان گم راہ ساختہ اند بسیاری را از مردمان ، و این دعا از جہت تعلیم سایر عباد است و اگر نہ پیغمبران علیہم السلام از عبادت اصنام کہ کفر محض است معصوم اند [ص : ۲۸] بلکہ از کبایر و صغایر نیز ، بقول اصح و در این مسئلہ اختلاف است و در کتب کلامی مبین ببیان شافی ۔ نظم :

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ)

ان کو پکڑ لیا اور یہ عہد کرنے پر ان کو رہا کیا ، کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ ان کے خلاف ہونے والی جنگ میں شریک نہ ہوں گے ۔ جنگِ بدر کے موقع پر حذیفہ اور ان کے باپ نے رسول اللہ سے شرکتِ جنگ کی اجازت چاہی ، مگر آپ نے اس عہد کی بنیاد پر ان کو روک دیا ۔ غزوۂ احد میں دونوں نے شرکت کی اور الیمان شہید ہوگئے۔ حضرت عمر کے عہد میں حذیفہ مدائن کے عامل مقرر کیے گئے ۔ ان کی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے چالیس روز بعد یعنی ۳۶ھ کے شروع میں واقع ہوئی ۔ ابن حجر عسقلانی نے ان کو رسول اللہ کا صاحب سر یعنی راز دار کہا ہے ۔ 'تہذیب التہذیب' ۔ جلد ۲ ۔ صفحہ ۲۲۰)

۱ ۔ سورۂ ابراہیم ۱۴ ، آیت ۳۵ ۔ ۳۶ ۔

Marfat.com

ای ہواہای تو ہوا انگیز
وی خدایان تو خدا آزار
در طریقی تو نیست دست آویز
بربساط خدایٔ پایٔ افزار
پاک شو ، بر فلک چو ابراہیم
گشتہ از عقل و جان و تن بیزار
رہ نہ دانستۂ ازانی گم
عز نہ دانستۂ ازانی خوار

ہشتم : آفتاب پرستی و آتش پرستی و امثال آن ۔ قولہ تعالیٰ :

''انکم و ما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم''[1]

خطاب بکفار است می فرماید کہ شما و انچہ می پرستید غیر خدای را فردا ہمہ ہیمہ دوزخ خواہید شد ۔ و حکمت در انداختن این جمادات در جہنم اظہار عجز و خواری معبودان و حسرت و زاریٔ عابدان است کہ مخلوقی ہمچو خودی بلکہ عاجز تری را از خود پرستش نمودہ اند ، و سزای این یافتند و ہمیشہ می گفتہ باشند کہ :

''یحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ و ان کنت لمن الساخرین''[2]

(دردا و دریغا ! بر آنچہ تقصیر کردیم در جنب امر خدا و دین خدا و بتحقیق بودم من در دنیا از جملہ مغلوبان) از رویٔ تحقیق عقل و دانش یا در دین ، از جملہ عاجزان ، عاقبت اندیشی نکردیم و عقل را کہ گوہری است شریف ، تابع ہوای و ہوس کہ خسیس اند ، ساختیم و از جادۂ دین کہ راہ راست یقین است و مسلوک اولیا و انبیا و اصفیا است انحراف ورزیدیم ۔ کاشکی بجایٔ این جمادات ، معبود کافران مظہر انسانی می بود کہ بالفعل از دیدن آن محظوظ شدندی و گرایٔ بار کشی ملامت می کرد ، چنانکہ گفتہ :

---

۱ ۔ سورۃ الانبیا ۲۱ ، آیت ۹۸ ۔
۲ ۔ سورۃ الزمر ۳۹ ، آیت ۵۶ ۔

Marfat.com

کافران از پیٔ بت ، جان چه تمتع دارند
باری آن بت بپرستید که جانی دارد

"او تقول لو ان الله هدانی لکنت من المتقین او تقول حین تری العذاب لو ان لی کرة فا کون من المحسنین[1]"

و بگوید کاشکی مرا باری دیگر بازگشتی در دنیا شود تا از نیکوکاران باشم که قدرت نعمت بعد از زوال و قیمت دولت پس از ارتحال شناخته می شود ـ خوشا آنکه گفت :

کارِ آن جا کن ، که تشویش است در محشر بسی
آب این جا بر ، که در دریا بسی شور و شر است

اینها امثال این مقدمات می کرده باشند و موکلان دوزخ بر زمان بر ذمه ایشان بزنند که :

"اخسئوا فیها ولا تکلمون[2]"

دور روید درین آتش و با ما اصلا سخن نکنید که کسی خریداری [ص : ۲۹] ناله و زاری شما نه می کند و این متاع عذر بازار دنیا رواج داشت حالیا آن کاروان که رخت بست و این کالایٔ را قیمت نه ماند ، ازین شیون بیهوده چه سود ؟ و ازین آرزویٔ خام چه فایده ؟ قطعه :

"پیش ازان کین جان عذر آور فرو ماند زنطق
پیش ازان کین چشم عبرت بین فرو ماند زکار
پند گیرید ای سیاهی تان گرفته جایٔ بند
عذر خواهید سنبلستان تا دمیده بر عذار

خسروِ شاعران راست :

---

۱ - سورة الزمر ۳۹ ، آیت ۵۷ - ۵۸ -
۲ - سورة المومنون ۲۳ ، آیت ۱۰۸ -

Marfat.com

چنان کن خانہ طینت خرابم
کہ از ہر سو در آید آفتابم

و دیگر می گوید :

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شب (شبم) نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

و بعضی عارفان کہ تفسیر از ذات واجب تعالیٰ شانہ بآفتاب کردہ اند از جہت اشتراک ظاہری در بعضی صفات است ، تا تفہیم طالبان از معقول بمحسوس شود ، و للہ المثل الاعلیٰ - حکیم ثنای[1] رحمتہ اللہ علیہ می فرماید :

شمس کان کدخدای گردون است
قادر و قاہر است و بی چون است
سعدی[2] ، ادب آن است کہ در حضرت خورشید
گویند کہ ہرگز شب تاریک ندیدیم

نہم : تعظیم افلاک و کواکب و مانند آن بدلیل قولہ تعالیٰ :

''لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون[3]''

(سجدہ نکنید نہ آفتاب را نہ ماہ را کہ اینہا از آیات صنع بیش نہ اند و خالق

---

۱ - حکیم ثنائی کا پورا نام ابوالمجد مجدود ابن آدم ہے - بہرام غزنوی کے دربار سے اپنے ابتدائی دور میں وابستہ تھے ، بعد میں تصوف کے اثر سے گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کی - مضامین تصوف پر مشہور مثنوی نگاروں میں سب سے پہلے ہی تھے مولانا رومی فرماتے ہیں :
''عطار روح بود و ثنائی دو چشم او
ما از پی ثنائی و عطار آمدیم''
انکی مشہور مثنوی 'حدیقۃ الحقیقۃ' ہے ۱۱۳۱ء میں وفات واقع ہوئی -
۲ - شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (ف - ۱۲۹۱ء) -
۳ - سورہ حم السجدہ ۴۱ ، آیت ۳۷ - اس آیت کے قاری و سامع پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے -

Marfat.com

و معبودی را نه شایند ، بلکه سجده بزیبد آن خدای را که آنها را آفریده است) ۔ اگر شما او را می پرستید و قابل پرستش می دانید چه زیان است عظیم و عیبی است فاحش ، که کسی از نقاش بنقش باز مانده و از مصنوع کار صانع ، طمع دارد و تهمت وجوب بر ممکن نهد و نداند که این بی چاره هم بمثل ما سرگردان است ، و از غایت حیرت سر از پا نمی دانند و در خم چوگان شب و روز گوی وار می شتابند و اگر اختیاری می داشتند بایستی که خود را اول ازین آشفتگی و سراسیمگی رہائی می دادند :

''انی وجهت وجهی للذی فطرالسموات و الارض حنیفاً و ما انا من المشرکین[۱]''

بر خوان و استدلال از آثار بر مؤثر کن و اینها را دلایل قدرت او بشناس و چون خلیل الله علیه السلام کاری کن ۔ مثنوی :

خلیل آسا در ملک یقین زن
نوای ولا احب الافلین ، زن
یکی دان و یکی بین و یکی گوی
یکی خوان و یکی خواه و یکی جوی
زبام آسمان تا خاک نم ناک
اگر صد پی پیا پی وہم و ادراک
فرود آئیم یا بالا شتابیم
ز حکمش ذرهٔ [ص ۳۰] بیرون نه یابیم

دہم : زنار بستن ، که از علامات کفر است ، چنانچه سابق گذارش یافت پس آنچه در کلام بعضی اہل حقایق ذکر بت و زنار و امثال آن رفته آنها اشارت بمرتبه و مقامی است که در سلوک پیش می آید و محمول بر ظاہر نیست ، تا یکی می گوید که :

بکفر زلف ترسا زادۂ دل شد چنان از دست
برہمن می شدم ، گر این قدر زنار می بستم

و خسرو شاعران راست :

---

۱ ۔ سورة الانعام ۶ ، آیت ۸۰ ۔

Marfat.com

"کمر در خدمت عمری است می بندم چہ شد قدرم
کہ گر ایمان در آغوش آیدش زنار بکشاید

مردمان گویند خسرو! خرقۂ شیخی بپوش
در تن خسرو کدامین رگ ، کہ آن زنار نیست

گفتم بتا ! از جور تو زنار بندم ، گفت رو
در کفر ہم صادق نہ ، زنار را رسوا مکن"

و بعضی عرفای اہل اللہ ہر کدام این الفاظ را بر معانی لائقہ فرود آوردہ اند و گفتہ کہ :

بت این جا مظہر عشق است و وحدت
برو زنار بستن عقد خدمت

چہ کفر و دین بود قایم بہستی
شود توحید عین بت پرستی

چو اشیا ہست ہستی را مظاہر
ازان جملہ یکی بت باشد آخر

بدان کہ ایزد تعالیٰ خالق اوست
ز نیکو ہر چہ صادر گشت نیکو ست

و باوجود این ہمہ تاویلات کہ در بیان آوردہ اند از روی ظاہر

---

۱ - امیر خسرو کی تاریخ وفات ۱۳۲۵ء ہے - برصغیر میں فارسی کے مسلمہ و منفرد شاعر ہیں - شیخ نظام الدین اولیاء سے بیعت تھے، ان کی متعدد تصانیف ہیں ، 'خمسہ نظامی' کے جواب میں پانچ مثنویاں اور ان کے علاوہ پانچ تاریخی مثنویاں شامل ہیں - آخر الذکر کے نام یہ ہیں ۔ 'قران السعدین' ، 'نہ سپہر' ، 'مفتاح الفتوح' ، 'خضر خان دولرانی' اور 'تغلق نامہ' - نثر میں ان کی 'خزائن الفتوح' ، علاءالدین خلجی کی فتوحات پر مستند کتاب سمجھی جاتی ہے - صنائع و بدائع پر ان کی مشہور تصنیف 'اعجاز خسروی' ہے - فارسی کے علاوہ ہندی اور عربی میں بھی لکھتے تھے -

Marfat.com

شرع اعتراض باقی است و عوام را نہ باید کہ این اغلوطات از راہ سلامت عدول نمایند و عمل بر ظاہر کنند چہ ذلت (زلت) قدم انبیا حجت نیست فکیف ذلت (زلت) قلم شعرا -

یازدہم : قشقہ کشیدن ، کہ این نیز ازان قبیلہ است و عارف می گوید :

صندل ہندو کہ بپیشانی است

غالیہ معبر شیطانی است

دوازدہم : بت خانہ بنا نہادن ، و در باب این دو سہ چیز کہ مذکور شد اگرچہ نص صریح و حدیث صحیح مخصوص در نظر نہ آمدہ است اما چون اینہا از دلایل تکذیب است بروایات فقیہی ، فتوی بر کفر مرتکب این امور دادہ اند ، و کتب فقہیہ از آن روایات پر است و بآن حوالہ نمودہ آید کہ آن جا گنجایش ذکر آن نیست -

سیزدہم : کاہن و منجم را باور داشتن و علم غیب از ایشان پرسیدن ، ہر چند استہزاہم باشد تا باعتقاد چہ رسد - قولہ تعالی :

''و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو'' [۱]

(نزد خدای تعالی ، کلیدہاء غیب است کہ آن را غیر او نمی داند) - قال علیہ السلام ''من صدق کاہنا فقد کفر بما جاء بہٖ محمد من عنداللہ'' [ص : ۳۱] (ہر کہ کاہنی را تصدیق کند ، دروغ دانستہ باشد چیزی را کہ محمد علیہ السلام از خدا آوردہ است) ، و نیز فرمودہ ''کذب المنجمون برب الکعبۃ'' (دروغ گفتہ اند و می گویند منجمان سوگند برب کعبہ) -

ژاژ می خاید منجم ، حشو می گوید حکیم

اختیارے جملہ پیش اختیارے [۲] داور است

حکایت : آوردہ اند کہ منجمی ہارون رشید [۳] را گفت ، تو درین چند

---

۱ - سورۃ الانعام ۶ ، آیت ۵۹ -

۲ - مخطوطہ میں اضافت کے لیے اکثر جگہ ی سے ظاہر کیا گیا ہے - اگرچہ آج کل یہ رواج نہیں ہے ہم نے مخطوطہ کی پابندی کی ہے -

۳ - ہارون رشید (ف - ۸۰۹ء) عباسی خاندان کا مشہور خلیفہ ہے -

Marfat.com

روز بیقین از عالم می روی - ہارون رشید بسیار ملول و محزون شده با جعفرا برمکی این سخن درمیان نہاد - او گفت خلیفہ ہیچ وحشتی بخاطر راه ندہد کہ من بیقین می دانم کہ او دروغ گفتہ و ہمین ساعت دروغ اورا ظاہر می سازم - پس جعفر با منجم گفت کہ این حکم کہ می کنی دلیل آن چیست - گفت باستدلال ، از نظرات کواکب معلوم کرده ام - جعفر پرسید کہ ہیچ دانستہ کہ از سال عمرت چند باق است ؟ گفت - بلی ! ازانچہ طالع خود استدلال نموده ام کہ این مقدار از سنوات از مدت عمر من باقی مانده - جعفر فرمود تا بحضور خلیفہ اورا گردن زنند و آن حکم دروغ او ظاہر شد و نتیجہ برعکس داد و اشارت باین معنی می کند آنکہ می گوید :

حکیمی را شہی گفت اختیاری کن کہ تا بدہم
ترا شغلی کہ از من بودهٔ پیوستہ خواہانش

حکیم آمد کہ امروز است نیکو طالعم دیدم
شہش گردن زد و منعش نکرد افلاک دورانش

فصل : پیش از ظہور کوکب نبوت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم دیوان را مجال رفتن بر آسمان بود تا ہر چیزی کہ در ملاء اعلیٰ از ملایکہ می شنیدند استراق سمع نموده اندک راست با دروغ مخلوط ساختہ با کاہنان می گفتند و کاہنان آن اخبار را بمشرکان می رسانیدند چون علم رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم برافراختہ شد ، شیاطین از بر آمدن باز ماندند و شہاب ثاقب ایشان را می راند و آن خبرہا منقطع گشت ، و ازین جہت احکام نجوم در زمان آن حضرت منسوخ شد - ہر چند در دین پیغمبران سابق علیہم السلام رواج داشت و بہ یمن قدوم سعادت لزوم آن سرور نحوست کواکب بسعادت مبدل گشت :

---

۱ - جعفر برمکی (ف - ۸۰۳ ء) ہارون کا مشہور وزیر تھا ، جس کو اس بنا پر قتل کیا گیا تھا کہ خلیفہ کے خیال میں وہ حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا -

Marfat.com

سعادتے تو اگر یک نظر کند بزحل
بدل شود بسعادت ہمہ نحوست او

و اجتماعات و قرانات را تا ثیری نماند ، خصوصاً از آنگاه کہ بارگہ افلاک [ص : ۳۲] در شب معراج ، خرق و التیام یافت و نوبت شرع محمدی علیہ السلام بالائ عرش راند - ضوابط قواعد نجوم برہم خورد ، "فسبحان الذی اسریٰ بعبده"[۱]. بنابران باین علم ہیچ اختیار نیفتاد و خواندن و عمل کردن بر آن از جملہ مناہی گشت ، مگر بقدر ضرورت کہ دربعضی مسائل دینی و احکام دنیوی بکار آید - امام فقیہ ابواللیث سمرقندی[۲] رحمہ اللہ گفتہ کہ دانستن بعضی احکام نجوم از ضروریات دینی است و چون سایر علوم فرض است مثل شناختن قبلہ و سایہ اصلی و اوقات نماز - و بعضی مباح است مثل دانستن ستارہا کہ مسافران تری و خشکی بآن راہ یابند و شناختن تیر ماہ[۳] و دی[۴] ماہ و غیر آنکہ خدایان دران استعداد اسباب خانہ نمایند - و بعضی کفر محض است ، چنانچہ این کواکب را موثر در وقایع و حوادث دانند و ہر چہ در عالم کون صلاح و فساد واقع شود ، مستند بآنہا دارند و بعضی حرام است چنانچہ درین علم بسیار غلو نمایند و حکم بہ منہیات[۵] کنند و عمر کہ سرمایہ اکتساب علوم دینی شرع است درین فن بیہودہ صرف سازند و کمترین ضرری کہ بہ نوآموزان این علم عائد می شود آنست کہ بضرورت سازند و کمترین ضرری کہ بنو آموزان این علم می شود حرکات افلاک را طبیعی باید دانست ، بلکہ ارادی ، چون فلکیات را ناطق می گویند و لازم می آید کہ آن حرکات کہ بارادت وقت (قدرت؟) آفریدگار عز شانہ نباشد وکلام قدیم چنین می فرماید کہ :

---

۱ - سورۂ بنی اسرائیل ۵۰ ، آیت ۱ -
۲ - ابواللیث سمرقندی ، مشہور فقیہ تھے ، ان کی تصنیف 'تنبیہ الغافلین' مشہور ہے ، ۹۸۵ء میں وفات پائی -
۳ - تیر ماہ - موسم گرما کا پہلا مہینہ -
۴ - دی ماہ - موسم سرما کا پہلا مہینہ -
۵ - مخطوطہ میں منعیات ہے -

Marfat.com

''و الشمس و القمر و النجوم مسخرات بامره'' ۔

(آفتاب و ماه و ستارہا ہمہ مجبور حکم صانع ازلی اند) :

سیر سپہر دور فلک را چہ اعتبار

درگردش اند بر حسب اختیار دوست

دیگر آنکہ معتقد این علم را بضرورت منکر معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم باید شد ، چہ جرم افلاک نزد فلاسفہ لطیف است و قابل خرق و التیام اصلا نیست ۔ پس جثہ بشری باین ضخامت ازین اجرام چہ گونہ نفوذ تواند کرد و شبہہ سد راه خیلی از اشقیای روزگار ما باشد و نمی دانند کہ دلایلی کہ ایشان بر مدعاء خود گذرانده اند بطور عقل نیز ہمہ آنہا نا تمام است ، مخصوص بفلک الافلاک است فقط ، نہ دیگر افلاک ، و با این ہمہ مدخول و منظورفیہ است ، چنانچہ بر متتبع و متفحص ظاہر است و بر تقدیر تسلیم باید کہ این قدر بدانند [ص : ۳۳] کہ چون قدرت حق سبحانہ تعالیٰ را تصرف و تسلطی تمام است ، بر جمیع کائنات علوی و سفلی ، چرا نتواند بود کہ جمعے را از اجسام سافل نورانی ہمن سازد و مثل یکی ازان اجرام عالی گرداند ، خصوصاً ذاتی مقدس را کہ مقصود از ایجاد عالم و بنی و بنات آدم او بوده باشد و بیک اشارت مبارک او جرم قمرشق[۲] یافتہ و ہزاران معجزات دیگر برای اظہار کلمۃ الحق و ہدایت خلق کہ سنت اللہ برای جاری گشت ازو سربرزده باشد ، اما بی انصافی کہ آن معجزۂ معراج را منکر است اینہا را کی قبول خواہد داشت ۔ مصرع :

''عشق کاری است کہ موقوف ہدایت باشد''

چارۂ این مردم ، در حضوری خاموشی است و در غیب فراموشی ۔

---

۱ ۔ سورة الاعراف ۷ ، آیت ۵۴ ۔

۲ ۔ معجزۂ شق القمر کا ذکر قرآن کی سورة القمر ۵۴ آیت ۱ میں ہے ۔

Marfat.com

"بران آئینهٔ دل واجب است آه
که در معراج او شک را دهد راه"

فصل : برای اشهاد این معنی حکایتی از 'نفحات الانس'[۱] بعینه ایراد نموده می شود ۔

حکایت می‌کنند از شیخ عماد الدین محمد بن شیخ الشیوخ شهاب الدین[۲] سهروردی قدس الله سره که گفت در یکی از حجات با والده خود بودم ، درمیان آنکه طواف خانه می کردم ناگاه دیدم که شیخ مغربی طواف می کرد و خلق به وی تبرک می جستند و وی را زیارت می کردند ۔ مر پیش وی توقف کردند که این فرزند شیخ شهاب الدین است ۔ مرا مرحبا گفت و سر مرا بوسید و مرا دعایٔ خیر کرد و دائماً برکت دعای[۱] وی را در خود می یافتم و امید می داشتم که در آخر وقت نیز برکت آن همراه من باشد ۔ پس من پرسیدم که این کیست ؟ گفتند که این را شیخ موسی سدرانی می گویند چون از طواف فارغ شدم پیش والد خود رفتم وی را خبر کردند که من زیارت شیخ موسیٰ دریافتم و مرا دعایٔ خیر کرد ۔ والد من بغایت خوش حال و مسرور شد ۔ بعد ازان در ذکرِ مناقب شیخ موسیٰ شروع کردند و ازان جمله گفتند که وی را در شبانِ روزی وردی است که هفتاد هزار ختم قرآن می کند ۔ والد من خموش بود ناگاه یکی از اکابر اصحاب والد من قسم یاد کرد و گفت راست است آنچه از وی می گویند من پیش ازین این سخن را شنیده بودم در خاطر من فی الجمله انکاری بود تا وقتی که شبی شیخ موسیٰ را در طواف یافتم ۔ در پی استاده ، دیدم که تقبیل حجر الاسود کرد ۔ از اول فاتحه آغاز تلاوت نمود که حرف بحرف را فهم می کردم چون هم درآن طواف اول از برابر خانه که حجرالاسود

---

۱ ۔ کلکتہ ایڈیشن ۔ صفحہ ۶۵۴ وغیرہ

۲ ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی (۱۱۴۵ ۔ ۱۲۳۴) سلسلۂ سہروردیہ کے بانی اور مشہور صوفی بزرگ تھے ، ان کی تصنیف 'عوارف المعارف' تصوف کی بنیادی کتابوں میں شمار کی جاتی ہے ۔ حالات کے لیے دیکھو 'نفحات الانس' صفحہ ۵۴۴ ۔

Marfat.com

است تا آن جا مقدار چار گام باشد [ص : ۳۴] کما بیش در گذشت ، یک ختم تمام کرد ـ چنانکه من تمام حرف حرف شنیدم ـ خدمت والد من باہمه اصحاب تصدیق وی کردند ـ گفت این از قبیل سبط زمان است که نسبت ببعضی از اولیای الله واقع می شود ـ پس از برای صدق این قضیه گفت که شیخ الشیوخ ابن سکینه[1] را رضی الله عنه ، مریدی صانع بود و وظیفه او آن بود که سجادہای صوفیان را روز جمعه بمسجد جامع می برد و می انداخت و بعد از ادای نماز جمعه برد و بخانقاه می آورد و در یکی از جمعهای سجادہای بیرون کرد و بکنار دجله رفت تا غسل جمعه بجا آورد ـ جامهای بیرون کرد و برکنار دجله نهاد و بآب فرو رفت ، چون سر بیرون کرد ، دید که آن دجله نیست ، جای دیگر است ، پرسید که این چه جا است گفتند که این نیل مصر است ـ تعجب کرد و از آب بیرون آمد و بشهر اندرون رفت ، ناگاه بدکان صانعی رسید ، آن جا بایستاد و بر وی جز میزای که ستر عورت بوی کرده بود جامه دیگر نه بود ـ صاحب دکان بفراست دانست که وی صانع است ـ وی را آزمالش کرد که آن صنعت نیک می داند ، وی را کرامتی داشت و بخانه برد و دختر خود را به وی نکاح کرد و از وی سه فرزند آمد ہفت سال بر آن گذشت ـ روزی بکنار نیل آمد و در آب غوطه خورد چون سر بر آورد دید که دجله بغداد است ، در موضعی که پیش ازین ہفت سال بآب در آمده بود و جامہای وی ہم چنان که نہاده بود در کنار دجله است ـ جامہا را پوشید و بخانقاه آمد ، دید که سجاده ہای صوفیان ہم چنان که برہم بسته بود برہم بسته است ـ بعضی از اصحاب وی گفتند که زود تر باش که بعضی از اہل جماعت پگاه بمسجد رفته اند ـ سجادہا را بمسجد برد ، پس از ادای نماز بخانقاه روی آورد و بتعجیل تعجب کنان بخانه خود رفت ـ اہل بیت گفتند که مہمانی که فرموده بودی که برای ایشان ماہی بریان کنم ، کجایند که ماہی بریان شده است ـ مہمان را آورد و ماہی خوردند ـ و بعد ازان پیش شیخ خود شیخ ابن سکینه آمد و بآنچه بر وی گذشته بود وی را اخبار کرد و

---

۱ ـ ابن سکینه دیکھو 'نفحات الانس' صفحه ۳۶۵

Marfat.com

قصہ اولاد خود را بمصر با وی بگفت - شیخ گفت فرزندان رابغداد حاضر کن چون فرزندان را حاضرکرد و آن چہ گفتہ بود راست بیرون آمد - شیخ ابن سکینہ از وی پرسید کہ روز در چہ اندیشہ بودی و در خاطر تو چہ بود - گفت از اول روز [ص : ٣٥] در خاطر من ازین آیت کہ :

''کان مقدارہ خمسین الف سنۃ''[1]

دغدغہ و نزاعی بود - شیخ گفت این واقعہ رحمتی است از خدای تعالیٰ بر تو و غیر تو - واقع اشکال و تصحیح ایمان و اعتقاد من است - بآن کہ خدای تعالیٰ قادر است بر آن کہ نسبت ببعضی بندگان خود زمان را بسط می کند و دراز فرا می نماید با آنکہ کوتاہ باشد بنسبت ببعضی دیگر - و میر [امیر] خسرو علیہ الرحمتہ نیز بطوری دیگر حکایت را بستہ :

''عشق را طیٔ لسانی است کہ صد سالہ سخن
دوست با دوست بیک چشم زدن می گوید''

چہاردہم : غلو در علم فلاسفہ کردن - قولہ تعالیٰ :

''افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ و اضلہ اللہ علی علم و ختم علیٰ سمعہ و قلبہ و جعل علیٰ بصرہ غشوۃ فمن یہدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون ۞''[2]

(آیا چہ می بینی ای محمد حال کسی را کہ ہوایٔ خود را خدایٔ خود ساختہ است و گمراہ کردہ است او را خدایٔ تعالیٰ باوجود دانش کہ دارد و مہر غفلت نہادہ است بر گوش وی و بر دل وی تا تعقل آیات حق نہ کند و سخن حق نہ شنود و گردانیدہ است بر بینایٔ او پردہ کہ بسبب آن نہ آیات حق را و نہ معجزات انبیا را تواند دید - پس کیست کہ او را ہدایت کند غیر از خدایٔ تعالیٰ ؟ آیا شما چرا پند پذیر نمی شوید ؟)

اگرچہ این تہدید عام است اما بعضی مفسدان این علم را بعلم فلاسفہ

---

١ - سورۃ المعارج ٧٠ ، آیت ٣ -
٢ - سورۃ الجاثیہ ٤٥ ، آیت ٢٣ -

Marfat.com

تاویل کردہ اند ، واقعہ کہ سلطان الطریقت والحقیقۃ شیخ مجد الدین بغدادی[1] قدس اللہ سرہ العزیز دید و از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم احوال جماعہ از علمای این امت پرسید و یک یک را جواب یافتہ و چون نوبت بشیخ رئیس ابن سینا[2] رسیدہ ازان حضرت این جواب شنیدہ کہ ''رجل أضلہ اللہ علیٰ علم''مؤید این معنی است - این است آنچہ مشہور است و در 'نفحات الانس' مسطور است و از این جا عارف می فرماید کہ :

''کاف کفر ای دل بحق معرفہ
دوست تر دارم ز قال فلسفہ''

و ظاہرا دیدن سلطان این واقعہ را پیش از علم بتوبہ شیخ رئیس بودہ باشد کہ موافق اعتقاد خود جواب شنیدہ ، و الا امام یافعی رحمہ اللہ در تاریخ خود فرمودہ کہ شیخ ابو علی سینا در آخر عمر قرآن یاد گرفت - و تفسیر کہ بر سورۂ اخلاص نوشتہ است ، شہرت تمام دارد و در مقامات سلطان ابو سعید ابوالخیر[3] قدس اللہ سرہ آمدہ کہ آنچہ ما می بینیم او

---

۱ - شیخ ابو سعید مجدالدین شرف بغدادی (ف ۱۲۰۹ یا ۱۲۱۹ء) حضرت نجم الدین کبریٰ فردوسی کے مریدِ خاص تھے - 'خزینۃ الاصفیاء' (جلد دوم صفحہ ۲۵۶-۲۵۷) میں ایک حکایت بیان کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کو خوارزم شاہ نے دریا میں ڈبوا دیا تھا -

۲ - ابنِ سینا ، مشہور فلسفی و سائنس دان ، بخارا کے قریب ۹۸۰ء میں پیدا ہوا - ۱۰۳۷ میں وفات پائی بو علی سینا کی تصانیف کی تعداد سو کے قریب ہے ، ان میں 'کتاب الشفاء' اٹھارہ جلدوں میں ہے، اس کے علاوہ 'قانون' طب پر مستند کتاب ہے جس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوا اور مشرق کے علاوہ مغربی ممالک میں بھی اس فن کی درسی کتابوں میں شامل رہی ہے - مزید معلومات کے لیے دیکھو شہرستانی ، 'کتاب الملل والنحل' (صفحہ ۳۴۸ - ۴۲۹) ، ابن خلکان نمبر ۱۸۲

۳ - ابو سعید ابن ابی الخیر ، ان کا نام فضل اللہ تھا ، جنوری ۱۰۴۹ میں وفات پائی - مزید حالات کے لیے دیکھو 'نفحات الانس' صفحہ ۳۳۹ ، ۳۷

Marfat.com

می داند [ص : ۳۶] و آنچه او می داند ما می بینیم - شیخ رئیس بعد ازان که صحبت بسلطان ابو سعید ابو الخیر و شیخ ابوالحسن خرقانی[1] قدس الله روحهما داشته از ایشان فواید گرفته ، قایل بکرامات اولیا شده - چنانچه در آخر 'اشارات[2]' ، اشارتی بآن کرده است و درین باب حکایات بسیار است و مرض موت باوجود اسهال و زحمت قولنج و دیگر امراض مزمنه در هر سه روز ختم قرآن می کرد - تا سنه چهار صد و بیست و هفت از عالم در گذشت ، آری علم را خاصیتی است که عاقبت الامر صاحب خود را در درکهٔ خذلان و هاویه حرمان سیر گردان نه گذارد ، الا ماشاء الله :

''آن چشمه که خضر خورد زان آب حیات

در منزل تست لیک انبا شته''

پس هر که از مشایخ و علمای کبار و فضلای نامدار که در حق او طعنه کرده ، شاید که نظر باوایل حال او بوده باشد - چه او در وقت استیلای لذت و شهوات تابع نفس بود ، خصوصاً زمانی که شبهات در معاد نوشته باشد و کلمه :

''فمن یهدیه من بعد الله[3]''

دران آیت که گذشت ببین که بنای امیدواری او را چه استحکام می دهد و چه بشارت هدایت باو می رساند و او خود را باغی[4] گفته که ازان جا رتبه او توان دانست و معلوم کرد ، قطعه :

---

۱ - شیخ ابو الحسن خرقانی - ان کا نام علی ابن جعفر ہے - ۱۰۳۳ء میں وفات ہوئی - مولانا جامی نے 'نفحات الانس' میں ان کے متعدد اقوال نقل کیے ہیں جن سے ان کی حق پسندی اور حق گوئی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ، انھوں نے یہ بھی بتلایا ہے کہ شیخ ابو الحسن کو حضرت بایزید بسطامی کی روح سے براہِ راست فیض پہنچا تھا - دیکھو 'نفحات الانس' صفحہ - ۳۳۶

۲ - 'اشارات' بو علی سینا کی مشہور کتاب ہے -

۳ - سورۃ الجاثیہ ۴۵ ، آیت ۲۳

۴ - مخطوطے میں 'باعی' ہے ، جو غلط معلوم ہوتا ہے -

Marfat.com

"مائیم به لطف حق تولا کرده
وز طاعت و معصیت تبرا کرده
زین جا که عنایت تو باشد باشد
ناکرده چون کرده، کرده چون ناکرده"

فصل : فلاسفه چند گروه اند جمعی از ایشان سوفسطائی اند و اینها نیز سه قسم اند و **عندیه**، و **'عنادیه'** و **'لا ادریه'**، اما عندیه می گویند که اشیا را نفس‌الامری و ثباتی و قراری نه می باشد - بلکه حقایق تابع اعتقاد ما ست و ثبوت ندارد مثلا چیزی را که ما جوہر تصور کنم جوہر است و اگر عرض اعتقاد نمایم عرض و علیٰ ہذه القیاس - و عنادیه منکر اصل حقایق اشیا اند و گمان می برند که جمیع اشیا، اوہام و خیالات اند - و لاادریه می گویند که اشیا معلوم قطعاً نیست و ما نه علم بثبوت اشیا داریم و نه بعد ثبوت آنہا - و مذہب اہل حق این است که حقایق اشیا ثابت است و مارا علم بآن متحقق است، تا بنظر استدلال از ہستی محدثات پی بہستی صانع ذوالجلال بریم - پس ہرگاه که کسی از اصل حقایق منکر شود دلیل اثبات واجب برو چگونه توان گذرانید - حق این است که الزام این ہر سه طایفه سوفسطائی بدلیل مشکل است، خصوصاً عنادیه را که بہیچ حقیقتی قایل نیستند و علاج این طایفه یا ضرب است یا حبس تا بحقیقت اعتراف نمایند یا در قید بمانند - [ص - ۳۸]

"آن کس که بقرآن و خبر زو نه رہی
آن است جوابش که جوابش نه دہی"

حکایت : سوفسطائی بر در مسجد امام اعظم ابو حنیفه کوفی رضی الله عنه رفت و اشتر خود را ببست، و با امام در حقایق اشیا بحث و جدل می کرد و ہر دلیلی که امام می آورد او قبول نه می کرد و می گفت آنچه تو می گوئی ہمه وہم و خیال است و وجودی ندارد - آنگاه امام بیکی گفت که برو، بنہانی استر اورا بجای دیگر ببرد سوفسطائی بر خواست و استررا نه یافت و بی طاقت شد و در طلب آن سرگردان بود و می گفت که استر مرا ازین جا که برد ؟ امام گفت وہمی و خیالی است

Marfat.com

که بخاطر تو گذشته ، وگرنه استر چیست و جا کجاست و برنده کیست - سوفسطی نرم شد و قایل بحقیقت گشت . و عارف جامی قدس سره العزیز می فرماید رباعی :

"سوفسطائی که از خرد بی خبر است
گوید عالم خالی اندر گذر است
آری عالم همه خالی است ولی
جاوید دروحقیقتی جلوه گر است"

و جمعی دیگر طبیعی و دہری اند که بقدم عالم قایل اند و منکر نبوت و نزول وحی اند و بوجود ملایکه و ارواح و دیگر مغیبات که از حس بصر ایشان پنهان است اعتقاد ندارند ، حتیٰ بوجود جن نیز قایل نیستند - چنانچه مذکور شود - و یکی از مفاسد این علم آن است که معتقد اورا ناچار از فرود آمدن فرشته وحی منکر باید شد - چه نزد طبیعیه مقرر است که از همه عناصر که اثیر که کرهٔ آتش باشد پر نور است و آن بقول بعضی اہلیلج الشکل یعنی به شکل ہلیله است بخلاف دیگر عناصر - و خاصیت آن این است که ہر چیزی راکه دران کره می رسد پاک می سوزد و مثل خودش می گرداند - پس محال گذشت فرشته ازان کره متصور نه باشد و پر و بال وی از سوختن چگونه سلامت ماند - و این مقدمه علم فریب است چه کسانی که دیدهٔ بصیرت ایشان بنور ہدا یت منور و بکحل یقین مکحل است ، می دانند که آفرینش ملایکه از نور است - و نورہا همه یکی - و تفاوت در قوت و ضعف است پس اگر نوری در نوری نفوذ کند ہیچ ضرری بنافذ نه رسد - مانع چیست ، چنانچه روشنیٔ چراغ و روشنیٔ مشعل و نورِ ماه در نورِ آفتاب سرایت می کند و نه می تواند گفت که این را آن سوخت - و این مقدمه که ہر چه در کرهٔ اثیر می رسد مضمحل [ص - ۳۸] می شود ممنوع است - چه برین تقدیر با یستی که نظر ما که ازین کره گذشته زحل را در فلک ہفتم مثلاً و ثوابت در فلک البروج می بیند می سوخت و اضمحلال می پذیرفت - و حال نه چنین است - و ما ازین جا فلکیات را می بینیم و احاطه می کنیم و نور بصر ما نه می سوزد و ضایع نه می شود و طبیعی مرحوم محروم بی چاره مگر این قدر نه می

Marfat.com

دانندکه نور ملکی در تجرد و لطافت بحسب آفرینش کمتر از سمندر نه خواهد بود که ماند و بود وی در آتش است و نه می سوزد ۔ و الله قدیر علی ما یشاء ۔ حق سبحانه آنچه علم الیقین است ۔ ما مشتی عاجزان را کرامت فرماید و بر جادهٔ نبوی و طریقهٔ مصطفوی علیه السلام و الصلوة استقامت بخشد و از صحبت مخالفان دین و منکران خیر الانبیین صلی الله علیه وسلم اجتناب دہد ۔ حکیم ثنایٔ از برایٔ ہمین معنی می گوید نظم :

تو ای مرد سخن پیشه که بهر دام مشتی دون
ز دین حق بماندستی بنیرویٔ سخن دانی

چه سستی دیدی از سنت که رفتی سویٔ بی دینان
چه تقصیر آمد آن از تو که گردی گرد ما لانی[1]

برون کن طوق عقلانی بسویٔ ذوق ایمان شو
چه باشد حکمت یونان پیش ذوق ایمانی

نه بینی غیب عالم را درین ترغیب عالم دان
که کس نقش نبوت را ندید از چشم جسمانی

در کفر وجودی را از اول چون علی بر کن
که روزی خیبرت باشد ز دین تشریف ربانی

و اگر اشعار شاعران شرع شعار را که در باب مذمت این مذہب واقع شده جمع نمایند یک دفتری می شود و مرا کاری درپیش آن است مصرع ۔

بر سر رشته روم به باشد

پانزدہم : الحاد و زندقه ، الحاد میل کردن است از حق بسویٔ باطل ، زندقه زندیق بودن است ، و زندیق منسوب است بزند و معرب بزندی است ، و ژند پاژند ہر دو کتابی است از تصنیف زردشت مجوسی

---

۱ ۔ مخطوطے میں اسی طرح ہے ۔

Marfat.com

خرانی[1] ، در دین آتش پرستی ' و یکی متن و دیگری شرح آن ـ و در عرف شرعی ہر کہ قدم از جادۂ دین محمد علیہ السلام بیرون نہد و احکام شرعی را تاویل بہوای ٔ نفس نماید او ملحد و زندیق است قولہ تعالی :

''ان الذین یلحدون فی ایتنا لا یخفون علینا[2] ''

بدرستی آنان کہ تاویل باطل می کنند برای ٔ خود در آیات ما ، ایشان بر ما پنہان نہ می مانند ـ بعد ازان :

''افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی امناً یوم القیمۃ ط اعملو (ص : ۳۹) ماشئتم ـ انہ بما تعملون بصیر[2] ''

(آیا آنکہ بجہت ہوا پرستی در آتش انداختہ شود بہتر است یا آنکہ در روز قیامت ایمن از ترسہا بیاید بکنید ، ای ہوا پرستان در دنیا آنچہ خواہید کرد خدای تعالیٰ بکارہای ٔ شما بینا و بر عذاب شما توانا ست) ـ

فصل : الحاد بر چند نوع است جمعی مطلق منکر صانع اند می گویند کہ عالم قدیم است و ہمین طور آمدہ و بہمین منوال خواہد بود ـ و طبیعت است کہ نگاہ دارندہ نظام عالم است و سلسلہ ممکنات را (قایل ؟) نیستند و منتہیٰ بواجب نہ می دانند و روح را بعد از تحلیل ترکیب جسمانی و اضمحلال بدن باقی نمی دانند ـ و نبوت و شرایع را بیک گوشہ می نہند و بحشر و نشر قایل نیستند ـ و کشادہ رخ در مرغزات لذات و شہوات می چرند و ہیچ ملاحظہ از روز بازپرس نہ دارند و چون باز شگاف کناسان و دباغان و جلادان و مانند آنہا در اعتقاد ازینہا بہتر ـ چہ آن جماعہ در ہر دینی و مذہبی کہ باشند بمبداء و معاد قایل و بجزا و سزا

---

۱ ـ زردشت : قدیم ایرانی مذہب کے بانی کا نام ہے ، ان کی تاریخ و مقام پیدائش کے متعلق ، اختلاف ہے ـ حالات کے لیے دیکھو ایڈورڈ براؤن 'اے لٹریری ہسٹری آف پرشیا' ـ جلد اول ـ ص ـ ۲۸ ـ

۲ ـ سورۂ حم السجدہ ۴۱ ، آیت ۴۰ ـ

Marfat.com

و خیر و شر معترف آن را بخلاف اینها و بحجت الزامی بدین طایفه می توان گفت که اگر این همه که شما می گوئید راست است ما را هیچ ضرری نیست - و چون حشر و نشر نباشد چه از ما چه از شما - اگر آنچه ما می گوییم واقع باشد و حال آنکه انبیا و کتب الٰهی همه بر صدق آن گواهی می دہند آن زمان حال شما چه باشد - و عاقل باید که جانب احتمال را از دست ندہد که احتیاط درین است - و امیرالمومنین علی کرم الله وجهه باین معنی اشارت می فرماید که شعر :

قال المنجم والحکیم کلاهما
لن یحشر الاجساد قلت الیکما
ان صح قولکما فلست بخاسر
ان صح قولی فالخسار علیکما

منطوق این کلام باعث انتظام آنکه منجم و حکیم ہر دو گفتند که ہرگز حشر اجساد نخواہد شد - گفتم دور دور باشید ازان اعتقاد ، چه اگر قول شما راست است مرا ہیچ زیانی نیست - و اگر سخن من درست است زیان کاری بر شما ست - و بعضی این شعر را منسوب بابوالعلا معری[1] می دارند - و به ہر تقدیر این روش موافق است بطرز آن مردی که ایمان خود را از فرعونیان پنهان می داشت و از جانب موسیٰ علیه السلام بی غرضانه حجتی بر ایشان آورد تا دانندکه او منصف است ، و حق سبحانه از حال وی خبر می دہد که :

"و قال رجل مومن من ال فرعون یکتم ایمانه اتقتلون رجلاً ان یقول ربی الله و قد جاءکم بالبینات من ربکم (ص : ۴۰) و ان یک کاذباً فعلیه کذبه ج)[2] و ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم - ان الله لا یہدی من ہو مسرف کذاب "[3]

---

۱ - مخطوطے میں مغری ہے جو غلط ہے - عربی کا مشہور شاعر ہے - ۹۷۳ء میں معرۃ النعمان میں پیدا ہوا - ۱۰۵۸ء میں وفات پائی - معتزلی عقائد رکھتا تھا - اس کی تصانیف میں رسالۃ الغفران مشہور ہے - چودہ سال کی عمر میں آنکھیں جاتی رہی تھیں -
۲ - مابین القوسین اصل میں ساقط ہے -
۳ - سورۃ المومن ۴۰ ، آیت ۲۸ -

Marfat.com

(گفت مردی مومن از آل فرعون که ایمان خود را پنهان از ایشان می داشت - آیا می کشید مردی را که می گوید پروردگار من یکی است و نام پاک او الله است - چه این مرد اگر دروغ گوی است ضرر دروغ او برو عاید می شود - و اگر فی الواقع او در آنچه شما را می ترساند راست گو باشد ، البته بشما می رسد - بعضی ازانچه در آن اختلاف دارید از عذاب قیامت - و خدای تعالیٰ برین قادر است - بتحقیق خدای عز و جل بمنزل مقصود ہدایت نه می بخشد کسی را که در تیه اسراف و دروغ بسیار سرگردان است) -

حکایت : پیش از تحریر این رساله بیک قرن زمانی که درد طلب گریبان گیر جان این حقیر بود و غریق وار دست بهر خس و خاشاک می زدم بیکی ازین طیفه ، که در ظاهر بلباس قضا و بعنوان معرفت و حقیقت معروف بود و فتویٰ و تقویٰ و دیانت و صیانت ظاهری نیز خیلی داشت ، آشنا شدم و خود را باو باز گذاشتم و از چیزہای باز می شگافتم - روزی در اثناء راه زاغی مرده را دید و بمن گفت ''عقل بار دیگر زنده ساختن این جانور را چگونه قبول می کند و مصلحت در اعادۂ آن چه می بیند ؟ آدمی نیز ازین قبیله است" ازان روز مرا حیرتی تمام از اوضاع خلایق دست داد و اعتماد بر اہل زہد و ورع نه ماند :

نقد صوفی نه ہمه صافی و بی غش باشد
ای بسا خرقه که مستوجب آتش باشد
خوش بود گر محک تجربه آید بمیان
تاسیه روی شود ہر که دروغش باشد

و دیگر در ہنگام محاوره معاد می گفت که آدمی چون گیاہی است و گیاه ازانکه خشک شد و رفت ازو اثری نه می ماند و گیاہی دیگر بجای وی می روید و باز معدوم می گردد و عہده طبیعت نیست[۱] - که آن را

---

۱ - مخطوطه میں یه فقره مکرر ہے ۔

Marfat.com

بعینه پیدا کند ۔ و ایشان دست باین ابیات می آویزند و می گویند ۔
شعر :

حیوة ثم موة ثم نشر
حدیث خرافة ایام عمرو

و خرافه نام مردی است که درمیان جنیان افتاده بود و چند سال بر آن گذشته چون باہل خویش پیوست ، حکایت ازان عالم می گفت و کسی تصدیق او نه می کرد و سخن او ضرب المثل در دروغ شد و دلیل ابطال این سخن مارا گذشته است ۔ اگر منصفی باشد بنگر ۔

فصل : تنزیل رب الجلیل تعالی شانه اشارت اجمالی بسوی اصول حوادث [ص : ۱۰۳] ممکنه که بر ہستی واجب تعالیٰ دلیل است ۔ دراینکه یک آیت می فرماید که :

''ان فی خلق السموات والارض و اختلاف الیل و النہار و الفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس و ما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتہا و بث فیہا من کل دابة و تصریف الریح و السحاب المسخر بین السماء والارض لایات لقوم یعقلون [۱]'' ۔

(به تحقیق که در آفرینش آسمانہا و زمینہا که یکی ساکن و دیگری متحرک و یکی درکمال لطافت و دیگری در نہایت یافت (کثافت ؟) است ۔ و در اختلاف شب و روزکه یکی روشن و دیگری تاریک است ۔ گاہی این در زیادت و آن در نقصان است و گاہی برعکس آن ۔ و در گشتن کشتی بر روی دریا و از شرق بغرب و از جنوب بشمال و برعکس آن می رود بنوعی که نفع بمردی که در آن ساکن و مسخر و مضطر اند می رساند ۔ و در فرو فرستادن حق سبحانه ، باران را از ابر تا زمین را بعد از خشکی و پژمردگی سرسبز و تازه گرداند ۔ و اصناف (اضاف؟) نباتات ازان سر بزند و انواع حیوانات بری و بحری را دران پراگنده سازد و در گردانیدن بادہای گرم و سرد و نرم

---

۱ ۔ سورة البقره ۲ ، آیت ۱۶۴ ۔

Marfat.com

وتند از یمین به یسار و از یسار بیمین ، بی آنکه جرم آنها محسوس بود و سبب وزیدن آنها معلوم شود ـ و در پیدایش ابرهای معلق میان آسمان و زمین که آنها را بر سی دارد و برق و صاعقه و برف باران و ژاله و قوس و قزح و دیگری آثار جو عالی ازو ظاهر می شود ـ هر آئنه نشانی است ظاهر و برهانی است قوی و باهر و جود خالق صانع قادر قاهر مر قومی راکه بزیور عقل آراسته و زینت فهم پیراسته اند :

نوشته اند برین بام لاجورد اندود

خطی که فاعتبروا منه یا اولی الابصار

نکته بعضی طاغیان درین آیت سخن دارند و می گویند که این مدعا در ضمن این عبارت مختصر مثلاً آوردن ممکن بود که ان فی خلق الممکنات و ترجیح بعضی بر بعضی دلیلی است بر وجود صانع واجب تعالیٰ شانه ، ایشان چنین باید گفت که بلاغت کلام بر حسب رعایت مقتضیات احوال و مقامات و اعتبارات مناسب است تا بمقتضای هر حالی و مقامی عبارت مناسب آورده شود و هر چند رعایت مقتضیات احوال و اعتبارات بیشتر، میل کلام بجانب اعلیٰ که عبارت از اعجاز است بیشتر ـ و دانستن احوال بر وجه کمال کار [ص : ۳۲] ذوالجلال علام الغیوب است ـ و طاقت بشری باحاطه آن وفا نه می کند و با آنکه مارا اطلاع بر آن عبارات و نکات نیست ، این قدر می دانیم که چون باین کلام بلاغت مشحون مخاطب عامه عرب است ، قریب بفهم ایشان عین عبارت آیت راست براست تا بعد از تامل و تدبر درآن استدلال از آثار بموثر نمایند و اگر ممکن و وجب او ذات و ترجیح و اثبات و امثال آن که از اصطلاحات فلسفه است مذکور می شد از فهم آن عاجز می شدند و مقصود از کلام که هدایت و ارشاد عام است فوت می شد ، خصوصاً در خطابیات ـ قطعه :

با یار نو غم کهن باید گفت

لابد بزبان او سخن باید گفت

Marfat.com

"لا تفعل و افعل" نه کند چندان سود
چون با عجمی کن مکن باید گفت

نقل است که طبیعی[1] نزد امام ناطق قرة عین الرسول و البتول امام جعفر صادق[2] رضی الله عنه آمد و پرسید که بر وجود صانع چه دلیل است ؟ امام فرمود پشت بر شتر و نشان قدم بر رونده و خانه بر معمار و نمونه اندک بر بسیار دلالت می کند - این هیکلهای اجرام علوی و اجسام سفلی و آسمانی باین رفعت و زمینی باین وسعت و آفتابی و ماهتابی باین طلعت و ستاربای باین کثرت و کوبهای باین عظمت و مردمانی باین صورت و مخلوقاتی دیگر باین غرایب ، چه گوی ، بر صانع نه می شود **قطعه :**

تو پنداری که پر بازی است این میدان چون مینو
تو پنداری که بر بر راست این ایوان چون مینو[3]
اگر تو بهر دین استی در اندر بند چون گردون
و گر تو بهر شرع استی ، کمر بکشای چون جوزا

فصل : حکیم ثنای رحمة الله علیه حکایتی در منقبت امام اعظم رحمه الله نظم کرده است - ایراد ماحصل آن درین محل مناسب نبود (نمود ؟)

حکایت : می گویند در زمان امام اعظم ابو حنیفه رضی الله عنه دہری در بغداد به خلیفه آمده گفت که قید نماز و روزه و دیگر احکام شرعی چیست چندین این همه ساختگی مردم است و عالم را هیچ صانعی درکار نیست - و بعضی از اہل دانش چه از روی عقل چه از روی نقل مردم را ترسانیده اند و خیر و شر نامیده و ثواب و عقاب ترتیب داده - من در یونان خانه دیده ام ، بر تختهٔ سنگی ازان نوشته که افلاک در وقتی مخلوق شدند که نسرطایر در حمل بود و از اہل عالم که چندین عمر یافت و

---

۱ - مخطوطے میں 'طبیبی' ہے جو صریحاً غلط ہے -
۲ - امام جعفر صادق : ابو عبداللہ امام جعفر الصادق ، امام باقر کے صاحبزادے تھے ، وہ چھٹے امام ہیں - وفات ۷۶۵ء مدینہ میں ہوئی -
۳ - قافیہ کی پابندی کے لحاظ سے مینا زیادہ مناسب ہے -

Marfat.com

که تحقیق این معنی کرد ابن همه [ص : ۳۴] خیالات بیهوده است عمر را غنیمت باید دانست و از لذات و شهوات حظ باید گرفت که زندگی دوباره نیست ـ خلیفه گفت از''عهدهٔ جواب تو غیر از ابو حنیفه کوفی دیگر کس بدر نه می تواند آمد ، او گفت ابو حنیفه را بامن مجال بحث نیست'' خلیفه عهد کرد که او در مباحثه اگر غالب آمد ترا سیاست می فرمایم و اگر تو غالب آئی ترا از جملهٔ مقربان می سازم ـ در حال مقربی بطلب امام فرستاد و صورت حال را باز نمود ـ امام فرمود که تو برو که من متعاقب می رسم و در رفتن تا شب تاخیر کرد ـ دهری هر زمان می گفت که ابو حنیفه از من تر سیده است ، حال آمدن او دشوار است ـ چون پارهٔ از شب گذشت امام در مجلس آمد و مدعی پرسید که سبب توقف و تکلف در آمدن چندین چه بود ؟ امام گفت که خاطرم متغیر و متفکر بود ، چون شنیده بودم که کشتی در شط پیدا شده است که هر دم مردم و اسباب ایشان بخودی خود بی ملاح ازان طرف می آورد و باز بدان جانب می برد ـ رفتم و دیدم همچنان بود که می گفتند ـ دهری باستهزا گفت که این چگونه تواند بود و چون باشد که هرگز این چنین شده است که کشتی بخودی خود بیاید و برود ـ امام فرمود همچنانکه این آسمانها ستارها بخودی خود حرکت کنند و این زمینها انواع نباتات برویاند ـ آن نادان حیران و خجل ماند ـ و حکیم ثنائی رحمه الله این بآب و تاب بسته است این جا اختصار نموده آمد ـ و منصف این طایفه دلیل انور می توان یافت که اگر فاعل و خالق اشیا طبیعت بودی بایستی که آثار مختصهٔ همه بیک منوال و یک حال بودی ، چه طبعیت متحد است و حال آنکه نه این چنین است ـ مثلاً می بینم که یک آب که در بیضه جمع می شود نیمه او زرد است و نیمه سفید ـ و از یک بیضه چندیں گو نه جانوران رنگا رنگ پیدا می شوند که هر کدام بصورت و خاصیت و رش و پرش و ماوایٔ و مسکن مختلف اند و یکی بدیگری نه می ماند ـ هم چنین چندین نبات گونا گون را می بینم که در رنگ و بوی و مزه و گرمی و سردی و تری و خشکی متفاوت اند و همه در یک قطعهٔ زمین ، در یک موسم می رویند و بیک قسم آب می خورند :

Marfat.com

بیا مشاہدہ کن در بہار دنیا را
ببین شواہد صنع ملک تعالیٰ را

شعر -

علیٰ قصب الزبرجد شاھدات
بان الله لیس لہ شریک

و ہمین طور اگر تفاوت احوال بنی نوع [ص : ۴۴] آدم و وسعت عرض مزاج ایشان ملاحظہ نمایم عقل در ادراک آن حیران بماند - وہم برین قیاس است آثار جوہر عالی ازوزیدن بادہای مختلف و باریدن برف و باران و جستن برق و صاعقہ و ژالہ و غیر آن - پس اگر طبیعت را در این حوادث دخل می بود بایستی کہ در تنسیق و ترتیب ہمہ اینہا یک رنگ می بودند از جہت رنگ طبیعت خود متحد است و در آن اختلاف نیست - و اگر یک رنگ نہ باشد ترجیح بلا مرجح لازم می آید و ترجیح بی مرجح محال است و بیان این مقام است کہ چنانچہ مدعی طبیعت را موحد می داند ، مقتضای طبع این بودکہ نامیہ مثلاً ہمہ نباتات و صوبہ ہمہ حیوانات را متحد الاشکال والاحوال ایجاد می کرد و بادہای ہمہ از یک طرف بیک طرز می وزید و ابرہا و باران ہمہ جا در یک موسم می بارید - چنانکہ می گویند کہ حرکت فلک اعظم[۱] ہمیشہ بر یک طبیعت است کہ از مشرق بمغرب دورہ می کند و ہشت فلاک دیگر بر عکس آن سیر طبیعی می کنند - پس ہر گاہ کہ آثار متحد نہ باشد و تخلف از طبیعت نمایند معلوم می شود کہ طبیعت را ہیچ تصرفی و تاثیری نیست در خلق اشیاء بلکہ طبیعت امری است اعتباری و اسمی بی مسما - ازین جا بیقین می دانم کہ مقلب الاحوال والامور و مصرف الایام والدہور کسی باید کہ غیر از طبیعت و ہیولیٰ باشد تا بعضی را بر بعضی ترجیح تواند داد و ایشان را بر حسب

---

۱ - قدیم ہیئت دان ، نو افلاک کے قائل تھے :
(۱) فلک قمر (۲) فلک عطارد (۳) فلک زہرہ (۴) فلک شمس (۵) فلک مریخ (۶) فلک مشتری (۷) فلک زحل (۸) فلک ثوابت (۹) فلک الافلاک یا فلک اطلس یا فلک اعظم -

Marfat.com

علم قدیم و ارادت ازلی و قدرت تام بی معاونت و مشارکت غیری بر وجهی که نظام عالم و انتظام مصالح امم را شاید و باید تواند ایجاد کرد ـ قطعه :

ایا آن کس که در عالم طبیعت مایه پنداری
نهی علت هیولیٰ راکه هستاے دون بود ایدون

هیولیٰ چیست ، الله است فاعل این بدان ماند
که رنج بار برگاو است آمد ناله بر گردون

فصل : گروهی علاحده از ملاحده اند که بتناسخ قایل اند و می گویند که هر که میرد ، روح او بجسدی دیگر تعلق می گردد ـ نزد ایشان هر زادنی مردنی و هر مردنی زادنی دیگر است ـ و اینها باز چند قسم[1] اند ـ قومی می گویند که اگر روح بعد از مفارقت بدن در بدنی شریف دیگر حلول کرد و هم در دنیا بعیش و فراغت گذرانید ، بهشت او همین جا است و اگر در بدن کثیف فرود آمد و بمحنت و مشقت گرفتار شد ، بدوزخ رفت و نزد جمعی تناسخ را چهار مرتبه است ، یکی نسخ و آن حلول [ص : ۵۴] روح انسانی است در بدنِ انسانی شریف ـ و دویم رسخ که حلول وی است در بدن انسانی کثیف ـ سیوم مسخ است که تبدل بصورت حیوانی ست ـ چهارم فسخ است که انتقال بصورت جمادی است ـ و بعضی می گویند که روح آدمی همیشه انتقال بابدان می کند و تا چند دوره درین عالم می آید و می رود تا بمرتبه کمال که برایٔ او مستعد است برسد ، و چون بآن مرتبه رسید تردد وی بکلی منقطع شد و بعالم اطلاق پیوست و ازان جا آزادی است از جمیع محنتها و بهشت حقیقی نزد این جماعه همین است ـ مصرع :

جنت ما رویٔ یار و دوری از وی دوزخ است

و این اعتقاد موافق هندوان ست ـ و فقیر با دانایان ماهر ایشان درین باب مدتهایٔ مدید در اوقات مختلف بحثها کرده و بعنایت الهی الزامها داده و

---

۱ ـ مخطوطے میں ''چشم'' ہے جو صریحاً غلط ہے ـ

Marfat.com

بعضی از آنها بطلان مذهب خویش قایل گشته اند و گنجایش آن مبحث درین عجاله نیست ـ و شاکمونی[1] که بزعم تناسخیان پیغمبر است ، گفته من خود را در ہزار و ہفصد قالب دیده ام ـ و یکی ازین طایفه را که فقیر قریب بزمان تحریر شنیده که در مرض موت بود ، و داعی مرشد ایشان باو پیغام فرستاده که حضرت جالس اند و خدای را که نه اول دارد و نه آخر و نه ظاہر دارد ، و نه باطن پیش شما فرستاده اند ظاہرا می خواہید که تجرید ازین ملک اختیار بکنید ، بروید که رخصت است ـ او در جواب گفت که رفتیم بحسب صورت تا باز ملازمت کنم باحسن صورت ، و مطلع در عراق خواہد بود ـ نعوذ باللہ من الحشو بآیات ـ و قرآن مجید از حال این جماعه خبر می دہد :

''و قالوا ما ہی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحیا و ما یہلکنا الا الدہر''[2]

(می گویند کافران که نیست زندگانی مگر زندگی این جہانی که میریم و زنده می شویم، یعنی بعضی از ما میروند (میرند) و بعضی زایند با آنکه می میریم ، باز در ہمین عالم بصورت نوعی پیدا می شویم و ہلاک نه می کند ما را مگر مرور زمان و پیری و کہنگی که لازمه گردش افلاک است و افلاک بریک طبیعت و یک حرکت اند و تا ہستند ہمچنین اند و ہمچنین خواہند بود ـ کاشکی با ایشان کسی بگوید که دلیل بر قدم عالم چیست و چرا نه تواند بود که پیش ازین افلاک ، فلکی دیگر بوده باشد چنانچه محققان این طایفه گفته اند که ہیچ بر حصر افلاک در نه نیست ـ غایتش از برای نظام عالم آنچه درکار است و ما بحدث دریافته ایم ہمین قدر کافی است ـ و می تواند که [ص : ۳۶] زیادت ازین ہم باشد و این سخن در افلاک کلی است و اگر نه جزوی تا بیست و پنج ہم گفته اند ـ

---

۱ ـ شاکمونی یا ساکیه مونی ، گوتم بدھ کا لقب ہے کیونکہ وہ ساکیہ قبیلے سے تھے ـ وہ ۵۶۶ ق ـ م میں لمبینی (کپل وستو) میں پیدا ہوئے اور اسی سال کی عمر میں کسی نگر (ضلع گورکھپور)میں وفات پائی ـ

۲ ـ سورۃ الجاثیہ ۴۵ ، آیت ۲۴ ـ

Marfat.com

آری اگر قدیم باین معنی باشد که می گویند که عناصر قدیم است راست است ـ و این منافی مدعا و مثبت بادعای ایشان نیست ـ و این جا محققان لطیف را تدقیقات شریف است ـ دریغ که اندکی دماغ از علایق فراغ بایستی :

طبعم ز غصهای حوادث شد است پر

اے بوالعجب اگر بکشد گوہر صواب

سوال : این جا شاید کسی را بخاطر رسد که بعضی اعیان اہل عرفان نیز مثل آنچه شاکمونی گفته گفته اند که :

گر بگویم شرح حال زندگی

نه صد و ہفتاد قالب دیده ام

پس تفاوت میان دو سخن چه باشد و ازین جا ست آنکه گفت مذہبی نیست که تناسخ را دران قدمی راسخ نیست ـ جواب گوئیم که بزرگان اہل کشف و عیان بروز راقایل اند نه بتناسخ ـ و میان تناسخ و بروز فرق است ـ بارزچه تناسخ آن است که روحی از بدن مردهٔ جدا شود(و) بی فاصلهٔ در بدن جنسی که مستعد حیات شده باشد در آید ، و قالب اول ضایع و مہمل ماند ـ و این معامله نزد تناسخیه بیک ساعت بقولی نه می کشد ـ و بروز آن است که روح مکملی بروح کاملی تجلی کند ، چنانچه مالک و متصرف و مدبر بر در شہر ، وجود آن کامل ہمین مکمل شود ، بی آنکه روح آن کامل از بدن مفارقت نماید و اختلاف درین است که آیا در بروز این شرطاست که آن مکمل درین عالم باشد یانه ـ و ظاہر این است که عام تر باشد ، چه بسیاری از اولیای در زمان حیات خود نیز بر بعضی کاملان بروز کرده اند ـ و این بدان ماند که نور چراغ ضعیف در پرتو چراغ قوی مغلوب شود بی آنکه معدوم گردد ـ و ہر گاه تو این معنی را قبول کنی که جن را قدرت تصرف و تغلب بر بعضی از نفوس ناقصه انسانی ہست ـ چنانچه بارہا مشاہده شده ـ پندارم که در بروز نیز نه خواہی ایستاد ، چه تصرف انبیا و اصفیا کمتر از تصرف جنیان نه خواہد بود ـ و ازین جا ست که بسیاری از اولیای الله باین مقام

Marfat.com

رسیده بعضی دعوی عیسویت و بعضی دعواهای دیگر کرده اند و بر سر آن دعوی فتنها بر سر ایشان آمده و در سر بهان رفته اند ـ و ازین جمله اند میر سید محمود نور بخش[1] بدخشی و امیر سید محمود [ص : ۷۴] جونپوری روح الله روحهما و هر چند مشخص است که در حقیقت عیسیٰ و مهدی موعود بما ، علیه السلام یکی بیش نیستند ـ و هر کس این دعویٰ کرده محق و معذور است ـ و تفصیل این احوال درکتاب شرح گلشن راز[3] و غیر آن باید دید ـ بنابران باید که با همه در مقام اشفاق باشی و حرف جمعیت و تعصب از لوح دل محو کنی و سینه هیچ کس بخار خار اعتراض نه خراشی و اگر نه ایشان را هیچ ضرری نیست ، اما ترا فکری بحال خود باید کرد :

بر آستانهٔ میخانه گر سری بینی

مزن بپایٔ که معلوم نیست نیت او

و چون تو باین علم و دانش محترفه را که در صفت کوشیده سر آمده روزگار اند مسلم می داری و در آن وادی بآنها سخن نداری ، بر جماعه اہل الله که بذل مجهود در نیل مقصود کرده ، عمر در طلب حقایق و معارف ربانی صرف نموده اند و بذل اموال و نفس را کمترین شیوه داشته ، قدم از علو همت بر دو کون مانده و دست بر ما سوی الله افشانده اند ، در آنچه بر ایشان وارد و مکشوف گشته ، چرا انکار می کنی ـ و انصاف آن

---

۱ ـ خود مصنف نے ان کے حالات لکھے ہیں دیکھو صفحہ ۴۷ ـ

۲ ـ سید محمد جونپوری (۱۴۴۳ ـ ۱۵۰۴) کے حالات مختلف کتابوں میں مل جاتے ہیں ـ مثلاً دیکھو نجم الغنی خان : مذاہب اسلام (مطبوعہ نولکشور پریس ۱۹۲۴) صفحہ ۶۹۵ ـ ۷۰۴ ـ

۳ ـ گلشن راز ، محمود شبستری (ف ـ ۱۳۱۷ء) کی مشہور کتاب تصوف پر ہے ، اس کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں ـ دیکھو ایتھے ، کٹلاگ آف پرشین مینسکرپٹس ، انڈیا آفس لائبریری ـ جلد اول ـ صفحہ ، ۶۹۷ ـ

Marfat.com

است که چنانچه ایشان با تو در علوم وضعیه اصطلاحیه کری و انکاری نه دارند و ترا مسلم شمرده اند ، تو هم دران علوم عقلیه الٰهیه که فهم تو بدان نه می رساند ایشان را مسلم شمری :

''و فوق کل ذی علم علیم ۝''[1]

بر آنچه شرع بلاغ است با تو می گویم
تو خواه از سخنم پند گیر ، خواه ملال

چون سخن بدین جا کشید ، مجملی از احوال آن دو بزرگوار بازنمودن ضرورت شد ـ بدان که سید محمد نور بخش قدس الله روحه از سلسله کبریه است ، مرید شیخ ابو اسحاق ختلانی که مرید حضرت امیر سید علی همدانی است قدس الله روحهما ـ او روزی که دعوی ٔ مهدیت کرد اول بحجره شیخ ابو جعفر مزدقانی رحمة الله علیه که خلیفه بزرگ شیخ ابو اسحاق بود رفته گفت که باین امر مامور شده ام شما را باید گروید ـ شیخ ابو جعفر از مطالع احوال گفت که آن علامات در شما موجود نیست ، ظاهرا غلط در کشف شده ـ میر فرمود که شما را غیر از حسد باعث بر انکار نیست ـ و بهمان حالت نزد پیر خود رفت و گفت من مهدی آخر زمانم ـ پیر بی تامل فرمود که کسی دیگر خواه به گرود خواه نی ، ما شما را درین دعوی قبول کردیم ـ و جمعیت بسیار در بدخشان بهم رسانید و بادشاه وقت لشکر عظیم بر او نامزد کرد و او شکست یافت ، بعراق رفت آن جا درمیان کوهستان خلایق بی شمار با وی گرویدند ـ و می گویند [ص : ۴۸] که قریب سی هزار کس نزد او جمع شده بود جنگهای ٔ خوب بحکام آن دیار کرده فتح نمود و فرامین نوشته باطراف فرستاد و نقل فرمان او این است که :

''من الهادی الی الله ابی القاسم محمد بن عبدالله نصر من الله و فتح قریب ٭ و بشرالمومنین[2] ۝''

طبقات اولیای ٔ و از اقطاب و افراد و اوتاد و ابدال و سایر مقربان و

---

۱ ـ سورۂ یوسف ۱۲ ، آیت ۷۶ ـ
۲ ـ سورۂ الصف ۶۱ ، آیت ۱۳ ـ

Marfat.com

سرادقات جلال و سبحات جمال زاد اللہ تعالیٰ تجلیاتهم۔ و اوصل الی الطالبین آثارفیوض مشاهداتهم بمشاہدات محقق نموده باشند که درین وقت ملک حقیقی بحکم :

"قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء[1] ۔"

سلطنت صوری و معنوی را مجتمع کرده ۔ تفویض بحضرت خلافت پناہی ما نموده ، بوعدهٔ :

"و لقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون ۔[2]"

وفا فرمود :

"الحمد للہ الذی اذهب عنا الحزن ° ان ربنا لغفور شکور ۔[3]"

ہر آینہ بمضمون" الامور مرهونة باوقاتها" نزد محققان مکاشف بلکہ باجماع جمیع طوایف تقدیم و تاخیر امری از اوقات خود محال است ۔ در حین قران علویین در برج عقرب کہ طالع دین ملت و عاشر حضرت امامت است ، چون وقت مناسب ظهور سلطنت موعود "لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذالک الیوم حتیٰ یخرج رجل من ولدی یواطی اسمہ اسمی کنیتہ کنیتی یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جوراً" بود ۔ رایات دولت حضرت خلافت از مکمن[4] غیب بصحرای شهادت نزول فرمود و آفتاب سعادت لکل اناس دولة و دولتنا آخرالزمان از برج ہدایت طلوع نمود . و جمیع عارفان محقق و کاشفان مدقق از شماتت :

"متیٰ هذا الفتح ان کنتم صادقین° ۔[5]"

خلاص گردانید ۔ و سلطنت و خلافت و اولی الامری عالم موافق شریعت

---

۱ - سورۂ آل عمران ۳ ، آیت ۲۶ ۔

۲ - سورۂ الانبیا ۲۱ ، آیت ۱۰۵ ۔

۳ - سورۂ فاطر ۳۵ ، آیت ۳۴ ۔

۴ - مخطوطے میں 'ممکن' ہے جو غلط ہے ۔

۵ - سورہ لقمٰن ۳۱ ، آیت ۲۸ ۔

Marfat.com

مطهرۂ ولد آدم بصاحب استحقاق رسانید ۔ بنابران بر معنی این بشارت دانند ، ہمان بشرف صدور یافت ، تا بموجب سرور جمہور محمدیان بلکہ بہجت عالم و عالمیان گشت ۔ و ارباب سعادت ازلی و اصحاب ہدایت لم یزلی عازم قبلہ اقبال و متوجہ کعبہ امال و مآل گردند ۔

ای قوم بہ حج رفتہ کجائید کجائید

چون کعبہ ہمین جاست بیائید بیائید

سبیل محققان متصوفہ ارباب سلوک و مکاشفہ و سلاطین و امرا و سادات و مشایخ و علماء اہل ہندسہ و حکمت و صاحبان سخاوت و شجاعت و خواص و عوام و سایر اسلامیہ انام علیہ [ص : ۴۹] الصلٰوۃ و السلام چون بر مضمون توقیع رفیع اطلاع یابند بترتیب اسحلہ (اسلحہ ؟) و استعداد سفر اشتغال نمایند ۔ و ہر کس مستعد بودہ متوجہ تقبیل عتبہ علیہ گردد ۔ چون محقق و مقرر است کہ اہل عالم مومنا کان او کافرا ، صالحا کان او فاجرا ، یا متمنی دولت دنیوی باشند یا طالب سعادت معنوی ۔ و درین زمان سعادت دو جہانی و دولت جاودانی مجتمع آمدہ ۔ بنابران مقدمات ہر جای ٔ را در ہر چہ طلبد از مراتب رفیعہ معنوی چون مکاشفات و مشاہدات و مغیبات و تجلیات و اطوار سبعہ ارباب قلوب از قالبی و نفسی و سری و روحی و غیب الغیوبی ، اعمال موحدان ما تقدم و معارف یقینیہ ارباب حکم یا مناصب منیعہ ، چوآن برابر سلطنت و امارت و نیابت و وزارت ، باید کہ از مقربان درگاہ و ملازمان بارگاہ حضرت خلافت شعاری ولایت وثاری جویند :

مائیم چو سایۂ الہی

از ما بطلب ہر آنچہ خواہی

دعوۃ عام است و ہدایت خاص ، آنکہ اہل سعادت باشد یا اہل سعادت تواند پیوست از کریمہ ان اللہ تعالیٰ ملکا لیسوق الاہل الی الاہل و حارجی (؟) عساکر منصورہ اہل اللہ این کتابت است ۔ توفیق رفیق و

Marfat.com

سعادت وصول محصول باد" ۔ و شیخ محقق محمد لاہجی[1] شارح گلشن راز از جملہ مریدان اوست و این برہان قوی است بر کمالات او رحمہ اللہ و روح اللہ روحہ ۔

اما میر سید محمد جونپوری قدس اللہ روحہ ، پسر سید خان است کہ از اعظم مشائخ آن دیار است و در اوایل سلوک منفرد و متحلی بود و می گویند کہ تلقین ذکر پاس انفاس کہ درین طایفہ مہدویہ ہندوستان معمول است و از جملہ نتائج آن کشف معانی قرآن است ، بر ذکر بی واسطہ تعلیم و تعلم از حضرت خضر[2] علیہ السلام گرفت و در عہد سلطان سکندر[3] افغان ، از جونپور بقدم توکل و تجرید با جمعی انبوہ از متوکلان ، عازم حج اسلام شدہ و ہر کس کہ بصحبت شریف اوسی پیوست ، اکثر این بود کہ از اہل و عیال گسستہ و از دنیا برآمدہ در آن حلقہ داخل می شد ۔ و الآ کمترین پایہ آن تو بماز معاصی و مناہی بود و اشتغال بذکر الٰہی ۔ و تصرف میر مذکور در قلوب عباد اللہ بمثابہ بود کہ بعضی از قطاع الطریق مشہور با شمشیر خون چکان آمدہ ملازمت کردہ و چون بیان قرآن مجید از زبان او شنیدہ اند صحبت او اختیاد نمودہ [ص : ۵۰] بدرجہ ولایت رسیدہ و چند از اہل اللہ از دامن ایشان بر خواستہ چنانچہ الشیخ الفانی فی اللہ و الباقی بہ برہان الدین[4] مشہور ساکن کالپی سہ روز در صحبت شیخ الہ داد[5]

---

۱ ۔ شمس الدین محمد ابن یحییٰ لاہجی اسیری ۔ کی شرح کا نام 'مفاتیح الاعجاز فی شرح گلشن راز' ہے ان کی وفات ۱۵۰۶ء میں ہوئی ۔

۲ ۔ مخطوطے میں 'خضر' حاشیے پر ہے ۔

۳ ۔ سکندر ، لودی خاندان کا دوسرا سلطان تھا جو ۱۴۸۹ء میں تخت نشین ہوا اور ۱۵۱۷ء میں انتقال کر گیا ۔

۴ ۔ شیخ برہان الدین کالپی : ان کا ذکر ، شیخ عبدالحق دہلوی نے 'اخبار الاخیار' (صفحہ ۔ ۲۸۳) میں کیا ہے ۔ وفات کی تاریخ نہیں دی لیکن لکھا ہے کہ دسویں صدی ہجری کے آخر میں واقع ہوئی ۔

۵ ۔ شیخ الہ داد جونپوری ، بہت بڑے عالم ، فقیہ اور مصنف تھے راجی حامد شاہ کے مرید تھے ۔ وفات ۹۲۳ھ میں ہوئی (دیکھو 'خزینۃ الاصفیاء' ۔ جلد اول ۔ صفحہ ۴۱۲) ۔

Marfat.com

ساکن قصبه باری رسید و از مقربان درگاه کبریائی گشته - هم چنین شیخ الله داد از طالبان سیان دلاور بوده که در ابتداء حال چون فضیل عیاض[1] رحمه الله قطع طریق می نمودند و بر دست میر مشار الیه تایب شده از کمل اولیا گشته و چندین از کاملان مکمل و واصلان موصل در صحبت او تربیت[2] یافته اند و بالجمله چون میر سید محمد جونپوری قدس الله سره به گجرات رسید - علمای آن دیار اکثری بانکار و جمعی اندک بتصدیق و اقرار بر خواسته اند و خود اگرچه می گویند ، دعوی مهدویت نه می کرد اما اصحاب او می گفتند که این مهدی موعود است و سلطان محمود بیکره پدر سلطان مظفر گجراتی که بادشاه مفسر محدث عالم عادل بوده اورا دیده و صحبت داشته و بتحریض علمای ، رضا باقامت او دران دیار نه داده رخصت به مکه معظمه فرمود و دران سفر خوارق بسیار ازو نقل می کنند که ظهور یافته، به مکه مشرفه مشرف شده و بعضی از مردمان، چون از علماء حرمین شریفین استفتای درست کرده اند درین باب که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم فرموده که من بیشتر از هزار سال در مرقد منور و مطهر قرار نه می گیرم و پیش از انقراض هزار سال علامات کبری که خروج مهدی موعود ازانجمله (است؟)، می باید که البته ظاهر شود اکثر از محدثین آن اماکن شریفه بر طبق مستفتی جواب نوشته بر صحت آن حدیث امضا فرموده و چون شیخ جلال سیوطی[3] رحمة الله علیه رسیده که خود را مجدد مالیته عاشره می گرفت و اکثری نیز همان رفته اند اول از

---

۱ - فضیل ابن عیاض (ف - ۱۸۷ھ) طبقہ اولیٰ کے بزرگوں میں تھے - سمرقند میں پیدا ہوئے - ابتداء میں رہزن تھے - ایک لڑکی پر عاشق ہو گئے تھے - ایک روز دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ کسی شخص کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا ، اس کا اثر اس قدر گہرا ہوا کہ توبہ کی اور حرم شریف چلے گئے اور وہیں وفات پائی - (دیکھو رسالہ قشیریہ صفحہ ۱۱)

۲ - اصل متن میں ''بترتیب'' -

۳ - جلال الدین سیوطی - (ف ۹۱۱ھ) مشہور عالم اور مصنف ہیں - ان کی تصانیف پانچ سو کے قریب ہے -

Marfat.com

روی مروت در باب امضاء آن مدافعہ و بعد از مبالغہ[1] بسیار، خلاف آن جاعہ و تضعیف[1] آن حدیث رسالہ نوشت، مسمیٰ بہ "کشف فی تجاوز هذه الامة من الالف" و ما حصل تمام آن رسالہ این است کہ آن علامات بعد از گذشتن سی صد سال ازین هزار شرع در ظهور خواہد نمود، در پانصد منقضی شدہ نفخ صور اولیٰ خواہد بود واللہ اعلم۔

می گویند کہ میر مذکور این دعوی را در آن جا کردہ و حکم باخراج او نمودہ اند ۔ و زمانی کہ حکومت قندهار تعلق بذوالنون بیگ داشتہ او از زمین حجاز بقصبہ فراہ[2] رسیدہ و غلغلہ[1] عظیم در آن ولایت افتادہ [ص : ۵۱] و خلایق لا یعد و لا یحصی بدو جمع آمدہ و شیخ الاسلام هروی مشهور از جملہ تلامذہ خود شاگردی رشید را انتخاب نمودہ برای تحقیق حال از هری (صیتی هرات) فرستاد و شبہ چند کردہ تا حل آن نمایند ۔ اما ازان جملہ آنکہ ازین مذاهب اربعہ مشهور کدام مذهب دارید ۔ دویم آنکہ شنیدہ شدکہ دعوی رویة اللہ در دار دنیا می کنید ۔ سیوم می گویندکہ خود را مهدی می گوئید ۔ و آن هر دوکس در وقتی کہ میر ، بیان این آیت کریم :

"یا ایها الناس اعبدوا ربکم الایہ[3]"

می فرمود بملازمت رسیدہ اند و چندین شبهات کہ ترتیب دادہ بودند در ضمن تفسیر این آیت مرتفع شدہ بمثابہ کہ بآن همہ تحیر قدرت بر سوال نہ داشتند ۔ و هیچ احتیاج باستفسار نہ ماند ۔ و این معنی مداخل بر خارق می کردند و میر اشارت فرمود کہ بموجب :

"و ما علی الرسول الا البلاغ[4]"

آنچہ شیخ الاسلام پیغام دادہ است چرا نہ می گذارید ؟ ایشان ادای[1]

---

۱ اصل متن میں تزئیف ہے ۔

۲ - فراہ ، سیستان میں ایک قصبے کا نام ہے ۔

۳ - سورة البقرہ ۲ ، آیت ۲۱ ۔

۴ - سورة النور ۲۴ ، آیت ۵۴ ۔

Marfat.com

رسالت کردند - جواب از سوال اول چنین داد که من حیث الاطلاق مذہب خدای تعالیٰ و من حیث التقلید، مذہب رسول صلی الله علیه وسلم داریم و چنانچه پیغمبر علیه السلام مبعوث برای نفی اصنام بود من مبعوث برای نفی اجسامم و رافع اختلافم - اگر اصحاب مذاہب درین زمان می بودند در حقایق الہی و معارف یقینی غیر از متابعت من نه می کردند و از دوم اینکه برویت قلبی که عبارت از مشاہده است ہمه کس قایل اند و ہمچنین بامکان رویت بصر نیز ماند وقوع آن در دنیا - و نه می بینند که پیغمبر علیه السلام را خود رویت بصری واقع در ہمین دار ابتلا شده - اگر کسی را که ذات او در ذات رسول و صفات در صفات آن سرور علیه السلام فانی شده باشد و محو مطلق گشته، بطفیل متابعت آن سرور علیه السلام، ازان دولت بهره مند گردانند، چه عجب - فلان بزرگ در فلان کتاب آورده که '' رایت ربی'' و دیگری نیز در جایهای متعدد و چنین می گویند که رایت الله - عجب است که انبیا را مسلم می دارید و انکار نه می آرید - غایتش تاویل این اقوال خواہید کرد و ما را تاویل چه ضرور است - و در ظہور مودی این عبارات چه قصور است تا صرف معنی از ظاہر نموده بتاویل قایل شویم - بلکه چنین می گویم که ہر جا که در قرآن مجید عبارت ''یا ایها الذین امنوا'' واقع شده قابل این خطاب ہم آن کس تواند بود که او را رویت الله [ص : ۵۲] ببصر یا ببصیرت یا در منام حاصل شده باشد - و اگر این جا ہیچ کدام صورت نه بندد، لا اقل در طلب رویت و رویا و مشاہده بی قرار گردد تا اطلاق لفظ مومن حقیقی بروی صادق آید - و ہر که ازین مراتب اربعه ہیچ کدام نه دارد نزد من مومن کامل نیست - اما از سیوم آنکه اگر به اذن الله باشد چه مانع و آن ہر دو آن روشن و طرح جذب و تصرف دیده گفت و گوی علمی را فراموش ساخته داخل اصحاب شدند و بشیخ الاسلام گفته فرستادند که این مرد آیتی است از آیات خدا و علمی که ما سالها خوانده بودیم این جا ہیچ قدری و قیمتی نه دارد - و شیخ الاسلام را ترغیب بملازمت کردند و در ہمین اثنا رحلت امیر ازین سرای پر غرور واقع شد و لفظ شیخ[1] تاریخ آن بزرگوار یافتند و یکی از کبرای این طایفه که شیخ مبارک

---

۱ - 'شیخ' کے عدد ۹۱۰ ہوتے ہیں -

Marfat.com

نا گوری[1] باشد تاریخ فوت او مهدی یافته و مزار متبرکش در فرات است که زیارت می کنند ۔ و عجب آنکه ہر چند شاہ اسماعیل و شاہ طہماسپ صفوی حسینی بآن اعتقاد که مهدی موعود در زعم ایشان حی و قایم و در سرداب سر "من رای" مخفی از ترس اعدا ست قصد تخریب آن روضه کردند ۔ اہل فرات مانع آمدند و آن مدعا صورت نه بست و غریب تر آنکه یکی از امیر که شیخ محمد فرای نام داشت و نسب او و پدر او معلوم است بعد از فوت میر در طایفه بلوچان بر بعضی اقطاعات استیلا پیدا کرد و خود را عیسیٰ خواند ۔ و آن را محمول بر تمثل می گردانید و آیة :

"ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل ادم ، خلقه من تراب[2]"

را تاویل نمود و تمسک خود می ساخت ، و از منکران خود تنزیه می گرفت و ہمچنین از بقیۂ ثقه ازین طایفه که شیخ عبدالله نیازی نام داشت و در سرہند مشہور بود شنیده شده که می گفت من سیزده کس را که مادر و پدر ایشان معلوم بودند شنیده ام به دعوی عیسیت نموده اند ، نعوذ بالله من الاباطل والتضلیل ۔ و به حضور جماعه اوراق معنوی معتبر و معتمد را آورده که می گفت من در وقت رحلت امیر حاضر بودم و بی واسطه از زبان او شنیدم که می گفت من مهدی موعود نیستم و مهدی لغوی ام که بمعنی ہدایت یافته باشد والله اعلم بحقیقة الحال ۔

بہر حال قطع نظر ازین دعویٰ و ملاحظه احوال ارذال و جہال متعصب این طایفه که در برابر سخن میر که نه قال الله و قال الرسول را می شنودند ۔ و ہمه آیات و احادیث و اقوال علما که نه موافق مدعا [ص : ۵۳] ایشان باشد تاویل می نمایند و ہمین می گویند که مصرع :

فان القول ما قالت حذام[3]

---

۱ ۔ شیخ مبارک ناگوری یعنی فیضی اور ابوالفضل کے والد ۔

۲ ۔ سورۂ آل عمران ۳ ، آیت ۵۹ ۔

۳ ۔ مخطوطہ میں قالب خدام ہے ۔

Marfat.com

در ولایت وجدان و بزرگی و کمالِ بیر سخن نیست ۔ و من منتخبی ''خذ ما صفا و دع ما کدر'' جمعی را ازین سلسلہ ملازمت کردہ ام و اخلاق رضیہ و اوصاف مرضیہ ایشان را در فقر و غنا بمرتبہ عالی دیدہ و بیان قرآن و اشارات و دقایق حقایق و معارف لطایف بی کسب علوم رسمی شنیدہ ام کہ اگر خواہند مجملی ازانہا در قیدکتابت آرند ۔ تذکرۃ الاولیای دیگر باید نوشت ۔ ۔

ازان جملہ منصور وقت و بایزید عصر و عین القضات روزگار و شبلی زمانہ شیخ علائی[1] ساکن بیانہ بود کہ اسلام خان[2] افغان سور بسعی مخدوم الملک سلطان پوری در سنہ نہ صد و پنجاہ و ہفت او را تازیانہ چند فرمودہ جان پاک او بسر تازیانہ از قالب خاکی بجانب عالم علوی در روضہ رضوان ابدی خرامید ۔ و **سقهم ربهم شرابا**[3] یک تاریخ و **ذاکرالہ** تاریخ دیگر یافتہ شد و مجملی از احوال او در 'منتخب التاریخ[4] خلاصہ 'تاریخ نظامی' تالیف میرزای مرحومی مغفوری نظام الدین احمد کہ باعث و مآل جمع این اوراق بود ثبت یافتہ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ ۔ و این قصہ طویل الذیل است و فرصت اطناب نیست ۔

حکایت : کاتب این اوراق آشنای داشت ، مصطفی بیگ رومی نام کہ از اعیان آن دیار و از سعادت مندان روزگار بود ۔ روزی در مجلس ، از من کہ خالی ذہن بودم فرق میان بروز و تناسخ می شنید و بحسن اصغا متوجہ بود ۔ پس نقل کرد کہ در مصر خورد سال بودم و شیخ سیاس مصری نام عزیز صاحب کشف و کرامات مرا بنظر محبت و شفقت می دید و روز بروز از اثر صحبت او در خود برکتی عجب و فیضی تمام می یافتم

---

۱ ۔ شیخ علائی کے حالات جیسا کہ مصنف نے لکھا ہے ، اس کی دوسری تصنیف 'منتخب التواریخ' میں موجود ہیں ۔

۲ ۔ اسلام خان سور شیر شاہ کا بیٹا اور جانشین تھا ۔ ۱۵۵۴ء میں وفات پائی ۔

۳ ۔ ان سے ۹۵۷ برآمد ہوتا ہے ۔

۴ ۔ عام طور پر منتخب التواریخ لکھا جاتا ہے ۔

Marfat.com

و روزگاری برین گذشت ـ و مرا سفر حلب اتفاق افتاد و آن عزیز نیز بنابر مهربانی که داشت مرافقت و موافقت اختیار نمود ـ و چندگاه دران شهر بودیم روزی ببازار رفتم چیزی چند از شبه و مرجان و گلوبند و امثال آن که عورات را بکار آیند خوش کرده مرا گفت که از برای من اینها را بخر ـ پرسیدم که چه می کنی ؟ گفت برای خوردان خویش و تو بایشان خواهی رساند ـ چون بمنزل رسیدیم بمن گفت ساعتی خاطر باش که سفر من [ص : ۵۴] ازین عالم نزدیک است و یک دیگر را وداع می کنم ـ گفتم مگر رنجی و دردی در باطن داری ؟ جواب داد ، نی ـ اما مرا آگاهی بر رفتن خویش شده ـ ازین سخن مرا گریهٔ بسیار رویٔ داد چنانچه بهیچ نوع حفظ نه می توانستم کرد ـ آنگاه گفت چندین بی طاقتی برای چه می کنی ؟ من همیشه دید بان احوال تو خواهم بود ـ و نام درویشی را برد و گفت که از برای خاطر تو باز در دنیا آمده خود را بصورت او ظاهر خواهم ساخت ـ و سخنان نشانه دار که درمیان من و تو خواهد بود ازو خواهی شنید ـ آن زمان مرا وصیت بترتیب کرد که چون ترا پسری متولد شود نام من برو نهیو وصیت ازبهر عیال و اطفال خود(کرد)و از جهان در گذشت ـ و ازان روز باز در دل من خار خار حیرت بود که آن عزیز بیشک از اہل الله و واصلان درگاه بود سخن تناسخ چون گوید ؟ اما چون از تو این فرق شنیدیم آن شبه چند ساله مرتفع شد خشنود شدم و الحمد لله علیٰ ذالک ـ نظم :

دو چشم فلسفی چون بود احول
ز واحد دیدن حق شد معطل

زنابینایٔ آمد رایٔ تشبیه
ز تنگ چشمی است ادراک تنزیه

تناسخ زان سبب شد کفر باطل
که آن از تنگ چشمی گشت حاصل

فصل : طایفه دیگر اند که در ظاهر بوجود صانع و وحدت او قایل و

Marfat.com

معترف بشریعت و قرآن و دیگر احکام و ارکان اند ۔ و لیکن می گویند که قرآن را ظهری و بطنی است ہم چنانکہ اہل ظاہر را بر ظاہرش عمل باید نمود ، اہل باطن را بر باطنش عمل نمودن لازم است و ایشان را باطنیہ می گویند و اینہا نماز و روزه و دیگر عبادات را از سر ہوا ، جدا جدا تاویل می نمایند و می گویند وضو که مثل شنید عبارت است از دوستی امام وقت که مرشد داعی وحی و قایم باشد ۔ و تیمم گرفتن علم و معرفت است از حجت یعنی آن کس که علم از امام می رساند ۔ و در وقتی که امام حاضر ، او خلف از امام باشد ۔ ہم چنانکہ تیمم خلف وضو است ۔ و نماز اشارت بر رسول است که سخن می رساند زیرا که :

''ان الصلواة تنہی عن الفحشاء و المنکر''[۲]

واقع شده و نہی از کسی متصور بود که سخن گوید پس نماز رسول باشد ، و احتلام آنکہ ، زبان بی قصد چیزی را از اسرار فاش کند یا غیر جنس درمیان نہد ، و غسل تجدید عہد است بدین نوع که عہد بستہ را البتہ پیش بیگانہ فاش نہ کند و امثال این خرافات و ہذیانات و کفریات برسازند [ص:۵۵] و مردم بی تمیز بلکہ بعضی طالب علما را نیز از قواعد شریعت بگردانند و بالحاد و زندقہ و اباحت کشند و بدوزخ فرستند و خود نیز ہمراه باشند[۱] :

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیہدیہم سبل الہا لکینا[۳]

و این مذہب صباحیان ، است که منسوب اند بحسن صباح[۴]، و حسن صباح در سنہ چار صد و ہشتاد و دو از ہجرت بمکر و حیلہ در قلعۂ آلہ موت در آمد و آن را گرفت و لفظ آلہ موت موافق تاریخ آن واقعہ است ، و تا صد و ہفتاد و چند سال مملکت در سلسلہ ایشان بود ، و صباحیان ، فدائیان را نامزد می ساخت ، تا ہر جا که پادشاہی نیک نہادی و عالی نزادی پاکیزه

---

۱ ۔ مخطوطہ میں ''برباطنش'' زائد ہے جو یقیناً کتابت کی غلطی ہے ۔
۲ ۔ سوره عنکبوت ۲۹ ، آیت ۴۵ ۔
۳ ۔ ترجمہ: اگر کوا کسی قوم کا رہنماء ہوگا ، تو وہ ان کی رہنمائی ہلاک ہونے والوں کے راستے کیطرف کرے گا۔
۴ ۔ حسن صباح کا سن وفات ۱۱۲۴ء ہے ۔

Marfat.com

اعتقادی و امیری و وزیری می یافت در اطراف بلاد او رفته اورا می کشتند و یا اسیر کرده در قلعه می بردند، و تالیفات و تصنیفات در مذاہب خویش می نمودند و در سنه شش صد و پنجاه و چار تا زمانی که ایلخان بسعی خواجه نصیر الدین طوسی[1] که چند گاه در بند ملحدان در قہستان افتاده بود ہلاکو را نام زد فرمود تا دمار ، ازان خاندان دودمان بر آورد ، و خواجه شمس الدین صاحب دیوان بحکم خان بالای قلعه از کوه رفته تمامی کتب صباحیه را که تصنیف کرده بودند و انتخاب کرده بودند بسوخت ، بقا بقای خدای است و ملک ملک خدا ، عارف گفته ـ قطعه :

ہر روز یکی ز در بر آید که منم
خود را بجہانیان نماید که منم

چون کار جہان بدو قراری گیرد
نا گاه اجل زدر درآید که منم

فصل : جمعی دیگر اند که ایشان را وجودیه و اباحیه می گویند و اعتقاد ایشان این است که وجود واحد است و آن حق تعالیٰ راست و بس ، و ہیچ چیز دیگر وجود ندارد ، وجود حق تعالیٰ در خارج یقینی نیست ، و وجود این موجودات که مشاہد ماست عین وجود حق است که با ایشان اضافه کرده و تعینات این موجودات تعینات علمی است نه تعینات عینی است و وجود حق تعالیٰ وجود مطلق است چنانکه معقولیان می گویند که کلی طبیعی در خارج وجود نه دارد ، و بعضی از ایشان این اطلاق را اطلاق معقولی نیز مطلق می دارند ، مخفی نه ماند که این مطلبی است بس بلند و مقصدی است بغایت ارجمند ہر کسی بادراک آن نرسند ، غایتش حق تعالیٰ را کلی طبیعی گفتن که در خارج وجود ندارد سفسطه است ، مگر آنکه کلی طبیعی را معنی دیگر بگویند ورای آنچه معقولیان قرار داده اند و عبارت از سطلعی دارند که از اطلاق

---

۱ - نصیر الدین طوسی (ف ۶۷۲ھ) مشہور شیعی فلسفی اور مصنف ہے - مراغه میں ایک رصدگاہ قائم کی تھی - اخلاقیات پر اس کی تصنیف اخلاق ناصری دائمی شہرت حاصل کر چکی ہے -

Marfat.com

نیز منزه باشد ، چنانکه گفته اند که او ذاک لا بشرط الشی [ص : ٥٦] تصور مطلق است و بشرط لاشی تصور ساذج[1] و بشرط شی[2] تصدیق است ، و لیکن چون عبارت قاصر است گاہی تعبیر[3] ازان بوجود مطلق می کنند و گاہی بکلی طبیعی غیر مشهود ، در اصطلاح ایشان ہیچ مناقشه نیست ۔
قطعه :

با نشان از روی فعلی بی نشان از روی ذات
من چو در حبس خیالم بی نشان چون خوانمت
آنچه دل داند حدوث است و انچه لب گوید حروف
من ز دل چون دانمت یا از زبان چون دانمت (خوانمت؟)

و ہر چند این مقدمات در حد ذات لایق بکلمات اہل تحقیق و تدقیق مطابق و موافق است و غایت توحید اصحاب کشف و عیان و نہایت مواجید ارباب ذوق و عرفان است ، اما مقصود اباحیان ازین توحید اصلا قابلی و معرفتی اسمی ، غیر ازین (نسیت) که خلیع العذار بوده رفع احکام سیاست و ہتک حرمت شریعت نمایند ، تا کسی را بر حرف ایشان مجال اعتراض نه باشد ، ازین جهت محققان موحد ازین تاویلات باطل و تسویلات فاسد که چون سراب حقیقت شہا (نما ؟) دور ، و از صحبت ایشان که سم قاتل و زہر ہلاہل است نفور :

اما الخیام فانها کخیامهم
واری نساء الحی غیر سنابها[4]

و ارباب[5] شهود فرموده اند که کسانی که بفکر عقل در فہم

---

۱ ۔ مخطوطے میں ''سارح'' ہے ۔
۲ ۔ مخطوطے میں ''سی'' ہے ۔
۳ ۔ مخطوطہ تغیر
۴ ۔ ترجمہ : جہاں تک ان کے خیموں کا تعلق ہے تو وہ ان کے خیموں کی طرح سے ہیں مگر قبیلے کی عورتیں ان سے نہیں ملتی ہیں ۔
۵ ۔ مخطوطہ : و شہور

Marfat.com

معارف توحید محققان خوض و بفنای ذات و اضمحلال کاینات و مشاہدہ مراتب تجلیات موید نہ گشتہ باشند می پندارندکہ مگر این طاعات مقلدان ہم از مقولہ مکاشفات محققان خواہد بود ، اما ازین تا آن غراب البین و بعد المشرقین است ۔

ز روی دوست دل دشمناں چہ در یابد
چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا

فصل : عجب تر اینکہ بعضی ازین پریشان قرآن می خوانند و آنچہ کافران می گویند کہ :

"من یحی العظام و ھی رمیم ۔"[1]

(کیست کہ استخوانہای پوسیدہ را زندہ تواندکرد ؟) حق سبحانہ در جواب ایشان می فرماید کہ :

"قل یحییھا الذی انشاھا اول مرة"[2]

(بگوای محمد کہ زندہ می سازد آن استخوانہا را کسی کہ مرتبہ اول آنہا را از ہیچ آفریدہ بود ،) و معلوم است کہ پیدا کردن از مادہ آسان تراست از آفریدن بی مادہ :

ہر کہ آن ہست نیست گرداند
نیست را ہست ہم تواند کرد

و باین ہمہ صم بکم عمی شدہ اغماض می نمایند و سلامتی دین درین است کہ : [ص - ۵۷]

"سوآء علیھم ، ا انذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون ۔"[3]

باید خواند کہ انذار و عدم انذار[4] در دنیا مساوی است و گفتگوی دینی

---

۱ - سورة یسین ۳۶ ، آیت ۷۸ -
۲ - سورة یسین ۳۶ ، آیت ۷۹ -
۳ - سورة البقرہ ۲ ، آیت ٦ -
۴ - مخطوطہ میں "انداز" کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے -

Marfat.com

با ایشان از قبیل تحصیل حاصل و تطویل لا طائل است که ہدایت وہبی است نہ کسبی :

مگشوفان را کشف زکشاف نہ بود
تکرار ہدایہ ہم ہدایت نہ نمود

این قفل گران کہ بر در دل زده اند
ہرگز نشنودم کہ بمفتاح کشود

باید کہ بر توفیق نعمت ہدایت شکرانہ ٔبی حد و غایت برای ٔ آفریدگار یگانہ بجای ٔ آوری و کریمہ :

''لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم [۱]''

(ضرر نخواہد داشت شما راکسی کہ گمراہ شدہ است اگر خود راہ راست یافتہ اید) ورد زبان سازی :

زہی امکان کہ توفیق ہدایت یافت خاقانی
کنون صد فلسفی ، فلسی نہ ارزد پیش امکانش

و از حق سبحانہ و تعالی دایم استقامت را کہ بالا تر است کرامت خواہان باشی کہ در آنحضرت ہیچ تجلی نیست و با محققان و معاندان بنرمی و آہستگی :

''لکم دینکم ولی دین [۲]''

بخوانی ۔

ای آنکہ بتقریر و بیان دم زنی از عشق
ما با تو نداریم سخن خیر و سلامت

---

۱ ۔ سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۲۰۵ ۔
۲ ۔ سورۃ الکافرون ۱۰۹ ، آیت ۶ ۔

Marfat.com

و مشکل آن است که این ملحدان جدید نیز مثل ملحدان قدیم بکتاب کریم اقرار نہ دارند و اگردارند مثل باطنیہ بتاویلات باطلہ قرآن را دور از قانون عربیت و شریعت تفسیر می کنند و تہمت بر علما می نہند :

''و یحرفون الکلم عن مواضعہ و نسوا حظاً مما ذکروا بہ'' ''اولئک فی ضلال مبین[۲]''

(تحریف می کنند کلمات قرآنی را از محال خود فراموش ساختند حظی کہ از تذکر و تفکر مواعظ و نصائح حاصل بایستی شد کہ مقصود از تذکیر آن بود)و(ایشان اند درگمراہی آشکارا و این جماعہ اند(در) خیال مضل و مفسد مبطل) و این جا می گوید قطعہ :

مشتی اطفال نو تعلم را
لوح ادبار در بغل منہید
مرکبی را کہ زادۂ عرب است
داغ یونانش درکفل[۳] منہید

فصل : شیخ الکاملین قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین اسوۃ العارفین شیخ زین الدین الخافی[۴] قدس اللہ سرہ الوافی در کتاب 'منہج الرشاد' بیان منشاء اہل الحاد ایراد فرمودہ است ۔ آوردن آن عبارت تیمناً و تبرکاً بی تغیر و تبدیل درین جا مناسب دید ۔ می فرماید کہ اما منشاء مذہب ملحدان کہ بد ترین ہمہ مذاہب ہوائیان است چنانکہ علماء اصول در کتب ذکرکردہ اند از پیروی فتنہ مجوسیان و آتش پرستان بود [صفحہ ۵۸] و آن چنانکہ چون علم دولت اسلام بالای گرفتہ و سلطنت دین محمدی علیہ السلام بر ادیان دیگر غالب شد آتش حسد در جان مجوسیان و آتش پرستان افروختہ آمد

---

۱ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۱۳ -

۲ - سورۃ الزمر ۳۹ آیت ، ۲۲ -

۳ - مخطوطہ میں بغل ہے جو سہو کتابت ہے -

۴ - شیخ زین الدین الخافی - (ف ۱۵۳۳ء) بابر بادشاہ کے عہد میں صدر مستقل منتخب التواریخ میں ان کا ذکر ہے - اسی نام کے دوسرے بزرگ (ف ۱۴۳۵ء) کا ذکر ''نفحات الانس'' صفحہ ۵۶۹ پر ہے -

Marfat.com

و قصد آن کرده اند تا رخنه در حصار دین متین پیدا کنند و بوسیله آن رخنه درمیان دین داران[1] فتنه انگیزند و دین ایشان را بتاراج دہند ـ غلاة و رؤساء مجوسیان ، در اصل این اجماع کرده بودند با یک دیگر گفته که ما با مسلمانان بشمشیر و سنان و تیر و کمان پس نخواہم آمدن ـ چون غلبه ایشان را تدبیر می باید ساخت تا شریعت ایشان برہم زنیم ـ شاید نه باز ملک بما منتقل شود و کامرانی توانیم کرد و مذہب اسلاف ما رواج پذیر شود ـ گفته اند که مصلحت آن است که از سخنان امامان و مقتدایان ایشان سخنہا پسندیده و خوب بر گزینیم و بر چینیم و بآن سخنان چیزہای بر مثال آنکه زہر در شہد آمیخته کنند بآمیزیم ـ بعد ازان در مردم خورانیم و ایشان را از شریعته بگردانیم و ملت و دین ایشان را خراب کنیم :

''یریدون ان یطفؤا نور الله بافواہہم و یابی الله الا ان یتم نوره و لو کره الکفرون''[2]

گفته اند که امامان خاندان نبوت را رضوان الله علیہم اجمعین که فرزندان رسول صلی الله علیه وسلم ، ایشان اند و اعتقاد تمام بسخنہای ایشان ہست ، اشارتہای بلند است در تحقیق آیتہا و حدیثہای از علمای باطن که موافق علم ظاہر است ما بآن اشارتہای علم باطنی ایشان را از عبارتہای ظاہری و معنوی شرعی و لغوی بگردانیم و گوئیم که مراد آن امامان این ظاہرہا نیست ـ بلکه مراد ایشان ، آن معانی باطنی است و بس و ہر که عمل برین ظاہر می کند مذہب ایشان نه دارد و بعد ازان آنچه خواہم از مواد فساد ، درین میانه در پردازیم و گفته اند که جد و جہد بر کار کرده و آن سخنہای ائمه اہل بیت رضوان الله علیہم اجمعین و اشارات ایشان بر چیده و خرافات و مہملات که نفی شرایع ازان لازم آید بآن سخنان آمیخته و طومارہا و دفترہا نوشته و شیطان مہتر ایشان بکوفه آمده شخصی را دید که گاؤ چرای می کرد و ازو دریافته که او را می

---

۱ ـ مخطوطه میں 'و پنداران' ہے ـ

۲ ـ سورۂ توبه ۹ ، آیت ۳۲ ـ

Marfat.com

توان فریفت و در وی می توان خورانید ـ و این شخص را حمدان[1] نام بود از قریه قرمط که از توابع [ص : ۵۹] بلده واسط است و دربن حمدان کام یک دیگر می نهاد که کافران بقرمط فی مشیته و باطنیه از آن جهت که مذکور شد ـ و چون دانسته که او را بازی می توان داد پیش او فرود آمد خود را بروزه داری و پارسائی پرداخته ـ چون شب در آمد حمدان از گاوان شیر دوشده و نزدیک او آورد تا افطار کند ـ او را پرسیده که این گاوان ملک تواند ؟ حمدان گفت که ''من راعی ام" ـ آن شخص گفته "بی اجازت خداوند این شیر خوردن روا نه باشد ـ حمدان گفت که "خداوندان مرا اجازت داده اند" ''گفت ـ اگر خداوندان اجازت داده اند ، گوسالگان که گرسنه باشند کی اجازت خواہند داد؟" حمدان ازان حیران شده در احتیاط و تقوی او که فکر گرسنگی گوسالگان می کند و خود گرسنه باشد ـ و چون شب در آمد ہمه شب نماز می‌گذارد و به زرق و شید آنچه می توانست خود را فراسی نمود و حمدان را صید می کرد ـ چون بامداد شد نزدیک خاکیان شده حکایت حال او کرده که خدای تعالی مرا چه مہمانی عزیز فرستاده و آنچه شنیده و دیده حکایت کرده ـ متعلقان حمدان نیز شیفته او شده اند و بآن اعتقاد ولایت کرده ـ و طعامہای خوش و حلال پیش او آورده اند ـ چون آن شخص یقین کرده که برو اعتقاد کردند و سخن او در ایشان اثر خواہد شد ـ چند وقت اقامت نمود و گاه گاہی آن دفترہا و طومارہا بیرون می اورد و در آن نظر می کرد ـ چون ازو می پرسیدند که این چه علمہا ست که مطالعه می کنی ـ می گفته (می گفت) که این علمہاست بغایت شریف و دقیق، و فہم ہرکس بدین علمہا نه رسد ، و این اشارتہاست از امامان خاندان نبوت ، حمدان شیفته آن سخنان چون از امامان نقل می کرد می شنود و التماس تعلیم می کرده ، آن شخص در جواب گفته که چون ترتیب (تربیت) یابی و اہل آن شوی ، با تو گفته آید ـ حمدان شیفته تر شده و آن شخص ہیچ بیان نه می کرد ـ تا چون مدتی بتعلیمات آداب ضلالت حمدان را بترتیب جہالت رسانده گفت که اکنون اہل آن شدی

---

۱ ـ حمدان قرمط ابن الاشعث (ف ۸۹۰ء) کے حالات پروفیسر براؤن نے اپنی لٹریری ہسٹری میں تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں ـ

Marfat.com

که با تو رمزی چند توان نهاد ، اول کلمات ائمه اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین را بسیاری ذکر می کرده - بعد ازان مقداری مقداری از آن اشارات با مهملات و خرافات و هزیانات می آمیخته بدو می آموخته [ص : ٦٠] تا خوش خوش او را از را فضی گری آموخته کشیده و دیده و آموخته که مردم راچگونه بدین مذهب کشید - و شرایط و آداب دعوت چنانکه ذکر کرده خواهد شد بیان کرده و او را باصفهان فرستاده تا مردم را دعوت کند - چون دانسته که اهل اصفهان مردم یک رنگ اند و یک جهت و هر چه او بگوید نه خواهند کرد ، چون حمدان باصفهان آمد و آن جا ظهوری نه توانست شد دعوت او بقهستان سرایت کرده - و چون از امامان خاندان نبوت افترای حمدان منقول بوده و مردم ساده دل قهستان پنداشته اند که آن نقل راست است باور کرده اند و دران وقت دانش مندان ، این جا کم تر بودند و آن مذهب الحاد را اعتقاد کرده تا چون حسن صباح پیدا آمده و دعوای آن کرده که او حجت امام زمان است و هر چه می گوید از امام معصوم تعلیم می کرد ، و مردم را در آن مذهب محکم کرده و منع کرده که کسی علم شریعت نه آموزد ، و بدانش مندان تردد کنند و از مطالعه کردن کتابهای متقدمان و مجتهدان هر چه از قرأت و حدیث باشد بمبالغه منع کرده تا بر فضایح مذهب ملحدان کسی مطلع نه شود - چون آثار اسلام و انوار شریعت رسول صلی الله علیه وسلم بقهستان بیشتر از بیشتر ظهور یافته و علمای دین دار خلق را بر اضلال و اضرار آن شریر غدار آگاه کرده اند - نه توانسته که در قهستان باشد بقلعه الموت در خزیده - و جماعتی از شیاطین دعاة ملاعین با خود آن جا برده و برای فساد و اظهار الحاد بامصار و بلاد می فرستاده و مسلمانان را بمذهب ملحدی دعوای می کرده - و شرذمه نایبان و اعیان این شریر غدار که در اطراف قهستان مانده اند هنوز با فساد عقاید ساده دلان را می فریبند و از راه بهشت براه دوزخ دلالت می کنند ، و آن مسکینان نه می دانند که این مذهب ملحدی از کجا پیدا شده - و حمدان کاو و جز آن از آتش پرستان چگونه آموخته - و چون به بهانه نقل از امامان خاندان فریفته شد و وکیل شیطان در اضلال مسلمانان شده و از رافضی

Marfat.com

بمذہب ملحدی نیز افتاده ، حالا چون شیر در قہستان دانش سندان پیدا آمده و مردمان را بدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و التزام مذہب سنت و جماعت دلالت می کند و حکام اسلام [ص : ۶۱] نیز مکنہم اللہ ترویج احکام الشریعت احکام بتہدید وعید بتفاخر می رسانند - امید آن است کہ اندک مردی کہ دران دام بر آویختہ اند اخلاص یابند و دینی و مذہبی کہ در دنیا و عقبیٰ ازان تمتع و برخورداری یابند از دست نہ دہند ، ان شاء اللہ تعالیٰ -

فصل : در بیان شرایط دعوت ملحدان چنانچہ در کتاب ''منہج الرشاد'' مذکور است ہشت است - اول زرق - دوم تانیس - سیم تشکیک - چہارم ربط - پنجم تدلیس - ششم تاسیس - ہفتم خلع (خلع) - ہشتم سلخ - اما زرق عبارت ازان است کہ خود را بپارسائی و زاہدی فرانمایند و ہر چند توانند مکر و تزویر بر انگیزند تا مسلمانی را در دام باندازند ، و بعد از اظہار شید وکید تفرس کنندکہ ہیچ دران شخص اثری کرده و قابلیت قبول این مذہب دارد یا نی و ازین جہت نہی کرده اند داعیان را از تخم انداختن در زمین شوره یعنی خواندن کسی را کہ بزرگ باشد و زرق و کید درو اثر نکند ، ابلہی و احمقی می باید تا او توان فریفت و نیز نہی کرده اند از دعوت کردن در آن خانہ کہ چراغی باشد یعنی فقیہی و عالمی آنجا حاضر باشد ، ظلمت آبادی می باید تا روشنائی بتابد و اما تانیس عبارت است از استمالت و میل دادن آن کس را کہ اورا دعوت می کنند ، بسخنہائی و کارہائی کہ اورا بدان میل خاطر و موافق طبع و ہواء او بود و بسبب بیان آن بدیشان شود و بتدریج سخنہائی ایشان را قبول کند ، اگر آن کس زاہد باشد سخن از زہد گویند و دنیا و اہل دنیا را مذمت[1] کنند و اگر بقلاشی و رندی مایل است با اوہم ازان مقولہ گویند تا او را دران وادی محکم سازند و چون موافق مزاج و طبع خود بشنوند ، تردد بیشتر نمایند و اعتقاد زیادت کنند علیٰ ہذه القیاس ، یا ہر طایفہ ، سخن از مشرب ایشان گویند تا انس گیرند و محبت زیاده شود و سخن بہتر مقبول افتد و اما

---

۱ - مخطوطے میں 'مزمت' ہے جو غلط ہے -

Marfat.com

تشکیک عبارت از آن است که بعد ازانکه آن کس را در کشیدند و بخود ارم کردند ، در شک اندازند که عقل و فهم او بدان نه رسد ، مثل آنکه گویند حرفهای که در اول سورهای قرآن است چه معنی دارد و چرا زن حایض را چون قضای نماز نیست و قضای روزه بست چه معنی دارد که در حکم شریعت یکی را قضا نه باید کرد و دیگری را قضا باید کرد ، و وی را غسل [ص : ٦٢] واجب است از بیرون آمدن آب منی بشهوت و بر بیرون آمدن بول واجب نیست ، و چرا رکوع در نماز یکی است و سجود دو ، نماز با مداد چرا دو رکعت و نماز شام سه رکعت ، و چرا از انگور سرکه حلال است و خمر نه ، و علی هذا درکارهای که سر آن خدای تعالی می داند و بندگان را از طلب سر آن منع کردند و بتقید گرفته تا ایشان بر اسرار اوامر و نواهی الٰهی خوض نه نمایند ، آن کس را در شک آرند و دل اورا بفهم و ادراک آن متعلق سازند تا آن ابله در فهم آن اسرار بدیشان رجوع کند ، انگاه بعد از عهد و پیمان القاء آن شیطان در بیان آرند ، و اما ربط عبارت است از آنکه بآن کس گویند که سنت الٰهی این است که اول از بندگان میثاق ستانیده و ایشان را بعهد باز بسته که هر چه انگاه احکام با ایشان بیان کرده اکنون این نسبت را رعایت باید کرد و خود بعهد باز بست که هر چه با تو به گویم بهیچ کس نه گوئی ، و این سر فاش نکنی ، چون آن نادان عهد و پیمان قبول کند انگاه اورا بسوگندهای غلیظ و شدید که در مذهب ایشان معتبر است سوگند دهند که آن سر فاش نه کند و آنچه از قواعد الحاد در فساد با او درمیان نهند با هیچ کس نه گوید مگر جاعتی که ایشان را مستثنی کنند بعد ازانکه عهد و سوگند خورد با او گویند که حل این مشکلات که شنیدی و حل آن مشکلهای دیگر امام زمان می تواند کرد و اوست که همه اسرار از حق تعالی فهم می کند و آن اسرار را او می داند یا کسی که قبل او باشد و چون امام عالی جناب است بدو نه می تواند رسید مگر بواسطه راه نمایان ببارگاه او ، درجه بدرجه این افسون بر خوانند تا آن شخص سخن متوسطان و داعیان قبول کند و اعتقاد کند که همه مشکلهای بدین سبب حل خواهد شد و نه داند که در مشکل خواهد افتاد که وقت مرگ حل خواهد شد و

Marfat.com

خواہد مشاہدہ کرد کہ شیطان بچہ حیلہ ملحدان ایمان ازو ربودہ است ، و اما تدلیس عبارت است از آنکہ ہر مہتری و بزرگی کہ این شخص اورا اعتقاد کرد و واسطہ دانست ہر سخنی کہ او گوید و بہر اعتقادی کہ او مرا خواند او قبول اجابت دعوت او نماید ، اما تاسیس آن است کہ مقدمات و قواعدی کہ نسبت با عقل ناقص و فہم کاسد آن شخص مقبول نماید تمہید کنند وجہی کہ آن شخص قوی مشتاق شود بفہم دریافت آنچہ باو خواہند گفت و اورا بدان خواہند خواند ، و اما خلع آن است کہ خلیع العذار شود و لباس بندگی خدای تعالیٰ [ص : ۶۳] از گردن و سر بر اندارد ، یعنی باو گویند کہ ہیچ عمل بر بندہ واجب نیست و خدای تعالیٰ را بدین عملہا ہیچ حاجت نیست ، نماز گذاردن و روزہ داشتن و سایر کارہا کہ نفس را ازان راحت نباشد و طبیعت را ازان لذت نہ گیرد مشقت کشیدن نیست و بدان حاجت نیست ، خوش می باید خورد و بہ ہوای نفس و طبع می باید عیش کرد و خود را خوش داشت کہ تشویشی نیست با عقل . اما سلخ بیرون آمدن است از اعتقاد شریعت و ترک کردن اعتقاد ملت و در آمدن بمذہب الحاد و اباحت و برغلانیدن بر استیفای شہوت و لذت و بگردانیدن احکام شریعت بتاویلات الحاد و اباحت و ضلالت ، چنانکہ بآن گمراہ می گویند کہ وضو کہ شنیدہ عبارت است از دوستی امام و تیمم عبارت است از گرفتن علم معرفت از جہة یعنی آنکس کہ علم از امام می رساند ، یعنی چون امام حاضر نباشد او خلف امام باشد ہمچنانکہ تیمم خلف وضو است ، علی ہذہ القیاس جمیع شرایع را تاویل نمایند ، این جا عاقل می باید تا از راہ نہ رود :

دور است سرآب درین بادیہ ہوش دار
تا غول بیابان نفریبد بسرابت

مناجات ، پاکا پروردگارا غیب دانا عیب بینا نہ می دانم کہ من مہوس مشوش آوارۂ نفس امارہ را چہ در سر افتادہ است کہ نقاب حیا از بارگاہ کبریای تو بر داشتہ مرکب چوبین قلم را عنان گسستہ دران میدان کہ سرہا بباد رفتہ و ہزار جان بنیم جوی است سر دادہ ام و با آشنایان

Marfat.com

روشناس بر بیم و ہراس تو چنان نموده ام که اگر مرا ہم ازین کشت زار گیاہی و ازین نمد کلاہی بوده باشد یا بجایٔ رسیده ام که تقلید را از تحقیق فرق می توانم کرد ، سبحان الله باین صورت سرور کم و باین وضع پریشان ناپسندیده مردم و باین دلبری با نا فرمود گیهای در ہنگام پیری من و این چه فضولی ' چه می ترسم که مبادا نام مرا نیز در جریدۂ این جماعت که بعیب اینہا مشغولم نوشته باشی و بگویٔ نظم :

پایٔ تا فرق جمله عیبی و عار
می کنی عیب زید و عمر شمار

زشت باشد که عیب خود پوشی
اندر افشایٔ دیگران کوشی

بر زبان گفت و گفتگویٔ کسان
خود ہمه عیب عیب جویٔ کسان

چند باشی درین معامله گرم
شرم بادت ازین معامله شرم

و بر خلاف چشم داشت از تو که از عہد مہدی [ص : ۳۴] من ہمدم بودی ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ[1] نیز ہمراه سر انجام کار مرا بصحرایی تمام ازین عالم پر حسرت و حیرت ببری ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ[2] و خاسر و نادم و خادر و حاری و سکاری لا مسلمین و لا نصاری ، مرا زندان خانه خاک اندازی و فراموشم کنی ع :

ترسم که چوبیدار شوم روز شود

---

۱ ـ متن میں اس جگہ روشنائی پھیل جانے کی وجہ سے عبارت پڑھی نہیں جاتی ـ

۲ ـ یہاں بھی عبارت اسی سبب سے پڑھی نہیں جا سکی ـ

Marfat.com

اما چون خود می دانی کہ با این ہمہ بی حاصلی و نا قابلی و جاہلی و کاہلی وقتی از اوقات ازان تو بوده ام و دم از محبت آن مردان صادق الاقوال و راسخ الاحوال زده ام بنابران اعتماد درین صحیفہ کہ چون نامۂ عمل من سیاه و مانند طومار عمر من تباه است سخنی چند مانند طومار ہر ز در ایان آشفتہ ازان مقبولان بتقلید گفتہ ام ، این فضولی را بر من نگری و این خطا از من در پذیری با آنکہ این تخم کاشتہ تو این رقم نگاشتہ تست ـ

بحرص ار شربتی خوردم مگیر از من کہ بد کردم
بیابان بود و تابستان و آب سرد استسقا

شانزدہم : کلمۂ کفر گفتن قولہ تعالیٰ :

"و لقد قالوا کلمة الکفر و کفروا بعد اسلامهم ـ"

گفتند ایشان کلمۂ کفر را و سبب آن کافر شدند بعد اسلام خود و کلمات کفر بر انواع است یعنی از انہاست مستوجب تعریض در ایمان بخداست و بعضی در پیغمبر و ہمچنین در ملایکہ وکتب و حشر و نشر و دیگر بناہای اسلام ، و ہمہ آنہا راجع است باہانت و مذمت شریعت پیغمبر علیہ السلام ، و جمیع اصول این اقسام مجملاً در فصول مذکور گشتہ ، و حکم آن کلمات این است کہ اگر العیاذ باللہ عمداً بگوید حکم بارتداد وی کنند ، اگر بعد از رفع شبہ توبہ کند فبہا و الا دفع و رفع وی واجب است ، و اگر سہواً بر زبان آورد ہمین استغفار لازم است ، و در عالم محسوس این بدان ماند کہ اگر کافری دارالحربی کہ ہرگز اسلام نہ شنیده باشد اطاعت بادشاه اسلام بکند و آن بادشاه را آمده ببیند بوی ہیچ نہ می گوید بلکہ خلعت و انعام می دہد و اما اگر کسی بعد اطاعت بادشاه خروج ورزد و رو گردان شود ، آن بادشاه ازین چنین کسی بر نہ می تابد و اورا بتوبہ و ندامت نہ می گذارد ، نعوذ باللہ من الحور بعد الکور ، و قیاس حال این باغی ازان دارالحربی نہ می تواند کرد کہ این بصد مرتبہ بد تر ازوست و توبہ آن باجابت نزدیک است [ص : ٦٥] بخلاف اینکہ چون یک مرتبہ نقض عہد کرد بدین اعتماد نہ ماند ، احتمالی تواند بود کہ باز عہد بشکنند ، ہم ازین جہت علما گفتہ اند کہ بمجرد گفتن کلمۂ کفر از ذمہ اسلام بر نہ می

Marfat.com

آید و دران صورت اگر کسی تعرض نا کرده بکشد بر متعرض ہیچ تعرضی نیست ۔ اما ازالہ و رفع شبہ او مستحب است و در کتب عقاید مسطور است کہ اگر کسی کلمۂ کفر را سبک داشتہ بگوید و اعتقاد بمعنی آن نداشتہ باشد حکم بفکر (کفر) وی می کنند ، زیرا کہ حکم ظاہر راست ، ظاہرا از حال او عدم تصدیق است و جہل در دار السلام عذر و حجت نیست ۔

آن جا نہ خرند حیلۂ تو
عقل تو شود عقیلۂ تو

و امر چنین است کہ :

''فاسألوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۝[1]''

از اہل علم و دانش بپرسید اگر نہ می دانستہ باشد و از آموختن ننگ مدارید کہ ضرر جہل بیشتر از ننگ است ۔ و اگر نا دانستہ دانستہ تصور کردہ آید آن خود جہل مرکب است ۔ چیزے کہ کسے نہ می داند خالی ازین نیست کہ می داند کہ نہ می داند یا نہ می داند ۔ اگر شق اول است آن جہل سادہ است و صاحب آن جہل باصطلاح (اصلاح ؟) نزدیک است ۔ و راہ نمونہ راہ برائے مشفق صادقؑ شاید کہ براہ آید و اگر شق ثانی است و صاحب آن جہل ممکن نیست کہ پند پذیر شود ۔ز یرا کہ اول ابلہ است و راہ مقصود نہ می داند اما رہ گم کردہ است و ثانی احمق است و خلاف مقصود را مقصود خیال کردہ و احمق بد تر از ابلہ است و ازین جاست آنکہ گفت :

ترسم نہ رسی بہ کعبہ ای اعرابی
کین رہ کہ تو می روی بترکستان است

نظم :

آن کس کہ بداند و بداند کہ بداند
اسپ طرب از گنبد گردون بجہاند

---

۱ ۔ سورۃ النحل ۱۶ ، آیت ۴۳ ۔

Marfat.com

و آن کس که نه داند و بداند که بداند
در جهل مرکب ابد الدہر بماند
و آن کس که نه داند و نه داند که نه داند
او مرده شمار است کسی زنده نه خواند

و گفته اند اگر کسی کلمہ شہادت بر سبیل رسم و عادت گوید ما دام از آنچه کفر است بتمام باز نه گردد مسلمان نه گردد و آن خود گوینده کلمہ را معلوم نیست و وجه خلاص ازین ورطه دشوار است ۔ بنابراین می باید که مداومت بذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لازم داند ۔ و درود بر رسول علیہ السلام بسیار فرستد که در آخر زمان ہیچ عبادت فاضل تر از درود نیست :

سلموا یا قوم [ص : ٦٦] بل صلوا علی صدر الامین
مصطفی ماء الا رحمة للعالمین

و کلمہ اللهم انی اعوذبک من اشرک بک شیئا تا آخر بسیار گوید و از صحبت جاہلان و عاطلان زمان دوری گزیند که شطحیات و ترہات را حقیقت و معرفت و تصوف نامیده اند قطعه :

قومی نه ز ظاہر نه ز باطن آگاه
ونگه ز جہالت بتبالت گمراه
ور غرق بکفرند وحقیقت گویند
لا حول و لا قوة الا باللہ

ہفدہم : عزت داشتن کفار قولہ تعالیٰ :

''و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجداً''[۱]

---

۱ - سورة الفتح ۴۸ ، آیت ۲۹ ۔

Marfat.com

آنانکہ یگانگی با رسول دارند درشت خوی اند بر کافران ، نرم دل اند میان یک دیگر و گفتہ ''والذین معہ'' اشارت بصدیق است رضی اللہ عنہ ، صفت معیت با رسول علیہ السلام در اسلام آن جا تمام است، و''اشداء علی الکفار'' بہ عمر فاروق است رضی اللہ عنہ کہ صلابت عمری در غایت اشتہار است ، و ''رحماء بینھم'' نسبت بذی النورین است رضی اللہ عنہ ازین جہت کہ بحلم از سایر صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین ممتاز است ، و''تراھم رکعا سجدا''صفت امیر المومنین مرتضیٰ است رضی اللہ عنہ کہ بکثرت صلوٰۃ مشہور است ، و امام زین العابدین[1] رضی اللہ عنہ می فرماید کہ شبی آواز ہزار تحریمہ از حجرۂ حضرت امیر علی رضی اللہ عنہ شنیدہ شدہ است :

یک جہان بوبکر و عثمان و علی بینم ولی
آن حیا و علم و صدق آن چار کو[2]

ہژدہم[3] : نکاح با کافران بستن و رسوم ایشان بجا آوردن قولہ تعالیٰ :

''و لا تنکحوا المشرکٰت حتیٰ یؤمن[4]''

در نکاح میارید زنان مشرکہ را تا آنکہ ایمان آرند :

''و لا تنکحوا المشرکین حتیٰ یؤمنوا[4] ''

و زنان مومنہ را بنکاح کافران در میارید تا آنکہ ایمان آرند :

زشت باشد خویشتن بستن بہ دام و انگہی
نقش آدم را خلاف از نقش شیطان داشتن

---

۱ - امام زین العابدین کا سال وفات ۷۱۳ء ہے -

۲ - دوسرے مصرے میں ایک رکن کم معلوم ہوتا ہے -

۳ - یہ امر قابل غور ہے کہ اکبر اور بعض شہزادوں نے ہندو شہزادیوں سے جو شادیاں کی تھیں ، ان کو مسلمان نہیں کیا تھا - غالباً بدایونی نے اس کی اہمیت اسی واقعے کے پیش ظاہر کی ہے -

۴ - سورہ البقرہ ۲ ، آیت ۲۲۱ -

Marfat.com

نوزدہم : کافران را رازدار ساختن قولہ تعالیٰ :

''یایھاالذین آمنوا لا تتخذو ابطانة من دونکم لا یالونکم خبالاً''[۱]

ای مومنان مگیرید آنان را کہ در دین شما اند[۲] ، رازدار ، چہ ایشان تقصیر نہ خواہند کرد در فتنہ و فساد با شما و از جہت عداوت دینی کہ دارند ، دوست دارندکہ شما ہمیشہ در رنج باشید و تدبیری کہ بشما خواہند نمود قابل اعتماد نیست ۔

حکایت : ابو موسی اشعری[۳] کہ حاکم یمن بود ، بفاروق رضی اللہ عنہ نوشت کہ یکی از کفار این دیار بطمع این کہ گاہی در امور ملکی اورا دخلی [ص : ۹۷] بدہیم ، مبلغی کلی پیشکش می دہد ، درین باب چہ فرمائید و اگر این زر را ازو گرفتہ صرف حوایج مسلمانان شود ، شاید چندانی ضرر نداشتہ باشد ، فاروق رضی اللہ عنہ در جواب نوشت کہ ازین خاطری کہ در دلت گذشت توبہ بکن ، و اگر من بعد ازین مقولہ چیزی خواہی گفت معزول خواہم ساخت و ہمین آیت راکہ گذشت در آن نامہ درج فرمود ۔[۴]

---

۱ ۔ سورۂ آل عمران ۳ ، آیت ۱۱۸ ۔

۲ ۔ یہاں کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے ، ترجمہ کے لحاظ سے یہی ''اند'' کی جگہ ''نیند'' یا ''نیستند'' ہونا چاہیے ۔

۳ ۔ ابو موسیٰ اشعری (وفات کا سال ۴۲ تا ۵۲ ہے) ان اکابر صحابہ میں تھے جن کو سابقین اولین میں ہونے کا فخر ہے ، بعض روایتوں کے مطابق یہ مہاجرین حبشہ میں شامل تھے۔ قرآن اس خوبی سے پڑھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو مزامیر داؤد میں سے ایک عطا ہوا ہے ، جنگ صفین کے موقع پر حضرت علی کی طرف سے ثالث تھے ، اپنے دور خلافت میں امیر معاویہ نے ان کو یہ پیش کش کی کہ اگر وہ اُن شرائط پر بیعت کر لیں جن پر عمرو بن العاص نے کی ہے تو وہ ایک کو کوفہ اور دوسرے کو بصرہ کا حاکم بنا دیں گے لیکن ابو موسیٰ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میری کوئی ضرورت ایسی نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو اور میرے لیے دونی دروازہ بند نہیں (دیکھو ''طبقات ابن سعد'' ۔ جلد چہارم ۔ صفحہ ۷۸ ۔ ۸۶) و ''تہذیب التہذیب'' ۔ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ ۔ ۳۶۳) ۔

Marfat.com

گر از دوزخ ہمی ترسم بمال کس مشو غرہ
کہ این جا صورتش نار است ، آنجا شکل اژدرہا

بستم : عادت کفار بجاآوردن و خود را با ایشان مشبہ ساختن ، مثل آنکہ عیدہای[۴] و موسمہای ایشان را برپا دارند و لباس و بازی و عبادت و دیگر شعارہای[۴] شریک ایشان شوند قولہ تعالیٰ :

''و رھبانیۃن ابتدعوھا ما کتبنٰھا علیھم[۱]''

آنچہ این نافرمان کردند رہبانیتی بود ، ایشان خود آن را در دین اسلام پیدا آوردند ، و ما بر ایشان شروع نہ ساختہ بودیم و رہبانیۃ روش و رسم دین نصاریٰ است و جای[۴] دیگر می فرماید قولہ تعالیٰ :

''و قد دخلوا بالکفر و ھم قد خرجوا بہ[۲]''

اول مرۃ ہر آئنہ در آرند این منافقان و مرتدان در احکام کفر و تحقیق در آمدند و حال آنکہ ایشان بر آمدہ بودند از رسوم کفار در اول بار ، قال علیہ السلام من تشبہ[۳] بقوم فھو منھم ہر کہ خود را بقومی مشابہ سازد او ازان است ، شنیدہ باشی کہ مسخرہ فرعون موسیٰ علیہ السلام را تقلید می کرد و روز غرق فرعون چون قبطیان در نیل فرو رفتند آن مسخرہ نجات یافت موسیٰ علیہ السلام مناجات کرد کہ خداوندا ! از ہمہ این مسخرہ مرا بیشتر بتقلید ایذا رسانیدہ بود چرا اورا نگرفتی ، فرمان آمد کہ ''موسیٰ ! تو دوست مای[۴] او تقلید تو می نمود و کسی کہ تقلید دوست ما بکند اورا چون ہلاک کنم[۳] ۔''

بیست و یکم : مسجد ویران ساختن بی نیت تعمیر ، اما اگر مسجد کہنہ را بقصد مرمت خراب سازند رواست بشرط آنکہ تاخیر در تعمیرش

---

۱ سورۃ الحدید ۵۷ ، آیت ۲۷ ۔
۲ ۔ سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۶۱ ۔
۳ ۔ متن میں ''تشبیھہ'' ہے ۔
۴ ۔ نو روز کے جشن وغیرہ کی رسوم ، اکبر ہی کے عہد میں جاری ہوئیں ۔

نه کنند و شاید مرمت مسجد کهنه ثواب بیشتر داشته باشد نسبت بتجدید عمارت ، قوله تعالیٰ :

"انما یعمر مسٰجد الله من امن بالله و الیوم الاخر[۱] ۔"

جز این نیست که تعمیر مساجد نه خواهد کرد مگر همان کس که ایمان بخدا و روز جزا داشته خواهد بود و کسی که ایمان نه دارد او عمارت مسجد نه خواهد کرد ، بلکه در خرابی آن خواهد کوشید قوله تعالیٰ :

"و من اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه و سعیٰ فی خرابها[۲]"

کیست ظالم تر از آن کس که منع کند مردم از ذکر نام خدای تعالیٰ در مسجد و کوشش در خرابی می نماید [ص : ۶۸] و جزای ایشان رسوای و بدنامی است در دنیا و عذابی عظیم است در آخرت و قصه اصحاب فیل و طیرا ابابیل[۳] دلیلی است روشن و نیز چون ضد بضد ظاهر می شود ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔[۴] پس هر گاه که بنای بت خانه از علامات کفر باشد لازم می آید که تخریب مسجد هم از علامات کفر و خراب ساختن دیگر شعایر اسلام نیز مثل خانقاه و رباط و قبر و خیرات جاری هم ازین مقوله است ، چنانکه لفظی چند باین مضمون گفته آید ، لمولفه :

ای ز تو مقصورۀ و مسجد خراب
بتکده و میکده را فتح باب

---

۱ - سورۂ توبه ۹ ، آیت ۱۶ ۔

۲ - سورۂ البقره ۲ ، ۱۱۴ ۔

۳ - اشاره به سورۂ فیل ۱۰۵ ۔ مختصراً قصه یہ ہے کہ حبشہ کی طرف سے یمن کا حاکم ابرہہ تھا ، اس نے صنعاء میں ایک گرجا اس غرض سے بنایا تھا کہ عرب کے لوگ کعبہ کی بجائے وہاں حج کے لیے آئیں ، لیکن ایسا نہ ہوا ۔ اس غرصے میں اس نے کعبہ کو منہدم کرنے کے لیے مکہ پر حملہ کیا ، مگر بعض چھوٹے چھوٹے پرندوں نے اتنی کنکریاں برسائیں کہ لشکر کا اکثر حصہ تباہ ہو گیا ۔ یہ واقعہ آنحضرت ؐ کی ولادت سے پچپن دن پہلے ہوا تھا ۔

Marfat.com

خانہ دیوث شدہ بیت الحرام

خانہ دین را زتو نی در نہ بام

عمر گذشت از اجل اندیشہ کن

عاقبت اندیشی را پیشہ کن

گر چہ ہمہ جنگ خدا داشتی

آشتی کنز ہمہ بہ آشتی

قولہ تعالیٰ :

"و لو لا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مسجد[1]"

اگر نہ آن بودی کہ حق تعالیٰ بعضی بندگان اخیار را برای دفع اشرار می گماشت ہر آئنہ صوامع و کنشتہا و نمازہا و مسجدہا ویرانی می یافت و ہر کس کہ غلبہ می بود ، معابد دین مخالف خود را و ؟ خراب می ساخت و مراد ازین ہمہ معابد کہ مذکور شد معابد اہل توریت و انجیل و فرقان است بطریق لف و نشر و ہدم صوامع و کنالیس قبل از ظہور دین اسلام در دین دیگران جایز نہ بود بخلاف بتخانہا و آتش کدۂ مجوس و ہنود کہ اینہا بواسطہ آنکہ در آن ادیان حقہ ہیچ گاہ داخل نہ بودند معابد ایشان داخل معابد نیستند ، و بجہت صورت پرستی درین زمان کنالیس نصاری نیز حکم بتخانہا دارد و حکم این است کہ در عرب ہیچ بتخانہ را نگذارند خواہ نو باشد خواہ کہنہ باشد چنانچہ از ہیچ کافری در آن جا غیر از اسلام قبول نہ کنند و اشارت باین معنی کردہ :

چون بتکدۂ کہنہ نزدیکی کعبہ

گویا کہ خدا خواست کہ آباد نہ باشد

---

۱ - سورۃ الحج ۲۲ ، آیت ۴۰ -

Marfat.com

و در عرب اگر کفار خواهند که بتخانه بنا سازند مانع باید آمد و اگر پیش از زمان اسلام تعمیر یافته باشد در هدم آن اختلاف است ، و در مذهب حنفیه اظهر این است که گذاشتن آن جایز است و این حکم در بتخانهای شهرهاست ، اما در دیها وسعت است و الله اعلم :

و از غرایب حکایات که در تواریخ آورده اند این است که در زمان امیر طاهر بن حسین[1] [ص : ٦٩] مسلمانان شهر هری مسجد کهنه را که کنیسه کهنه در جوار داشت خواستند که تعمیر مسجد کنند بتخانه را نیز ویران کردند ، یهودیان در عراق رفته نزد امیر طاهر داد خواه شدند که در عهد شما بر ما این چنین ستم می شود ، امیر طاهر فرمانی بحاکم خراسان نوشت که اگر بتخانه کهنه باشد ، نه گذارند که کسی آن را هدم نماید - مسلمانان این خبر شنیده هجوم عام آوردند و مسجد را شباشب تعمیر نموده صحن بتخانه را داخل مسجد ساختند و بصباح سه هزار سر معمر مقبول الشهادت بیک اتفاق پیش حاکم گواهی دادند که این مسجد بهمین وضع و طرح و صفت که هست از قدیم الایام بود و بتخانه بنظر ما نیامده و حاکم بگواهی ایشان عمل نموده دیگر متعرض آن جماعه نه شد والله اعلم -

و هرگاه که حکم هدم مسجد معلوم شد خانه ساختن و جنب در آمدن در مسجد و چرکین کردن آن و سخن دنیا در آن گفتن ازین قیاس باید کرد - تا بدیگر شعارها چه رسد و در حدیث آمده که هر که سخن دنیا در مسجد بگوید عبادت چهل ساله او هبط می شود و بعضی همچنین تاویل می کنند که چون بندهٔ مومن بنیت عبادت در مسجد می آید ثواب طاعت چهل ساله بنام او می نویسند و چون سخن دنیا گوید همان ثواب بر طرف می شود و از برای این معنی گفته اند که هر وقتی که در مسجد برود نیت اعتکاف باید کرد و معتکف را جایز است که سخن دنیا در مسجد

---

۱ - طاہر ابن حسین ، خراسان میں خلیفہ مامون کی طرف سے ۸۱۰ء میں حاکم ہو کر آیا تھا ، بعد میں نیم خود مختار حکومت قائم کر لی تھی ، طاہری خاندان اسی کے نام پر ہے -

Marfat.com

بکند و بخورد و بیا شلمد چنانچہ صواب (ثواب ؟) طاعت باعتبار اوقات و امکنہ و اشخاص متضاعف می شود ، ہمچنان عقوبت معصیت نیز باعتبار آن سہ چیز قوۃ و ضعف می گیرد ، مثلاً فرق بسیار است میان عبارتی (عبادتی ؟) کہ سیدی یا عالمی در ماہ رمضان بخانہ کعبہ بکند تا عبادتی کہ غیر ایشان بجای دیگر در وقتی دیگر بجای آرد ، قیاس معصیت نیز بر ہمین است :

شراب از دست شاہد بین بمسجد
حرام اندر حرام اندر حرام است

دیگری گفتہ :

زنان با حایض اندر ماہ رمضان
حرام اندر حرام اندر حرام است

بیست و دوم : تغیر قبلہ قولہ تعالیٰ :

"فول وجهک شطرالمسجد الحرام ؕو حیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره "۱""

روی آرای محمد ! وقت نماز بجانب مسجد حرام کہ کعبہ معظم باشد و روی آریدای مسلمانان ! ہر جا کہ باشید بجانب آن مسجد و در حدیث آمدہ کہ ہر کہ نماز باین رکوع و سجود کہ ہست بگذارد چنانکہ ما می گذاریم و روی بقبلہ ما بیارد [ص : ۰۷] و ذبح کردہ ما بخورد او مسلمان است کہ در عہدہ خدای تعالیٰ روا نیست ، برین تقدیر کہ درین سہ چیز بما شریک باشد در احکام دنیای با ما متحد است ، اگر اسلام و از روی اخلاص است در احکام آخرت نیز با ما شریک است و اگر از روی نفاق است روا نیست کہ حکم بر کفر وی بکنم و اورا برنجانم و در آخرت معاملہ او با خدای عز و جل است و جای او در درکہ اسفل :

۱ - سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۱۴۴ -

Marfat.com

با دو قبله در ره توحید نه توان رفت راست
یا رضای[4] دوست باشد یا ہوای[5] خویشتن

و حضرت مقدسه مقتدی الانام شیخ الاسلام احمد جام[1] قدس الله روحه در کتاب "مفتاح النجات" که آن را سه بار در خواب بر حضرت محمد مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم عرض کرده و آنحضرت فرموده که ہذا مذہبی ، آورده که اہل سنت و جماعت را مسایل بسیار است که دانستن آن فریضه است ، اما اصل آن ہمه ده است ، ازانجمله این است که ہرکه از اہل قبله بمیرد و نماز جنازه گذاشتن برو نه گذارند و یکی را از اہل توحید کافر بگویند و کاتب سطور انشاء الله العزیز این ده اصل را بتیمنا بجای[6] خویش خواہد آورد :

حکایت : آورده اند که رسول علیه السلام اسامه[2] غیر مشہور و بقولی ، مقداد[3] رضی الله عنہما را بجانب فدک سردار لشکری ساخته بر بعضی از قبایل عرب نامزد گردانید ، او شبخون کرد و در وقت صباح غارت باموال و مواشی آن جماعه آورد ، یکی از آن میان کلمه گویان و سلام کنان پیش آمد ، اسامه حکم بکشتن او فرمود و شتر و غنم اورا غنیمت گرفت ، و این مقتول خود مرداس نام داشت که شرف اسلام دریافته در آن قبیله

۱- شیخ الاسلام احمد جام ، آنحضرت کے صحابی حضرت جریر ابن عبدالله البجلی کی اولاد میں سے تھے ، ۴۴۱ھ میں پیدا ہوے اور ۵۳۶ھ میں وفات پائی - ابتدائے عمر میں شراب وغیرہ پیتے تھے - بائیس سال کی عمر میں توبہ کی اور چالیس سال کی عمر میں بحیثیت شیخ مشہور ہوئے - شیخ ابو سعید ابی الخیر کی وساطت سے حضرت صدیق اکبر کا خرقہ پہنچا جس کی تفصیل مولانا جامی نے "نفحات الانس" میں دی ہے - "نفحات الانس" صفحہ ۴۰۵ - ۴۱۷ -

۲ - اسامہ بن زید ابن حارثہ (ف - ۵۴ھ) نے جنگ حنین میں شجاعت کا مظاہرہ کیا تھا ، حضرت ابوبکر کے عہد میں جنگ موتہ کے لیے انہی کی سرکردگی میں لشکر بھیجا گیا تھا یہ تو مشہور ہیں ، لیکن غیر معروف اسامہ ، نام کے کئی اور صحابی بھی ہیں جن کا ذکر "الاصابہ" (صفحہ ۴۵ - ۴۷) میں موجود ہے -

۳ - حضرت مقداد ابن عمرو ، مہاجرین حبشہ میں شامل تھے ، غزوۂ بدر

(بقیہ نوٹ آئندہ صفحہ پر)

Marfat.com

رفتہ بود پیش ازان کہ آن لشکر باز گردد این خبر بآن سرور عالم علیہ السلام رسید - چون اسامہ بملازمت آنحضرت رفت و سلام کرد روی مبارک ازو گردانید و جواب باز نہ داد ، بعد ازانکہ الحاح بسیار نمود و گفت ''کدام تقصیر از من بوجود آمدہ کہ مستوجب این ہمہ اعراض و اعتراض شدہ ام ؟'' حضرت فرمود ''من از برای این معنی مبعوث شدہ ام تا بحندین محنت مردم را از راہ ضلالت بہدایت آرم و تو کسی را کہ ایمان عرض می کند می کشی - آن اعرابی را کہ کلمہ گویان پیش تو آمدہ چرا کشتی ؟'' گفت ''او منافق بود وکلمہ از [ص : ۱۷] جہت نگاہ داشت جان و مال خود بر زبان می راند - اما دل اورا ازان خبر نہ بود -'' آن سرور علیہ السلام فرمود ''مگر تو دل اورا شگافتہ بودی'' و این آیت نازل گشت :

''لا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومناً - تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا - فعند اللہ مغانم کثیرۃ [۱]''

و مگوئید کسی را کہ کلمہ دین اسلام یا لفظ ''السلام علیکم'' بر شما بخواند کہ تو مومن نیستی - چہ ازین بدگمانی شما متاع زندگی دنیا می خواہید و خدای تعالیٰ از شما آخرت می خواہد و نزد او غنیمت ہا بسیار است :

و مثل این قصہ از صحابی دیگر کہ نام او محلم [۲] بر وزن معلم بن

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ)

میں شریک ہوئے - وفات ۳۴ھ میں ہوئی - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی - مزید حالات کے لیے دیکھیے ''طبقات ابن سعد'' جلد سوم ، جزو اول صفحہ ۱۱۴ - ۱۱۶ -

۱ - سورۃ النسا ۴ ، آیت ۹۴ -

۲ - محلم ابن جثامہ اللیثی کے متعلق ابن حجر نے ''الاصابہ'' (صفحہ - ۷۴۷) میں لکھا ہے کہ اس میں شک ظاہر کیا گیا ہے کہ جس نے عامر ابن الاضبط کو قتل کیا وہ یہی محلم تھے یا اس نام کا کوئی اور شخص تھا - قاتل کی لاش قبر سے دو مرتبہ باہر نکل آئی تھی - لیکن محلم ابن جثامہ کے بارے میں ابن السکن کا قول ہے کہ محلم ابن جثامہ کا عبداللہ ابن زبیر کے زمانے میں حمص میں انتقال ہوا -

Marfat.com

جثامہ بر وزن علامہ بود رضی اللہ عنہ واقع شد و آن چنان بود کہ آن سرور علیہ السلام اورا در سریہ فرستاد تا بر قبیلہ تاخت و این خبر پیش از مراجعت سریہ بحضرت خیرالبریہ علیہ الف صلوۃ و الف تحیہ رسید ، چون محلم بہ ملازمت آمد سلام کرد فرمود "لاغفر اللہ لک آن مومن را چرا کشتی ؟" محلم گفت "او منافق بود" و بعضی گویند کہ محلم را با وی کینہ دیرینہ بود ، بعد ازان حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اورا عتاب بغایت فرمود ، ومحلم از نہایت غصہ و غم و خجالت بعد از ہفتہ ملول و محزون شد و جہان بیماری از جہان گذشت و نظر بقول امام زاہدی رحمہ اللہ این متوفی اسامہ غیر متبنیٰ است و بعد از دفنش دیدند کہ از قبر بیرون افتادہ است ، بار دیگر مدفون ساختند باز بر آمد - چون قضیہ را جناب نبوت مآب معروض داشتند ، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بر سر قبر او تشریف بردند و خطاب با زمین فرمود کہ "فرعون و شداد و ثمود و عاد را در خود جای دادی ، محلم اثامہ خود با خدا و رسول خدا ایمان داشت اورا چرا جا نہ می دہی ؟" انگاہ زمین اورا قبول کرد و آن سرور برای او آمرزش خواست و بصحابہ رضی اللہ عنہم فرمود کہ "خدای تعالیٰ از برای شرف کلمۂ اسلام شما را تنبیہ فرمود بدین تا بقتل کسی کہ ایمان ظاہر سازد ، دلیر نہ باشید ، چہ بر حق سبحانہ و تعالیٰ ابقاء ہزار کافر بر کفر آسان تر است از کشتن یک کسی کہ کلمۂ اسلام بر زبان آوردہ باشد ، شما را با نیت ہای [ص : ۴۷] مردم ہیچ کاری نیست ۔"

و ہر گاہ کہ حکم بغیر قبلہ معلوم شد حکم بول و غایط و پا سوی قبلہ دراز کردن و تف بجانب آن انداختن نیز بقیاس معلوم توان کرد کہ چہ حال دارد ۔

حکایت : آوردہ آند کہ امام بخاری[1] رحمہ اللہ صاحب "صحیح" کہ بعد از کتاب اللہ ہیچ کتابی دیگر صحیح تر ازو و "صحیح مسلم" تصنیف نہ شدہ است - ہر جا کہ می شنیدی کہ محدثی حدیثی از رسول علیہ السلام یاد دارد و مسافت ہای بعید بمحنت ہای بسیار طی می کردہ نزد او می

---

۱ - امام بخاری محمد الجعفی کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے - مجموعۂ حدیث یعنی صحیح بخاری کے علاوہ ان کی تصانیف میں 'تاریخ الکبیر' بھی قابل ذکر ہے ۔

Marfat.com

رفت و سند درست تا اورا نشان دادند که فلان دیار محدثی بسند عالی چند صد حدیث استحضار دارد ۔ امام بعد از سفر دو سه ماہه راه بشهر آن محدث رسید و از سپاہی او دریافت که بغایت فر حشمت و عظمت دارد و او گفت مرحبا ترا که چندین احادیث صحیح الاسناد از مصطفٰی صلی اللہ علیه وسلم یاد داشتم و اہل آن می خواستم ، ناگاه در اثناء محاوره آن محدث تف بجانب قبله انداخت و امام فی الحال ''انا للہ و انا الیه راجعون'' گفت و برخاست ۔ او ہر چند مبالغه و الحاح نمود قبول نه کرد و جواب داد که ''حیف مشقت چندین ماہهٔ من ضایع شد و اگر می دانستم که تو در دین پیغمبر علیه السلام این چنین دلیر و بی ادب بودهٔ برای چه آمدم ۔ حالا مرا بر اسناد تو اعتماد نه ماند ۔''

و نیز می گویند بعد ارتکاب سفر دور و دراز بخدمت محدثی رفت که او بسیار عالی شان بود ۔ بعد از ملاقات دید که بجهت گرفتن اسپ رمیدهٔ خویش دامن بدو دست گرفته چنان می نمود که مگر دران جا دانه خوابد بود ۔ امام بخاری بر خواست و باو گفت ''ہرگاه که تو در حق بی زبان حیله و مکری اندیشیده باشی احتمال دارد که بر رسول علیه السلام و کلام صدق انجام وی نیز تلبیسی کنی'' و شیخ ابن حجر[۱] باقی مناقب اورا قریب یک جزو در مقدمه ''شرح مشکوة'' نوشته ازان جا کمالات او می توان دانست ۔

بیست و سیم : حلال را حرام و حرام را حلال دانستن و مراد ازین حرام آن است که آن بنص قطعی ثابت شده باشد ، چون خوردن خمر و خوک و زنا و امثال آن که اجماع امت بر آن منعقد شده است ۔ اما اگر حرام مختلف فیه باشد مثل مثلث و سوسمار و متعه که اول نزد حنیفه و ثانی نزد شافعیه و ثالث نزد مالکیه رحمهم اللہ مباح است و در حرمت ہر کدام آنها

---

۱ - شیخ ابن حجر (۷۷۳ - ۸۵۲ھ) نام شهاب الدین ابو الفضل احمد ابن علی تھا ، حدیث و رجال کے مشہور اور عظیم ماہر تھے - انھوں نے ''صحیح بخاری'' کی شرح ''فتح الباری'' لکھی ہے - شاید مصنف کا اشارہ اسی طرف ہے ، فن رجال میں ''الاصابه'' ، ''تہذیب'' ، اور ''طبقات المدلسین'' ان کی مشہور اور مستند تصنیفات ہیں -

Marfat.com

اختلاف است درین صورت عنداللہ بتحلیل حرامی و [ص : ۳۷] تحریم حلالی ظاہرا ماخوذ نہ باشد ، بچہ قیاس شرعی را در این جا مباحی است و گفتہ اند کہ اگر از تمام مجتہدان این است یک کس بحلت فعلی و دیگران بحرمت آن قایل شدہ باشند ، روز قیامت ہر کسی کہ آن فعل را بکند عذاب نہ خواہد بود و از ہم این جہت در حدیث آمدہ کہ "اختلاف امتی رحمۃ اللہ" یعنی از جہت شرفی کہ است مرا است اختلاف ایشان ہم رحمت است و اتفاق خود بطریق اولی ، شیخ العطار[1] روح اللہ روحہ می فرماید :

اختلاف امت آمد رحمتش

خود چہ باشد اتفاق امتش

آری این قدر ہست کہ در بعضی احکام دنیوی بر مرتکب این گونہ حرام شاید از جہت مصلحت تعزیری و گرفت و گیری باشد ۔ مثلاً در

---

۱ - شیخ فرید الدین عطار نیشا پوری : (ف - ۱۲۳۰ء) مشہور صوفی بزرگ اور شاعر تھے ، یہ بیان کیا گیا ہے کہ منگولوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے ، جس نے گرفتار کیا تھا وہ ان کو لیے جا رہا تھا کہ ایک شخص ملا بڑی رقم دے کر ان کو خریدنا چاہتا تھا ، یہ بولے کہ "یہ قیمت قبول نہ کرو ، میری قیمت اس سے زیادہ ہے" اس کے بعد دوسرے شخص نے گھاس کی گٹھری کے بدلے میں خریدنا چاہا ، خواجہ صاحب نے کہا ، "ضرور فروخت کر دو ، میری قیمت اس سے کم ہے -" منگول کو غصہ آیا اور ان کو قتل کر دیا ، مگر جب ان کی عظمت کا حال اس پر ظاہر ہوا تو توبہ کی اور ان کے مزار کا مجاور ہو گیا - مولانا شبلی ("شعر العجم" - جلد دوم صفحہ - ۹ - ۱۰) نے اس کی تشریح یہ کی ہے کہ خواجہ صاحب کا اشارہ قرآن کی ان دو آیتوں کی طرف تھا جن میں انسان کی بزرگی اور شرف اور اس کے تنزل کا ذکر ہے - یعنی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور دوسری ثم رددناہ اسفل سافلین -

خواجہ صاحب متعدد کتابوں کے مصنف ہیں - نثر میں "تذکرۃ الاولیا" اور نظم میں "مثنوی منطق الطیر" بہت مشہور ہیں -

Marfat.com

دیار حنفی بر مرتکب متعه اگر بامضای قاضی نه باشد اعتراض و تعزیر پست با آنکه بکفر نیست ، و ہم چنین در دیار شافعیه بر مشارب مثلث ، علی هذا القیاس و این بابی است وسیع قوله تعالی :

"یآیها الذین آمنوا لا تحرموا طیبت مآ احل الله لکم و لا تعتدوا - ان الله لا یحب المعتدین -"[1]

(ای مومنان حرام مسازید بر خود چیز ہای پاکیزه را که خدای تعالی آنها را بر شما حلال گردانیده است و لیکن از حد مگذرانید و ہیچ چیزی را بافراط مرسانید که حق سبحانه و تعالی مفرطان را دوست نه می دارد) -

و نزول این آیت در شان جماعت از بزرگان صحابه است رضی الله عنهم که در خانه عثمان[2] ابن مظعون جمع آمده می گفتند که "قبل ازین دلهای ما نرم بود و ہر زمانی که آیت قرآنی در ابتدای اسلام می شنودیم اشکهای از چشمهای ما روان می شد ، حالا آن لذت درد در خود نه می یابیم سبب این چه باشد ، بعضی گفتند "از بس که ہر روز گوشت می خوریم چربی آن در دلهای ما فرو رفته و سیاه ساخته" و دیگری گفت که "از جهت کثرت جماع و محبت عیال و اطفال این شقاوت و قساوت مارا دریافته" و دیگری گفته که "مگر این غفلت ما از بسیاری خواب است" و دیگری گفته که "شب و روز گفتگوی دنیا جلادی است یاد خدا را از خاطر ہای ما برده" ہر کدام چیزہا گفته اند ، آخر ہمه باتفاق سوگند خورده اند که بعد ازین گوشت نه خوریم و شبها در خواب نه رویم و با کسی سخن دنیا نه گوئیم تا نه باشد که بحالت اصلی باز آئیم" :

بمعشوق حقیقی در ازل چون بسته ام پیمان
بعشقی دیگران نه بود مناسب نقض پیمانش

---

۱ - سورة المائده ۵ ، آیت ۸۷ -

۲ - عثمان ابن مظعون : اکابر صحابہ میں تھے ، چودھویں نمبر پر اسلام لائے تھے - مہاجرین حبشہ میں شامل تھے ، جنگ بدر میں شریک تھے ، مدینہ میں مہاجرین میں سب سے پہلے وفات پائی - دیکھو "الاصابہ" صفحہ ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ -

Marfat.com

برین قرار و عهد متفرق شده اند و عثمان بن مظعون که صاحب خانه بود فی الحال بستر های خود را جدا ساخته [ص : ۳۷] و از زن و فرزند خویش دوری گزیده بایشان حرف اصلا نه می زد ـ آن عورت ازین حروف و حکایت ایشان مطلع شده و اطفال را برداشته نزد آن سرور صلی الله علیه وسلم آمده و گریان گریان معروض داشته که یا رسول الله شوهر من مرا خود ترک داده ـ اما حال این طفلان بی چاره چه خواهد شد و تربیت ایشان که خواهد کرد ـ قصه را به تمام باز نمود و زنان یاران دیگر هم عهد نیز شکایت ازشوهران پیش آنحضرت علیه السلام برده و در خانها غلغله و فریاد برخواست تا آنکه پیغمبر علیه السلام ایشان را طلبیده و فرمود که شما از من بهتر در راه خدا نه خواهید بود و من گوشت قدید می خورم و سخن دنیا بقدر ضرورت می گویم ـ شما نیز هم چنین باشید ـ غایتش از حد مگذرانید و یک روز روزه دارید و یک روز افطار بکنید و پارهٔ از شب بخواب روید و پاره بنماز تهجد مشغول باشید ، و این آیه را که گذشت بر ایشان خواند ، عارفی گفته :

بزهد و ورع کوش و صدق و صفا
و لیکن میفزای بر مصطفیٰ

[کتب پیشینیان خواندن]

بیست چهارم : کتب پیشینیان خواندان قوله تعالیٰ :

"یحرفون الکلم عن مواضعه"[1]

(تحریف می کنند این اہل کتاب عبارتها از محال خود و احکام الٰہی را از پیش خود تغیر می دہند) و جای دیگر فرموده :

"و یقولون هو من عند الله و ما هو من عند الله ـ"[2]

(نوشته خود را می گویند که این از خدا است و حال آنکه از خدا نیست) و مراد ازین کتب آسمانی آن است که بر انبیا فرود آمده باشد نه آنکه

---

۱ ـ سورة النساء ۴ ، آیت ۴۶ ـ سورة المائده ۵ ، آیت ۱۳ ـ
۲ ـ سورة آل عمران ۳ ، آیت ۷۸ ـ

Marfat.com

مجوسیان[1] و خطابیان[2] و ہندوان و غیر ایشان دعوی کتاب می کنند ، چہ ایشان بوحی قایل نیستند ، پس مزخرفات این طایفہ از قبیل تلقینات[3] (؟) شیطانی است نہ تعلیمات ربانی و باعث نہی از خواندن کتب مقدمین دو چیز است ، یکی آنکہ چون اکثر از احکام آن درین دین منسوخ است پس در خواندن آن اہتمال (احتمال ؟) فساد عقاید اہل اسلام است ، و کسی کہ ضعف یقین دارد شاید کہ در شک افتد و بگوید کہ چون این کلام خدا است و بر پیغمبران نازل شدہ و این فعلی مخصوص در زمان پیغبر ، مباح بودہ ، پس اگر کسی مرتکب آن باشد چرا بزہ کار گردد و حکم سابق چرا نسخ یابد کہ بظاہر ثقہ[4] است و این قیاس او باطل است ، چہ نسخ بیان انتہای مدت حکمی است بحکمی دیگر از جہت رعایت مصلحتی نسبت بقومی نظر بوقتی ، چنانچہ پادشاہی عادل مدبری [ص : ۵۷] مثلاً وقتی از اوقات نظر بضعف حال رعیتی[5] حکمی نویسد کہ از خراج این قدر بایشان بخشیدم و این حکم چند گاہ ما تو (؟) گشت و نسبت بصورت حال ہمان رعیت را بعد از چندگاہ مثالی نویسد کہ این مقدار محصول بر ایشان زیادہ ساختم ، درین ہر دو صورت ہیچ سفہ لازم نہ می آمد و عمل بفرمودۂ او بہر دو صفت واجب است ، ہم چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ بعلم قدیم ازلی خود دانستہ بود کہ بعض احکام نسبت باقی لایق است و باقی دیگر نہ ، بنابران بعضی ایشان را بر امم سابق حرام گردانید و بر

---

۱ - مجوسیان : زرتشت کے متبعین جو آگ کی پرستش کرتے ہیں -

۲ - خطابیان : ایک فرقہ تھا جس کا بانی ابو الخطاب الاجدع (۲۰۲ - ۷۶۵ء) اس کا خاص عقیدہ حلول کا تھا ، یعنی خدا کی روح انسان کے اندر داخل ہو جاتی ہے- چنانچہ میرے اندر بھی داخل ہو گئی ہے ، لوگ اس کے خلاف ہو گئے اور پکڑ کر جلا دیا ، اس کا سر بغداد بھیج دیا گیا -

۳ - متن میں "تلقیفات" ہے -

۴ - متن میں "ثقہ" ہے -

۵ - متن میں "راعی" ہے -

Marfat.com

ما حلال و بعضی بر عکس آن ، چنانچه شراب مثلاً در زمان پیغبران دیگر علیہم السلام مباح بود و برین امت بعلو فطرت و کمال زیرکی ایشان حرام ساخت تا ایشان جوہر عقل شریف خود را کہ مشعلہ از نور الٰہی است باین آب پلید نہ کشند ، و امتیان دیگر چون سادہ لوح بودند و فراست ایشان باین مشابہ نہ بود پس خوردن و نا خوردن شراب را بر ایشان مساوی داشت و نہ می توان گفت اگر خوردن شراب فعل حسن بود بر ما چرا حرام کرد و اگر قبیح بود چرا بر ایشان حلال ساخت ۔

دوم آنکہ چون در آن کتب از جہت عدم اعجاز عبارت تحریف بسیار رفتہ است اعتماد بر آن نہ ماندہ و در حدیث صحیح است کہ اہل کتاب توریت را بعربیہ ترجمہ می کردند ، تا اہل اسلام بشنوند ۔ رسول علیہ السلام فرمود کہ اہل کتاب را نہ تصدیق نمایند نہ تکذیب ، بلکہ بگویند : "امنا باللہ و ما انزل الینا" ، بخدای ایمان آوردیم و آنچہ بما فرستادہ است و نیز در صحاح آمدہ کہ روزی فاروق رضی اللہ عنہ نسخہ از توریت آوردہ با رسول علیہ السلام گفت کہ این توریت است و آن را می خواند و در بشرہ مبارک رسول علیہ السلام ہر زمان از غضب تغیری می رفت ، و صدیق رضی اللہ عنہ برین معنی اطلاع یافت و دعای بد بر فاروق رضی اللہ عنہ ، چنانچہ عبادت (عادت ؟) عرب است ، کرد و گفت مادر تو بر تو بگریاد ! آیا بجانب روی پیغمبر نہ می بینی کہ چہ رنگ دارد ، فاروق ازان حالت مطلع شد و گفت پناہ می گیرم از غضب خدا و غضب رسول خدا و راضی شدم بخدای خدا و نبوت پیغمبر و دین اسلام ، انگاہ پیغمبر علیہ السلام فرمود سوگند بخدای کہ جان من در قبضہ قدرت اوست اگر موسی درین زمان پیدا شود شما [ص : ۴۶] پیروی بکنید و مرا بگذارید ، البتہ گمراہ می شوید و اگر او زندہ می بود و نوبت نبوت مرا در می یافت البتہ غیر از متابعت من اورا چارہ نہ می بود :

نگار من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

[سب اہل بیت]

بیست و پنجم : سب اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و

Marfat.com

ازواج او رضی اللہ عنہم ، خصوصاً قذف بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہ آن بدلیل قطعی کہ نص کتاب باشد کفر است - چہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہقدہ آیت در بیان پاکی او فرستادہ است ، قولہ تعالیٰ :

''ان الذین جآء وا بالافک عصبة منکم - لا تحسبوہ شراً لکم - بل ہو خیر لکم - لکل امریٔ منہم ما اکتسب من الاثم - و الذی تولیٰ کبرہ منہم لہ عذاب عظیم ۱''

باتفاق مفسران این آیت و انتہائ دیگر کہ بعد ازو ست در شان عایشہ رضی اللہ عنہا در وقتی کہ عبداللہ بن ابی سلول منافق و چہار کس دیگر برو افترا کردند نازل گشتہ و آن قصہ افک مشہور است - می فرماید کہ بدرستی کہ آنانکہ آوردند دروغ بزرگ را در شان عایشہ رضی اللہ عنہا گروہی اند از شما - مپندارید ای اہل بیت آن بہتان را از برائ خود بلکہ بہتر است شما را از ہر چہ توان گفت بجہت آنکہ ثواب عظیم است تہمت یافتن و در براءت شما آیتہا نازل شدہ کہ تا قام قیامت خواہند خواند و تعظیم کرامت شما بر ہمہ ظاہر گشت و وعید و تہدید شدید دربارہ دروغ گویان وقوع یافت چہ ہر یکی را ازین مفتریان جزائ آن چیز است کہ کسب کردہ اند از گناہ بقدر خوض او و آنکس کہ فرا گرفتہ معظم آن سخن را از آن جماعت یعنی ابن ابی۲ سلول منافق مراو راست عذابی بزرگ ہم در دنیا و ہم د، آخرت تا آنکہ حد قذف خورد و مردود الشہادت

---

۱ - سورة النور ۲۴ ، آیت ۱۱ -

(ترجمہ : جو لوگ لائے ہیں یہ طوفان ، تم ہی میں ایک جماعت ہیں - تم اس کو نہ سمجھو برا ، اپنے حق میں ، بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں - ہر آدمی کے لیے ان میں سے وہ ہے ، جتنا اس نے گناہ کمایا اور جس نے اٹھایا ہے اس کا بڑا بوجھ ، اس کے واسطے بڑا عذاب ہے) -

۲ - عبداللہ ابن ابی ابن سلول ، منافقین مدینہ کا سردار تھا - غزوہ احد سے اپنے ساتھیوں کو واپس لے گیا تھا -

Marfat.com

گشت و لعنت ابدی یافت و از جملہ آن جاعت حسان بن ثابت[۱] شاعر است رضی اللہ عنہ ۔ اگرچہ ازو آن فعل بی قصد واقع شدہ و تائب گردید اما در آخر عمر نابینا گشت و مسطح[۲] ابن اثاثہ پسر خالہ صدیق رضی اللہ عنہ کہ صدیق رضی اللہ عنہ ازو رنجیدہ وظیفہ ہر روزہ را ازو چند گاہ باز داشت و او آخر آخرالامر بہ ہر دو دست شل شدہ :

قولہ تعالیٰ :

''قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ ۔[۳]''

(بگو ای محمد نہ می خواہم از شما بر رسانیدن [ص : ۷۷] این پیغام ہیچ مزدی و ہیچ پیغمبری نیز از برای دعوت مزدی از است نہ خواستہ و

۱۔ حسان ابن ثابت خزرجی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں شعر کہتے تھے ۔ عرب کے مشہور شاعروں میں ہیں ، ان کی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ نہایت بزدل تھے ، چنانچہ ایک غزوہ کے موقع پر ، عورتوں اور بچوں کے ساتھ تھے کہ وہاں ایک یہودی آگیا ، آنحضرت کی پھوپھی حضرت صفیہ نے کہا :''حسان ، اس کو قتل کر دو'' انھوں نے جواب دیا : ''اے صفیہ تم مجھ کو جانتی ہو !'' حضرت صفیہ نے ایک لکڑی سے اس کا سر پھاڑ دیا اور ان سے کہا کہ اس کا مال لے لو اور اس کی لاش کو دشمنوں کی طرف پھینک آؤ ۔ مگر انھوں نے اس سے بھی انکار کر دیا ۔ چنانچہ حضرت صفیہ ۔ خود پھینک دی ۔ سال وفات میں اختلاف ہے ۔ ۴۰ھ سے ۶۰ھ تک بیان کیا گیا ہے ۔ عمر کم سے کم ایک سو بیس اور زیادہ سے زیادہ ایک سو چون بیان کی گئی ہے ۔ (دیکھو ''الاصابہ'' ۔ صفحہ ۔ ۶۶۷ - ۱۷)

۲ ۔ مسطح ابن اثاثہ : ان کا نام عوف تھا ، حضرت ابوبکر کی خالہ کے بیٹے تھے اور وہ ان کی مدد کرتے تھے ، جب وہ تہمت لگانے والوں میں شامل ہو گئے تو حضرت ابوبکر نے ان کی امداد بند کر دی ، مگر بعد میں جب قرآن کی آیت نازل ہوئی تو وہ امداد کا سلسلہ پھر شروع کر دیا ۔ مسطح کی وفات ۳۴ھ اور ۳۷ھ بتلائی گئی ہے ۔ (دیکھو ''الاصابہ'' ۔ صفحہ ۔ ۸۳۲ - ۳۳) مخطوطہ میں اثاثہ کی جگہ اثاثہ کتابت کی غلطی ہے ۔

۳ ۔ سورۃ الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۲۳ ۔

Marfat.com

نہ می خواہیم از شما مگر دوستی بر حق خویشانِ خویش) و نزول آیت این است کہ چون حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بمدینہ تشریف آوردہ اکابر انصار بخدمت آن سید اخیار آمدہ گفت ۔ تو پسر خواہرمائی و ما می بینیم کہ خرچ تو بسیار و حاصل بسیار کم است ۔ اگر فرمائی از اموال خویش بخوشی و رغبت تمام جمع کردہ بیاریم ۔ تا در حوایج خود صرف نمائی و خاطر عاطرت ازین ممر فارغ باشد ۔ این آیت نازل شد ۔ انگاہ صحابہ گفتند کہ یا رسول اللہ ! خویشان توکہ مارا مودت ایشان بایدکدام اند ۔ فرمودکہ علی و فاطمہ و دو پسر ایشان کہ مراد ازان امیرالمومنین حسن و حسین است رضی اللہ عنہم اجمعین[۱] :

و در حدیث آمدہ کہ فاطمہ گوشت پارہ ایست از من ہر کہ اورا رنجاند مرا رنجانیدہ باشد و جائی دیگر فرمود کہ حسن و حسین بہترین جوانان اند در بہشت و ہر دو ریحان من اند و جگر گوشہائی من ۔ ہر کہ ایشان را آزاردہد مرا آزردہ باشد و ہر کہ مرا آزارد خدای را در آزار داشتہ باشد و ہر کہ خدای را بیازارد جائی او در دوزخ است ۔ سبحان اللہ نہ می دانم کہ در مقابلہ این وعید و تہدید شدید خارجی بدبخت پلیدچہ عذر آمادہ و چہ بہانہ نہادہ باشد و چہ خوش گفت آنکہ گفت :

گر عشق حق خویش طلبؒ خواہد کرد

پس مدعیان را کہ ادب خواہد کرد

[سب صحابہ رسول اللہ ؐ]

ہمت و ششم : سب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفائی راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ قولہ تعالیٰ :

---

۱ ۔ اس آیت میں ''قربیٰ'' کی تفسیر پر اختلاف ہے ، اس کی تفسیر تین طرح کی گئی ہے یعنی قربیٰ سے مراد رسول اللہ کی قریش سے قرابت داری دوسرے معنی خدا سے قربت اور تیسرے اہل بیت رسول ۔ ان میں سے پہلے قول کو جو حضرت ابن عباس پر مبنی ہے مفسرین نے ترجیح دی ہے مثلاً دیکھو ''تفسیر ابن کثیر'' جلد ہشتم ۔ صفحہ ۲۷۰ ۔ نیز حاشیہ بر ترجمہ مولوی محمود الحسن از مولانا شبیر احمد عثمانی

Marfat.com

"و الذین جآء و من بعد هم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم ۵"[۱]

آنانکه آمدند یا می آیند از پس مهاجران و انصار یعنی تابعان صحابه تا روز قیامت می گویند ای پروردگار ما بیا مرز مارا و برادران ما را در دین ـ آنانکه پیشین گذشته اند بر ما بایمان و مگردان دلهای کینه و حسدی و خیانتی برای کسانی که گردیده اند پیش از ما که صحابه پیغمبر صلی الله علیه وسلم باشند ـ ای پروردگار به درستی که تو مهربانی و دعای مارا مستجاب کن و بخشیده مارا برحمت خود در زمره سابقان [ص : ۷۸]

در حیل (داخل؟) سازی ـ بنابران گفته اند هر کرا کینه یکی از صحابه در دل باشد از اہل این آیت نیست و از ثواب این دعا محروم است ـ و در حدیث آمده که دشنام مدہید اصحاب مرا زیرا که اگر شما مانند کوه احد در راه خدای تعالیٰ زر خالص خرچ کنید بمقدار نصف بلکه چار یک از صواب (ثواب ؟) ایشان ہم نه می رسد :

فصل : آیات و اخبارات و آثار و مناقب و فضایل اصحاب و ازواج و اہل بیت خصوصاً عشره مبشره رضی الله عنہم چندان وارد شده که اگر کسی جمع کند دفترہا شود و در عمرہا دراز از عہده رازیک حق گذاری ایشان که در باب نصرت رسول الله علیه السلام و رواج دین اسلام بجای آورده اند بذل جان و مال و مفارقت اہل و عیال نموده اند ـ بیرون نه توان آمدن و حق این است که گردسم شتران و اسپانی که کمترین صحابه رضی الله عنہم بران سوار شده در صحبت رسول الله سلام الله ثواب غزایافته است ، ہزار ہزار مرتبه بہتر و نزد خدای تعالیٰ دوست تر از طاعات و عبادات اہل قرون دیگر است ، ہر که باشد ـ چه جای آنانکه قرآن مجید نجماً نجماً در باب ایشان نازل شده باشد ـ خصوصاً اہل بیعت بدر و اہل بیعت احد رضوان الله علیہم اجمعین ، که کریمه رضی الله عنہم و رضوا

---

۱ ـ سورة الحشر ۵۹ ، آیت ۱۰

Marfat.com

عنه' در حق ایشان وارد شده زبان از خورد و بزرگ ایشان مطلق نگاه باید داشت که آن شیوه ارذال و جهال است ـ و سوانح و واقع راکه میان ایشان گذشته و حال آنکه اکثر وقایع آنها که از قبیل احاد است بر تاویلات پسندیده حمل باید نمود و فضایل مناقب ایشان که بدلائل قطع ثابت گشته بشبهات شکوک هر مدعی مبتدعی و نقلهای رکیک متروک هر مورخی مجهولی مفتری نفی نه توان گفت ـ چه ضعیف را هرگز قوت مقاومت با قوی نیست ـ مگر آنکه قرآنی دیگر یا صحیح بخاری و صحیح مسلم دیگر در برابر آرند و این از محال عقلی هم آن طرف تر است ـ و عقیدت اہل حق این است که سب بعض از اصحاب کفر است و بعضی فسق بدعت ـ بهوش باش تا ایمان راکه نعمتی است بی بدل بازی [ص : ۹۷] بازی بباد نه دهی ـ و هر چند درین مبحث کتب و رسایل نوشته اند و کارزار مباحثه و مجادله و محاربه و مقاتله کشیده و لیکن تو باید که سیرت خلف و سلف نه گذاری و بانصاف بینی که کثرت و عدت و قوت حجت و قدرت کدام جانب و سواد اعظم که بتائید ید الله علی الجماعة موید است کجا است ـ وقتی پیش ازین گفته بودند :

خوشا هندوستان و رونق دین
شریعت را ازو صد عز و تمکین

زهی خاک مسلمان خیز و دین جوی
که ماهی نیز سنی خیزد از جوی

نه رفضی کو برد از سیرت بد
جفاها بر وفا داران احمد

نه آن سگ خارجی کز کینه سازی
کند با شیر حق روباه بازی

فی الجمله نشان صحت ایمان است که خلفای راشدین رضی الله عنهم اجمعین را بر حق دانی و گمان نه بری که اجماع صحابه که یکی از اصول

---

۱ ـ سورة المجادله ۵۸ ، آیت ۲۲ ـ سورة البینه ۹۸ ، آیت ۸ ـ

Marfat.com

اربعہ دین امت نو بتواتر بما رسیدہ است بر باطل ما بودہ و تواتر اجماع را منکر نہ شوی کہ آن زمان حقیقت فراتر منکر شدہ باشی معاذ اللہ :

و بر تو آنچہ واجب است محبت ہر چہار علی السویہ است بی آنکہ در تحقیق و تفتیش احوال ہر یک عمر صرف بکنی - چہ ہر کدام ایشان بحالاتی و کمالاتی مخصوص اند کہ دیگری نہ دارد و این بعینہ مانند تفضیل ملئکہ است بر انسان و چنانچہ بعضی جا بکار آید و آئین بکار نہ می آید - ہم چنان برعکس و کثرت ثواب و زیادتی درجات عنداللہ است و آن در روز قیامت پیدا خواہد شد - تو فضول را تفضیل نام منہ و خوش گفت آنکہ گفت شعر :

گہر خر چہارند کو ہر چہار
فروشندہ را با فضولی چہ کار

و اگر در باطن تو محبت یکی جوش زند بر تو اظہار آن نیست - چہ محبت بر دو نوع است شرعی و طبعی - شرعی اختیاری است و آن تعظیم و تجبل ہر چہار است بی معصیت و در طبعی چون اختیار مسلوب است ، شاید کہ ماخوذ نہ باشی :

ای گرفتار تعصب ماندۂ
دائماً در بغض و در حب ماندۂ

گر تو لاف از عقل و از لب می زنی
پس چرا دم از تعصب می زنی

در خلافت میل نیست ای بی خبر
میل کے آید ز بوبکر و عمر

در تعصب این فضولی می کنی
از سر خود این رسولی می کنی

[تبرا کی مذمت]

فصل : جمعی بمجرد این غرور کہ تا محبت رسول و اہل بیت او

Marfat.com

علیهم السلام داریم ، اقرار کند [ص : ۸۰] دین اسلام و طاعت بر آورد، بر پیشوایان این امت که اہل حل و عقد و اصل اصول شریعت اند طعن و لعن بی تحاشی می کنند و درین ضمن خبرہای رکیک بحضرت امیر[۱] نیز بآن نسبت اسد اللهی منسوب می دارند و لازم می آید که عقلاً و نقلاً ذکر آن نا خوش است ـ اگر آن طامات و طرحات و ساختگی و بر باختگی ایشان مذکور شود رساله از اختصار بر می آید ـ کاشکی این قباحت نا فہمان این قدر بدانند که ہر گاه نمازہا از وقت فوت شود و در روزہای نیز ہم چنان حرمت شریعت بکلی ہتک یابد و فرائض خدای عز و جل تقصیرات رود و ملاحظه از آخرت نه باشد و از خوی مصطفیٰ و مرتضیٰ علیہما السلام و روش ائمه دین رضوان الله علیہم اجمعین در ایشان رنگی و بوی نه بود :

شیر را بچه ہمی ماند باو
توبه پیغمبر چه مانی بگو

چه گوی آیا این تعصب خشک و دعوی خالی ایشان را فردا ہیچ سود نه کند و اہل بیت را که خاندان عصمت و دودمان طہارت اند بأین جماعت نا مقید ہیچ نسبتی باشد ، و آین بی ادبی ہا و بی باکیہا که ہمان شعار اجلاف است و با اخلاف زین گروه بی عاقبت با عاقبت بگزارند ـ لا والله ازین جا می گوید که بر حق است :

چار یار مصطفیٰ را مقتدا دار و بدانک
ملک او را ہست نوبت پنج نوبت زن چہار

چار گوہر چار پایه عرش شرع مصطفیٰ
صدق و عدل و شرم و مردی کار ایشان یاد دار

پاس خود خود دار زیرا در بہاری تو ہوا
پاسبانت را تره کوک است میوه ، کوکنار

---

۱ ـ مراد حضرت علی کرم الله وجہه سے ہے ـ

جز بدستوری قال الله ما قال الرسول
ره مبر ، فرمان مده ، حیلت مگو ، حجت میار

این همه‌ها راست ـ اما تا کسی را شغلی شاغل نه باشد و درد محبت خدا در دل نه گیرد و ازین وسوسها و تفرقه ها خلاص نه می یابد چه درین زمان می بینم که مدار صحبتها همه بر بحث شیعی و سنی است و مجادله و مشاغبه و مناقشه رواج دارد و هیچ جا نه دیدیم که سخن از محبت خدای عز و جل یا رسول علیه السلام می گذشته باشد و کریمه :

''ان الذین فرقوا دینهم و کانوا شیعاً لست منهم فی شیٔ''[1]

کسانی که دین خود را متفرق ساختند و گروه گروه شدند و در هیچ کاری [ص : ۸۱] داخل ایشان نیستی ، ازین حال خبر می دهد ـ

حکایت : یکی از جوحی[1] پرسید که ابوبکر را بیشتر دوست می داری یا علی را ـ گفت مرا غم چاشت و اندوه شام چنان فرو گرفته است که از هیچ کدام یاد نه می آید و همچنین بابا فرج[2] را گفتند که جمعی عالم را قدیم و طائفه حادث می گویند تو چه می گوی ؟ گفت این سخن را از کسی پرس که عالم را ببیند :

یکی گفت این جهان حادث دگر گفته قدیم است آن
خوش آن کو هیچ دید و مطلقاً نه بود سخن رانش

---

۱ - سورة الانعام ۶ ، آیت ۱۵۹ ـ

۱ - جوحی ایک مسخرے کا نام ہے ـ جوح کے لغوی معنی راستہ سے بھٹک جانے کے ہیں ـ

۲ - غالباً الفرج ابن العبری (ف ۱۲۸۶ء) کی طرف اشارہ ہے ـ یہ آذربائیجان کا رہنے والا تھا اور فلسفہ لاہوت وغیرہ کا ماہر تھا ، مختصر تاریخ دول کا مصنف ہے ـ دیکھو ''معجم المطبوعات العربیہ و المعربہ'' ـ جلد اول ، کا‌م ۳۳۹ ـ

Marfat.com

موحد جملہ حق بیند ور از وحدت سخن گوید
درو فی الحال گردد آب در کف در غلطانش
سوارکہای آبی دیدہ جولان کر از ہر سو
ازین جا کن قیاس انجم افلاک دورانش

[سب دہر]

بست و ہفتم : سب دہر ۔ و دہر بمعنی روزگار است و در بعضی ماثور از مشائخ مشہور است کہ یا دہر یا دیہار ۔ و ازین جا معلوم کہ دہر بی تاویل یکی از نامہای رب جلیل است ۔ جل و علیٰ ۔ و آن سرور علیہ السلام فرمودہ کہ لا تسبوا الدہر فان الدہور اللہ ۔ دشنام دہر را مدہید کہ آفریدگار دہر است یا آنکہ دہر خود خدا است ۔ و در حدیث قدسی آمدہ کہ فرزندان آدم مرا آزاری رسانند کہ دہر را دشنام می دہند و نمی دانند دہر منم و شب و روز را من می گردانم :

دہر ترا دہر بنای ترا
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔[1]
دور زمان کار نہ سازد بخود
چرخ فلک سر نہ فرازد بخود
این ہمہ فرمان ترا بندہ اند
در رہ امری تو شتابندہ اند

[دشنام دادن ، ابرو باد و باران وغیرہ]

فصل بست و ہشتم : دشنام دادن ابر و باد و باران و تب و انچہ بدان ماند ۔ و اگرچہ آن قسم داخل سب روزگار بودہ اما چون بتخصیص نیز درین باب منع واقع شدہ است تصریح نمودہ اند قولہ تعالیٰ :

"بل ھو ما استعجلتم بہ ریح فیہا عذاب الیم ○ تدمر کل شی بامر ربہا"[2]

---

۱ ۔ متن میں دوسرا مصرع نہیں ہے ، بلکہ خالی جگہ ہے ۔
۲ ۔ سورۃ الاحقاف ۴۶ ، آیت ۲۵ ۔

Marfat.com

در شان قوم عاد و سمود[1] می فرماید که آن عذابی که شما بطریق تمسخر آن را بشتابی می طلبیدید تند بادی است که دران عذاب است دردناک برای شما و آن چنان بادی است که ہر چیز را بحکم پروردگار خود ہلاک می سازد و از پا می اندازد - و رسول علیه السلام فرمود که باد را دشنام مدہید که من بباد صبا که باد مشرق است ، نصرت یافته ام و قوم عاد و ثمود بباد دبور که باد قبله است ہلاک شده - مصرع :

بر دوست [ص : ۸۲] مبارک است بر دشمن شوم

و دشنام آفتاب و ماه و انجم و افلاک ازین قبیل است - و در خبر آمده که ہزار کار که از کارگران عالم علوی و سفلی کار کرده اند تا یک لقمه را بنی آدم می خورد و آخرین ہمه آنها کسی است که طعام را می کشد و نیز اینها علامات صنع الٰہی اند و از استدلال بآنها ، معرفت صانع حاصل می شود - و دشنام دادن اینها تفریط است چنانچه پرستش افراط است - و افراط و تفریط ہر دو از جہل است - و در حدیث آمده که ہمراه ہر قطره که می بارد فرشته بر روی زمین می آید و حق سبحانه تعالیٰ را تا قیامت تسبیح می گوید - و ہم این جا می باشد - و حق جل و علیٰ می فرماید که:

''و یسبح الرعد بحمده والملئکة من خیفته[2]''

(رعد تسبیح حق سبحانه تعالیٰ می کند باحمد او و ہمچنین فرشتگان از ترس او تسبیح می گویند) - و نزد بعضی رعد آواز فرشتهء موکل برابر و باران است و ہرگاه که این آثار عالیه متضمن حکم و مصالح عام باشد از جہت ضروری که نسبت بخاص رسد نفی نه می توان کرد و اصل برد باری و تسلیم است و لہذا بعض علما در مفہوم ایمان رکن ثالث درج کرده اند[3] و

---

۱ - سمود : صحیح املا ''ثمود'' ہے -
عاد اور ثمود دو قدیم قومیں تھیں جن کا ذکر قران شریف میں ہے کہ نافرمانی کی وجہ سے تباہ و ہلاک ہوئے -

۲ - سورۃ الرعد ۱۳ ، آیت ۱۳ -

۳ - ایمان کے دو رکن بیان کیے گئے ہیں یعنی زبان سے اقرار کرنا اور دل میں سچ سمجھنا ، مولف کہتے ہیں کہ بعض نے 'تسلیم' کو تیسرا رکن قرار دیا ہے -

Marfat.com

آن را تسلیم نام نهاده تا ہر چہ پیش آید سمعاً و طاعۃً بآن راضی باید شد۔ ہر چند خلاف مرضی طبع باشد۔ و گفتہ اند کہ بندگی منحصر در دو قسم۔ مصرع :

ان تفعل ما یرضیٰ او ترضیٰ ما یفعل

یا آن کنی کہ او راضی باشد یا بہ انچہ او کند راضی باشی۔ و قسم دوم مشکل تر است از اول۔

حکایت : یکی از بزرگان بر ساحلی دیدم کہ در ایام قحط باران بسیار بر دریا بارید در دل گذرانید کہ یا رب در عالم خشک سالی است اگر این باران بر زراعتہا می بارید از ابر رحمت تو چہ کم می شد۔ فی الحال از ہاتفی آواز شنید کہ بجہت این اعتراض نام ترا از جملہ دوستان خود محو کردم۔ این دم کہ در کارہای ما دخلی کنی۔ می گویند کہ آن بزرگ توبہ و استغفار بسیار کرد تا باز بر سرکار خود رفت۔ و قبول توبۂ او ببرکت حضرت غوث صمدانی قطب ربانی ساکن کشور لا مکانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ روحہ و رضی اللہ عنہ و ارضاہ[1] بود و این حکایت امام عبداللہ یافعی[2] رحمہ اللہ بتفصیل در روضۃ الریاحین آوردہ۔

[ص : ۸۳] حکایت از افواہ شنیدہ شد کہ شہری است در آفاق خدا

۱۔ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ آپ کی ولادت ۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ میں گیلان میں ہوئی۔ وفات کی تاریخ ۵۶۱ھ ہے۔ ۴۸۸ھ میں یعنی سترہ سال کی عمر میں بغداد آ گئے اور تکمیل علوم کی۔ تینتیس سال تک تدریس و فتویٰ دینے میں مصروف رہے ، پھر چالیس سال تک رشد و ہدایت کے فرائض انجام دیے۔ صوفیہ کا سلسلہ قادریہ آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔

۲۔ عبداللہ یافعی (۱۳۰۰ - ۱۳۶۷ء) یمن میں پیدا ہوئے اور مکہ میں وفات پائی۔ اکثر تصانیف تصوف پر ہیں ، جن میں "روضۃ الریاحین فی حکایات الصالحین" مشہور ہے۔ اس میں پانچ سو مشائخ صوفیہ کے حالات درج ہیں۔ یہ کتاب بولاق میں ۱۳۰۱ھ میں شایع ہو چکی ہے۔

Marfat.com

داند تا کجا باشد - می گویند که مردمش در و دربان نه دارند و ازبس که معاش بر وجه عدالت می کنند هیچ بادشاهی درمیان ایشان نیست - و دزدی نه می کنند و خیانت نه می ورزند و هر چه محصول می شود در صحرا می نهند تا هرکس آن قدر که مایحتاج الیه باشد از غله و زر و اجناس از بیت المال بر می دارد - و نام آن شهر مومنان باد است و از بسکه رضا بقضا دارند ساکنان نه برهیچ حادثه و واقعه غمناک و نه از هیچ نو ری و سروری خوش حال می شوند - و در همه گاه ورد زبان الحمد لله دارند و هر چه واقع می شود غیر از شکر و ثنا درگاه عزت بجا نیارند - مسلمانی پاک دین در آن جا جوانی را غریب یافت و او را به فرزندی برداشت و دختر خود او را بنکاح داد - و چند گاهی برین گذشت - روزی ابر و بادی تند برخاست و خالی ذهن بر زبان جوان دشنامی بر آن ابر و باد رفت دختر فی الحال برقعه پوشید و نزد پدر شکایت از شوهر برد و گفت مرا به بکافری دادی که از خدای عز و جل شکایت می کند و بقضای او راضی نه می شود - پدرش آمد و تعرض بد بسیار بد'ماد رسانید و ازان جا بر آورد و از محافظ بیت المال آن شهر که در صحرا افتاده بود قدری خرچی طلبیده باو داد تا بدیار خود رسید - والله اعلم بحقیقة الحال :

کرد در سر ره معاش و معاد

فعل قوه قرین کون و فساد

اوست بی رنگ و پایه پرکار

نعمت شکر و شکر بوی نگار

قدرتش کرده در جهان سخن

ذات فعلش بقوه آبستن

راه دین صنعت و عبادت نیست

جز خرابی در عمارت نیست

Marfat.com

موضع کفر نیست غیر در رنج
مرجع شکر نیست جز در گنج

چون شدی بر قضای او صابر
خواند آن گاه بر ترا شاکر

[بدعت]

بست و نهم : بدعت بدین پیدا کردن ـ قوله تعالی :

"و رهبانیة نابتدعوها"[1]

منافقان روش کیشان و رہبان ترسا پیدا کرده اند ـ بدان که بدعت بر چند قسم است ـ یکی حسنه مانند اعراب و نقطه گذاشتن بر مصحف که در زمان رسول علیه السلام و یاران رضی الله عنهم نه بود و ترجمه قرآن و صنع علم نحو و صرف و امثال آن معانی و بیان [ص : ۸۰] بلکه این بدعت از جمله واجبات اسلام است ـ و قسمی دیگر مباح است ـ مثل تصرف در ماکولات و مشروبات و ملبوسات و دیگر مباحات است بطریقی که مخالف شرع نه باشد ـ و قسمی حرام است و بدعت سیئه مثل عید غدیر خم ـ و کلمه علی ولی الله که در تشهد و اذان مستدعان (مبتدعان) شیعه ، زیاده ساخته اند ـ و هر چند این کلمه در حد ذات راست و درست است ، اما جزو کلمهٔ شهادت گردانیدن و صحت ایمان و نماز بر آن موقوف داشتن و ولایت امیر علیه السلام منحصر ساختن و از دیگر اصحاب رضی الله عنهم سلب کردن ، عقلاً و شرعاً مذموم است و بغایت نا خوش ـ و این قسم را نظایر بسیار است ـ و اگر بتامل وافی و تدبر شافی نظر کنند بدانند که اکثر اقوال و مذاهب و تاویلات و عقاید هفتاد و دو ملت ازین قبیل است ـ قوله تعالی :

"یآهل الکتب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله الا الحق"[2]

بگو ای محمد که ای اہل کتاب غلو مکنید و مگوئید برای خدا عز و جل

---

۱ ـ سوره الحدید ۵۷ ، آیت ۲۷ ـ
۲ ـ سورة النساء ۴ ، آیت ۱۷۱ ـ

Marfat.com

جز سخن راست ۔ و اگرچه این خطاب در ظاہر باہل کتاب است و لیکن این نیز در حکم داخل است ۔ چه غلو در ہر دین و مذہبی که باشد نا پسندیده است و افترا بر خدای عز و جل در ہمه حال به ہمه کس بد است ۔ قال علیه السلام ''من احدث فی امر نا هذا ما لیس منه فهو رد'' ہر که پیدا کند در دین ما چیزی را که ازآن دین نیست پس آن امر مردود است ۔ و در حدیث دیگر آمده که بهترین دینها دین محمد است علیه السلام و بد ترین کارہا کارہای است که بهوای نفس خود بی دلیل شرعی نو پیدا کنند و ہرچه نو پیدا شده است بدعت است ۔ و ہر بدعت گمراہی است ۔ ای عجب تر زہی عجب که کلام خدای عز و جل و رسول علیه السلام ہمه از اسباب ہدایت مالا مال و اہل ہوس گرفتار پندار شده ، در قیل و قال از تقلید گریخته اند و بحقیقت خود رسیدن محال لا الی هولاء ولا الی هو لاء[1]

کلاغی تگ کبک در گوش کرد
تگ خویشتن ہم فراموش کرد

ہرچه می بینید ہمه را خوالده گذشته تصور می کنند و نا دیده را بظن و تخمین یک چیزی می تراشند :

آن جواہر که فاضلان سفتند
وان معارف که عارفان گفتند

کهنه خوانند جمله را و قدید
کی بود در قدید ذوق جدید

[ص : ۸۵]

چند خائیدن قدید کسان
لب بنو بادهٔ جدید رسان

من نه دانم که آن جدید کجاست
ذوق نو بادهٔ جدید کراست

---

۱ ۔ ترجمه : نه اس کی طرف نه ان کی طرف ۔

مدعی جز جدید می لافد
تار و پود جدید می بافد
کہنہ بگذاشت تا رسیدہ بنو
کہنہ را ریخت نو نہ کردہ درو

پیا تا کہ سخن رسول علیہ السلام کہ فرمودہ ہلاک مردم در سہ چیز است - بخلی کہ زاد ہوای بیرون کردہ باشد کہ بر عقل و دین غالب آید - ور غمی بودن و بردانش خود مغرور شدن - نقل است از علماء سیر رضی اللہ عنہم کہ چون این آیت نازل شد کہ :

''و ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ''[1]

بدرستی کہ این راہی کہ بیان کردہ شدہ راہ راست من و دیگران است - این راہ روی بکنید و راہہای دیگر را بگذارید و اگر نہ از راہ خواہید افتاد و متفرق خواہید[2] شد - و آن سرور علیہ السلام بطریق تمثیل از برای ایضاح این معنی خطی طولانی نوشت بانگشت خود کشید خطہای دیگر خورد خورد از جانب راست و چپ کشید - آن خط نمود ، بدین صورت ، و فرمود کہ این خط دراز بہتر راہ راست است - و این خطہای دیگر بمشابہ راہ کج است کہ برسر ہر راہی ، شیطانی نشستہ و شما را بسوی گمراہی می خواند و نیز فرمود کہ اہل بدعت سکان اہل دوزخ اند سواد اعظم را لازم گیرید ، و آن عبارت است از طریقہ کہ من و یاران من بر آنیم - و نیز فرمود کہ زود باشد کہ امت من ہفتاد و سہ گروہ باشند و ہمہ در دوزخ خواہند بود غیر از یک گروہ کہ نجات خواہد یافت -

و حضرت شیخ رکن الدین علاءالدولہ سمنانی قدس اللہ سرہ العزیز می فرماید کہ ہمہ گویندگان کلمہ لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ بشفاعت

---

۱ - سورۂ الانعام ٦ ، آیت ۱۵۳ -

۲ - متن میں ''خواہید'' کی تکرار ہے -

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلّم در بہشت خواہند رفت و مراد از یک فرقہ ناجیہ است کہ در حدیث وارد شدہ ، ناجیہ بی شفاعت در بہشت رود و آن اہل سنت و الجاعت اند ۔ و الحق ہمچنین باید :

شنیدہ ام کہ برین طارم زر اندود است
خطی کہ عاقبت کار جملہ محمود است

عزیز من ، ہر گاہ کہ بعضی ارباب عرفان از جہت وسعت دایرہ رحمت رحیمی ، فرعون را از نعمت ایمان بی نصیب نہ دانند تو در باب اہل قبلہ این ہمہ مضائقہ [ص : ۸٦] چرا می کنی چون این ہمہ طالب حق اند و بشبہات از راہ افتادہ اند ۔ انشاء اللہ تعالیٰ :

ہمہ کس طالب اویند ، چہ ہشیار و چہ مست
ہمہ جا خانہ عشق است چہ مسجد ، چہ کنشت

انشاء اللہ تعالیٰ بنعیم اسلامی رسند و اختلاف ایشان در اصول مانند فروع برحمت کشد و این تغیر و تکفیر ہر یکی مر دیگری را در دار ابتلا ، جز برای سد باب نہ باشد ۔ می گویند کہ چون شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس اللہ سرہ العزیز پرسیدند کہ سبب چیست کہ شما بعضی جا تکفیر شیخ ابن عربی[1] قدس اللہ روحہ نمودہ و بعضی جا ایہا الشیخ المحقق المدقق و امثال آن نوشتہ اید ۔ گفت کہ آن بنظر ظاہر شریعت است و این نظر بعلو مرتبہ و کمال اوست :

---

۱ - شیخ محی الدین ابن العربی : (ولادت بمقام مرسیہ ۱۷ رمضان ۵٦۰ھ اور وفات ۲۲ ربیع الآخر ۶۳۸ھ دمشق میں ہوئی) ۔ علوم ظاہر و باطن میں کمال رکھتے تھے ، اور مولانا جامی کے بیان کے مطابق پانچ سو کتابوں کے مصنف تھے ، ان کی تصانیف ان کے بلند نظریات کی آئینہ دار ہیں ۔ ان میں مسئلہ وحدت الوجود خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔ صوفیہ ، ان کو امام الموحدین کہتے ہیں ۔ وہ شیخ اکبر کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں ۔ ''فتوحات مکیہ'' اور ''فصوص الحکم'' ان کی مشہور ترین تصانیف ہیں ۔

Marfat.com

در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست
بر صراط مستقیم ای دل کسی گمراہ نیست

[تعظیم اہل بدعت]

سی ام تعظیم اہل بدعت نمودن و با ایشان نشستن ۔ قولہ تعالیٰ :

''قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون ○''[1]

بگو خدا کافی است پس بگذار این مارا تا در ہوای خویش بازی کنند :

شرح این نی ز دیو مردم پرس
از قل اللہ ثم ذرھم پرس

و این تفسیر بموجب قول اشارات است و این آیت جواب است ۔ از آنچہ کافران گفتند کہ کتب پیشینیان و صحف را بر موسیٰ و بر دیگر انبیا کہ فرستاد ؟ جواب آمد کہ خدا ۔ و رسول خدا فرمود و ہر کہ صاحب بدعتی را تعظیم نماید بتحقیق او بر ویرانی اسلام یاری دادہ باشد و ازین جہت تعلیم مبتدع ممنوع است :

علم دین در دست مشتی جاہ جوی و مال جوی
چون بدست مست و دیوانہ است تیغ ذوالفقار

[ناسپاسی منعم]

سی و یکم : نا سپاسی منعم ۔ قولہ تعالیٰ :

''و من کفر فان اللہ غنی حمید ○''[2]

ہر کہ کفر ورزد خدای تعالیٰ ازو بی نیاز است و ستودہ صفات است ۔ مخفی نہ ماند کہ اگر کفر بمعنی صفت ایمان است داخل شرک است و اگر کفران نعمت است آن دو نوع است ۔ تا کفران نعمت منعم حقیقی است و آن معصیت است ۔ چہ در حدیث آمدہ است کہ ہر کہ راضی بقضای من

---

۱ ۔ سورۃ الانعام ۶ ، آیت ۹۱ ۔
۲ ۔ سورۃ لقمٰن ۳۱ ، آیت ۱۲ ۔

Marfat.com

نه شود و بر نعمت من شکر نه گوید و بر بلای من صبر نه کند بگو از زیر آسمان من بیرون رود و خدای را غیر از من بجوید - اگر ناسپاسی منعم مجازی است هم بد است - چه در حدیث پیغمبر علیه السلام آمده [ص : ۸۷] که فرمود ''من لم یشکر الناس لم یشکر الله -'' هر که مردم را شکر نه کند خدای را شکر نه کند -

لمولفه :

وفای عهد خود شرط است در اسلام و در قرآن

''و من اوفی بما عاهد علیه الله[1]برخوانش''

[غور در مسئلهٔ قضا و قدر نمودن]

سی و دوم : غور در مسئله قضا و قدر نمودن و اعتراض کردن بر آن - بدان که قضا عبارت است از حکم کلی اجمالی و قدر عبارت است از تفصیل آن حکم باعتبار جزئیات و ظهور اسباب و شرائط و ازمنه و امکنه مثلاً حکم بموت هر انسانی قضا است و بخصوص موت زنده بیکی از اسباب در وقتی معین و مکانی معین قدر است و سر قضا و قدر بر بعضی انبیا نیز مستور مانده بود و عزیر علیه السلام از حضرت حق تعالی شانه چون سوال از قضا کرد فرمان آمد که طریق مظلم فلا تسلکه - راهی تاریک است آن را سلوک مکن - باز پرسید و جواب شنید که بحر عمیق فلا تلجه دریائی عمیق است دران میفت - بار سیم استفسار نمود - حکم شد که سر غامض لا یعلمه الا الله فلا تفتسه (تفتشه) سر غامض است که غیر از خدای آن را نه می داند تفتیش آن منمای - قوله تعالی :

''و الله یحکم لا معقب لحکمه -[2]''

خدای تعالی حکم می کند هیچ کسی نیست که قضای اورا رد کند و حکم اورا باز گرداند - و کسی را نه می رسد که دران چون و چرا بکند و بادراک کنه و کیفیت آن مشغول شود که آن شیوهٔ قدریه است - و رسول

---

۱ - سورة الفتح ۴۸ ، آیت ۱۰ -
۲ - سورة الرعد ۱۳ ، آیت ۴۱ -

Marfat.com

علیه السلام فرمود که قدریه مجوس این امت اند با ایشان منشینید و وصلت مکنید ـ و نیز فرمود صلی الله که شش کس اند که خدای عز و جل و من و همه پیغمبران بر ایشان لعنت کرده اند ـ اول کسی که در کتاب خدای تعالیٰ برای خود زیادتی کند و کار بر بندگان او دشوار سازد ـ دوم آن که بقدر خدای تعالیٰ تکذیب کند سیوم آن که بجبروت و تکبیر مسلط بر عباد الله شود تا کسی را خدای تعالیٰ خوار کرده باشد او عزت دهد و کسی را که عزیز کردهٔ خدای تعالیٰ باشد خوار گرداند ـ چهارم آن که حرام کردهٔ خدای عز و جل را حلال سازد و خون در حرم ریزد ـ پنجم آن که بر اهل بیت و فرزندان من چیزی روا دارد که خدای تعالیٰ اورا نه پسندیده و مباح نه گردانیده است ـ ششم آن که دیده و دانسته بطریق عناد و طغیان سنت مرا تغیر دهد ـ مخفی نه ماند که تغیر سنت بطریق استخفاف و استکبار [ص : ۸۸] مطلقاً بی ادبی و علامت انکار دین نبی است ـ خواه سنت هدیٰ باشد که آن را سنت موکده هم می گویند ، چون ختنه کردن و ریش گذاشتن ـ خواه سنت راتبه که آن را سنت زائده هم می گویند ، چون سنت های نماز و ابتدا کارها از جانب راست ـ اما اگر ترک آن از جهت کاہلی یا مانع دیگر باشد امیدواری شفاعت است ـ خصوصاً وقتی که مقرون بتوبه و ندامت و غرامت باشد ـ سوال شاید که کسی را بخاطر رسد که هر گاه که تقدیر خیر و شر همه از خدای عز و جل باشد پس مارا درین جا چه اختیار است و حکمت در فرستادن انبیا و کتب چیست و گرفت گیر ما برای چه باشد ـ و ازین جاست که حکیم ناصر خسرو[1] فرماید :

---

۱ ـ حکیم ناصر خسرو (۱۰۰۳ء ـ ۱۰۶۰ء) گیارھویں صدی عیسوی کا مشہور سیاح ، شاعر اور مفکر ہے ، اس کی معلومات اور قابلیت کا اندازہ اس کے سفر نامے اور دیوان سے لگایا جا سکتا ہے ، ابتداء میں شراب وغیرہ کا عادی تھا ، لیکن چالیس سال کی عمر میں توبہ کر لی ، سفر کے دوران مصر بھی گیا ، چنانچہ فاطمئین کی بہت تعریف کی ہے ، یہیں اسماعیلی عقائد سے متاثر ہو کر ، ان کا داعی بن گیا ، اور بہت شہرت حاصل کی ـ حالات کے لیے دیکھو ، ''براؤن'' ـ جلد دوم ـ صفحہ ـ ۲۱۷ ـ ۲۴۶ ـ

Marfat.com

همه رنج من از بلغاریان است
که ما دایم همی باید کشیدن
گنه بلغاریان را نیز هم نیست
بگویم گر توبه توانی شنیدن
خدا یا این بلا و فتنه از تست
و لیکن کس نه می ارزد خجیدن
همی آرند ترکان را ز بلغار
ز بهر پردهٔ مردم دریدن
لب ودندان آن خوبا ن چون ماه
بدین خوبی چه بایست آفریدن
که از خوبی لب ودندان ایشان
بدندان لب همی باید گزیدن

جواب گویم که اگر بموجب کریمهٔ:

"واللہ خلقکم و ما تعملون ـ۱"

ما و اعمال ما همه آفریدهٔ آفریدگار تعالیٰ ایم ـ اما تا نسبت شرع ، عائد بدرگاه ذوالجلال و الکمال عز شانه نه شود از جهت رعایت ادب ضرورت است که بگوئیم که افعال ، بخلق ما هم نیست بلکه قایلیم بطریق وسط میان هر دو مذهب که خیر الامور وسط و این بدان ماند که یکی باری بقوت تمام بر می دارد و دیگر دست خود زیر او می نهد تا وقایه دست اول شود ، بی آنکه دخلی در بر داشتن بار داشته باشد ـ و این ادب از خلیل اللہ علیه السلام و سلامه علی نبینا باید آموخت که صفت را همه بحضرت حق سبحانه اسناد کرد و چون بصفت نقصان رسید بخود نمود و گفت:

---

۱ ـ سورہ الصفت ۳۷ ، آیت ۹۶ ـ مخطوطہ ہیں 'تعلمون' ـ سہو کتابت ہے ـ

Marfat.com

''فانهم عدولی الا رب العلمین - الذی خلقنی فهو یهدین - و الذی هو یطعمنی و یسقین - و اذا مرضت فهو یشفین [۱]''

می گوید که همه معبودان دشمن من اند - و هیچ کدام را دوست نه می دارم غیر پروردگار جهانیان را [ص : ۸۹] آنکه او مرا آفریده است و راه نمود ، او مرا طعام و آب می دهد و چون من بیمار می شوم ، او مرا شفا می دهد - بیمار شوم گفت و نه گفت که چون مرا بیمار سازد شفا می دهد با آنکه سوق کلام ان می طلبد - و ازین جاست که آن سرور علیه السلام در مناجات فرمود ''الخیر کله بیدیک و لیس الشر یعود الیک -'' خداوندا نیکوئی همه در دست ارادت قدرت تست و بدی بسوی تو عاید نیست :

هر چه هست از قامت ناساز بی اندام ماست
ورنه تشریف تو بر بالائی کس کوتاه نیست

و کریمه :

''ما اصابک من حسنة فمن الله و ما اصابک من سیئة فمن نفسک - [۲]''

ازین معنی خبر می دهد یعنی نظر بشیوۂ ادب - آنچه ترا از نیکوئی می رسد صدور آن از تو می شود آن از خدا است ترا شکرانه آن بجا باید آورد و آنچه از ترا از بدی می رسد و از تو سر می زند آن از قبل نفس تست ترا عذر آن باید خواست - باز می فرماید :

''قل کل من عند الله -[۲]''

یعنی چون بعالم اطلاق نظر می کنی بگو که همه از خداست و کسی دیگر را در خلق نیکی و بدی اصلا دخل نیست -

لیس فی الدار غیره دیار

لمولفه :

---

۱ - سورة الشعرا ۲۶ ، آیت ۷۷ تا ۸۰ -
۲ - سورة النسا ۴ ، آیت ۷۹ -

Marfat.com

لا فعل فی الوجود واللہ

عینا و شہادۃ سوی اللہ[1]

و این آیت معنی دیگر ہم دارد و رجوع بتفاسیر باید نمود :

حکایت : چون عشق سلطان محمود با ایاز درمیان افواہ افتاد و ہر کس می گفت کہ از حسن چندانی نہ دارد سلطان را چہ شدہ است کہ (با) این‌ہمہ اورا دوست می دارد ۔ سلطان این معنی بفراست دریافت و روزی در مجمع عظیم گوری گران بہا بدست وزرای و امرای داد کہ این را بشکنید ۔ ہیچ کدام حکم او بجا نیاوردند و ہمین گفتند کہ این گوہر بخراج عالمی ارزد شکستن این مصلحت نیست کہ روزی بکارمی آید تا آنکہ نوبت باباز رسید فی‌الحال سنگ و سندان طلبید و آن را خورد خورد شکست ۔ چون سلطان باو گفت کہ ایاز چون است کہ کسانی کہ در مرتبہ برتر از تو بودند این را نہ شکستند ۔ تو چرا این ہمہ دلیری کردی ؟ در جواب گفت کہ بد کردم ۔ از من خطا واقع شد ۔ آن گاہ روی سلطان بآن جماعت کرد و گفت ، ای بی عقلان شما را ادب ازین غلام سیاہ باید آموخت کہ بحکم من کار کرد و تہمت بر خود نہاد و شرمندہ گشت بیت :

گناہ گرچہ نہ بود اختیار ما حافظ

تو در طریق ادب کوش ، گوگناہ من است

[ص : ۹۰] ازین جا ہیچ شرکت بندہ با خدای تعالیٰ در ایجاد لازم نہ می آید ۔ معلوم ہمہ است کہ ایجاد فرع وجود است کہ الشئی مالم یوجد لم یوجد ۔ و قریب باین است کہ مالم یجب لم یوجد ۔ و ہر گاہ کہ ما در اصل وجود محتاج بدیگری و قایم بغیری باشیم ایجاد افعال از کجا این ہمہ استبداد و استقلال داشتہ باشیم ۔ بیت :

آن را کہ خود وجود نہ بود

ستیش نہادن از خرد نیست

---

۱ ۔ وجود میں کسی کا فعل سوا خدا کے نہیں ہے اور نہ آنکھوں نے دیکھا ہے نہ اس کی گواہی موجود ہے ۔

Marfat.com

و این جا می گوید که بیت :

الفم ز لوح هستی همه در هیچ نشانی

ببقای غیر قایم ز وجود خویش فانی

صفت الف نه دارم که الف کجی نه دارد

همه نقش من کج آید ز صحیفه امانی

پس معلوم شد که بظاهر مختاریم و در حقیقت عاجز و مضطریم و اسم اختیار بر ما رعایتی است و مجازی نه آنکه مانند جبریه و قدریه گاهی در افراط و گاهی در تفریط که موجب تضلیل و تخلیط است ، حیران و سرگردان شویم و بطریق تقلید و عمیا و خبط عشوا درتیه ضلالت و بطالت افتیم :

وردی آخر عمر از می و معشوق مکن

حیف عمری که سراسر به بطالت برود

و حدیث مناظره موسیٰ و آدم علیهما السلام مشهور است که آن سرور علیه السلام فرموده که آدم و موسیٰ نزد پروردگار خود با یک دگر حجت گرفتند - موسیٰ گفت که ای آدم تو آن پیغمبری که خدای ترا بدست قدرت آفرید و روح خالص خود در تو دمید و ترا مسجود ملائکه ساخت و در بهشت ساکن گردانید و با این همه عزت و کرامت خطا کردی همه مارا از بهشت بر زمین زدی - آدم گفت - ای موسیٰ تو آن پیغمبری که حق جل و علا ترا برسالت و بر کلام خود برگزید و صحیفهای که دران بیان هر چیزی است از احکام شریعت بتو عطا فرمود و ترا هم کلام و هم زبان خود ساخت - حالا بگو که پیش از آنکه خدای تعالیٰ مرا بیآفرید توریت را بچند سال در علم قدیم بود مقدور و مکتوب ساخته بود - موسیٰ گفت - پیش از آفرینش تو بچهل سال - انگاه آدم گفت آیا در آن جا مضمون این آیت نوشته بود :

Marfat.com

''و عصیٰ ادم ربہ فغوی ۱''

عصیان ورزید آدم پروردگار خود را پس از راه صواب افتاد - موسیٰ گفت - آری - پس آدم گفت ہرگاہ کہ چنین است چرا ملامت می کنی مرا بر کاری کہ پیش از آفرینش من بچہل سال مقدور شدہ بود کہ من آن را بکنم - انگاہ رسول علیہ السلام فرمود کہ سہ بار آدم بر موسیٰ غالب آمد - بیت :

جایٔ کہ برق عصیان بر آدم صفی زد

کس را چگونہ زیبد دعوایٔ [ص : ۹۱] بی گناہی

برین تقدیر فرستادن پیغمبران علیہم السلام محض برایٔ اظہار سعادت مطیعان و شقاوت عاصیان است چہ پیغمبران علیہم السلام تابع قضا و قدر اند - ہر کسی را کہ در ازل ہدایت نصیبہ شدہ است ایشان واسطہ ہدایت او یند و سر :

''انما انت منذر و لکل قوم ھاد۲''

آشکارا می شود - کسی را کہ ضلالت مقرر شدہ کوشش پیغمبران ہیچ فائدہ نہ دارد :

''انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشا۳''

راست می آید - بیت :

اگر خدایٔ نہ باشد ببندۂ خوشنود

شفاعت ہمہ پیغبران نہ باشد سود

و حال نبی بعینہ حال طبیب می ماند کہ آدم نبض بیار است و قرآن و احکام و اوامر و نواہی بادویہ اغذیہ می ماند و خیال نہ کنی کہ ہر کرا طبیب معالجہ می کند البتہ شفا می یابد - بلکہ شفا ہمان مریض در می

---

۱ - سورۃ طہ ۲۰ ، آیت ۱۲۱ -
۲ - سورۃ الرعد ۱۳ ، آیت ۷ -
۳ - سورۃ القصص ۲۸ ، آیت ۵۶ -

Marfat.com

یابد کہ نبض او علامت صحت و قابلیت تن درستی می باشد و باوجود پرہیز آنچہ طبیب نہی فرمودہ است لازم گیرد و ادویہ و اغذیہ شفارا کار فرماید آن زمان امید است کہ شفا یابد ۔ والشافی ھو اللہ ۔ و احتمال دارد کہ مرض بر بدن مریض استیلا یافتہ باشد و طبیب را اصلا مقاومت باو نہ بود و باعث ہلاک او شود و این سخن مانند آن است کہ نہ ہر کہ دوید گور گرفت ، بلکہ گور ہمان گرفت کہ دوید :

از رنج کسی بگنج وصلت نہ رسید
وین طرفہ کہ بی رنج کسی گنج نہ دید
ہر کس کہ دوید گور بگرفت بدست
لیکن نہ گرفت گور جز آن کہ دوید

ازین جا معلوم شد کہ اختیار ما ہمی بیش نیست کہ نیک را از بد توانیم تمیز کرد و اوامر و نواحی را کار فرمود تا سلسلہ شریعت برہم نہ خورد ۔ چہ بیقین می دانم کہ اگر مقید بفرایض و طاعات و محترز نواہی و تقصیرات شویم این حرکات و سکنات مرتعش با حرکت حس پیش باو نہ می ماند تاہم مجبور باشیم و ثواب و عقاب بر آن مرتکب نہ کرد ۔ ہر چند بہ حقیقت درین اختیار مجبوریم ۔ چہ قدرت این تمیز نیک و بد ما را کہ داد و توفیق بر امتثال اوامر و احتراز نواہی کہ بخشید جز حق تعالٰی :

آرند یکی و دیگری بربایند
بر ہیچ کس این راز نہ کشایند
ما راز قضاجز این قدر نہ نمایند
پیمانہ توی باده بتو پیمایند

نقل است کہ یکی از سیدالطائفہ جنید[1] قدس اللہ روحہ را پرسیدند کہ

---

۱ ۔ حضرت جنید بغدادی (ف ۔ ۹۱۰ء) ابوالقاسم الجنید البغدادی ، ابتدائی دور کے مشہور صوفی تھے اور سید الطائفہ اور طاوس العلماء کے القاب سے یاد کیے جاتے ہیں ۔ پیادہ پا تیس حج ادا کیے ۔

Marfat.com

اگر کسی بگوید که همه حرکات و سکنات من از حق است چنانچه حرکت آستین از دست یا حرکت برگ کاه [ص : ۹۲] از باد تو چه می گوی؟ فرمود اگر گوینده مقید باحکام شریعت است موحدی است پاک و اگر باین سخن حیله لیذت جوید ملحدی است بی باک ۔ و یکی از طالبان حق در ابتدای حال از فیر سوال کرد که می بینم که ما را هیچ اختیاری نیست و در همه کارها عاجزیم پس اسناد صفت اختیار بر ما تهمت است ۔ گفتم چنانچه بینائی و شنوائی و دیگر صفات کمال در حقیقت از خدا است عز و جل و در ما بطریق عاریت پرتو انداخته است اختیار نیز از جمله آنها ست و چون است که همه آنها را خود می دانید و اختیار را نے آری ۔ اگر کسی هستی و لوازم خود را بتمام نظر انداخته در هستی حقیقی محو شده باشد و باین مقام رسد که هر چه بیند و شنود ازو بیند و شنود و از لذت و آرزوها گذشته بود و از خود یاد نیارد او را می رسد که بگوید که هرچه هست ازوست ۔ و ما را اختیاری نیست ، و زبان حال او این همه گوید :

اوست مغز جهان ، جهان همه پوست
خود چه مغز و چه پوست چون همه اوست

ولی این معنی اختیار تنها از خود مسلوب ساختن دعوی بے معنی است :

گو کمال حیرتی تا مر ترا رخصت بود
صورت جان را نه کافر نه مسلمان داشتن
گو جمال طاعتی تا مر ترا فتوی دهند
از برای چشم بد را خال عصیان داشتن

[راضی شدن بکفر]

سی و سیوم : راضی شدن بکفر ۔ هر چند این حکم در ضمن نیت کفر ، معلوم شده بود ، اما این جا تصریح بجهت تاکید است ۔ قوله تعالیٰ :

''ولا یرضی لعباده الکفر''[1]

---

۱ - سورۃ الزمر ۳۹ ، آیت ۷ ۔

Marfat.com

خدای تعالیٰ از بندگان خود بکفر رضا نه می دہد - چنانچه کفر نا مرضی حق است رضا بکفر نا مرضی اوست - وہم برین قیاس است رضای بمعصیت و فتویٰ برین است - که اگر کسی بعد از عمری نیت ارتداد کند در حال کافر می شود - ہمچنین کافری بگوید که من مسلمان خواہم شد او را در حال تکلیف ایمان باید کرد - اگر مسلمان نه شود ، سیاست نمایند مگر آنکه قایل زن باشد که زن را کشتن نیامده ، بلکه محبوس باید ساخت تا آنکه کلمه اسلام گوید -

نقل است که در اچه حاکمی بود ہندو - روزی بعیادت شیخ الاسلام مخدوم جہانیان بخاری[1] قدس الله سره العزیز رفت - و مخدوم را سفر آخرت در پیش بود او گفت بقای مخدوم باد که امروز میان خلایق چون پیغمبرے است علیه السلام در امت - مخدوم [ص:۹۳] دران نزع اشارت ببرادر خویش شیخ راجو[2] قتال فرمود شنیدید که این کافر چه گفت ؟ ہمان زمان شیخ راجو قتال بعد از دعوت اسلام و انکار آن ہندو بجانب دہلی روان شد و سلطان فیروز شه باستقبال آمده از سبب آمدن استفسار نمود و ہندو را طلب داشته مرافعه شرعی کردند و پسر شیخ عبدالمقتدر[3] تھانیسری که ابو نواس و ابو فراس وقت بود بتقریب ندیمی بادشاه حمایت ہندو نمود - گفت مخدوم یک گواه آورده اند دیگری کجاست ؟ ایشان بجانب او نیز دیده گفتند که ای جوان مرگ حمایت ہندو می کنی او ازان جا در حال شکم گرفته رفت و

---

۱ - مخدوم جہانیان جہاں گشت (۷۰۷ - ۷۸۵ھ) - سید جلال الدین بخاری ، عہد تغلق کے بہت مشہور اور بڑے بزرگ تھے - کثرت سیاحت کی وجه سے ''جہانیاں جہاں گشت'' کہلاتے ہیں - پہلے اپنے والد اور پھر چچا سے خرقه حاصل کیا دوسرے بزرگوں سے بھی خلافت حاصل کی -

۲ - شیخ راجو قتال سہروردیه سلسلے کے بڑے بزرگ تھے - اپنے والد شیخ احمد کبیر سے بیعت تھے ، بقول صاحب ''خزینته الاصفیا'' (جلد دوم ، صفحه ۶۸) ۸۲۷ھ میں وفات پائی - اس واقعه کا ذکر بھی وہاں موجود ہے -

۳ - یه اس وقت قاضی تھے -

Marfat.com

بخانہ در سکرات افتاد ۔ و شیخ عبدالمقتدر گفت کہ بزرگوار ہمین یک چشم داشتم فرمود آن چشم تو کور شد اما از پسران دیگر چشم تو روشن خواہد شد ۔ آخر الامر سلطان را بر آن داشتند کہ خواہی نہ خواہی آن ہندو شرف دین اسلام دریافت[1] والحمد للہ :

[استہزاء مسلمانان]

سی و چہارم : ہجو مسلمانان گفتن و استہزای ایشان ہمیں حکم دارد ۔ قولہ تعالیٰ :

"والشعرآء یتبعهم الغاوون ○ الم تر انهم فی کل واد یهیمون ○ و انهم یقولون ما لا یفعلون ○ الا الذین امنوا و عملوا الصلحت و ذکروا اللہ کثیراً[2]"

تا آخر آیہ ۔ شاعران این حال دارند کہ گمراہان پیروی ایشان می کنند و چیزی می گویند ، ای (این ؟) شعرا کہ عمل نہ می کنند مگر آنان کہ مومنان اند و اعمال صالحہ بجا می آرند و خدای تعالیٰ را بستایش یاد می کنند و بعد از رسیدن ظلم در مقام انتقام آمدہ ہجو کفر مشغول می شوند ۔ نزول آیت در شان حسان بن ثابت و امثال او رضی اللہ عنہم است کہ مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم و یاران او بودہ و رسول در باب او فرمودہ کہ اللہم ایدہ بروح القدس ۔ خدا وندا حسان را بروح القدس کہ جبریل است قوت دہ ۔ و از جملہ مدایح او این بیت در نعت آن حضرت است شعر :

لہ همم لا منتهیٰ لکبارها
و همتہ الصغریٰ اجل من الدهر

یعنی ہمتہای بزرگ آن سرور را نہایت نیست و داعیہ کمترین او از دنیا و ما فیہا بزرگ تر و فراخ تر است ۔

نقل است کہ چندان از شعرای عرب ، مثل کعب بن اشرف و کعب

---

۱ - "خزینۃ الاصفیاء" کی روایت کے مطابق وہ مسلمان نہیں ہوا بلکہ اس کو قتل کیا گیا ۔

۲ - سورۃ الشعرا ۲۶ ، آیت ۲۲۴ تا ۲۲۷ ۔

Marfat.com

بن اخطب و کعب بن زہیر، مسلمانان را ہجو ایذا می کردند و مشرکان را بر جنگ یاران رضی اللہ عنہم ترغیب می نمودند خصوصاً [ص : ۹۴] کعب بن اشرف ۔ روزی آن سرور علیہ السلام قصہ ایذای او را با محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہ برادر رضاعی[1] کعب[2] بود، درمیان نہاد ۔ او عرض کرد کہ یا رسول اللہ دل مبارک تو می خواہد کہ او را بقتل رسانند ۔ فرمود اگر توانی، درین مہم تقصیر مکن ۔ پرسید کہ اگر برای مصلحتی دروغی چند بگویم تجویز می فرمای ۔ جواب داد ترا رخصت است ہر چہ دانی بگوی ۔ انگاہ محمد بن مسلمہ و ابو نایلہ و دو سہ صحابہ دیگر را ہمراہ گرفت و در حصار کعب کہ نزدیک بنی قریظہ بود رفت و با او در شکست دین اسلام سخنان از ہر جانب گفتہ او را در شب ماہتاب بہ بہانہ سیر بیرون آورد ۔ چون کعب در ہمان نزدیکی زنی جمیلہ از قبایل عرب خواستہ نوکتخدا شدہ بود ۔ آن عورت ہر چند کعب را از بیرون آمدن مانع می شد فائدہ نہ داد ۔ و ابو نایلہ بہانہ اینکہ بوی خوش از موی سر او می آید بگرفت و کشید و دیگران کار او تمام ساختہ و سر از تن جدا گردانیدہ پیش آن سرور علیہ السلام آوردند ۔

و آن حضرت خون کعب بن زہیر نیز مباح فرمودہ بود ۔ ہر چند در حرم ہم بودہ باشد ۔ و قاتل او را بہ بہشت بشارت دادند ۔ برادر کعب بن زہیر این کیفیت را باو نوشت کہ اگر آمدہ زود تر بشرف اسلام مشرف نہ می شوی خون تو ای کعب ہدر خواہد بود ۔ کعب بعد ازان نقابی بر روی بستہ بر جازہ سوار بملازمت پیغمبر علیہ السلام رفت و قصیدۂ مشہور را کہ مطلعش این است کہ مصرع :

---

۱ - متن میں ''رضائی'' ہے ۔

۲ - کعب کے قتل کے سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ شخص اسلام کا سخت دشمن تھا اور کفار مکہ کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے ابھارا کرتا تھا ۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرت صلعم کو قتل کرانے کی بھی تدبیر کی تھی۔ یہ اسباب تھے رسول اللہ کی اس اجازت دینے کے جو صحابہ کو اس کے قتل کے متعلق دی گئی ۔ واقعات کی تفصیل سیرت النبی علامہ شبلی (جلد اول، صفحہ ۲۹۶ - ۲۹۹) میں دیکھی جا سکتی ہے ۔

Marfat.com

بانت سعاد و قلبی الیوم متبول

بآواز خوش خواند و چون باین دو بیت رسید کہ شعر :

ان الرسول لنور[1] یستضاء به
و صارم[2] من سیوف الهند مسلول

نبئت ان رسول الله اوعدنی
والعفو عند رسول الله مامول

رسول خدا ہر آئینہ شمشیر ہندی است از شمشیر ہای[2] خدا کہ از غلاف بیرونی کشیده شد و طلب روشنی از و داشتہ می شود ۔ و آگاه ساختند مرا کہ رسول علیہ السلام تہدید من وعید کرده است حالا کہ متوقع از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عفو است نہ چشم (خشم) آن حضرت را رقعت بغایت دست داد وگفت از مگر کعب بن زہیری ۔ کعب نقاب برداشت و در پای[2] آن سرور علیہ السلام افتاد ۔ و ببانگ بلند کلمہ شہادت بر زبان راند ۔ آن حضرت اورا درکنار گرفت و گواہی داد کہ کعب بہشتی است و می گویند کہ چادری کہ [ص : ۹۵] از کتف مبارک او در وقت تواجد و نشاط افتاده بود بکعب بخشید و تا زمان حکومت شام نزد او بود و حاکم شام[3] بزر بسیار آن ردا را از فرزندان او خرید و در فرات مراتبہ (؟) در آخر عهد ایشان از بیت المال رفت ۔ و اگر این صورت واقع باشد ، صوفیہ را تمسک قوی است در تواجد و بخشیدن قوال ۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔

و مدح و ذم شعرا و حسن و قبح اشعار ازین جا معلوم می شود نظم :

شعر با دی است کس کشد ابداع
از مفاعیل فاعلان و فاع

ذخیرہ ... محمد موسیٰ

---

۱ ۔ مخطوطے میں 'لسیف' ہے ۔

۲ ۔ مخطوطے میں 'مہند من سیوف اللہ' ہے ۔ مگر شاعر نے سیوف الهند لکھا تھا مگر آنحضرت صلعم نے اصلاح فرما کر سیوف اللہ کر دیا ۔

۳ ۔ مراد امیر معاویہ سے ہے ، کیوں کہ انھوں نے چالیس ہزار درہم کعب کے ورثاء کو دے کر چادر حاصل کر لی تھی ۔

Marfat.com

کاملان چون در سخن سفتند
اعذب الشعر کذبه گفتند

وادی شعر کی شود ذی زرع
گر نہ آبش دہی ز منبع شرع

[سجدهٔ غیر الله]

سی و پنجم : سجدهٔ غیر کردن قوله تعالیٰ :

''فمن کان یرجوا لقآء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادة ربہ احداً [۱]''

ہر کہ امید می دارد دیدار پروردگار خود را گو کہ کارنیک کند و در عبادت آفریدگار خویش ہیچ کس را شریک نہ سازد قطعہ :

بامداد ایاک نعبد گفتہ در فرض حق
چاشت گہ خود را مکن در خدمت دیو اسیر

انقیاد آر از مسلمانی بپیش حکم آنکہ
بر نہ گردد ز اضطرابِ سجده تقدیر قدیر

فصل : سجدهٔ غیر اگر بطریق عبادت است داخل شرک است ـ و اگر برسم تحیت و تواضع است مثل سجدهٔ ملائکہ آدم را علیہ السلام بعض فقها باباحت آن قایل شده اند ، خصوصاً وقت ابتلاء عام و بعضی این حکم را مخصوص بآدم علیہ السلام می دارند کہ بامر حق تعالیٰ بوده و منسوخ شده ـ و رسول علیہ السلام فرموده کہ اگر کسی را بسجده امر می کردم ، ہر آئینہ می فرمودم تا زن برای شوہر سجده می کرد ـ و اگر بر وجہ تحیت نہ کند ، بزه کار شود والله اعلم ـ و بعضی صوفیہ مریدان را سجدهٔ تحیت می فرمایند و این در معنی زمین بوسی است ـ

---

۱ - سورة الکهف ۱۸ ، آیت ۱۱۰ ـ

Marfat.com

حکایت : از ثقات اعیال (اعیان ؟) سماع دارم که چون در جونپور صحبت قطب المشایخ الکبار منهج الاسلام بدیع الحق و الملة والدین[1] شاه مدار قدس الله روحه بسلطان ابراہیم شرق و ملک العلما قاضی شہاب الدین[2] راست نیامد بناچار در مکن پور از نواحی قنوج آمده قرار گرفت و غلغله بزرگ و عظیم افتاد ـ در ہفتہ روزی معین در محاوطه وسیع ، صحبت می داشت و اصحاب حاجات مختلف جمع می شد ـ و چون اکثر اوقات نقاب بر رخ می بست در آن روز می کشاد و ہمه بسجده می افتاد [ص : ۹۶] و در مجلس بی آنکه کسی معین را مخاطب سازد حکایتی بنیاد نہاد که از اول تا آخر یک سلسله مربوط بود و ہر مقدمه که می رسید ارباب حاجات مدعای[3] خود گرفت زمین بوس نموده بر می خاست ـ و شاه ، چون مجلس تمام می شد درون حجره می رفت و درین مدت ہیچ کس نه مطبخ اورا دید و نه جامه اورا که بخانه گاذری می برده باشند ـ می گویند که بر قاضی محمود قنوج این سخن دشوار آمد و باحتساب پیش آن عالی جناب رفت و وقت بار عام بموافقت دیگران بہر داشتن نقاب سر بسجده نہاد و بعد از فراغ مجلس گفت که از شما چند شبه دارم آن را جواب فرمائید ـ یکی آنکه سجده پیش شما می

---

۱ ـ شاه مدار کی کرامات وغیره کا ذکر تذکروں میں ملتا ہے ، لیکن حالات بہت کم ہیں ـ ”خزینة الاصفیا“ میں ان کا سال وفات ۸۸۰ھ دیا ہے ـ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے طویل عمر پائی ـ
”نزہة الخواطر“ (جلد سوم ـ صفحہ ـ ۳۹ ـ ۴۲) میں کچھ تفصیلی حالات لکھے گئے ہیں ـ یہاں سن وفات ۸۴۴ یا ۸۳۸ھ بھی بتلائی گئی ہے ، مداریہ فقیر جو ننگے رہتے ہیں ، وہ ان کا اتباع نہیں کرتے قاضی شہاب الدین دولت آبادی ، ان کے مریدوں میں تھے ـ

۲ ـ قاضی شہاب الدین (۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء) سلطان ابراہیم شرق کے عہد میں جونپور میں درس دیتے تھے ، ملک العلماء کا خطاب تھا متعدد کتابوں کے مصنف ہیں ، جن میں ”تفسیر قران“ ، ”بحر مواج“ ، اور ”شرح بزدوی“اصول فقہ میں قابل ذکر ہیں ـ سلطان ابراہیم کے نام پر ”فتاویٰ ابراہیم شاہی“ مدون کی ـ

۳ ـ سلطان ابراہیم شاہ جونپوری : (ف ـ ۸۴۰) ایک عظیم اور عادل بادشاہ تھا جو علماء و فقرا ، وغیرہ کا بہت احترام کرتا تھا ـ

Marfat.com

کنند ـ شاه فرمود ما کسی را نه می گوئیم و بشما هم که سجده کردید نه گفته بودم ـ قاضی محمود را تعجب در تعجب افزود و از مصاحبان خود پرسید که مگر از من این ادائ سر بر زده است ـ گفتند آری همچنیں است ـ دویم اینکه نماز جمعه از شعار اسلام است چرا نه می روید ـ گفت ما درین بلاد نیت اقامت نه کرده ایم :

در ملک هند عزم اقامت نه کرده ایم
ور کرده ایم تا بقیامت نه کرده ایم

قاضی گفت چند سال است که شما را درین جا می بونم هنوز هم مسافرید ـ گفت روایت فقهی را دیده باشید که اگر کسی بفرض هشتاد سال در شهری باشد بی نیت مقیم نه می شود و نیت کار دل است ـ سوم اینکه پیغمبران علیهم السلام همه خوردنی خورده اند شما چرا نه می خورید ؟ گفت از کجا معلوم شد که طعام نه می خوریم ؟ گفت بی غذا خود حیات کسی ممکن نیست ـ و قاضی طعام را که از بازار برده بود پیش شاه نهاد که برائ تصدیق که فرمودید لقمۂ چند ازین غذا که آورده ام ، نیز بردارید ـ جواب داد که چه لازم است که طعام از بازار شما خورده شود ما نیز بازاری داریم که قوت هر روزۂ ما ازان جا می آید ـ بزرگی گفته مصرع :

بازار چهٔ قصب فروشان دگر است

بیت :

کسی کاندر صیام ما سوی الله روزۂ دل بست
تهی چشم است گر بکشاید از عیشی نهد خوابش

[بسم الله بر حرام گفتن]

سی و ششم : بسم الله بر حرام گفتن ـ قوله تعالیٰ :

''و لا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه و انه لفسق ـ''[1]

از آنچه نام خدائ تعالیٰ [ص : ۹۷] بر آن یاد کرده نه شده است مخورید که این فعل فسق است و معصیت ـ و چون عذاب (غذاء ؟) از جمله

---

۱ ـ سورة الانعام ۶ ، آیت ۱۲۱ ـ

Marfat.com

نعمتہای بزرگ حق سبحانہ تعالیٰ است نام خدای تعالیٰ بران بردن از جملہ عبادتہاست بطریق قیاس صندیت لازم آید کہ بر ہر چہ حرام باطلاق باشد نام بزرگوار او بران بردن عصیان بلکہ کفر باشد ۔ زیرا کہ مستوجب استخفاف است کہ علامت تکذیب مخبر است و روش مشرکان عرب این بود کہ جانور را بنام خدای تعالیٰ و نام بتان می کشتند ۔ آن را دو بخش ساختہ یکی را حصہ خدای تعالیٰ نامیدہ و دیگری را بہرۂ بتان اعتبار نمودہ ہر دو حصہ را خود می خوردند و این گمان می بردند کہ چون خود خدای تعالیٰ از خوردنی منزہ است حصہ او بشریکان می رسد و بتان را شریک او می دانستند و می گفتند کہ آنچہ بخش شریکان است بخدای تعالیٰ نہ می رسد پس آن را ہم متصرف باشیم ۔ و حق تعالیٰ از زعم باطل آن طائفہ جاہل خبر می دہد قولہ تعالیٰ :

''و جعلوا مما ذرا من الحرث و الانعام نصیباً فقالوا
ھذا للہ بزعمھم و ھذا لشرکائنا الآیہ ۔''[1]

قال علیہ السلام لعن اللہ من لعن والدہ و ذبح حیوانات بغیر اسم اللہ ۔ لعنت کناد خدای تعالیٰ ہر کسی کہ بر پدر خود لعنت فرستد و بنام غیر خدای تعالیٰ جانوری ذبح کند ۔ مخفی نہ ماند کہ مراد ازین حرام آن است کہ حرمت آن متفق علیہ باشد ، نہ مختلف (فیہ) ، چنانچہ گذشت ۔ مثل گوشت سوسمار کہ آن را بر سفرۂ آن سرور علیہ السلام آوردند و می خواست کہ تناول فرماید ، دست ناگاہ ازو باز کشید و فرمود کہ مرا این گوشت در دل کراہتی پدید آمد و بعض از ارباب نیز آوردہ اند کہ آن جانور بزبان حال بآن سرور علیہ السلام بسخن در آمد و این از جملہ

---

۱ ۔ سورۃ الانعام ۶ ، آیت ۱۳۶ ترجمہ : اور ٹھہراتے ہیں اللہ کا ، اس کی پیدا ہوئی کھیتی اور مواشی میں ایک حصہ ۔ پھر کہتے ہیں ، یہ حصہ اللہ کا ہے ، اپنے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے ، سو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہے ، وہ تو نہیں پہنچتا اللہ کی طرف اور جو اللہ کا ہے وہ پہنچ جاتا ہے ان کے شریکوں کی طرف کیا ہی برا انصاف کرتے ہیں ۔

Marfat.com

معجزات است ۔ و بعد ازان بحضور آن سرور علیہ السلام از ابای؀ آن گوشت یاران حاضر جماعت ازان ما حضر خوردند و صاحب شرع انکار نیاورد بلکہ مقرر داشت ۔ تقریر امری از شارع دلیل اباحت اوست ۔ و این قصہ دلیل است بر شافعیہ را اباحت سوسمار۔

در روایت فقہی آمدہ کہ ہر کہ عورتی تلقین کلمہ کفر کند تا زآن سبب از شوہر جدا گردد ، یا در وقت [ص : ۹۸] خمر خوردن ، بسم اللہ گوید کافر گردد و این وقتی است کہ عمداً گوید و آن را نعمت شمرد علامت کفر است ۔ اما اگر بطریق عادت و یا سہو گوید حکم بر کفر نہ می توان کرد ۔ و ابن بعینہ مثل آن است کہ جنبی و حائض اگر بسم اللہ یا الحمد للہ بنا بر عادت بطریق تبرک گوید لا باس گفتہ ۔ اما اگر بنیت قرات خواند عاصی شود ۔ و نیز فرق است از حرام تا مردار ۔ اگرچہ در حالت مخمصہ کار باضطرار کشد و بر مردار تبرکاً و تیمناً تسمیہ بگوید ، چندان نا خوش نہ دارد ۔ و بخلاف مال غصب کہ تسمیہ برآن گفتن از موجبات کفر است ۔ و این اختلاف در بسم اللہ است اما الحمد گفتن بر لقمہ حرام بمذہب اہل سنت و جماعت جایز است ، و این بنابر آن است کہ بمذہب ایشان حرام ہمہ رزق است و نزد معتزلہ حرام ہمہ رزق نیست ۔ پس شکر بر رزق حلال واجب است و بر حرام نیز ، ہم چنان است کہ وسیلہ سد رمق و بقای؀ نعمت حیات شدہ بخلاف بسم اللہ بر حرام گفتن کہ آن ابتدای؀ نعمت نیست بلکہ ابتلای؀ حق است و تسمیہ بر نعمت است نہ بر معصیت ۔ و عقیدہ اہل حق این است کہ حرام رزق است ۔ و ہر یکی از ما رزق خود را ما دام کہ حیات است بتمام می ستاند خواہ حلال باشد خواہ حرام ۔ و ممکن نیست کہ جانداری رزق خود را نہ خورد یا رزق دیگری را خورد ۔ چہ رزق عبارت است از غذا و غذا ہمان است کہ خوردہ شود و بدن بآن ترتیب یابد نہ مانند گل و گیاہ و سنگ و غیر آن ۔ و این غذا در اول بنام ہر کسی کہ مقدر شدہ است تخلف ازان نہ می کشد ۔ و در آثار آمدہ کہ بر دانہ از غلہ نام خورندہ آن مکتوب است ۔ و این جا گفتہ اند کہ کوشش برای؀ طلب رزق ، رنج بیہودہ بردن است چہ خالی ازان نیست کہ چیزی کہ طلب آن بکند برای؀ او مقدر شدہ است یا نہ ۔

Marfat.com

اگر مقرر شده است ظاہر است کہ این کس ہنوز در کتم عدم بود کہ آن چیز برای او نام زد ساختہ الد و خواہی نہ خواہی می رسد چہ تخلف معلول از علت درست نیست ۔ و اگر مقرر نہ شدہ است طلب آن محال است ۔ و ازین جا می گویند کہ محنت خلق ہمہ ازین جہت است کہ از قسمت بیش و از وقت پیش :

و ازان دیگران از خویش می خواہند

[ص : ۹۹] بیت :

بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم ازاد کنی

خون خوری گر طلب روزی ننہاد کنی

نقل است کہ شخصی نزد حاتم اصم[۱] قدس اللہ روحہ آمد و گفت عیال بسیار و کفاف اندک دارم ۔ گفت در خانہ برو و مردم خود را بشمار ۔ ازان جملہ را کہ روزی نہ بر خدای باشد بدر کن ۔ و دیگر نیز افلاس را بہانہ ازو رخصت طلبید ۔ گفت خدای آن جا را سلام برسانی ۔ سائل گفت مگر خدای آن جا دیگر است ؟ جواب داد کہ چون این را می دانی کہ خدای این جا و آن جا یکی است ہمان خدای مگر این جا نہ می تواند رسانید ۔ گفت از برای رزق در زمین تردد کنم ۔ گفت اگر رزق از آسمان نہ رسد ہمچنان از زمین بخواہ ۔ گفت حیلہ چیست ؟ گفت ترک حیلہ گفت شما عجب مردم اید کہ مردم را سخن می گیرید ۔ گفت آری ازانچہ از آسمان فرود آمدہ است ہمین سخن است و مادرت بر پدرت از سخن حلال شدہ نظم :

---

۱ ۔ حاتم اصم (ف ۔ ۲۳۷ھ) طبقۂ اولیا کے بزرگوں میں سے ہیں ۔ شیخ شفیق بلخی کی صحبت سے فیضیاب ہوئے ۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے نصیحت کرنے کو کہا ۔ انھوں نے جواب دیا ، اگر گناہ کرنا چاہتے ہو تو ایسا مقام تلاش کرو جہاں تم کو خدا نہ دیکھ سکے ! دیکھو ''نفحات الانس'' ۔ صفحہ ۷۱ - ۷۲ ۔

Marfat.com

سخن از آسمان فرود آمد
سخن از گنبد کبود آمد
گر بودی گوہری ورای سخن
او فرود آمدی بجای سخن

[لعنت بر مسلمانان کردن]

سی و ہفتم : لعنت بر مسلمانان کردن قولہ تعالی :

''فبما نقضهم میثاقهم لعنهم ۔''[1]

سبب نقص عہد ما لعنت کردیم کفار را ۔ قال علیہ السلام :

''یوم یلعن بعضهم بعضاً ۔''[2]

در روز قیامت بعضی کافران بعضی دیگر را لعنت خواہند کرد ۔ پس معلوم شد کہ لعنت عبارت است از دوری حق و شایان آن کافران اند و بس نہ مسلمانان ۔ و خدای عز و جل می داند کہ عاقبت مسلم کدام است و کافر کدام است ۔ و بر ما مبہم است ۔ و ہم ازین جہت نزد بعضی مخصوص بنام برکافر ای ہمہ او لعنت درست لیست ۔ چہ شاید کہ آخر حال بدولت اسلام مشرف شود ۔ و کسی را لعن کردہ باشم کہ مستحق آن نہ باشد معاذ اللہ بما عود کند مگر آنکہ مجملا گوئیم کہ بر کافران یا ظالمان لعنت باد و این سخن مطابق کریمہ :

''الا لعنة الله على الظلمين ۝''[3]

و لعنة اللہ علی الکافرین است ۔ و قال علیہ السلام لا ینبغی لصدیق ان یکون لعاناً ۔ نہ می سزد ہیچ آشکاری پاک کرداری را کہ لعنت بسیار می گفتہ باشد و نیز فرمود کہ لعنت کناد خدای تعالی بر کسی کہ بی موجبی

---

۱ ۔ سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۱۳ ۔
۲ ۔ (مسلم) مشکلوۃ ج ۲ باب غیبت ۔
۳ ۔ سورۃ ہود ۱۱ ، آیت ۱۸ ۔

Marfat.com

بر والد خود لعنت فرستد و بنام غیر خدای تعالی جاندار [ص : ۵۰]
دبح کنند ـ و امام غزالی[1] فرماید که فردای قیامت از نامه اعمال من یک مرتبه کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله بر آید بهتر است که ہزار لعنت بر کافر و ظالم گفته شود ـ

شاید که ترا این جا دو شبه بخاطر رسد ـ اول آنکه رسول خدا صلی الله علیه وسلم مستثنلی است ـ چنانچه اورا می رسد که بر شخصی بعینه نام برده لفظ صلوٰۃ فرستد مثل آنکه اللهم صل ابن ابی اوفی ـ ہمچنان می رسد که لعن نیز اطلاق کند که از خصائص اوست ـ چه از عواقب امور آگاه است ـ و می دانست که ختم کار ہر یکی بر چه چیز خواہد بود کفر یا ایمان ـ و نیز آن سرور علیه السلام خود فرموده که من برحمت مبعوث شده ام ـ پس اگر کسی را دعای یا لعنت کنم ، در معنی رحمت است و دعا است در حق او ـ چه مقصود عداوت و نفسانیت نیست بلکه مہربانی و ہدایت است ـ و محرر سطور یادگار مشائخ کبار قدوۃ الاولیای روزگار مبین حقائق اسرار شیخ نظام الدین[2] قدس الله روحه را دریافته دید که بر بعضی نفرین می کرد و می گفت که ان شاء الله این نفرین نتیجه آفرین دید و هو اعلم :

سوال دوم این که باوجود نہی از تکفیر و لعن اہل قبله لعنت یزید چون باشد ـ جواب ہر چند این مبحث مشہور و مقرری است و درین باب رسایل بسیار به رد و نفی و اثبات نوشته اند ـ اما فقیر می گوید که

---

۱ ـ امام غزالی (ف ـ ۵۰۵ھ) ـ پورا نام یہ ہے : ابو حامد حجة الاسلام محمد ابن محمد الغزالی الطوسی ، لقب زین الدین تھا ـ

۲ ـ شیخ نظام الدین امیٹھوی (۹۰۰-۹۷۹ھ) ـ چشتی خاندان کے بزرگ تھے ، لیکن گانا نہیں سنتے تھے ـ احتیاط کی یہ کیفیت تھی کہ نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت ظہر کی پڑھتے تھے ، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اکبری حکومت کو اسلامی حکومت تسلیم کرنے میں ان کو توقف تھا ـ دیکھو "نزہتہ الخواطر" . جلد چہارم ـ صفحہ ـ ۳۷۸ ـ ۸۰ ـ

Marfat.com

یزید لا زاد الله ہیچ جای آشتی نہ گذاشتہ تا در حق او تردد باید کرد ۔
لمولفہ :

تیغ کین بر جنگ دین بر داشتی
ہیچ جای آشتی نہ گذاشتی

و بر حکم این آیت :

''فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم ۔ أولئک لعنہم الله فاصمہم و اعمیٰ ابصارہم ۱''

آیا شما را می رسد این کہ اگر بتغلب والی مسلمان شوید فساد در روی زمین بکنید و صلہ رحم را قطع نمائید و کسانی کہ ہمچنین باشند خدای عز و جل ایشان را لعنت کردہ و چشمہای ایشان را کور ساختہ حق نہ بینند و نہ شنوند و نہ شناسند ۔ یزید ہم حاکم بزور شد و ہم فساد در بلاد کرد و ہم قطع رحم نمود ۔ پس از لعنت کہ نتیجہ این افعال است چون تواند گریخت و بموجب این کریمہ کہ :

''ان الذین یؤذون الله و رسولہ لعنہم الله فی الدنیا و الاخرة و اعد لہم عذاباً مہیناً ۲''

تا آخر آیت ۔ کسانی کہ خدا را ایذای می کند لعنت خدای بر ایشان باد در دنیا و آخر [ص : ۱۰۱] او ملعون ازلی و ابدی است ۔ و این قصہ ہر عامی و جاہل می داند کہ ضرب غلام زید موجب اہانت زید است ۔ چہ می گوی کشتن اولاد پیغمبر علیہ السلام بآن خواری و رسوای باعث رنج و ایذای بلیغ علیہ السلام نہ باشد حاشا و کلا ۔ ایستادن درین باب غیر از مکابرہ و بی انصافی نیست ۔ پس برین تقدیر لعنت بر یزید از قبیل ترک جائز یا اجوز بود بلکہ عین واجب و طاعت باشد ۔ حکیم ثنای گفتہ بیت :

---

۱ ۔ سورہ محمد ۴۷ ، آیت ۲۲ - ۲۳ ۔
۲ ۔ سورة الاحزاب ۳۳ ، آیت ۵۷ ۔

Marfat.com

لعنت کند چکاوک ہر صبح بر یزید

لعنت نہ می کنی تو نہ دانم چکاوکی

حکایت : می گویند کہ دو عالمی مشہور از ماوراء النہر درین باب بحث می کردند ۔ چون بطول انجامید یکی از ایشان گفت اینکہ من از جانب امام وکیل شدم ببینم کہ از طرف یزید کہ کفیل می شود ۔ و علامہ تفتازانی[1] می گوید :

''فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ فلعنۃ اللہ علیہ و علی اعوانہ ۔''

ما در شان یزید بلکہ در ایمان یزید توقف نہ داریم ۔ لعنت خدا بر او و بر یاران او باد ۔ قطعہ :

ابلیس رفت ، گفت بدوزخ کہ می خری

خروار ہای لعنت از بہر آن عنید

دوزخ جواب دادش و گفت ای گران فروش

لعنت گہی خرم کہ در افتد بمن یزید

اگرچہ صاحب[2] امالی گفتہ :

و لم یلعن یزیدا بعد موتہ

سوی المکثار فی الاغراء غال

لعنت نہ می کند بر یزید بعد از موت او ، مگر بی ہودہ گوی در تعصب غلو کنندہ :

---

۱ علامہ تفتازانی : (۱۳۲۲ - ۵۸۹) سعد الدین نام تھا ، تفتازان میں پیدا ہوئے ۔ سمرقند میں وفات پائی ۔ فقہ ، علم کلام ، بلاغت ، منطق وغیرہ میں مستند سمجھے جاتے ہیں ۔ مطول اور بعض دوسری کتابیں نصاب میں شامل ہیں ۔

۲ ۔ قصیدہ بدء الامال ۔ ساٹھ اشعار ہیں جن میں عقائد اسلام کو نظم کیا گیا ہے ۔ شاعر کا نام اوشی فرغانی تھا ۔

Marfat.com

اما در رسالہ بمناقب السیادات کہ بملک العلما قاضی شہاب الدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ منسوب است ، آوردہ کہ ظاہرا کاتبی درین بیت تصحیف کردہ وگرنہ صواب بجای واو عاطفہ ہمزۂ استفہامیہ است کہ برای اثبات و تقریر است ۔ چنانچہ مقرر است کہ نفی در نفی بمعنی اثبات می باشد ۔ پس چنین باید خواند :

الم یلعن یزیداً بعد مولہ

یعنی بر یزید از غیر مکثار و غالی

نیز مقرر است ۔ و شیخ واحدی[1] و شیرازی[2] در جزء خویش بجای این بیت چنین نوشتہ است :

و لم یمنع من الملعون لعناً

سوی المخطی من التحقیق خال

کہ لعن را از ملعون باز نہ می دارد غیر از خطا کاری خالی از تحقیق ۔ و در ساعت تحریر فاضلی نادر العصری قدوۃ الاکابر نامداری نادر علی شیخ یعقوب کشمیری[3] نیز گفتی کہ بمن حاشیہ [ص : ۱۰۲] قصیدہ امالی بخط المتقدمین قدوۃ المتبرعین مولانای حسن الملت والدین طیبی کہ آثار ورع و اخبار تقوی او در دفاتر نہ می گنجد نوشتہ دیدہ ام :

---

۱ ۔ شیخ واحدی غالباً ابوالحسن علی (ف ۔ ۱۰۷۵ء) سے مراد ہے جو اپنے عہد میں نحو اور تفسیر کے امام شمار ہوتے تھے ۔ ان کی تصانیف ’اسباب نزول القرآن‘ ، اور ’الوجیز فی تفسیر القرآن‘ العزیز مشہور ہیں ۔

۲ ۔ شیرازی ۔ غالباً ابو اسحاق شیرازی (ف ۔ ۱۰۸۳ء) مراد ہیں ۔ مشہور فقیہ تھے ۔

۳ ۔ شیخ یعقوب کشمیری ، اکبری دور کے مشہور عالم اور مصنف تھے ، ملا عبدالقادر بدایونی سے گہرے تعلقات تھے ۔ تفسیر ، حدیث ، فقہ اور تاریخ پر کتابیں لکھی ہیں ۔ ’’مغازی النبوت‘‘ ، قابل ذکر ہے ۔ سن وفات بقول بدایونی ۱۰۰۰ھ ہے ۔

Marfat.com

و من یلعن یزیدا بعد موته
یجد باللعن انواع المثال

لعنت کنندۂ یزید بزرگی بسبب آن می یابد ۔ بالجملہ اگر ترا درین باب شکی باشد بر سخنان من اعتبار و اعتماد نہ کنی رسالہ ابن جوزی[1] را ببین کہ خروار خروار دلائل بر لعنت یزید پلید گذرانیدہ کدام کدام انکار خواہی کرد ۔ غایتش اہتمام درین است قدم ازین بالاتر نہ نہی کہ منہی است ۔ و نہ گوئی کہ پسری کہ بد می باشد بر پدر لعنت می آرد کہ این سخن پسندیدۂ ارباب علم نیست ۔ و پیغمبر زادہا نایشستہ(ناشایستہ؟) شدند ۔ ہیچ گناہ بر پیغمبران نیست :

''یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی ○''[2]

و شرف صحبت رسول علیہ السلام را در تعظیم دخل تمام و حق عظیم است ۔ و خدائ عز و جل در قرآن مجید قسم سم اسپان غازیان رضی اللہ عنہم و شیحۂ اسپان و سیلی ایشان سوگند خوردہ چنان می فرماید :

''و العدیت ضبحاً ۔ فالمو ریت قدحاً ۔ فالمغیرات صبحاً ۔ فأثرن بہ نقعاً ○''[3]

و احتمال عتاب و عقاب در فعلی غیر ضروری کہ نہ واجب و نہ موتوف علیہ دین است بیشتر است ۔ و از ترک آن مثلاً اگر کسی تمام عمر بر کشندۂ ناقۂ صالح علیہ السلام لعنت بفرستد ماخوذ نہ خواہد بود ۔ اما

---

۱ ۔ ابن جوزی ابوالفرج عبدالرحمن ابن الجوزی (ف ۔ ۱۲۰۰ء) مشہور مورخ اور فقیہ ہیں ۔ ان کی مشہور کتاب ''المنتظم فی تاریخ الامم'' ہے ۔ عمر ابن عبدالعزیز پر ان کی دو کتابیں ہیں : ''سیرت عمر ابن عبد العزیز'' اور ''مناقب عمر ابن عبدالعزیز'' ۔ ان کے علاوہ اور متعدد تصانیف بھی ہیں ۔

۲ ۔ سورۃ الروم ۳۰ ، آیت ۱۹ ۔

۳ ۔ سورۃ العدیت ۱۰۰ ، آیت ۱ ۔ ۴

Marfat.com

در لعن بعضی افراد که دلائل اثبات آن تمام نیست احتمال خطر دارد لظم :

آن خلافی که داشت با حیدر
در خلافت صحابهٔ دیگر

حق در آن جا بدست حیدر بود
جنگ او با خطایٔ منکر بود

آن خلاف از مخالفان مپسند
لیکن از طعن و لعن لب در بند

گر کسی را خدایٔ لعنت کرد
نیست لعن من و تواش در خورد

ور بالطاف حق شده ممتاز
لعن ما جز بما نه گردد باز

نقل است که در زمان تسلط بنی امیه تا عهد خلافت عمر بن عبدالعزیز[1] که خلیفه خامس بود رضی الله عنه در ایام عید و جمعه بررؤس منابر زبان بدشنام و نا سزایٔ که امیر المومنین علی رضی الله عنه[2] می کشادند و در جمیع بلاد اسلام این امر شنیع شایع بود ـ مگر در شهری چند مثل استر آباد و سبز وار و کاشان و سیستان که اہالی این شهر ہا قبول این معنی نه کرده بطریق جزیه مالی معین می دادند ـ و چون نوبت حکومت و خلافت بعمر بن عبدالعزیز رسید در صدد آن شد که این امر شنیع را دفع سازد ـ [ص : ۱۰۳] اما چون احتراز بنی امیه و ارتکاب ایشان دران باب ظاہر دید و شدت و غلظت بلیغ مشاہده نمود ـ و از شورش

---

۱ ـ عمر بن عبدالعزیز (۶۸۲ - ۷۲۰ء) ۰

۲ ـ حضرت علی کی سن شہادت ۴۰ھ ہے ۔

Marfat.com

فتنه و خروج ملاحظه نمود ، رایش بر آن قرار گرفت که یکی از اطباء یهود در مجلسی که اکابر و اعیان بنی امیه و معارف و مشاهیر شام حاضر بودند ، بتعلیم عمر بن عبدالعزیز دختر اورا خواست گری نموده - عمر گفت ای حکیم ! این مواصلت بهیچ وجه میسر نه می شود چرا که ما مسلمانیم و تو یهودی و در شرع اتحاد ملت در تزویج شرط است - طبیب در جواب گفت ! پس پیغمبر شما دختر خود را بعلی ابن ابی طالب چگونه داده - عمر گفت که علی یکی از عظمای ملت احمدی صلی الله علیه وسلم بوده رضی الله عنه - طبیب گفت ! پس چرا اورا لعنت می کنند - عمر روی بحاضران مجلس آورده گفت ! جواب این بگوئید - همه ساکت و ملزم شدند - پس آن جناب حکم کرد که دیگر هیچ کس زبان بناشایسته و سب بامیرالمومنین نه کشادند - و گفت آن خونها که بود خدای تعالیٰ دست مارا از آن پاک داشت زبان خود را چرا آلوده سازیم -

و شارح دیوان امیرالمومنین علی رضی الله عنه می گوید که در اثنای تلاوت روزی بر من وارد گشت که آیت :

"و ما عندالله خیر و ابقیٰ للذین امنوا و علی ربهم یتوکلون ۝[۱]"

مناسب شان صدیق است رضی الله عنه

"والذین یجتنبون کبائر الاثم و الفواحش و اذا ما غضبوا هم یغفرون ۝[۲]"

موافق حال فاروق رضی الله عنه

"و الذین استجابوا لربهم و اقاموالصلوة - و امرهم شوریٰ بینهم و مما رزقنهم ینفقون ۝[۳]"

مطابق وضع ذی النورین است

---

۱ - سورة الشوری ۴۲ ، آیت ۳۶ -
۲ - سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۳۷ -
۳ - سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۳۸ -

Marfat.com

"و الذین اذآ اصابهم البغی هم ینتصرون ○[1]"

لایق صفت مرتضی است رضی الله عنهم - و قومی تواند گفت که آیات لا حق نیز بیان حال بعضی است چنانچه :

"و جزاؤ سیئة سیئة مثلها[2] ○"

در خور حکام شام است :

"فمن عفا و اصلح فاجره علی الله انه لا یحب الظلمین[3] ○"

ملایم نسبت امیر المومنین حسن

"و لمن انتصر بعد ظلمه فاولئک ما علیهم و من سبیل ○[4]"

نظر بشان امیر المومنین حسین رضی الله عنهما است :

"و انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الأرض بغیر الحق - أولئک لهم عذاب الیم ○[5]"

در حق یزید

"و لمن صبر و غفر ان ذالک لمن عزم الامور○[6]"

اشارت بامام زین العابدین است :

[معنی قران بے علم گفتن]

سی و ہشتم : [ص : ۱۰۴] معنی قرآن بی علم گفتن :

"و ما یعلم تاویله الا الله - و الراسخون فی العلم یقولون امنا به کل من عند ربنا[7] ○"

تاویل متشابهات قرآن را نه می داند مگر خدای تعالیٰ - و بعضی علما وقف بر الا الله در وادی علم می گویند که ایمان آوردیم بمتشابه که همه آن

---

۱ - سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۳۹ -
۲ - سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۴۰ -
۳ - سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۴۱ -
۴ - سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۴۲ -
۵ - سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۴۳ -
٦- سورة آل عمران ۳ ، آیت ٦ -

Marfat.com

زد پروردگار ما است ـ چنانچه ایمان آوردیم بخدای تعالیٰ و بآنچه فرستاده شده است بر ما از آیات محکمات قرآنی که تفسیر آن از رسول علیه السلام شنیده شده ـ و علم متشابهات را بخدا و رسول خدا حواله می نمایند نه آن که چون گمراهان ـ و سست دینان متشابهات را برای خود معنی نامناسب می گفته باشند ـ

فصل : علما را در تاویل متشابهات قرآنی دو فرقه اند ـ جمعے برین اند که اصلا مشغول بتاویل آن نه باید شد ـ و علم آن را بخدا و رسول خدا باید گذاشت ـ و مقصود از فرستادن این آیات ابتلا است در دنیای برای خود دران تصرف نمایند و بمعنی آن در قیامت ظاہر خواہد شد مثل حروف مقطع در اوایل سوره ـ وید الله و وجه الله و الرحمن علی العرش استوی ـ و این روش سلف و خلف است ـ و بسلامت نزدیک تر است ـ و این جماعت وقف بر الا الله لازم می شمرند ـ تا علم آن مخصوص بذات پاک حق تعالیٰ و رسول علیه السلام باشد و بس ـ و مقوی این دعوی است قرأت ابن مسعود[۱] رضی الله عنه که و ما تاویله الا من عند الله در مصحف خویش نوشته ـ و این صریح است که و الراسخون فی العلم معطوف بر لفظ الله نیست ـ و رسول علیه السلام فرموده که من فسر القرآن برایه فلیتبوء مقعده من النار ـ ہرکه معنی قرآن برای خود گوید پس گو که جای نشست خود را در آتش مهیا سازد ـ

و طائفه از متاخرین بتاویل متشابهات مشغول شده اند باین دلیل که از زمان رسول علیه السلام تا زمان قرن ما قرناً بعد قرن معنی و اشارات در متشابهات گفته اند و ہیچ کس انکار نه نموده و نزد ایشان وقف بر

---

۱ ـ عبدالله ابن مسعود ـ (ف ـ ۳۰ھ) سابقین اولین میں سے تھے ـ اسلام لانے والوں میں آپ کا نمبر چھٹا تھا ، بدر سے لے کر جملہ غزوات میں شریک رہے ـ مہاجرین حبشہ میں بھی شامل تھے ـ حنفی فقہ کا مدار بڑی حد تک ان ہی کی روایات اور تفسیر پر ہے ـ

Marfat.com

الا الله نیست ۔ و کلمہ الراسخون را بر کلمہ الله معطوف می دارند ۔ یعنی تاویل آن را نہ می داند مگر خدای و آنانکہ قدم راسخ در علم دارند ۔ انگاہ یقولون امنا بہ کلام جدا می شود و می توان گفت کہ بحث لفظی است و در حقیقت ہیچ نزاعی نیست ۔ چہ آنانکہ مانع تاویل اند و وقف می کنند غرض ایشان این است کہ حقیقت متشابہات [ص : ١٠٥] چنانچہ مراد الله و رسول است ہیچ کس بواقعی نہ می داند ۔ و مقصود جماعت کہ تاویل می کنند این است کہ راسخان بحسب ظاہر فراخور فہم خود معنی آن را می دانند ۔ تا در تحقیق مراد خدا و مراد رسول الله چہ باشد ہر دو فریق حق گفتہ باشند :

ہر کسے بر حسب فہم گمانے دارد

و این لزاع وقتے است کہ تاویل موافق شرع باشد ۔ اما اگر تاویلے بود موافق ہوا و بدعت کہ بالحاد کشد چنانچہ مشبہہ و مجسمہ و وجودیہ می گویند آن خود مقضی بکفر است :

و فرق میان تفسیر و تاویل این است کہ تفسیر معنی ظاہری و تاویل معنی باطنی است کہ عبارت از نکتۂ ارباب حالات و اشارات اصحاب مقامات و اہل الله را بر حسب صفای فہم و تزکیہ و تجلیہ بر قلوب وارد شود ۔ مثلاً آنچہ مفسران در معنی این آیت :

"ان الله مبتلیکم بنہر"[1]

تا آخر آیت کہ در باب کشتن داؤد علیہ السلام جالوت را واقع شدہ بیان کردہ اند ۔ معنی راست براست ظاہری است ۔

قصہ آن بطریق اجمال این است کہ چون ملک طالوت بحکم داؤد علیہ السلام بجنگ جالوت رفت آن جا دریای پیش آمد کہ ہر کہ از آن آب می خورد بیمار می شد ۔ و پیغمبر داؤد علیہ السلام بحکم خداوند سبحانہ امت خود را از خوردن آن آب منع فرمودہ و گفتہ اند کہ خدای تعالیٰ شما را بدریای مبتلا خواہد ساخت کہ آب آن زہر آلود و بیمار ساز

---

١ - سورۃ البقرہ ٢ ، آیت ١٢٩ -

Marfat.com

است و ہر کہ ازان بخورد از من نیست مگر آنکہ بکف دست بر داشتہ بخورد کہ آن قدر مغفور است ۔ و بحکم آنکہ آدمی بطبع ہر چہ ممنوع شدہ حریص می باشد کہ الانسان حریص علیٰ ما منع ۔ہمہ اہل آن لشکر ازان آب خوردند و بیمار شدند ۔ و از برای جنگ نماندند ۔ بر سہ صد و سیزدہ کس و یا کم و بیش کہ از آب نہ خوردند وجالوت را کشتند و ظفر یافتند ۔

و اہل تاویل می گویند کہ این دریا اشارت است بدنیا کہ ہر کسی ازان بیشتر حظ گرفت از کار زار بانفس و ہوا کہ دشمنان اویند بدست باز ماند مگر آنکہ بحسب ضرورت بہرہ ازان بگیرد و بقدر سد رمق کہ زندگی بآن مربوط است و قوت عبادت بر آن موقوف کار فرماید و از فضولی در طعام و شراب و مسکن و لباس و نکاح پرہیز [ص : ۱۰۶] نماید اورا ہیچ ضرری نہ دارد و موافق این حال است ۔

شیخ عبداللہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ کہ در ''نفحات الانس'' مذکور است و مضمونش اینکہ حکایت شیخ می فرمایدکہ سالی بقصد حج بادہ نفر ا فقرا درکشتی نشستم و از تلاطم امواج کشتی در تزلزل و مردم در تذبذب افتادند ۔ و غریو از ہر طرف برخاست و ہر کدام بجہت خلاص ازان ورطہ نذر ہابستند و بمن گفتند کہ تراہم ناچار است کہ نذری بکن ۔ گفتم من فقیرم و ہیچ نہ دارم کہ در راہ خدای تعالیٰ توانم داد ۔ چون مبالغہ بسیار کردند ۔ گفتم کہ حق سبحانہ تعالیٰ اگر مرا ازین ورطہ نجات دہد در عمر خودگوشت فیل نہ خورم ۔ گفتند از برای خدا این چہ نذراست ۔ مگر کسی گوشت فیل را می خورد ۔ گفتم کہ حالا بر زبان من گزشت آنچہ گزشتنی بود ، چہ توان کرد ۔ و کشتی تباہی شد و من و آن فقیران اتفاقاً در جزیرہ افتادیم و از جنس خوردنی ہیچ نہ یافتیم و کار ما باضطرار و مخمصہ کشید و سہ فاقہ گزشت ۔ ناگاہ فیل بچہ بازی کنان آن جا آمد و ہمراہان من اورا گرفتہ ذبح کردند و بنابر مخمصہ گوشت آن را پختہ خوردند ۔ و قدری نزد من ہم آوردند کہ بخور ۔ گفتم کہ من از عہد خود بر نہ می گردم ۔ و شب خواب کردیم ۔ بیک بار مادر فیل بچہ مذکور

Marfat.com

پیدا شد و ہر کدام را از ما بوئید و از ہرکہ بوئ بچہ می شمید یگان یگان را در تنہ پای خود بمالید - و مرا نیز چند مرتبہ بوئ کرد و بگزشت و بنشست و بخرطوم خود اشارت بسیاری کرد - من فہمیدم کہ مرا می خواند کہ تا بالای او نشستم و روان شد - و شباشب نزدیک شہری در ساحل برد و مرا فرود آورده باز گشت - صباح پگاه اہل آن شہر بر عادت معہود کہ انتظار مسافران دریا بار می بردند قدری از طعام و آب گرفتہ نزد من آوردند - بعد از تناول طعام خدای عز و جل را شکر کردم و ثنا گفتم - و ماجرا از من پرسیدند تقریر کردم و نشانہای آن جزیره بایشان نشان دادم - گفتند آن جزیره تا این جا سہ شبانہ روز راه است - تعجب کردند -

نظم :

گرچہ منزل بس خطرناک است و منزل بس بعید
ہیچ راہے نیست کانرا نیست پایان غم مخور

ہان مشو نومید چون واقف نہ از سرِ غیب
باشد اندر پرده بازیہای پنہان غم مخور

ای عزیز لذت دنیا را فیل بچہ خیال کن و روزگار را ماده فیل و دنیا پرستان را گوشت [ص : ۱۰۷] خواران تصور نمائی و باقی معلوم است - و این حال جماعت بود کہ گوشت را باضطرار خورده بودند و حال جماعت کہ فضولی اند و پای ایشان در حرام چون مگس بکاسہ شہد فرو رفتہ است چہ خواہد شد - عارفی فرموده بیت :

جانب دل تا نہ بگرفت بشد جان تان ملول
زین ہواہای عفن زین آبہای ناگوار

[فتوی بی علم گفتن]

سی و نہم : فتوی بی علم گفتن قولہ تعالیٰ :

Marfat.com

''فمن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذباً لیضل الناس بغیر علم ـ(۱)''

کیست ظالم تر ازان کس که دروغی بر خدایٔ تعالیٰ افترا کند تا مردم را بآن سبب گمراه سازد بغیر دانش ـ

و چون احکام شرعی مسند بالله تعالیٰ است و امر و نهی رسول علیه‌السلام در حقیقت امر و نهی اوست پس فتویٰ بخلاف شرع دادن و حلال را حرام و حرام را حلال از پیش خود ساختن دروغ بستن است بر خدایٔ عز و جل ـ و رسول علیه السلام فرمود اجرأ کم علی الفتویٰ اجزأ (اجرا ؟) کم علی النار ـ دلیر ترین شما بدر آمدن دوزخ کسی است که در دادن فتویٰ دلیر تر است ـ و در روایت فقهی است که بر فتویٰ مفتی ماجن عمل نه باید کرد و ماجن آن است که مردم برو خنده کنند ـ و در حدیث دیگر آمده است که خدایٔ تعالیٰ در آخر الزمان علم از سینه مردمان بیک بار آن چنان نه خواهد برد که نقش علم از دل محو شود ، بلکه مردم بلهو و لعب مشغول شوند و در خواندن علوم ذهناً قاصر باشند و عالمان از دنیا رخت بر بندند و جاهلان بمانند و منصبها بر ایشان قرار یابد تا بهر مسئله که پرسیده شوند بی علم فتویٰ دهند و ضال و مضل گردند ـ و نزد ظهور این احوال قیامت قائم شود ـ و جایٔ دیگر فرموده که قیامت قایم نه خواهد شد مگر بر بدترین امت من ـ و بروایتی مگر بر بدترین مردم از کلمة الله خبردار نه باشند ـ و این حدیث موافق است بآن حدیث که گویندگان کلمه لا اله الا الله بسیار باشند و یکی درمیان آن مسلمان نه باشد و نماز گزاران و قرآن خوانان بسیار پیدا می شوند و حال آنکه قرآن از گلویٔ ایشان تجاوز نه کند و در دل موثر نه باشد که : ''رب تال القرآن و القرآن یلعنه'' بس آن کس که قرآن بخوانند و قرآن برو لعنت فرستد ـ بیت :

جمال حضرت قرآن انگاه بکشاید
ایمان را مجرد از ابد یابد

---

۱ ـ سورة الانعام ۶ ، آیت ۱۴۵ ـ

Marfat.com

و بیان لعنت فرستادن قرآن انشاء الله تعالیٰ بجائے [ص : ١٠٨] خود مذکور خواہد شد ۔

و نیز حضرت ختمیت پناہ صلوات الله فرمودہ کہ بر امت من زمانہ رسد کہ عالمان ایشان علم برای حق نہ خوانند و ہمت این جماعت شکم و دین شان درم و قبلہ شان زنان باشند ۔ و این خود ظاہر است کہ آنحضرت بنور نبوت پیش از ہزار سال دریافتہ بود و بزرگی گفتہ کہ در زمان سابق بزرگان جہان سہ چیز را از خود بزور دفع می کردند و حالا بزرو بزور بجانب خود می کشند قضا و فتویٰ و احتساب ۔ شعر :

ذھب الذین یعاش فی اکنافھم
و لقیت فی خلق کجلا الاحرب[1]

معرفت را از آدمیان بردہ اند
آدمیان را از میان بردہ اند

و ازین قبیل ارشاد جمعے از شیخان جاہل و بدعتیان باطل کہ برای اخذ و جر فریب عوام می دہند و مرید می گیرند و در ضلالت عوام می افتند و تخلل اندازند و نہ ترس از خالق و نہ شرم از خلایق دارند ۔ بیت :

مارا برندی بدنام کردند
پیران جاہل شیخان گمراہ

نقل است کہ چون وقت نزع سلطان الطریقت و الحقیقۃ شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی[2] قدس الله سرہ رسید عرض داشتند کہ شما ہیچ خلیفہ بجائے خود نصب نہ فرمودید و سلسلہ ارشاد منقطع شود ۔ آہی از روی حسرت کشید و فرمود کہ من ہنوز قابلیت مریدی پیدا نہ کردہ ام خلافت بکہ دہم مصرع :

خفتہ را خفتہ کی کند بیدار

---

١ - ترجمہ : وہ لوگ چلے گئے جن کے پہلو میں زندگی تھی اب میں ان لوگوں سے مل رہا ہوں جو مخلوق میں لڑنے والوں کی طرح سے ہیں ۔
٢ - شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی (ف - ٧٥٧ھ) حضرت شیخ
(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

Marfat.com

و این سخن بدان ماند که شخصی میر خلیل الله میدانی قدس سره را که از علمای دیار ماوراء النهر بود از حال جماعت سیدان پرسید - گفت - زهی بی شرمی چند که مارا باوجود این حالت شرم می آید که خود را از امت مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم بگیریم و ایشان خود را بدروغ فرزندان او می نامند :

دی پدر از اراذل قروی

پسر امروز سید علوی

مادرش لولی و پدر لالا

او زند دم ز حیدر و زہرا

وه چه خوش گفت آنکه گفت فرد :

آنکه بزور آل یاسین گردند

یاسین سیاست اره شو بر سرایشان

نظام الدین اولیا کے خلیفہ اور جانشین تھے - ریاضت و مجاہدہ کے لیے مشہور ہیں - شیخ عبدالحق دہلوی نے ایک روایت لکھی ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ مخلوق سے علیحدہ ہوکر، کہیں جنگل وغیرہ میں عبادت و ریاضت میں مشغول ہو جائیں، لیکن ان کے شیخ نے اس کی اجازت نہیں دی، بلکہ ان کو وصیت کی کہ دنیا میں رہ کر کام کریں -
شیخ نصیر الدین کے تقوے کی یہ کیفیت تھی کہ سلطان محمد بن تغلق نے ان کو سونے کے برتنوں میں کھانا بھیجا، اس خیال سے کہ اگر انھوں نے سونے کے برتن میں سے کھایا تو وہ شرعی اعتراض کرے گا اور نہیں کھایا تو سلطان کی توہین کا الزام لگائے گا، لیکن شیخ نے کھانا اس طریقے پر کھایا کہ برتن سے نکال کر اپنے ہاتھ میں رکھ لیتے اور پھر اپنے ہاتھ میں سے لے کر کھاتے - سلطان محمد بن تغلق کی وفات پر جن علماء و مشائخ نے فیروز شاہ کو اس پر راضی کیا کہ وہ تخت پر بیٹھے، ان میں شیخ نصیر الدین بھی تھے سلطان فیروز شاہ ان کا بہت زیادہ احترام کرتا تھا،
شیخ نصیر الدین کے ملفوظات "خیر المجالس" کے عنوان سے جمع کیے گئے ہیں اور اب وہ شایع بھی ہو چکے ہیں -

Marfat.com

و هم ازین قبیل است طبابت بی تجربه ، چنانچه فتوی بی علم باعث خلل حیات معنوی است همچنان طبابت بی دانش سرمایه فساد در حیات صوری است ۔ و کسی تا سالهای بسیار نزد اطبای نامدار کتب طبی نه خوانده [ص : ۱۰۹] و عمری دراز باستعمال نه گذرانیده و بر خواص اشیاء اطلاع هم نه یافته و رخصت معالجه از اساتذه نه گرفته باشد و خواهد که بزور طبع از روی چند علاج مردم بی تجربه کند و آن را وسیله تقرب ملوک و سلاطین گرداند نه طبیبی است ، استاد ماهر بلکه خون ریزی است جلاد قاهر ۔ و بر حکام اسلام دفع و رفع این چنین فرقه گمنام واجب و لازم است ۔

و یکی از شرایط طبیب این است که بعلم ، طبیب حاذق و در اقوال و افعال صادق و باهمه خلایق مشفق باشد ۔ و دوست و دشمن و آشنا و بیگانه نزد او یکسان بود ۔ و فضولی و رضامنش و خود ستا و بی انصاف و بی پروا نه باشد ۔ و چون بمعالجه مشغول شود از خدای عز و جل میمنت خود مسألت نماید ۔ و بیماری که فقیر و محتاج باشد تکلیف مالا یطاق نه کند ۔ و غرض درمیان نیارد و پرسش محتاجان بیشتر از ارباب دول نماید تا تواند ما یحتاج ادویه و اغذیه باهل نا دار از خود دهد تا ماجور و مشکور گردد و تعلیم را از عباد الله دریغ نه دارد و بر قرابا دینات طبی که همه ظنی است اعتماد تمام نه کند ۔ و مدار تمام بر دانستن خود تنها نه نهد ۔ و اگر خود از معالجه زحمتی عاجز شود حاذق تری را از خود پرسد و از مبادی بخود ننگ نه دارد و اورا با خود شریک بسازد و در جدلی نه کوشد ۔ و بعد از رد و بدل بر آنچه حق است یا تابع شود یا متبوع ۔ و اگر مرضی باشد لا علاج مریض را نه ترساند و از حیات آیس نه گرداند ۔ و اگرچه مرگ را مانعی نیست اما عهدهٔ طبیب آن است که بلطایف الحیل مردم را در پاستان اربعه مشهوره از سنی بسنی رساند ۔ و بسیار مقید بمدح مردم و اسباب تجمل نه شود و در طلب جاه و جلال از مزاولت و ممارست اعمال نیک نه دارد ۔ تا ممکن باشد بنفس نفیس خود محارس بیمار شود و اگر فرصت نه باشد شاگردان و پیش کاران قایم مقام خود را بجد تمام و اهتمام بلیغ بر علیلان تعین فرماید ۔ این وصایا از روی دیانت است و متحقق بودن اوباتن اوصاف از واجبات است ۔ اما وصیت باموری چندکه لازم طبی است درکتب

Marfat.com

حکمای الٰہی مذکور است و ذکر آن در عہدۂ ارباب سلوک لیست ۔ و ہو الشافی المراضی [ص : ۱۱۰] و المنزہ عن الاعراض ۔

[علم از اہل آن باز داشتن]

چہلم : علم از اہل آن باز داشتن قولہ تعالیٰ :

''ان الذین یکتمون مآ انزلنا (الخ)۔[۱]''

کسانی کہ می پوشند و دریغ می دارند از مردم چیزی را کہ ما فرستادہ ایم برای مردم بیان کردہ باشیم درکتاب قدیم یا در لوح محفوظ برین ، باز دارندگان علم لعنت می کند خدای عز و جل و دیگر لعنت کنند گان کہ ملائکہ و مقربین و انبیا و مرسلین و ارواح طیبین باشند ، مگر بر جماعت کہ ازین تہدید ترسیدہ توبہ کنند و در اصلاح حال خود کوشند و علم خدا و آیات خدا را بر اہل آن نشر سازند آن زمان من ہم توبہ ایشان قبول می کنم کہ من قبول کنندہ توبہ تائبان و مہربان بر ایشانم ۔

و چنانچہ علم از اہل آن باز داشتن بد است بموجب کریمہ :

''ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اہلہا ۔[۲]''

تعلیم اہل بد اصل نیز بد تر ازآن است ، چنانچہ خواہد آمد ان شاء اللہ تعالیٰ ، قال علیہ السلام من علم علما ثم کتم الجم یوم القیامۃ بلجام من النار ۔ ہرکہ علمی بیاموزد و از اہل آن نہان دارد روز قیامت لجامی از آتش در دہان او انداختہ شود ۔ و جای دیگر فرمودہ بطریق تمثیل آنچہ حق تعالیٰ مرا بآن بعث کرد و از علم و ہدیٰ بباران بزرگ می ماند کہ بزمینی برسد[۳] ۔ و این زمین بر چند قسم است اول آنکہ پاکیزہ و قابل زراعت بود کہ آب باران قبول کرد و گیاہا و سبزہای گونا گون و میوہای رنگا رنگ است و باغ و گلشن شد ۔ و دویم آنکہ زمینی بود آبگیرکہ آب دران جمع شد و اگرچہ

---

۱ - سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۱۵۹

۲ - سورۃ النساء ۴ ، آیت ۵۸ ۔

۳ - مخطوطہ میں ''لہ رسد'' ہے ۔

Marfat.com

زمین ازان آب سبز و خورم نہ شد و لیکن انسان را و حیوان را بسبب آن آب نفع بسیار رسانید تا خود ازان نوشیدند و دیگران را نیز سیراب ساختند و زراعت شاداب گشت ۔ و قطعہ دیگر شورہ زاری ہموار بود مانند کف دست کہ نہ آب را نگاہ داشت و نہ سبزہ رویانید ۔ این است حال کسی کہ در دین خدا دانش ورزید کہ آن را فقیہ خوانند و نفع رساند اورا آنچہ خدای تعالیٰ مران بآن مبعوث گردانیدہ است تا آن ہم خود آموخت و ہم دیگران را تعلیم داد و بمقتضای علم خود عمل کرد ۔

فصل : علم بحسب تقسیم عقلی خالی ازین نیست کہ بہ صاحبش فائدہ می رساند یا نہ و بہر تقدیر و بدیگری سرایت می کند یا نہ ۔پس بضرورت علما چار قسم باشند اول آنکہ علم خوانند [ص : ۱۱۱] و بمقتضای آن کار کنند و دیگران نیز تعلیم فرمایند و این وسیلہ حیات روحانی مانند آب کہ سبب حیات جسمانی است از مردم و اہل آن دریغ نہ دارند و باعث نجات خود و دستگیر دیگران نیز شوند ۔ و در تمام عالم شرقاً و غرباً اگر یک عالم ازین قبیل باشد برکت او ہمہ را کافی است و او حجت خدای تعالیٰ است بر خلق و در عالم محسوس مثل زمینی صالح است کہ بمجرد رسیدن آب باران بر خلق خدا سبز و خرم گشت و ہم اورا نفع رسید و ہم دیگران راکہ ازو فیض گرفتند ۔ و اگر مصنفی قصد یا شاگردی رسید ازو یادگار ماند ثواب خوانندگان و مستفیدان نیز بروزگار او عاید می گردد ۔ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ چون فرزند آدم شربت مرگ می چشد ثواب جزای عمل خواہ نیک خواہ بد ازو منقطع می گردد مگر سہ چیز کہ تا از انہا اثری باقی است او ہمہ وقت از برکات فوائد آن بہرہ مند می باشد ۔ اول صدقہ جاری مثل مسجد و رباط و چاہ و باغ کہ در راہ خدای تعالیٰ وقف کردہ باشند ۔ دویم علم[1] نافع کہ خواند و بخلق خدای تعالیٰ رساندہ باشند و تا آن زمانی کہ روشنی این چراغ دیر دیر ، دربان خانہ علم خواہد بود ۔ قبر تاریک آن صالح بعد از وفات بدر نوافل (؟) از پرتو نور جاودانی نورانی خواہد ماند ۔ سیوم فرزند صالح کہ بعد از وفات پدر قوافل نوافل و

---

۱ ۔ مخطوطہ میں ''عمل'' ہے ۔

Marfat.com

رواجل ادعیه و فوائح فواتح شنه و سایر وجوه خیرات و میراث ازین منزل آفات و مخافات می فرستاده باشند و دران خانهٔ وحشت آباد ممد و معاون او بود باعث انس و الفت شود تا موجب رضاء پروردگار هم بر خود هم بروے می گردد - وایٔ آن زمان که برعکس وی کارکنند و زمان زمان از اعمال ناشایسته خود پدر بیچاره مرحوم محروم را در گور هم برنجاند - قطعه :

وای دریغا که خردمند را
باشد فرزند خردمند نی

گرچه ادب دارد ، دانش پدر
حاصل میراث بفرزند نی

و این قسم اول است ، ازان فتن که در حدیث خیرالنبیین علیه الصلوٰة من رب العالمین سابقا بطریق تشبیه واقع شده -

دویم آنکه علم خوانند و تعلیم دیگران نیز نمایند و عامه آن علم وسیله ہدایت باعث اعمال [ص : ۱۱۲] صالح باشد - اما خود مقید بعمل نه شوند و حاصل آن جزدودهٔ چراغ وگفتگویٔ بیهوده و مشرب تحصیل دولت و جاه و رفعت چیز دیگر نیست - مانند زمین حوض و چاه و جسم که آب را می گیرد تا مردم ازان خوردند و مواشی را آب دادند و زراعتے ازان سبز شد و لیکن حاصل آن زمین جز کلِ وحش نیست ، مگر آنکه حق سبحانه تعالیٰ آن عالم را بطفیل دیگران بخشد چه تاثیر علم این است که صاحب خود را آخر حال فی الجمله نصفی می رساند محروم نه می گذارد -

حکایت : شیخ ابو علی سیاح[1] قدس الله سره را بعد از وفات در خواب دیدند - پرسیدند که حق سبحانهٗ و تعالیٰ با تو چه معامله کرد - گفت بعتاب خطاب فرمود که ای بوعلی ! مرا با تو کارها بود اما روزی در مجلس سخنے

---

۱ - مولانا جامی نے "نفحات الانس" (صفحه - ۳۲۸) میں ، ایک بزر شیخ ابو علی سیاہ کا ذکر کیا جو ابو علی دقاق کی صحبت میں رہے (بقیه حاشیه آئنده صفحه پر)

Marfat.com

می گفتی و وقتی دوستے از دوستان نا خوش کردی ترا درکار او کردیم و
این قسم ثانی است کہ در حدیث بر زمین حوض تعبیر یافتہ کہ آن را حاضہ
می گویند بمعنی آبگیر ۔

سیوم : عالمی کہ بجہت بسیار علم بدست آوردہ و قدر آن نہ شناخت
و نہ خود بر آن عمل کرد و نہ دیگران را ۔ بموجب ، فردا قیامت حجت
حضرت رب العزت جل شانہ بران علم غیر نافع موکد تر و نسبت جاہلان
اعتراض بران عالم بیشتر است ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمود کہ ''ویل للجاھل مرۃ و للعالم سبعین مرۃ ۔'' وای بر جاہل یک
بار و بر عالم ہفتاد بار ۔ چہ آنچہ از علم مقصود او کرد آن نہ گشت و
آن را وسیلہ خلاف مقصود ساخت و در ضلالت راہبر دیگران گشت ۔ بیت :

علم کز بہر کاخ و باغ بود
ہم چو شب دزد را چراغ بود

و این قسم شورہ زار زمین است کہ رسول علیہ السلام آن را قیعان[1]
کہ جمع قاع است نامیدند ۔ قاع زمین ہمواری را می گویند کہ دران
چیزی نہ روید ۔

چہارم : جماعت کہ علم دین خواندہ اند و منقطع شدند و در گوشہ
بعبادت حق تعالیٰ مشغول گشتند و این معنی بیقین دانستند کہ بر عمر
چندانی اعتماد نیست و اقسام علوم از شمار افزون است ۔ بیت :

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ)

تھے ، نہایت متقی تھے ، تیس سال تک اس طرح روزے رکھے کہ
نہ گھر والوں کو ، نہ ساتھ کام کرنے والوں کو اس کی خبر ہوئی ۔
گھر سے کھانا لے جاتے مگر راستے میں درویشوں کو دے دیتے ، اور
ساتھیوں سے کہہ دیتے کہ گھر پر کھاؤں گا ۔ ان کی وفات ۲۲۴ھ
میں ہوئی ۔

۱ ۔ مخطوطہ میں ''قیقان'' ہے ۔

Marfat.com

علم کثیر آمد و عمرت قصیر
آنچه ضروری است بدان شغل گیر

و گفته اند که اگر کسی خواهد که تحصیل مال یا علم کند او از طول امل ناچار است و تا عمر خود را تا اقل صد سال خیال نه کند درین وادی سرگرم نه باشد ۔ اما هر که خواهد که راه سلوک طی کند چنان داند که همین دم از حیات که دارد غنیمت است و تادم [ص : ۱۱۳] دیگر فرصت یابد یانی ۔ و اوستادی مشهور را از اساتذهٔ بلاد هند دیده ام وقت درس کتاب فقهی کتاب جنایز را بشاگردان تعلیم نه می داد و می گفت که زود تر ازین جا بگزرید که مرگ دل را پریشان می سازد ۔

حکایت : ملک العلما قاضی شهاب الدین جونپوری[۱] رحمة الله علیه بسلطان درویشان آن دیار بدیع الحق و الملة و الدین شاه مدار[۲] قدس الله سره العزیز مکتوبی نوشت و پرسید که بموجب این حدیث صحیح که العلماء ورثة الانبیاء[۳] مرا وارث انبیا می توان گفت ۔ شاه فرمود ، نی ۔ باین دلیل که میراث آن است که بوارث بی جد و جهد میسر گردد ۔ و شما بدودهٔ چرغ و محنت بسیار این نقشی چند وهمی را بدست آورده اید ۔ وارثان رسول علیه السلام طائفه فقرا اند که علم الهی را بی کسب بطریق موهبت یافته ۔ و آن مکتوب و بسط موجود است ۔ و این جماعت بموجب این مضمون که رباعی :

در قال یقول غیر حیرانی نیست
و ز صحبت چاق جز پریشانی نیست
دست از همه شستن و لشتن کنجی
این است که آخرش پریشانی نیست

چنان از خلق رمیده اند و در مقام فردوا الی الله[۴] گریختند که دیگر روی آبادانی نه دیدند ۔ و از ایشان نام و نشان پیدا نه شد و خود از علم

---

۱ ۔ قاضی متوفی ۸۴۸ھ
۲۔ شاه مدار متوفی ۸۴۰ھ ۔
۳ ۔ مخطوطه میں ''وارث الانبیاء'' ہے ۔
۴ ۔ سورهٔ یونس ، آیت ۳۱ ۔

Marfat.com

؛ظوظ شدند ـ اما دیگران را ہیچ نقصے نہ داد ـ و این بدان می ماند در بیابانی دور زمین صالح داشت ـ بارانی بارید نباتات و ریاحین رنگا رنگ ازان سر بر زد و آن اظہار (ازہار ؟) بطور خود در اشجار بشگفت و بعد از چند گاہ بریخت و کس آن را بر نہ داشت و خشک گشت ـ و ہمچنانکہ پیدا شدہ بود برفت ـ و این قسم اگرچہ در حدیث حضرت رسالت پناہی علیہ الصلٰوۃ و سلامہ بتصریح مذکور نیست ، اما بموجب تقسیم لازم می آید ـ و چون عدد چہل خطا ہا را در مکمل اشیا دخلی تمام است این فصل برین وجہ اختتام یافت واللہ الموفق ـ

فصل سیوم

این چہل جریمہ کہ سمت گزارش یافت اگرچہ عمل را نیز در او دخل گونہ ہست لیکن جانب اعتقاد رجحان دارد ـ این زمان در ذکر گناہان کہ ار (از ؟) باب عمل است می رود تا آنکہ استحقاق (استخفاف؟) و انکار صریح و احتراز سرآن منضم نہ گردد ـ منفی یکدیست (؟) منجرنمی شود و ازانجملہ است ـ

اول ترک صلوۃ عمداً بدان کہ فرضیت نماز بدلیل قطعی ثبوت یافتہ قولہ تعالیٰ :

"و ما کان اللہ لیضیع ایمانکم ـ"[۱]

خدای تعالیٰ [ص : ۱۱۳] ضایع نہ می سازد ایمان شما را یعنی نماز شما را ـ بقرینہ سیاق و سباق کلام و از بسکہ حق تعالیٰ اہتمام در شان نماز داشت آن را بنام ایمان خواند ـ و مفسران اتفاق دارند کہ مراد از ایمان درین آیت نماز است تا بدانند کہ بعد از ایمان ہیچ طاعتی و عملی فرض از نماز نیست ـ و دلیل برین مدعا آنکہ حق سبحانہ در کلام مجید ہزار و چار صد ذکر صلٰوۃ بتصریح و اشارت ذکر کردہ است ـ و ہمین عبادت فارق میان کفر اسلام است ـ چہ دریں طاعات کفار با ما شریک اند غیر از نماز ـ و ہر

---

۱ ـ سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۱۴۳ ـ

Marfat.com

طائفہ عبادتی بہیئت مخصوص می کند و اہل اسلام مخصوص اند باین عبادت ۔ و این ہیئت جامع است جمیع طاعات قولی و فعلی و اعتقادی را ۔ و چون حیوانات بعضی بر شکل رکوع اند چون چہار پایان از اسپ و گاؤ و شہر و مالند آن ۔ و بعضی بر ہیئت قیام اند چون آدمیان ۔ و بعض بر صفت قعود اند چون غوک و باخہ و مانند آن ۔ مادر نماز مامور شده ایم باین جمیع اشکال ۔ و این جا اسرار بی شمار است ۔ مصنفات و مجلدات بر شاہد و بقدر نیستی تو ہستی ظاہر می گردد و ہویدا ۔ عارفی می فرماید کہ نہ می بینی کہ در رکوع سبحان ربی العظیم می گوئی و در سجود سبحان ربی الاعلیٰ ۔ و ازین جا است کہ رسول علیہ السلام فرمود من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر ۔ ہر کہ نماز را دیدهٔ و دانستہ ترک می دہد کافر می شود ۔ و ازین جہت فقہا فتویٰ داده اند کہ اگر جماعت بفرضیت نماز و مشروعیت قایل نہ باشند بر امام واجب است کہ بر ایشان قتال کند از جہت سیاست ۔ اما اگر ترک بجہت کاہلی و یا غفلت کہ لازمہٴ بشریت است واقع شود نزد حنفیہ بغیر از تقریر چیزی دیگر واجب نیست توبہ و ندامت کافی است ۔ و لیکن شافعیہ درین باب شدت دارند و می گویند قتل تارک الصلوة عمداً از رویٔ سیاست جائز است ، ہر چند حکم بکفر وی نہ کنیم واللہ اعلم ۔

آورده اند کہ چون کافران را بدوزخ می برند زبانہ ایشان پرسند کہ باعث آمدن شما در دوزخ چہ شد ۔ جواب دہند کہ ما در دنیا نماز نہ می گزاردیم و بمسکینان و محتاجان طعام نہ می دادیم ۔ و مراد ازین ترک طعام باز داشتن زکواة و صدقہٴ فطر است یا عام تر ازین ہر دو ۔ و کریمہ :

"ما سلککم فی سقر ۔ قالوا لم نک من المصلین "[1]

تا آخر [ص : ۱۱۵] ازین معنی خبر می دہد ۔ عارف گوید ۔ بیت :

دامن وقت پاک بزین فرق بلا بفن
پیش کزین ندا رسد در سقرت کہ ما سلک

ہر گاه کہ چنین باشد حال جماعت از بطالان کہ خود را حیدریہ ہ

---

۱ - سورة المدثر ۷۴ ، آیت ۴۲ ۔

Marfat.com

قلندریه بلکه سموسانیه می نامند ازین جا قیاس باید کرد که بچیست و ایشان چه کاره اند - رباعی :

نا رفته ره صدق و صفا گامی چند
بدنام کنندهٔ نکو نامی چند
پوشیده مرقع اند این خامی (چند ؟)
بگرفته بطامات الف لامی چند

و یکی از بزرگان گفته که ہر که با بدان این قوم صحبت دارد از نیکان ایشان بی اعتقاد شود و این معنی بتجربه معاینه شده است -

و چون حکم ترک صلوٰة معلوم شد حکم تاخیر نماز از وقت و کاہلی کردن در ادای آن و عمداً برداشتن سر از سجده پیش از امام و ترک جماعت و ترک تعدیل ارکان و غیر آن ازین جا قیاس بایدکرد و احتیاج بتعدید و تفصیل آنها نیست چه ترک ہر فرضی و واجبی و سنتی موکده و اتیان ہر حرامی و مکروہی در نماز و روزه و زکوٰة و مانند آن منہی است و معصیت - و در باب ہر کدام اما ؟ از شارع وعیدی و تہدیدی رفته است بتفاوت - قوله تعالیٰ :

''و اذا قاموآ الی الصلوٰة قاموا کسالیٰ یرآؤن الناس ولا یذکرون الله الا قلیلاً مذبذبین بین ذلک لا الیٰ ہولاء ولا الیٰ ہولاء -۱''

در صفت منافقان می فرماید که چون بر می خیزند برای نماز کاہل و گران بار می خیزند تا پیش مردمان ریا ظاہر کنند و یاد نه می کنند خدای را مگر اندکی - که به حسب ضرورت باشد - این جماعه نه جانب مسلمانان می روند و نه جانب کافران می دارند - و چون نیک نگه می کنم حال ما این است - و ازین جا است که آن شوریده گفت - رباعی :

یک دست بمصحفیم و یک دست بجام
که نزد حلالیم و گہی نزد حرام

---

۱ - سورة النساء ۴ ، آیت ۱۴۲ -

Marfat.com

مائیم درین گنبد فیروزه رخام
نی کافر مطلق نہ مسلمان تمام

[زکواۃ نادادن]

دوم زکواۃ نادادن : قولہ تعالیٰ :

''اقیموا الصلٰوۃ و اتوا الزکواۃ ۔[1]''

بر پا دارید نماز را و زکواۃ مال بدہید ۔ و ہر جا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ در قرآن بذکر نماز تصریح کردہ اکثر جا زکواۃ را نیز قرین آن ساختہ ، بخلاف عبادات دیگر ۔ چراکہ جملہ عبادات منحصرہ است در دو طریق یا بدنی یا مالی ۔ و اصل ہمہ عبادات بدنی نماز است کہ شکرانہ نعمت خلقت تمام و صحت بدنی است ۔ و اصل ہمہ عبادات مالی زکواۃ است کہ شکرانہ نعمت تاونگری و عدم احتیاج بخلایق است ۔ در وجہ [ص : ۱۱۶] معاش ۔ پس ہر کہ نماز را ترک دہد ، کفران نعمت بدنی کردہ باشد و ہر کہ زکواۃ را ترک دہد ناسپاسی منعم حقیقی کردہ باشد و ہر دو از انصاف و مروت و فتوت دور است ۔ افسوس ازان جمعی کہ ہر دو نعمت بر وجہ کمال داشتہ باشند و خلقی ایشان را اطاعت و باوجود این ہمہ حشمت و دستگاہ سر نیاز بدرگاہ کارساز بی نیاز اصلا بر زمین نہ نہند و چہ خوش گفت آنکہ گفت ۔ بیت :

چو توبہ آن کرم یک' سجدہ نیاری
حق آن سجدہا را چون گزاری

قولہ تعالیٰ :

''فبشر هم بعذاب الیم ۔ یوم یحمیٰ علیها فی نار جہنم فتکویٰ بها جباههم و جنوبهم و ظهورهم ۔ هذا ما کنزتم لا نفسکم ۔[2]''

---

۱ - سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۴۳ - ۱۱۰ -
۲ - سورۃ التوبہ ۹ ، آیت ۳۵ -

Marfat.com

بشارت ده ای محمد بخیلان مانع زکواة بعذابی درد ناک روزی که گرم تاخته شود آتش دوزخ و داغ کرده شود بدان آتش پیشانیهائے ایشان و پهلوهای ایشان و پشتهائے ایشان و بایشان گفته آید که این سزای جمع مالی است که از برای غیر رضای خدائے تعالیٰ اندوخته بودید و آن را در راه او صرف نه کردید ۔ وحکمت در داغ کردن این سه عضو بخیلان بتخصیص از دیگر[۱] اعضا این است که چون سائلی در دنیا نزد ایشان می آمد چین در پیشانی می انداختند و هم پشت می دادند و هم پهلو از وی گردانیدند ۔ لا جرم این سه جا بیشتر بسوختن سزا وار باشد ۔ و آن طوقهای طلا در گردن ایشان بصورت مار طوق دار انداخته آید ۔ و کریمه :

"سیطوقون ما بخلوابه یوم القیمة ۔[۲]"

ازان نشان و خبر می دہد ۔ قطعه :

تشنه جاه و زر مباش که هست
جاه و زر آب پارکین و بخار
بزند از تو تشنگی و کنند
آن دہان خشک و این جگر افگار
گرچه از مال گندمی نه بوجه
هم خزینه ات بر است و هم انبار
پس تفاخر مکن که اندر هست
گندمت کژدم است و مالت مار

سبحان الله تو که در دادن زکواة شریعت که از دویست درم پنج درم باید داد دریغ می کنی ۔ زکواة طریقت را که از دویست پنج باید نگاه داشت و باقی همه باید داد ۔ زکواة حقیقت را که پنج دیگر قرض باید

---

۱ ۔ مخطوطه میں 'آر دیکر' سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ۔

۲ ۔ سورۂ ال عمران ، آیت ۱۸۰ ۔

ترجمه : ان کے گلوں میں طوق ڈالے جائیں گے قیامت کے دن اس مال کے جس کو خرچ کرنے میں انہوں نے بخل کیا ہے ۔

Marfat.com

کشید و بخشید - چه دانی ان شاء الله همه را ازین مقام روزی شود تا از قال بحال رسیم و ما ذلک علی الله بعزیز بیت :

گر تنگ شکر خرید می نه توانم
باری مگس از تنگ شکر می‌نه رانم

[روزه ماه رمضان خوردن]

سیوم روزه ماه رمضان عمداً [ص : ۱۱۶] خوردن

معنی لغوی صوم باز ماندن است از طعام و آب و جماع - هر چند تا یک پاس هم باشد یاکمتر یا بیشتر - و در شرع عبارت است از باز ماندن ازان سه چیز از وقت طلوع صبح صادق تا غروب آفتاب بانیت - قوله تعالیٰ :

"فمن شهد منکم الشهر فلیصمه - و من کان مریضاً او علیٰ سفر فعدة من ایام اخر -[1]"

می فرماید که هر کس از شما حاضر شود ماه نو را از رمضان گوید روزه بگیرد و کسی که بیماری یا مسافر باشد عوض آن در روزهای دیگر قضا دارد - و اگر تندرست است بی عذر شرعی یک روزه را بخورد کفارت بدهد - و آن آزاد ساختن یک بنده است - اگر بنده نیابد طعام دادن شصت مسکین است - و اگر برین هم قدرت نه داشته باشد شصت روزه پیا پی گرفتن است - و هفت کس اند که روزه خوردن ایشان را مباح است بشرطیکه قضا کنند یا فدیه دهند - اول مریض ، دوم مسافر خواه عاجز خواه قادر - اما مسافری که قدرت بروزه دارد چنانکه اورا زیان نه‌کند نزد حنفیه داشتن او مستحب است - و نزد شافعیه خوردن - و نزد بعضی این است که مسافر را هم چو مریض روزه داشتن مطلقاً ممنوع است - باین دلیل که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم فرموده که لیس من البر الصیام فی السفر - مطلقاً از شما نیکوئی نیست روزه داشتن در سفر - و نزد حنفیه این حدیث است مخصوص و محمول است بر حالتی که مسافران را روزه داشتن هلاک سازد - سیوم شیخ

---

۱ - سورة البقره ۲ ، آیت ۱۸۵ -

Marfat.com

فانی یعنی پیر ضعیف فرتوت - چهارم زن حائض - پنجم زنی که نفاس داشته باشد - ششم زن حامله - هفتم زنی که شیر بفرزند می دهد -

و در حدیث پیغمبر علیه السلام آمده که بوی دهن روزه دار از روی شرف و اعتبار نزد حق تعالیٰ خوشبو تر است از بوی مشک نزد شما - و هم ازین جهت نزد شافعیه بعد از زوال مسواک کردن روزه دار را مطلقاً مکروه است خواه آن مسواک تر باشد یا خشک - و نزد مالکیه چه پیش از زوال چه بعد از زوال - اگر مسواک از درخت تر است مکروه و اگر خشک است نی - و نزد حنفیه مطلقاً مستحب است خواه پیش از زوال خواه بعد از زوال و همچنین مسواک خواه تر باشد خواه خشک - بدلیل این حدیث که پیغبر علیه السلام فرمودکه بهترین خصلت هائی [ص : ۱۱۸] صائم مسواک است - و این عام است مخصوص بوقتی دون وقتی نیست - و نیز اصل در عبادت سر و اخفا است نه اظهار که دران احتمال ریا است - و شافعیه می گویند که خلوف[۱] یعنی لعاب صائم حکم خون شهید دارد - ور شرف و منزلت عندالله - و چنانچه ناشستن آن خون عبادت است می باید که دور نا کردن خلوف نیز همچنان باشد - و حنفیه جواب می گویند که این جا قیاس مع الفارق است - و قیاس همچنین تقاضا می کرد که شهید را با کفن خون آلوده بسپارند و نه شویند - اما خون او چون اثر ظلم است هر آئنه عبادت ، غسل آن جائز نیست تا در روز قیامت در عرصات به همان هیئت مظلومی بر خیزد - بخلاف خلوف که اثر عبادت است نه ظلم - پس آن جا اظهار مناسب و این جا اخفا است - بیت :

شهید خنجر عشقم بخون دیده آلودم
بخاکم همچنان پر خون سپارید و مشوئیدم

بیت :

شهید عشق که آلوده شد بخون کفنش
در آفتاب قیامت هنوز تر باشد

---

۱ - متن میں خلوق ہے -

Marfat.com

فصل : در حدیث قدسی آمده کہ حضرت جل و علا می فرماید کہ ہر عبادت را اجری معین و مقرر است بخلاف روزہ ۔ الصوم لی و انا اجزی بہ ۔ روزہ عبادت من است و جزای این عبادت خاصہ منم ۔ چہ ہر رنجی و محنتی کہ بر روزہ دار می رسد پاداش آن دیدار من است ۔ و جای دیگر می فرماید کہ :

''من قتلتہ فانا دیتہ ۔''

ہر کرا بتیغ مجاہدہ بکشند دیت او من باشم ۔ بیت :

جفای یار پری چہرہ عاشقانہ بکش
کہ یک کرشمہ تلافی صد جفا بکند

سبحان اللہ فضیلت روزہ بر عبادتہای دیگر ازینہا ظاہر می شود کہ چہ قدر است ۔ و در خبر آمدہ کہ چون ماہ رمضان در می آید دیوان کہ در بنی آدم بجای خون در رگ و پی می دوند تا و سوسہ بکنند بسلاسل مقید می شوند و طوقہا در گردن ایشان انداختہ می شود ۔ چنانچہ بفریب لذات و شہوات آدمی را نہ توانند فریفت ۔ و ہم ازین جہت اکثر مشائخ رضی اللہ عنہم از نماز بر فرض و سنت اقتصار می نمایند و بنوافل کم می شوند ۔ اما دائم بصوم شریعت یا طریقت صائم می باشند کہ الدنیا یوم و لنا فیہا صوم ۔ دنیا ہمہ یک روز است و مارا در آن روزہ است ۔ و طالبان را بدیگری طاعت بمواظبت و مداومت روزہ بیشتر امر می فرمایند کہ نتیجہ مجاہدہ مشاہدہ است ۔ [ص : ۱۱۹] و پس در حدیث است کہ للصائم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة عندلقاء الجبار ۔ روزہ دار را دو فرحت است ۔ فرحتی در وقت افطار و فرحتی در وقت دیدار پروردگار :

لب ببند و چشم بند و گوش بند
گر نہ بینی رازہا بر ما بخند

صوم طریقت آن است کہ چند گرسنہ باشد بکسی ظاہر نہ سازد و اگر کسی بی طلب او طعام بیارد بخورد و الا خاموش باشد تا آنکہ مقدر است ۔ ہیہات ہیہات ما بد نفسان تن پرور شکم دوست را کہ عبدالبطن و

Marfat.com

عبدالدراہم و عبدالدینار و عبدالدنیا ایم شرمی نہ می آید کہ سخن آن شاہبازان عالم قدس را بر زبان می رانیم چہ توان کرد - مردمان را از برای جنگ آفریدہ اند و مردمان را برای نان و اشکنہ - خلق اللہ للحرب رجلاً و رجلاً لقصعة و ثرید - و این ابیات حسب حال ما محرومان کار نا کردہ است - نظم :

روز پیٔ خور سگ دیوانۂ
شب چو شود مردہ بکاشانۂ

روز چنین می گزرد شب چنین
کی شوی آمادۂ روز پسین

درین محل سخنان خیلی پرتو انداختہ بود کہ بایستی نوشت - باز حیا غالب آمد کہ نوشتہ را مکرر نوشتن و گفتہ را گفتن چندان لطافت نی - و ہر چند سر تا پای این کالای از دکان دیگران است - اگر خواہی ہمان جا ببین کہ میوہ از درخت چیدن بہ کہ بر زمین - بیت :

آن کس کہ ز شہر آشنای است
داند کہ متاع ما کجای است

چہارم : حج نہ رفتن باوجود استطاعت قولہ تعالیٰ :

''و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً - و من کفر فان اللہ غنی عن العلمین ۝''[۱]

خدای را حقی است لازم بر مردم کہ طواف خانہ کعبہ بکند اگر استطاعت زاد و راحلہ داشتہ باشد - و ہر کہ کفر ورزد پس خدای تعالیٰ از عالمیان بی نیاز است - و زمخشری[۲] نظر بسوق این کلام استدلال بر کفر تارک حج می کند و قدرت و قوت زاد[۳] و راحلہ شرط است تا تکلیف ما لا یطاق نہ شود -

---

۱ - سورۂ آل عمران ۳ ، آیت ۹۷ -

۲ - زمخشری - جار اللہ ۱۰۷۵ء میں ولادت اور ۱۱۴۴ء میں وفات ہوئی - تفسیر کشاف مشہور تصنیف ہے -

۳ - متن میں را و راحلہ ہے -

Marfat.com

و تکلیف ازین ملت شریف و دین حنیف کہ در نہایت روشنی و پاکیزگی و آسانی مرفوع است ۔ باوجود این ہمہ شفقت کہ حق سبحانہ و تعالیٰ را برین امت است زہی انصاف آن فقیہ کہ حیلہ برائ دفع زکواۃ می آرد و فتوی بر حرمت می نویسد ۔

حکایت : شیخ الاسلام[1] عہد خویش را علیہ ما علیہ یاد دارم کہ مال زکواۃ خود حساب می کرد و بعوض آن ۔ [ص : ۱۲۰] مبلغہائ کلی کہ بچندین ہزار دینار می رسید چند من غلہ می گرفت و بفقیری کہ در راہی وکوچہ افتادہ می بود و از زندگی رمقی بیش نہ داشت می گفت کہ این چند سیر جو یا گندم را مثلاً اگر ببہا چندین دینار قبول می کنی ترا می دہم و اگر نہ دیگری را بجائ تو خواہم داد ۔ آن بیچارہ خود برائے سد رمق برا حسب اضطرار اورا غنیمت می شمرد باشد ، رضا قبول می داشت و برائ او دعائ خیر ہم می گفت ۔ و ہمان شیخ برائ نا رفتن بحج رسالہ نوشتہ کہ بہر راہی کہ بمکہ روند خواہ تری و خواہ خشکی ارتکاب نا مشروعات بسیار از اطاعت فرنگیان[2] و قزلیان[3] باید نمود و این کفر است و معصیت ۔ و نتیجہ این داد کہ او را در آخر عمر کہ :

''و منکم من یرد الی ارذل العمر ۔[4]''

اشارت بآن :

''و من نعمرہ ننکسہ فی الخلق ۔[5]''

عبارت از آن است بمقتضائ وقع فیما ابی خواہی نہ خواہی بسفر حجاز رفت وازان جا سفر آخرت پیش گرفت و این مثل راست آمد کہ احمد بمکتب

---

۱ ۔ بدایونی کی مراد مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری سے ہے ۔ اکبر کے ابتدائی دور میں ان کا اثر بہت زیادہ تھا لیکن بعد میں ان کو حجاز بھیج دیا گیا وہاں سے واپسی پر گجرات میں ۹۹۰ھ (۱۵۸۲ء) میں وفات پائی ۔

۲ ۔ اکبر کے زمانے میں بحر ہند و بحر عرب پر پرتگیزوں کا غلبہ تھا ۔

۳ ۔ قزلیان یعنی قزلباش ایرانی فوج کے سپاہیوں کو قزلباش کہا جاتا تھا ۔

۴ ۔ سورۃ الحج ۲۲ ، آیت ۵ ۔

۵ ۔ سورۃ یٰسین ۳۶ ، آیت ۶۸ ۔

Marfat.com

نہ می رفت برندش تا معاملہ او بآخرت چسان گذشتہ باشد :

''ان فی ذالک لعبرۃ لا ولی الابصار ۱''

بیت :

آلودہ شد بحرص درم جان عالمی
این خواری ازگذاف بدیشان نہ می رسد

قطعہ :

حق ہمی گوید بدہ تادہ مکافاتت دہم
آن بحق نہ دہی و بس آسالش باشی در نثار
این نہ شرط مومنی باشد کہ در ایمان تو
حق ہمی خاین نماید خاک و سر بن استوار

ایاک ایھا الفقیہ نیکو رفتی و پنج بنای اسلام کہ ازو جز نامی نہ ماندہ بود خراب کردی و بسر آوردی و ازان سہ ہم دو را خوردی و بر یکی قرار دادی اینہا - مصرع :

ہمہ کنی و از تو آید اینہا

و باین ہمہ می گوی کہ منم وارث المرسلین و تابع خیر النبیین و دین اسلام بمن قایم و نظام عالم بوجود من وابستہ است - و بہر قدمی کہ می نہم فرشتگان بال و پر خود را فراش راہ من سازند - قطعہ :

ای ہنرہا نہادہ بر کف دست
عیبہا را گرفتہ زیر بغل
تاچہ خواہی خریدن ای مغرور
روز در ماندگی بسیم دغل

---

۱ - سورۂ آل عمران ۳ ، آیت ۱۳ -

Marfat.com

فصل : بعضی سفیهان ابله و خبیثان گمره می گویند که چون خدا از جا منزه است پس کعبه و دیگر مسجد را خانهٔ خدا گفتن چه معنی دارد ـ و برین سخن مغرور ند و طعن در دین می کنند و عوام سست اعتقاد را در خلل می اندازند و بر مسلمانان و مسلمانی استهزا می نمایند ـ و هرگاه که این شوخ چشمان بحدیث [ص : ۱۲۱] و قرآن که اصل ایمان است عقیده نه دارند ـ جواب این ناکسان بهتر از خموشی نیست چنانکه گفته اند ـ مصرع :

جواب ناکسان گفتن خموشی

اما حق طلبی صاحب انصاف سلیم القلبی بدین آشنای را این شبه باطل در دل افتد ـ می توان خاطر نشان او کرد و گفت که هر چند خدای عز و جل از مکان و زمان مقدس و منزه است لیکن بعضی جاها از آن قبیل که بجهت ظهور معنی حقیقت و کثرت عبادت و طاعت و اجتماع انبیا و اصفیا و توجه بدلهای اولیای و صلحای آن جا را نسبت خاص است بدرگاه کبریا و بجهت تشریف و تکریم اضافت بآن حضرت می باید ـ و این اضافت را علماء عربیت اضافت اختصاص می نامند تا موجب تعظیم مضاف باشد ـ و گاه گاهی این اضافت برای تعظیم مضاف الیه نیز می آید ـ چنانچه گویند خلیفة الله و خلیفهٔ ما ـ و بیت الله ـ از مقوله اولی است با آنکه همه خانها و جاها باعتبار آفرینش و ملکیت از خدا است ـ نه آنکه خدای تعالیٰ در آن خانه فرود آمده و جا گرفته باشد ـ بیت :

منزه ذاتش از چونی و چندی
منزه تر ز پستی و بلندی

و ازین جهت است که دار فسق و فساد را خانهٔ خدا گفتن بی ادبی است با آنکه آن هم آفریدهٔ خدا است ـ چه از برای اطلاق این اسم معنی حقیقی خود لا محاله در آن محل باید تا خانهٔ خدا گفتن راست آید ـ و این بعینه ناقة الله و بقیه است ـ چه معلوم عاقلان است که ناقهٔ صالح پیغمبر علیه السلام بتقریب اینکه معجزهٔ آن این است ـ و وسیلهٔ هدایت و نجات

Marfat.com

اہل سعادت و سبب ضلالت و ہلاکت ارباب شقاوت شده بود مخصوص بشرف ناقهٔ اللهی گشت ـ و در عرف نہ می بینی کہ شیر خدا و مردم خدا می گویند ـ و این را نظایر بسیار است ـ اگر بیچاره از محاورۀ اہل زبان خواه عربی خواه فارسی وقوف نہ دارد و این معنی را فہم نہ کند معذور است :

نکتہ و رمز ثنای پیش نادان چنانک
پیش کر بربط سرای پیش کور آئینہ دار

و نیز در عالم محسوس می بینیم کہ خدای تعالیٰ در زمینے تاثیری خاص نہاده است کہ آن خاصیت بجای دیگر نیست ـ چہ آب و ہوای بعضی قطعات زمین مقتضی صحت و راحت و صاحب ملاجت است ـ و در بعضی جای دیگر علم و فضل و شجاعت و سعادت می خرد ـ وہم بعضی جا برعکس ہم می باشد ـ پس می شاید [ص : ۱۲۲] بود کہ زمین حرم محترم را بالذات این تاثیر باشد کہ در آنجا خدای تعالیٰ نسبت بمکانہای دیگر بیشتر بیاد آید و سعادت و عبرت فزون تر از ہمہ جا حاصل شود ـ چنانچہ دل را کہ لطیفہ ربانی است تعلقی خاص است باین گوشت پارۀ صنوبری ـ ہمچنان حق تعالیٰ را نیز بآن مکان شریف رابطہ خاص باشد کہ دریافتن آن ازا حوصلہ ما بیرون است ـ و چون مجمع عظیم است احتمال دارد کہ درین ج صحبت کسی کہ مصاحب خدا است عز و جل میسر گردد و یک نظرفیض اثرش فتوحات روی نماید ـ و اگر ہیچ نہ باشد در ضمن آن سفر مشقتی و محنتی و تعبی ببدن این کس می رسد ـ و تعلقات مایوف کہ درمیان سالک و مقصد اصلی حجابہا تو بر تو است فی الجملہ قطع می یابد و بمبدأ فیاض آشنائی می بخشد ـ و تجربہ گونا گون روی می دہد ـ و این ہیئت اجماعی را دخل تمام ست و تکمیل این نہایت ـ و ازین جا گفتہ ـ بیت :

یکی و پنج و سی از بیست نیمی
اگر دست دہد فوست گلی چند

ازین پس دست ما و دامن دوست
گناه از بنده عفو از خداوند

Marfat.com

برین تقدیر آن مسجد را کہ محصل یاد خدا است بیت اللہ گوئیم چہ ناخوشی دارد و بعد ازانکہ مقرر شدہ باشد کہ آفریدگار زمان و مکان از زمان و مکان منزہ است - شعر :

علی لخت القوافی من معادتها

و ما علی اذ الم ابفهم البقر

الحمد للہ کہ یکی از جملہ ان نا پاکان کہ رسالہ لعنت نامہ در قدح دین اسلام و مذمت شریعت مطہرہ و ہدم ابنیہ جمہ نوشتہ علانیہ مکابرہ بہ فحول می کرد و ہیچ کس بہ انکار او بر نہ می توانست آمد - و حق نہ می توانست گفت - درین ایام باقبح وجوہ با زبالیہ ہم زبان شد و جہان از شر او پاک گشت - آری خس کم جہان پاک مثلی است - ان شاء اللہ نوبت بدیگر اشقیا نیز رسد - و اثر از اینہا نہ ماند بحق اللہ و اہلہ -

فصل : بعضی حکمای الٰہی گفتہ اند کہ ہر عبادتی کہ شارع آن را وضع کردہ است از نماز - روزہ - حج و زکواۃ چون بنظر نیک تامل می کنم می دانیم کہ در ہر کدام مصلحتی است خاص و نفعی عام - مثلاً در نماز نظر ازان ثواب کہ شارع فرمودہ است فوائد دیگر خیلی است - زیرا کہ بموجب :

”و اسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنۃ -[1]“

حق تعالیٰ تمام ساخت [ص : ۱۲۳] بر شما نعمتہای ظاہری و باطنی را - شکرانہ منعم حقیقی خود بر بندہ واجب است و پرستش او بنحو عبادتی ضروری - تا حق شکرانہ کجا از نعم او بجا آوردہ باشد - و جمیع ارکان نماز بظاہر افعال پسندیدہ است و انواع طہارت و لطافت را جامع - و اطوار خشوع و خضوع را مشتمل - و احیاناً این نیاز و شکستگی و حضور دل مودی شود - اگر این نیت دوام یابد زہی سعادت - مصرع :

این کار دولت است ببین تا کرا رسد

---

۱ سورۂ لقمان ۳۱ ، آیت ۲۰ -

Marfat.com

و گفته اند که حضوری مبتدی را در ذکر است و متوسط را در تلاوت و منتهی را در نماز دست می دہد - اگر ہیچ نہ باشد سیاہی صلاح وصفای ظاہری خود از بشرہ مصلی ہیچ جای نہ رفتہ - چنانکہ گفتہ اند :

"من کثر صلوتہ فی اللیل حسن وجہہ فی النہار -"

ہر کہ شب نماز بسیار گذارد روی او در روز روشن - بیت :

شب تا بسحر خاک کف پای تو سودم
اینک اثر سجدہ بپیشانی من بین

ہمچنین مشقت روزہ کہ نفس از رعونت و استیفای لذت و شہوت کہ میان بندہ و خدا حائلی است قوی و مانعی است عظیم باز می ماند و قدرت بر گناہ نہ می یابد - و روزہ ریاضتی است کہ احاطہ فاسدہ را می گذارد و اشتہای صادق کہ علامت صحت اعمال است می بخشد - و چون فاسد را کہ از آبہای ناگوار جمع می شود دور می سازد -

و ہمچنین است زکواۃ - زیرا کہ ہر گاہ کہ دانیم کہ حق تعالیٰ مارا بی سابقہ خدمتی و فاضلہ طاعتی بدرجہ رعنا رسانید و طوق احتیاج را کہ باعث خواری و رسوائی است ازگردن ما برداشت - و جمعی اکثر را از خود می بینم کہ بفقر و فاقہ مبتلا ام مرورت (مروت ؟) نہ می گذارد کہ باین فراغت باشیم و ایشان بآن شدت و محنت - و حکم عقل لازم است کہ چیزی از اموال خود بمحتاجان و بی نوایان ایثار باید کرد - و در مصالح و حوایج فقرا امداد نمودہ و گر نہ یقین است کہ این اغراض فانی عاریتی خواہی نہ خواہی از دست خواہد رفت - و نکال و خسران ابدی در نامہ اعمال خواہد ماند - بیت :

دادۂ خویش چرخ بستاند
نفس اللہ جاودان ماند

پس چرا باختیار خود دل بر خدای او نہ باید نہاد کہ ہم موجب ثواب جاودانی و ہم سرمایہ نیک نامی این جہانے باشد - قطعہ :

Marfat.com

هر مدتی نظر بیکی می کند سپهر
هر فرصتی زمین بیکی می دهد زمان

چون کام جاودان متصور [ص : ۱۲۴] نه می شود
خورم کسی که ماند ازو نام جاودان

وہم برین قیاس است حج - زیرا که آدمی مدنی بالطبع است و محتاج بجمعیت - چنانچه می بینم که هر صاحب حرفت بصاحب حرفت دیگر محتاج و نیاز مند است - و کار یکی بر شرکت و معونت دیگری موقوف است - چه آهن گر مثلاً درودگر را می خواهد و آلات درودگری بی آهن گر معطل است - همچنین حایک و قصار و خیاط و صباغ تا حجام و کیاس و دباغ - و حکمت بالغه الهی عز شانه از برای انتظام عالم اسم تودد و تالف در بنی آدم نهاد که هیئت اجماعی را فضلی است کاف و ترجیحاتی است وافی بر هیئت افرادی - چنانچه قوتی در رسن تافته مویهای بسیار یافته می شود در یک موئی تصور نه توان کرد - وہم جهت ازین کسی که ازین انتظام بر آید و درکوهی و در بیابانی ساکن شود ازین بحث خارج است - و حکم وحوش صحرائی دارد - پس از برای حفظ سیاست که لازم اجماع است قانونی درمیان نهاد که نام آن شریعت است - و با شریعت میزان عدل را که عبارت از کتاب قدیم است فرستاد - تا معامله بر طبق آن براستی بکنند و واضع شریعت را واسطه میان خود و بندگان ساخت - تا از یک روی فیض از فیاض اقدس بگیرد و از روی دیگر بما رسد - و احکامی که ما بقوت عقلی آن را نه می توانستیم شناخت تبلیغ نماید - و از بس اهتمام که در باب این التیام و انتظام داشت - آن واضع حکم فرمود که هر روزی اهل محله پنج مرتبه بیک جا شده نماز بجماعت گذارند تا در رنج و راحت بیماری و صحت از حال یک دیگر با خبر باشند - و از هر هفته اهل شهری در مسجد جامع فراهم آیند و نماز جمعه بگذارند - و هر سالے دوبار شهری و روستای در صحرای فراخ یک دیگر را ببینند و نماز عیدین بگذارند - و تمام عمر در مکه معظم که مجمع اعظم است یک بار بروند و حج ادا کنند - و بالا تر ازان اجماعی نیست مگر در محشر - و از جهت این معنی کعبه مبارک را

خانہ خود نامید ـ و آن را فضیلت بر جمیع امکنہ داد و مساجد دیگر را بر ہمین قیاس باید کرد ـ نظم :

بر آن نقشی کہ در دنیا نہادیم
تو زیبا بین کہ ما زیبا نہادیم
فرستادیم آدم را بصحرا
جمال خویش بر صحرا نہادیم

حکایت : سلطان ارباب قلوب و شہود ، قدوۂ قائلین بوحدت وجود ، ختم ولایت نبی ، [ص : ۱۲۵] شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس اللہ روحہ و افاض الینا فیضہ الخفی و الجلی، در بعضی رسائل خود نوشتہ کہ من چندگاہ نشئہ انسانی را بر کعبۂ معظم تفضیل می دادم تا شبی وقت خلوت در طواف تنہا بودم ناگاہ دیذم کہ آن خانہ بمہابت و صلابت عجب تجلی نمود و ہجوم آورد ـ خیال کردم کہ مگر بر من خواہد افتاد و بزبان با من گفت کہ چون است کہ درین زمان استخوانہای ترا بشکنم و ترا در جای خود ہلاک سازم تو نشۂ انسانی را کہ بر من ترجیح می دہی و نہ می دانی کہ روح اعظم منم و عقل کل در منٓ است مگر معنی عرش عظیم و حقیقت استوایٰ کہ در کریمہ الرحمن علی العرش استوی[۱] واقع شدہ است نہ شناختہ ـ و شیخ می فرماید کہ بعد ازین واقعہ در ساعت از آن اعتقادی کہ داشتم پشیمان شدم و سر تسلیم و انقیاد نہادم ـ الگاہ بمن بلطف و مہربانی فرمود کہ ہمچنین بجانب من آئی تو درین وقت از ہر پسر کہ مرا طواف می کند بہتری ـ و ازین قبل (قبیل ؟) ـ اسرار و آثار آن شیخ کبار بسیار آمدہ است ـ رباعی :

کو دل کہ بداند نفسی اسرارش
کو گوش کہ بشنود دمی گفتارش

---

۱ ـ سورۂ طہ ۲۰ ، آیت ۵ ـ

Marfat.com

معشوق جمال نماید شب و روز
کو دیده که نظاره کند دیدارش

پنجم: نام خدای تعالیٰ در وقت ذبح نه بردن - قال علیه السلام لعن الله من ذبح بغیر اسم الله و لعن الله من لعن[1] والده - لعنت کناد خدای تعالیٰ کسی را که ذبح بغیر نام خدای تعالیٰ کند و بر پدر خود لعنت فرستد -

بدان که ترک نام خدای تعالیٰ در وقت ذبح بر سه نوع است - اول آنکه بجای بسم (الله ؟) نام دیگری از بتان و غیر آن بر زبان راند - و این چنین مذبوح خوردن باتفاق حرام است خواه آن نام دیگری باستیصال باشد خواه بشرکت نام پاک خدای عز و جل - چنانچه بعضی از عوام جاهل می گویند که این حیوان بنام فلان پیغمبر و بزرگوار می کشیم - و این صورت بر قول اصح و ارجح کفر است - دوم آنکه عمداً نام خدای تعالیٰ ترک کرده ذبح کند و این مذبوح نزد شافعیه مباح است زیرا که در ترک نام خدای البته بخاطر ذابح خطور کرده باشد و این خطور قایم مقام ذکر است - و نزد حنفیه حرام - [ص : ۱۲۶] زیرا که در ترک عمداً اشتباه تهاون و استخفاف است بتسمیه - سیوم ترک تسمیه است سهو او حقیقة آن را مباح می دارند و می گویند که چون حضرت پیغمبر علیه السلام را از متروک التسمیه سهواً پرسیدند - فرمود که آن را بخورید زیراکه نام خدای تعالیٰ در دل هر مومنی است - و شافعیه در اباحت این ظاهرا اختلاف دارند - این آیت را دلیل بر حرمت می گویند والله اعلم -

و ازین قبیل خوردن محرمات است گوشت جانوری که پیش از ذبح از بدن صید جدا می کند و عوام جهال آن را حلال می دانند - و ذبح کردهٔ یهود و نصاریٰ مباح است بخلاف کشته هندوان - و ازین قبیل است خوردن جانوری که سگ و یوز تعلیم نا کرده آن را کشته باشد بخلاف سگ معلم که بسم الله گفته سر داده باشند هر چند دهن هم اندازد و قوله تعالیٰ :

---

[1] مخطوطہ میں سہو کتابت سے 'لعن' رہ گیا ہے ۔

''و لا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه و انه لفسق ۔[1]''

مخورید از آن مذبوحی که نام خدای تعالیٰ بر آن مذکور نه شده باشد که آن فسق است ۔ و اگرچه این حکم در باب ذبح واقع شده است اما نزد عامه علماء کراهت ترک تسمیه مطلقاً تناول ماکولات را شامل است ۔ و آن سرور علیه السلام فرموده بر هر طعامی که نام خدا نه برند شیطان در آن شریک می شود ۔ و اگر بسم الله در ابتدا فراموش شود و در وسط و در نهایت هرگاه که یاد آید بخوانند که فراموشی را تلافی کند ۔ و یاد خدا مخصوص حالت اکل نیست بلکه آب خوردن نیز نزد عارفان بی یاد او حرام است ۔ و ازین جا گفته ۔ بیت :

من آن نیم که حلال از حرام نه شناسم
شراب با تو حلال است آب بی تو حرام

ششم : خون و خوک و دیگر مردار خوردن اگر باضطرار نه رسد ۔ و اگر سه روز از فاقه گذشته باشد و چیزی نه یابد مردار خوردن مباح است ۔ اما همان قدر که سد جوع شود ۔ و اگر سیر خورد حرام باشد ۔ و اگر بجهل نه خورد و بمیرد عاصی مُرده باشد ۔ و گفته اند الضرورات تبیح المحظورات ۔ ضرورتها حرامها را حلال می سازد ۔ قوله تعالیٰ :

''حرمت علیکم المیتة و الدم و لحم الخنزیر و مآ أهل لغیر الله به ۔[2]''

حرام گردانیده شد بر شما هر مرداری که باشد و هر خون و گوشت خوک [ص : ۱۲۷] و آنچه نام غیر خدا کشته باشند ۔ چنانچه در وقت جاهلیت رسمی بود که بنام لات و عزیٰ بر سر عمارتی و حوضی و چاهی و غیر آن می کشتند و حالا هم درمیان کفار رسم است ۔ و تفصیل غیر ماکولات در کتب فقهی مسطور است و این باب طویل الذیل است ۔

هفتم : قمار بازی ۔ قوله تعالیٰ :

---

۱ - سورة الانعام ٦ ، آیت ۱۲۲ ۔
۲ - سورة المائده ٥ ، آیت ۳ ۔ مخطوطه میں 'به' ره گیا ہے ۔

Marfat.com

"یسئلونک عن الخمر و المیسر ـ قل فیهمآ اثم کبیر و منافع للناس و اثمها اکبر من نفعها ـ"[1]

ای محمد از تو پرسند که خمر و قمار چون است که درین هر دو بزه است و بحسب ظاهر نفع دنیوی است اما بزه اینها بزرگ تر از نفع است ـ و در هر مذهب که باشد گواهی قمارباز ممنوع است ـ

حکایت : شنیده ام که شطرنج بازے را وقت نزع رسید و هر چند تلقین می کردند و می گفتند که بگو لا اله الا الله ـ او بجای کلمهٔ شهادت همین گفت که شه ـ تا بهمان حالت جان داد ـ و بمذهب شافعی در شطرنج بازی بی قمار رخصت گونه است بخلاف نزد غیر آن که باتفاق حرام است بقمار و بی قمار ـ و این مسئله بجای خود مذکور خواهد شد ان شاء الله تعالیٰ ـ

نقل است که قمار بازے در حالت نزع وصیت کرده بود که اسباب قمار باوی دفع کنند ـ همچنان کردند ـ بر یکی از اهل کشف چنان ظاهر شد که چون منکر و نکیر ازو سوال کردند که من ربک قمار باز گفت ـ بنشین تا باتو بازیم ـ چون فرشتگان با گرز گران سر اورا کوفتند ـ گفت که امر نا باخته ترے می کنی ـ و این نشان است که در حالی که بمیری که بهمان بر انگیخته می شوی ـ و راست است آن خبری که آن خیر البشر صلی الله علیه وسلم فرمود کما تعیشون تموتون و کما تموتون تبعثون چنانچه زندگانی می کند بر همان حالت خواهد مرد و همچنان میرید هم بر آن هیئت حشر بشما خواهد بود ـ چه مرگ برادر خواب است و در خواب اکثر همان می بینید که در بیداری خیال داشتید ـ نه می بینی که خورد سالان چون سبق خوانده مانده می شوند در خواب همان لفظ که در ببداری می خوانند تکرار می کنند ـ بیت :

نه می بینی که آن دانا چه خوش گفت
که خواب خوش بیبند هر که خوش خفت

---

۱ ـ سورة البقره ۲ ، آیت ۲۱۹ ـ

۲ ـ ترجمہ کے لحاظ سے 'کنید' اور 'خواہید' زیادہ صحیح ہے ـ

Marfat.com

ہشتم : راہ زنی قولہ تعالیٰ :

''انما جزآؤ الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً ان یقتلوآ او یصلبوآ او تقطع (ص : ۱۲۸) ایدیھم و ارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ۔''[1]

جز این نیست کہ جزایٔ آن کسان کہ جنگ می کنند با خدا و رسول او یعنی با عباد خدا و امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و در رویٔ زمین سعی بفساد می کنند و بلاد اللہ خراب می سازند این است کہ ایشان پارہ پارہ کردہ شوند اگر تنہا جنگ می کنند یا بر دار کشیدہ شوند اگر با اہل حرب غازت (غارت ؟) ہم می نمودہ باشند یا دست و پاہایٔ ایشان از راستا و چپا برند اگر باوجود قطع طریق دزدی ہم بکنند یا جلایٔ وطن ساختہ شوند اگر حالات حرب با ایشان یافتہ شود بی حرب و دزدی و غارت ۔ و این حکم وقتی است کہ پیش ازان کہ توبہ کنند گرفتار آیند و از پیش از دست گیر شدن خود آمدہ توبہ کنند ۔ توبہ ایشان مقبول است ۔ تعرض بحال ایشان جائز نسیت ۔ و این آیت در شان جماعت قبیلہ عکل[2] از وادی عرینہ[3] نازل شدہ است ۔ کہ در مدینہ معظمہ نزد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چندگاہ آمدہ اسلام ظاہر ساختند و آب و ہوایٔ آن جا موافق مزاج ایشان نیفتاد و علت استسقا پیدا کردند ۔ و آنحضرت فرمود تا ایشان را بجایٔ کہ گلہ شتران زکواۃ بود سپر(سر؟)و بول آنہا می خوردہ باشند و بعد از چندگاہ صحت یافتند ۔ و شبی ساربان را غافل یافتہ شتران را راندہ بقصد قبیلۂ خویش روان شدند ۔ و بعد ازین خبر حضرت جمعی را از مدینہ[4] معاقب آن جماعت فرستاد تا قریب بلاد عرینہ بایشان رسیدند و بعضی را کہ دست

---

۱ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۳۳ ۔

۲ - عکل قبیلہ کا مورث اعلیٰ عوف ابن عبدمناۃ تھا اس کی دایہ عکل تھی اسی کے نام سے یہ قبیلہ مشہور ہوا ۔

۳ - مدینۂ منورہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے ۔

۴ - تفصیل کے لیے دیکھو ابن سعد کتاب الطبقات الکبیر جلد دوم حصہ اول صفحہ ٦٧ ۔

Marfat.com

بجنگ بر داشته بودند بقتل رسانیدند و چندین را دستگیر کرده بملازمت آن سرور علیه السلام بردند - و آن سرور منتظر وحی بود تا این حکم فرود آمد - و ہمچنین آیت دلیل است و بر کشتن باغیان و دیگر مفسدان - تا آنکه امام صفا رحمه الله را از کشتن چغلان و ظالمان موذی را پرسیدند - فتوی بقتل ایشان داد و چون ازو دلیل خواستند ہمچنین آیت را خواند و گفت که اینها ساعی بفساد اند - بیت :

بد اندیش ہم در سر شر رود

چو کژدم که در خانه کمتر رود

نہم : بر بادشاہ باغی شدن - قوله تعالی :

''و ان طآئفتن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما - فان بغت احدہما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓ الی امر الله -''

اکثر گروہی اند از مومنان با یک دیگر جنگ کنند میان ایشان صلح دہند و اگر یکے بغی ورزد بر دیگری طغیان نماید پس بآن متغلب کارزار بکنند [ص: ۱۲۹] تا آنکه سوئے خدائے تعالی بازکردند - آنکه تا عجیب کسی است که از اطاعت امام خارج شود - باغی اگر بنابر شبہه که اورا روی نموده است خروج می ورزد بر بادشاہ لازم است که خاطر نشان او بکند - اگر برفع شبہه باز گشت بجانب امام کرد فبہا والا نه در دفع و رفع او بکوشد - و پیش از پشت دادن امام او بر کشتن او رخصت نیست - و رسول علیه‌السلام کافران را اول دعوت می فرمود بعد ازان که قبول نه کردند امر بقتال ایشان می کرد - و مسلمان خود بدعوت اولی اند - و اگر ہیچ شبہه نه دارد بلکه می خواہد که به ناحق بر ولایت مسلط شود - حکم او حکم قطاع الطریق است - و رسول علیه‌السلام فرموده که الفتنة نائمة لعن الله من ایقظہا - فتنه در خواب است و ہر کس که او را بیدار می کند لعنت خدا برو باد - بنا برین بر ہمه کس واجب و لازم است که از جانب بادشاہ بآن باغی جنگ به کند تا فتنه فرو نشیند و مال و خروج بندگان خدائے تعالی محفوظ ماند - چه امن و امان در سایهٔ عدل

۱- سورة الحجرات ۴۹ ، آیت ۹ -

Marfat.com

پادشاہان است۔ و در حدیث آمدہ کہ اگر پادشاہ در جہان نہ باشد بعضے مردم گوشت بعضے مردم را می خوردند ۔ و حسن بصری رضی اللہ عنہ می گوید کہ اگر بہ دانم کہ در ہمہ عمر یک دعا از من مستجاب می شد آن را صرف روزگار پادشاہ می کنم و در حق خود ہیچ نہ طلبم ۔ بیت :

کہ بر خاطر پادشاہان غمی
پریشان کند خاطر عالمے

و سخن حضرات امیر المومنین علی علیہ السلام است کہ لا ظفر مع البغی بالبغی ۔ ظفر جمع نہ می شود با باغی بہ بغی ۔ و این معنی کرات مرات تجربہ شدہ است ۔ بیت

با ولی نعمت ار برون آئی
گر سپہری کہ سرنگون آئی

حکایت : در احوال سلطان محمد بن تغلق[1] عادل خطاب داشتہ آوردہ اند او چہار مفتی را درون محل خویش جادادہ بود تا گاہ بگاہ در مسئلہ خون خود رفتہ از ایشان تحقیق می نمود ورد و بدل بسیار می کرد ۔ اگر مطابق مدعای خود جواب می شنید فی الحال اگرچہ نیم شب ہم می بود حکم بکشتن بندی می کرد و اگر ملزم می شد بحث را بر وقت دیگر موقوف می داشت ۔ و بسیار ہمچنان شد کہ از عین خواب برجستہ و سخنی کہ او را روی نمودہ بود در ہمان حالت آمد بہ علما گذرانیدہ و بار دیگر اگر از خواب عاجز می شد در ہمان (ص : ۱۳۰) ساعت بندی خلاص می کرد تا آنکہ روزی پای برہنہ در محکمہ قاضی کمال الدین[2] حسین آمدہ گفت کہ شیخ زادۂ جامی[3] مرا ظالم گفتہ است . او را طلبیدہ باید پرسید اگر ظلم بر

---

۱ ۔ محمد ابن تغلق خاندان تغلق کا دوسرا بادشاہ تھا اس نے ۱۳۲۵ء سے ۱۳۵۱ء تک حکومت کی ۔

۲ ۔ ان کا ذکر ابن بطوطہ نے کیا ہے دیکھو "رحلۃ ابن بطوطہ" مطبوعہ بیروت ۱۹۶۰ء صفحہ ۵۱۳

۳ ۔ مزید حالات کے لیے دیکھو "عجائب الاسفار" ترجمہ سفر نامہ ابن بطوطہ مطبوعہ رحمانی پریس دہلی صفحہ ۱۴۸

Marfat.com

من ثابت کند مرا تعزیر باید کرد و الا نه ہرچه دانم جزا خواہم فرمود ۔ چوں شیخ زاده حاضر آمد جواب داد که تو چندین خون که می کنی حق یا ناحق در عہدهٔ تست اما آنکه زن و بچه مقتول سرا به جلاد او می دہی تا به فروشند و رسوا سازند درکدام دین و در کدام مذہب آمده است ۔ پادشاه ازین جہت خشمگین شده شیخ زاده را در قفس آہن کرد ۔ ہرجا که می رفت ہمراه می گردانید تا آنکه بدولتا آباد برد و چون به دہلی باز گشته آمد روزے بمحکمه رسید فرمود تا شیخ زاده را بر در محکمه به قصاص رسانیدند ۔ بیت :

زبان سرخ سرسبز می دہد برباد

به ہوش باش که سر در سر زبان نه کنی

و حکم این است که باغی را غسل باید کرد و نماز برو گزارد و اہل و عیال و اموال او را دستگیر و تاراج نه باید نمود ۔

نقل است که درستی که لشکریان امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی الله عنه بر لشکر حاکم شام غالب آمدند و آن را لیلة الهریرا[1] می گویند لشکریان بر مخالفان لعن و طعن می کردند ۔ امیر فرمود رضی الله عنه که شما بر ایشان نماز بگذارید و دفن می سازید و لعن نه فرستید چرا که برادران ما اند که بر ما بغی ورزیده اند ۔ و حضرت حق سبحانه و تعالیٰ در آیتی که بالا مذکور شده بر باغیان نام مومنین اطلاق کرده ۔

دہم : بادشاه را بد گفتن قوله تعالیٰ :

''اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ۔[2]''

اطاعت پادشاه را لازم گیرید ۔ حق سبحانه فرمان برداری پادشاه را با فرمان

---

۱ ۔ جنگ صفین میں ایک موقع پر دونوں لشکر رات بھر لڑتے رہے اس سے اس کو لیلة الهریر کہتے ہیں تفصیل کے لیے دیکھو ''تاریخ طبری'' جلد ۴ صفحه ۳۳ ، ''ابن اثیر'' جلد دوم صفحه ۱۵۹ ۔

۲ ۔ سورة النسا ۴ ، آیت ۵۹ ۔

Marfat.com

خود و رسول خود دریک سلک کشیده و تعظیم اورا با تعظیم خویش قرین ساخت ـ پادشاه در ظهور آثار قدرت خلافت از حق سبحانه دارند و باین معنی ایشان را سایهٔ الله می گویند ـ چنانچه گفته اند ـ بیت :

پادشه سایهٔ خدا باشد
سایه با ذات آشنا باشد

اگر عادل اند خود بعبادت خلایق شریک اند ـ و عدل یک ساعت ایشان طاعتی است ـ و مقابل جن و انس و بهدایت مستحق دعا و ثنا اند و بموجب حدیث پیغمبر علیه السلام مرغان در هوا و ماهیان در آب [ص : ۱۳۱] و وحوش در صحرای برای پادشاهان عادل دعاکنند ـ

و اگر ظالم باشند هم بد ایشان را نه باید گفت بلکه دعای خیر در حق ایشان باید کرد ـ اگرچه نسبت بجماعت اندک ظلمی از ایشان سر بر می زده باشند ـ و لیکن سبب امنیت و رفاهیت و فراغت عالمی اند ـ وجود پادشاهان را بوجود آتش تشبیه کرده اند که نفع او بیشتر است از ضرر ـ و بهر حال اسباب احتیاج بایشان قوی تر است از اسباب احتراز ـ برین تقدیر اگر از ایشان احسان و رعایتی ببینند خدا را شکر بایدگفت و ایشان را ثنا ـ و اگر خلاف آن مشاهده‌کنند بدی بر خودگرفته خود را مستحق بلا باید دانست و روی بخدا باید آورد ـ و ایشان را روابط بیش تصور نه توان کرد ـ و در حدیث آمده که عمالکم کا اعمالکم کما تکونوا یولی علیکم عاملان شما مانند اعمال شما اند ـ چنانچه شما می باشید ایشان نیز بر شما آن چنان مسلط می شوند ـ بنابر این بدی ایشان را نه باید اندیشید و نه باید گفت ـ و با بد گویان ایشان نه باید نشست ـ و آنچه من از اهل عصر خود دیده ام که نسبت بپادشاه و ولی نعمت خود بی ادبیها از ایشان بظهور رسیده و عاقبة الامر مال ایشان کجا قرار یافته ـ اگر یگان یگان بیان کنم عمر دراز می باید و دفاتر بسیار ـ بیت :

حکایتهای آن ناشستهٔ ننگ
بزن بر سینهٔ بر شیشه زن سنگ

Marfat.com

یازدہم : دروغ گفتن بدان کہ دروغ گناہی است کہ در ہمہ ادیان بد است قولہ تعالی :

''و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او قال اوحی الی و لم یوح الیہ شئی و من قال سانزل مثل مآ انزل اللہ ۔''[1]

کیست ظالم تر از آن کہ افترا بدروغ کند بر خدای تعالی و نفی صفات کمال او نماید با آنکہ بگوید کہ بر من وحی می آید و حال آنکہ ہیچ چیز برو وحی نیامدہ است ۔ و کیست ظالم تر از آن کہ بگوید کہ فرو خواہم گذاشت فرستاد مثل چیزی کہ خدا فرمودہ است از نعمت و عذاب و وحی و غیر آن ۔ نفی وحی اشارت است بحال مسلمہ[1] کذاب و جماعہ کہ قریب بعہد پیغمبر علیہ السلام دعوی نبوت کردہ بودند ۔ و صدیق رضی اللہ عنہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ را در ولایت فرستادہ تا شر ایشان را کفایت کرد ۔ و نفی انزال اشارت است بر حال جماعت کہ دعوی الوہیت [ص : ۱۳۲] کردہ اند یا خواہند کرد مثل فرعون و شداد و دجال و دیگر وجودیان زمانہ ۔

مخفی نہ ماند کہ دروغ اگر در امور دینی است ۔ چنانچہ نظیرے چند از آن گذشت باتفاق کفر است ۔ و اگر در غیر آن امور است مثل معاملات دنیوی است بآن گواہی دروغ و سوگند دروغ فسق است و معصیت ۔ چنانچہ در ذکر کبیرہ گذشت ۔ و اگر بطریق عادت است کہ در آن نہ نفع است نہ زیان لغو است ۔

نقل است کہ اعرابی نزد امیر المومنین علی علیہ السلام آمد و گفت کہ من کاہل مزاجم عبادت بسیار نہ می توانم کرد بیک چیز مرا اس فرمایند تا ہمان را لازم گیرم و ببہشت روم ۔ امیر بعد از تامل فرمود کہ

---

۱ ۔ سورۃ الانعام ۶ ، آیت ۹۳ ۔

۱ ۔ قبیلہ بنو حنیفہ کا سردار تھا جس نے یمامہ میں نبوت کا دعوی کیا ۶۳۳ء میں مارا گیا ۔

Marfat.com

تخلف ازین عہد نہ خواہی کرد و فرمود کہ ہرگز دروغ نہ گوئی و دیگر ہر چہ خواہی بکن ۔ اعرابی خوش حال گردید و دانست کہ بر من کار آسان شد ۔ چہ غیر دروغ ہر چہ خواہم خواست خواہم کرد ۔ بعد ازان یکی ازو پرسید کہ امروز نماز گذاردۂ ۔ گفت نی ۔ و اعرابی شرمندہ شد ۔ و ازان روز باز از جہت ہمین کہ دروغ نہ باید گفت ہمہ عبادات را بتدریج لازم گرفت و از گناہان دست باز داشت و این کلمہ جامعہ اورا چندان فائدہ کرد ۔

و حق سبحانہ و تعالیٰ بر دروغ گویان لعنت فرستادہ است ۔ چنانچہ می فرماید فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین[1] حنفی است کہ کسی بی ضرورت بدروغ گفتن مستحق لعنت شود و این است در شان علماء نصاریٰ کہ بآن سرور علیہ السلام مباہلہ خواستند و می گفتند کہ دین (عیسیٰ؟) علیہ السلام بر حق است و ازان نولی نازل شدہ وروز دیگر آن حضرت صباح پگاہ دست فاطمہ و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم برائ دعائے ہلاک نصاریٰ بنی نجران گرفتہ متوجہ صحرائ مدینہ شد و نصرانیان از دروغ گفتن پشیمان شدہ باز ماندند ۔ و این قصہ در سیر[2] بشرح و بسط مذکور است آن جا ببینند ۔ نظم :

ای کہ کنی نیزہ ز لالی چنین
شرم نہ داری ز وبا لی چنین

چند ز پاس درم افتی برنج
پاس سخن دار کہ آن است گنج

لفظ مزور کہ عبارت نمود
بر درم قلب حظ خویش سود

---

۱ - سورۃ آل عمران ۳ ، آیت ۶۱ -

۲ - عربی کتب سیر کے علاوہ مستشرقین نے بھی اس کا ذکر کیا ہے مثال کے طور پر دیکھو ولیم میور صفحہ ۴۵۹ ۔

Marfat.com

لعل که آن راست کند از دروغ
قدر نه دارد که نه دارد فروغ

دوازدهم : رنجانیدن مسلمانان و رنجانیدن ایشان عام تر است ازین که بدست باشد یا بزبان [ص : ۱۳۳] یا بدل یا بدیگر جوارح - چنانچه آزردن و بستن و کشتن و بند کردن مسلمانان بناحق معصیت است همچنان حق ایشان گرفتن و بد اندیش و بد خواه ایشان بودن نیز گناه است - و بمقتضای شفقت اسلام این است که آنچه بر خود پسندند بر دیگری نیز پسندند - و بزرگتر را از خود تعظیم نمایند و خرد تر را بنظر مهربانی و شفقت بنگرند و با هم سال خود برادرانه سلوک کنند - و دایم از خدای تعالیٰ صلاح حال پادشاه و رعیت خواهند و این ورد زبان سازند که اللهم اصلح الامیر و الرعیة اللهم اصلح امة محمد اللهم اغفر امة محمد اللهم ارحم امة محمد اللهم اهل امت محمد اللهم انصر من نصر دین امة[1] محمد و اخذل من خذل دین محمد علیه الصلٰوة و السلام - و در نفع و زیان دنیاوی کافران مطیع الاسلام نیز با ما شریک اند زیرا که ایشان اگرچه امت اجابت نیستند اما امت دعوت اند - و دعوت آن سرور علیه السلام از مشرق تا مغرب عامه آدمیان بلکه جنیان را نیز شامل است - قوله تعالیٰ :

"والذین یؤذون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتاناً و اثماً مبیناً[2]"

آن که ایذا کنند مردمان مومن را چو صفوان[3] سهمی و زبان گرویده را

---

۱ - مخطوطہ میں 'امۃ' سہو کتابت ہے -
۲ - سورۃ الاحزاب ۳۳ ، آیت ۵۸ -
۳ - غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا تھا ، وہ اس کو تلاش کرنے گئیں اس اثنا میں لشکر روانہ ہو گیا ، یہ لشکر گاہ میں واپس آ گئیں جہاں سے صفوان سہمی جو اتفاقاً ادھر سے گزر رہا تھا ان کو اپنے اونٹ پر بٹھا کر لے آیا اور وہ خود اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے تھا اس پر بعض لوگوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی جس کی برأت بذریعہ آیت کلام پاک ہوئی - دیکھو سورہ ۱۸ اس واقعہ کو کتب سیر میں افک کہا گیا ہے -

Marfat.com

چون عایشه رضی الله عنها بغیر آنچه خیانتی کرده باشند بر آنند بر می دارند این موذیان دروغی بزرگ وگناهی هویدا تا سر او از عقوبت پنهان و مستحق عذاب گناه می شوند - نزول این آیت بقولی در شان فاروق رضی الله عنه که منافقان در حق ایشان سخنان بی ادبانه می گفتند - و بقولی در حق عفایف اهل اسلام که بوندی چند شبهادر کوچهای مدینه نشستند و سر راه ایشان گرفتند و سخنان نا سزا بر ایشان می گفتند ، نازل گشته -

و در حدیث آمده که مسلمان کسی است که مسلمانان از دست و زبان او سلامت باشند - و نیز کمال نه می یابد ایمان بندهٔ موبن تا آنکه برای برادر خود مثل آنچه برای خویش می خواهد نه خواهد - افسوس وآه از مسلمانان و فریاد از مسلمانی که آنها در گور رفته و اینها در کتاب مانده - ازین غصه خاک بر سر کنم رواست - و اگر های های روزگار خویش بنالم سزاست - و گویا نظری بحال ما داشته آن عزیز که پیش ازین بقصد سال گفته که [ص : ۱۳۳] نظم :

وای یک بار بصد بار وای
زین همه گبران مسلمان نمای

جهد وبال این چه پریشانی است
ترک خدا این چه مسلمانی است

هیچ کس از بند خود آزاد نیست
هیچ دلی را ز خدا یاد نیست

فی الجمله این رقم چندان فروغ دارد که هر خیانتی که بعد ازان مذکور می شود کم است که ازین باب نه باشد الا ماشاء الله - حسن بصری رضی الله عنه پرسیده شد که یاران رسول علیه السلام را بما تعریف کن - گفت اگر شما ایشان را دیدید می گفتید که همه دیوانه اند - و اگر ایشان شما را می دیدند می گفتند همه شیاطین اند - و نیز پرسیدند که مسلمان کیست و مسلمانی چیست - گفت مسلمان درگور و مسلمانی در کتاب مانده - بیت :

Marfat.com

ز دانائی بود این نکته مشهور
که دانش در کتب داناست در گور

سیز دہم : غصب مال مردم قوله تعالیٰ :

''لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الاخرة عذاب عظیم ـ سمعون للکذب اکلون للسحت ـ[۱]''

این کافران و منافقان را در دنیا رسوائی است و ایشان را در آخرت عذابی بزرگ است ـ و صفت ایشان این است که بسیار سخنہای دروغ می شنوانند و اورا حیف می گویند و بسیار حرام می خورند ـ و سخت مالی است که به ناحق گیرند خواه به غصب خواه بمکر خواه بربا خواه برشوت خواه بدزدی خواه بنوعی دیگر ـ و این اقسام بی شمار دارد و ہمه آنہا مذموم و مرتکب آن شوم است ـ خسرو شاعران می فرماید ـ بیت :

بہر این مردار چندین گه زاری گاه زور
چون غلیوازی که شش مه ماده و شش مه نر است

چہاردہم : حکم به ناحق کردن و حکم بناحق اعم است که از بادشاه یا قاضی یا مفتی یا عالم یا دیگری باشد و ہمه ظلم است ـ و موجب ایذای مسلمین و فساد در دین ـ قوله تعالیٰ :

''و من لم یحکم بمآ انزل الله فاولئک هم الظلمون ـ[۲]''

کسی که حکم نه کند بآنچه خدا فرستاده است آن جماعت ظالم اند ـ قوله تعالیٰ :

''یاداؤد انا جعلنک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الهویٰ فیضلک عن سبیل الله ـ[۳]''

---

۱ ـ سورة المائده ۵ ، آیت ۴۱ ـ ۴۲ ـ
۲ ـ سورة المائده ۵ ، آیت ۴۵ ـ
۳ ـ سوره ص ۳۸ ، آیت ۲۶ ـ

Marfat.com

ای داؤد ما ترا خلیفه در روی زمین گردانیدیم پس این نعمت را عظیم شمرده بذات خود حکم درمیان مردم بحق بکن و پیرو ہوا مشو آن زمان ہوا ترا از راہ [ص : ۱۳۵] خدا گمراہ خواہد ساخت ۔ و حکومت از بسکه خطر عظیم احتمال میل ہوا و مداہنت و ریا داشته اکثری بزرگان دین از قضا و فتوی گریخته اند ۔ و رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرموده که یکی قاضی در بہشت است و دو در دوزخ اند یکی آن که حق له داند و بغیر حق حکم کند و دویم آن که حق داند و بمیل نفس حکم کند ۔ و صاحب مرصاد العباد[1] رحمه اللہ می گوید که درین مدت عمر من تجربه کرده ام در حرفه و کسی جماعتی یافتم که بمقتضای الطریق الی اللہ بعدد انفاس الخلایق عمل نموده راه ازان بر شیوه بمقصد دقیقی که کعبه است برده اند ۔ بخلاف قضاة که درین طائفه اہل نجات کم یافتم ۔ و اگر احیاناً یکی از ایشان بر سبیل ندرت بذات خود خوب بود اما حواشی و خدم و گماشتهای او سلوک بدی کرده ۔ و ازین قضاة دنیا کسی را نه دیدم که چنانچه باید سلوک کرده قابل دخول بہشت شده باشد ۔ و آن قاضی که پیغمبر علیه السلام فرمود که قاضیان فی النار و قاض فی الجنة ۔ مگر قاضی باشد که آن روز در بہشت خواہد بود ۔ و آن علام الغیوب است عز و جل ۔ و حکایت امام اعظم[2] رحمة اللہ علیه مشہور است که چون ابو جعفر منصور[3]

---

۱ ۔ مرصاد العباد من المبدأ الی المعاد مصنفه شیخ نجم الدین ابوبکر ابن عبداللہ ابن محمد الاسدی الرازی متوفی ۶۵۴ھ (۱۲۵۶ء) نے سیواس میں ۶۲۰ھ (۱۲۲۳ء) میں تصنیف کی ۔ اس کتاب میں معاشرہ اور تصوف کے مختلف مسائل بیان کیے ہیں ۔

۲ ۔ امام ابو حنیفه النعمان ابن الثابت (۶۹۹ھ تا ۷۶۷ء) فقه حنفی کے بانی ہیں ۔ امام اعظم کے نام سے مشہور ہیں ۔

۳ ۔ ابو جعفر المنصور العباسی دوسرا عباسی خلیفه تھا جو ۷۵۴ء میں خلافت پر فائز ہوا اور ۷۷۵ء میں وفات ہوئی ۔ اس کے زمانه میں بغداد کی بنیاد رکھی گئی ۔

Marfat.com

خلیفه اورا سفیان¹ ثوری و مشعر² کرام و شریح قاضی را رحمهم الله برای تکلیف قضای بغداد طلب نمود - و این چهار مخول علما بودند - درمیان راه امام اعظم رحمه الله گفت که در باب هر یکی ازین چهار سخن از روی فراست می گویم - گفتند صواب آید - گفت من بحیلتی این قضا را از خود دفع کنم و مشعر خود را دیوانه سازد و سفیان بگریزد و شریح قاضی شود - عاقبت چنان که گفته بود واقع شد - سفیان بکشتی گریخته پنهان شد و بملاح یک دینار داد و گفت مرا جای پنهان کن که می خواهند سر مرا ببرند - آن خبر را که از رسول علیه السلام شنیده بود که من جعل قاضیاً ذبح بغیر سکین - هر کرا قاضی ساختند اورا بی کارد ذبح کردند - نقل کرد و مشعر پیش خلیفه رفت و گفت تو چگونه و فرزندان و اسپان تو چند است - خلیفه گفت این دیوانه است بدر کشید - و با ابو حنیفه رحمه الله گفت ترا قضا باید کرد - گفت ایها الامیر من شخصی ام نه از عرب نه به سلک از موالی ایشان و سادات عرب بحکم من راضی نه خواهند شد - خلیفه گفت این کار را به نیت تعلق نیست - [ص : ۱۳۶] که این را علم باید و تو مقدم زمانه ای - من این سخن راست گفتم برای قضا نه می شاید و اگر دروغ گویم تو که خلیفه خدای چون روا می داری که دروغ گوئی را خلیفه خود سازی بر مسلمانان و در اموال و فروج و دمار بندگان خدا بر وی اعتماد کنی - این بگفت و خلاص یافت - آن گه شریح معین برای قضا شد - و او عذر می آورد که من مردی سودای ام و دماغم خفیف است - منصور گفت خود را بعصر های موافق و سندهای مثلث معالجت کنی تا عقل تو کامل شود - شریح قاضی شد - و امام اعظم رحمه الله آن گاه باز هرگز باوی سخن نه گفت - ببین که سلف و خلف قضا را از خود چگونه دفع می کردند - و حالا مردم زمانه ما چگونه بحرص تمام می گیرند و اکثری خود چگونه رشوتها می دهند و نه می یابند و باین شعر سزاوار اند - شعر :

---

۱ - سفیان ثوری (۷۱۵ء تا ۷۷۸ء) کا شمار بلند مرتبہ محدثین اور صوفیا میں ہوتا ہے -

۲ - صحیح نام مشعر ابن کدام العامری الکوفی ہے غالباً مراد قاضی شریک (م - ۷۹۴ء) سے ہے -

Marfat.com

تقلدت القضاء بغیر حق
و فاض الظلم فی الاسلام فیضاً

فذبحت بغیر سکین انا
ارجو الذبح بالسکین ایضا[1]

حکایت : نزد قاضی ابو مطیع بلخی رحمه الله دو شخصے بدعوی آمدند و طلب حکم نمودند ۔ قاضی گفت شما ہر دو و درین دعوی تحمل بکنید ۔ و غرض وی این بود که شاید صلح نمایند ۔ و اورا فکر شد که حکم غیر دانسته میان دو کس نه باید کرد ۔ و چون مبالغه بسیار کردند ۔ گفت تا زمانی که دو رکعت نماز نه گذارد توقف کنید ۔ و آب طهارت طلبید و دو رکعت نماز گذارد و سر بسجده نهاد و در مناجات گفت ۔ خداوندا درین مدت سی سال که بقضا گرفتار بودم ہرگز همچنان اتفاق نیفتاد که مرا بحکم میان فریقین بایستی مضطر و محتاج شد و تو پردۂ من پوش ۔ و حالا این خصمان تکلیف حکم از من می کنند ۔ مرا ازین عالم زود بردار ۔ دعاش مستجاب شد و در همان حالت سجده جان بحق تسلیم کرد ۔ نظم :

بمیر ای حکیم از چنین زندگانی
کزین زندگانی چو بما نی بما نی

بدرگاه مرگ آئی زین عمر زیرا
که این جا امان است آنجا امانی

نه بر مرگ خود هیچ راحت نه دارد
نه بازت رهاند همه جاودانی

اگر خوش خوئی از کران قلتبانان
و گر بد خوئی از کران قلتبانی

---

۱ ۔ میں بغیر حق کے عہد قضا پر فائز ہوا اور ظلم بہت بڑھ گیا میں بغیر چھری کے ذبح کیا گیا اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ چھری سے بھی ذبح کیا جاؤں گا ۔

Marfat.com

پانزدہم : عذر کردن و عہد شکستن کہ این دو فعل در عبارت متغایر[1] اند اما در حقیقت یکی اند ۔ چہ ہر دو ازلی حقیقی و بی وفای آمیختہ اند [ص : ۱۳۷] ۔ قولہ تعالیٰ :

''یآیہا الذین امنوا اوفوا بالعقود ۔[2]''

ای آن کسانی کہ ایمان آوردہ اید وفا بکنید بعہد ہای خویش ۔ حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ کہ رازدار رسول علیہ السلام است می گوید کہ پیغمبر علیہ السلام پیشانی ہائے منافقان را بمن خاطر نشان ساختہ بود کہ بآنہا ایشان را می شناختم و آن نشانہ چار است ۔ یکی آنکہ چون سخن گویند دروغ گویند ۔ وعدہ خلاف نمایند ۔ و امانت را خیانت کنند ۔ و چون مخاصمت کنند دشنام دہند ۔ و در حدیث دیگر آمدہ کہ سہ چیز اول است ۔ و پس ہرکدام ازین صفت از برای نفاق علامتی است جدا جدا چہ جای آن کہ ہر چہار در یک جمع شود ۔

نقل است کہ یکی از اولیای ابلیس رادید و پرسید کہ چہ کار کنم کہ مثل تو شوم ۔ گفت سہ کار خلاف در وعدہ و خیانت در امانت و بخل در مال ۔

حکایت : یکی از اولیاء اللہ گفت بہ غزای رفتم و با یہودی بجنگ مقابل شدم و رد و بدل بسیار نمودم ۔ نزدیک بود کہ او بر من غالب آید ۔ دریں اثنا وقت نماز آمد ۔ من دست از کارزار باز داشتم ۔ گفتم کہ وقت عبادت من رسیدہ است ۔ بگذارم ۔ رفت و دور ایستاد ۔ بعد از فراغ نماز بجنگ در پیوستم ۔ چون آفتاب غروب شد جہود از من مہلت طلبید کہ وقت عبادت منم رسیدہ است دست از من باز دار ۔ دست باز داشتم ۔ او بکوشہ رفت و سلاحہا را از خود جدا کرد و بعبادت خویش مشغول گشت ۔ بخاطر رسانیدم کہ فرصتی ازین بہ نہ خواہم یافت ۔ رفتم اورا باید کشت ۔ ناگاہ در سر من آواز دادند کہ ای بی انصاف کہ او با وجود این بیگانگی عہد ترا نہ

---

۱ - متن میں متغایز سہو کتابت ہے ۔

۲ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۱ ۔

Marfat.com

شکست - و تا این ہمہ آشنائی می خواہی کہ با او غدرکنی - ازین معاملت لرزه در من افتاد و بگریہ ہر داختم - جہود پرسید چہ واقع شد - گفتم این ماجرا بمن روی نمود - او از دین خود بر گشت و بدست من مسلمان شد - الحمدللہ - قطعہ :

شنیدم کہ مردان راه خدا
دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام
کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

شانزدہم : خلاف وعده - بدان کہ فرق است میان وعده و وعید کہ اول در رجا ثانی را در خوف اطلاق می کنند - و باعتبار لغت ہر دو از یک قبیل اند و تخلف در ہر دو مذموم است کہ از قبیل دروغ است - در اخبار قولہ تعالیٰ :

"ما یبدل القول لدی -[۱]"

تبدیل کرده نہ می شود ہیچ قولی نزد من - و قول این جا چون سیاق نفی شده است عام است -

قولہ تعالیٰ :

"ان اللہ لا یخلف المیعاد ؀[۲]"

بدرستی کہ خدای تعالیٰ خلاف نہ می کند میعاد را - میعاد عام است از ہر دو - این در حق خدا است عز و جل بخلاف بنده - کہ تخلف در وعید از حق تعالیٰ نیز از جملہ کمالات ذاتی شمرده اند بلکہ واجب دانستہ - و چیزی چند بر آن مرتب داشتہ کہ خلاف مقرر جمہور علما است - ازان جملہ است رفع خلود عذاب در جہنم و این بحث بجای خویش حوالہ کرده خواہد شد کہ این جا مقصود نیست -

---

۱ - سوره ق ۵۰ ، آیت ۲۹ -
۲ - سورة الرعد ۱۳ ، آیت ۳۱ -

Marfat.com

نقل است که یکی به اسماعیل پیغمبر علیه السلام گفت تا آمدن من درین جا انتظار خواهی برد ـ گفت بلی ـ و آن شخص درپی[۱] کاری رفت و وعده را فراموش کرد ـ و اسماعیل علیه السلام تا سه روز در همان جا در انتظار او نشسته ماند تا او پیدا شد و عذر خواهی کرد ـ و حق سبحانه در قرآن مجید خبر ازین صدق او می دهد که "انه کان صادق الوعد" و می گویند هم همان فعل است[۲] ـ

مومن بر آن پیغمبر گشت و از حضرت غوث الثقلین اعظم ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالیٰ عنه نیز مشهور است که بر امید وعدهٔ خضر علیه السلام تا سه روز انتظا رجای[۲] برده و چیزی نه خورده و نیا شامیده ـ و این معنی را نیز درسرگذشت خود نوشته است و درست و راست است که حدیث ما من نبی الا وله نظیر فی هاذه الامة هیچ پغیمبری نیست که اورا نظیری نیست درین امت ـ بیت :

ازو تا انبیا یک کاف تعظیم
بدان صورت کز احمد تا احد میم

هفدهم : خیانت در امانت ، و خیانت عام است خواه در اعمال خواه در اقوال خواه در احوال ـ تا آنکه نظر کردن در مکتوب دیگرے بی اذن او ـ همچنین نگریستن در خانه یکی بنظر نیز حرام است ـ قوله تعالیٰ :

"لا تخونوا الله و الرسول ولا تخونوا اماناتکم[۳] ـ"

خیانت مکنید در احکام خدا و رسول و در امانتهای[۲] یک دیگر ـ قوله تعالیٰ :

"و من یغلل یات بما غل یوم القیامة[۴] ـ"

---

۱ - سورهٔ مریم ۱۹ ، آیت ۵۴ ،
۲ - مخطوطه میں کچھ جگه خالی ہے ۔
۳ سورهٔ الانفال ۸ ، آیت ۲۷ -
۴ - سورهٔ آل عمران ۳ ، آیت ۱۶۱ -

Marfat.com

ہر کہ خیانت ورزد در چیزی و مالی کہ آن چیز را کہ خیانت در آن نموده است بگردن او بندند - و رسول علیہ السلام فرموده کہ ایمان نیست کسی را کہ عہد نیست - و خیانت ہر کسی فراخور حالت اوست - خیانت مشایخ این است کہ حالی کہ نہ دارند بزور بہ خود بندند و ریا ورزند - و خیانت علما این کہ حق پوشند و علم را کہ [ص : ۱۳۹] امانت حق است خوار سازند و در بدر گردانند - و چند نا مشروع دیگر از ایشان سر برزند - خیانت قضات و حکام این کہ قیل بناحق نمایند و رشوت گیرند - و خیانت ملوک این کہ در معاملہ وداد و ستد تہاون شریعت بکنند و کارہا از حد گذرانند و در ناحق کردن و خیانت تجار در خرید و فروخت غبن فاحش بکار برند - علیٰ ہذه القیاس از خواص کاری تا عوام الناس اگر در حرفہ و ہر کاری کہ باشند - و بدان قانونی کہ قرار داده اند سلوک نمایند خیانت است اما محال است کہ خیانت نہ باشد - نظم :

روز و شب کار این و پیشہ چنین
آه گر بگذرد ہمیشہ چنین

راه نا ایمن است منزل دور
مرکبت لنگ ہمرہانت عور

پژدہم : سرود گفتن و رقص کردن - و این مسئلہ خلافی است و دایم درمیان فقہا و صوفیہ بر سر این نزاع است - و افراط و تفریط بمرتبہ ایست کہ ازین خطبہ و تقریر کار بتکفیر رسانده و در دلایل رسائل نوشتہ اند -

بحث : صوفی می گوید کہ السماع مباح لاہلہ و مستحب لاہل الحقایق سرود مباح است مر اہل آن را - و مستحب است مر اہل حقیقت را - و فقہا گویند السماع حرام فی الادیان کلہا - سرود در ہمہ دینہا حرام است - سبحان اللہ در یک دین محمدی صلوات اللہ علیہ و سلامہ درین باب چندان اختلاف است کہ آن را خدای عز و جل داند - پس بس در جمیع ادیان چگونہ حرام باشد - و این چہ توان گفت - و فقیر را ہر چند مشخص شده است کہ ہمہ

Marfat.com

اصحاب ملل باطل چه فرنگ چه یهود و چه چه ہنود و خطابیان و چه غیر ایشان سرود را بی انکار می شنوند بلکه آن را عبادت می شمرند - مگر آنکه مراد فقها از ادیان مذاہب باشد - و ہنوز ہم جای مناقشه است - چه بر مذہبی جمعی کثیر اباحت ایشان قایل اند -

حکایت : روزی شیخ الاسلام خواجه مودود چشتی[1] قدس الله سره العزیز را در مجلس سماع با شمس الائمه سرخسی[2] رحمه الله که از فقهاء بدرجه اجتهاد رسیده بود اتفاق صحبت افتاد - شمس الائمه از شیخ الاسلام پرسید که ایها الشیخ با شما از روایت فقهیه نه می گویم بلکه از اصول شما می پرسم چه می گوئید - شخصی وضو سازد و در خلوت بخضوع و خشوع دو رکعت نماز بحضور دل بگذارد و وقت صرف بدعا و تلاوت و ذکر نماید با خدای تعالیٰ مناجاتی کند [ص : ۱۴۰] آیا نزد حق سبحانه و تعالیٰ این اطاعت مقبول باشد یا آنکه سرود گوید و بشنود و رقص کند ہر چند بصدق بود و ریا را در آن دخلی نه باشد -

شیخ الاسلام گفت - از اصطلاح صوفیا می پرسید - گفت بلی - فرمود - یکی از اصول مشایخ ما این است که اگر کسی نماز نفل بشرایطی که مذکور است که بگذارد و دیگر انواع عبادات و وظایف اوقات بجا آرد ہنوز در مشیت حق است ان شاء قبل و ان شاء رد - اگرچه خواہد قبول کند و اگر خواہد رد کند - ان الله لغنی عن العلمین[3] اما بموجب جذبة من جذبات الرحمن توازی عمل الثقلین - کششی از کششهای[4] رحمن مقابل طاعت آدمیان و پریان است صورت نه دارد که سماع مقبول نه باشد ورد را اصلا در آن مجال نیست -

حکایت : آورده اند روزی در مجلس زنگی اتا رحمه الله که از علم

---

۱ - خواجہ مودود چشتی متوفیٰ ۵۲۷ھ (۱۱۳۳ء) چشتی سلسلے کے مشہور بزرگ ہیں تفصیلی حالات کے لیے دیکھو ''نفحات الانس'' صفحہ ۳۲۱ -

۲ - شمس الائمہ سرخسی متوفی ۱۰۹۰ء ترکستان کے بہت مشہور فقیہ تھے - ان کی کتاب 'مبسوط' مشہور ہے -

۳ - سورۃ العنکبوت ۲۹ ، آیت ۶ -

۴ - مخطوطہ میں کششہاے از کششی رحمن ہے -

Marfat.com

ظاہر ہیچ نہ خواندہ بود صوفی را در سماع حلی پدید آمد و وجد کرد و چون وقت نماز در آمد بہمان وضوی کہ داشت نماز گذارد - یکی از فقہا بحال او اعتراض یافت و زنگی اتا پرسید کہ حال این صوفی خالی ازین نیست کہ از سر صدق و اخلاص است یا از روی ٔ ریا - اگر از اول است نماز گذاردن او بی طہارت باشد و این کفر شریعت است زیرا کہ بی ہوشی ناقص وضوئے است - و اگر از ثانی است پس حال او از سر شعور است و این کفر طریقت است - زنگی اتا باوجود این امیت جواب داد کہ در حالہ عالیہ چند وجد بر دل صوفی عقل معاش کہ ظاہری است مغلوب می شود و عقل معاد کہ کلی است غالب می آید و نور عقل ناقص در پرتو آن مستور می گردد و نہ مسلوب تا تجدید طہارت برو فرض باشد - و در معنی عقلی ناقص می رود و عقل کامل بجای ٔ آن می آید - و اصل درین باب آن است کہ گفتہ اند :

سماع ای برادر بگویم کہ چیست
اگر مستمع را بدانم کہ کیست

و تفصیل این مجلدات بر می نہ تابد۔

و شیخ شہاب الدین[1] سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز پسر خود را وصیت فرمود کہ یا بنی لا تحضر مجلس السماع فانہ تنبت النفاق و لا تنکر بہ فان لہ اہلاً - ای پسر در مجلس سماع حاضر مشو کہ در دل نفاق می رویاند و آن را منکر [ص : ۱۴۱] ہم مباش کہ اہل آن بسیار اند - اگر فی الواقع تو ازان حال خالی باشی لازم نیست کہ دیگری نیز نہ داشتہ کشد - خود را بمیزان خلق باید سنجید نہ خلق را بمیزان خود - و حق آن ابہ درین ایام اگر شعلہ ما فرونشستہ است یا از جہت پیری یا از تقریب بطالت و علت یا از ممر صحبت ہای ٔ فاسد بزعم خود اکثری را از اصحاب

---

۱ - شیخ شہاب الدین سہروردی متوفی ۶۳۲ء سہروردی سلسلہ انہی سے منسوب ہے - ان کی کتاب ''عوارف المعارف'' تصوف کی امہات الکتب میں شمار کی جاتی ہے -

Marfat.com

سماع خالی از تکلیفی و تضییعی نہ می بینم - اگرچہ پیش ازین بجہت اندک دردی و حالتی کہ داشتم ہر کس را از ارباب وجد و حال کہ می دیدم بحسن ظن اورا صاحب نعمت خیال می کردم و ذہن بجانب عیب ہرگز انتقال نہ می نمود :

ای خوش آن روز کہ بی باد سراپامی چند
بر در میکدہ بودیم ببدنامی چند

باقی باطن ہر یکی را خدای عالم السر و الخفی نیکو می داند -

حکایت : مشہور است کہ بادشاہی عظیم‌الشان در بلدہ جونپور در مجلس یکی از مشائخ حاضر بود - صوفی را وجد در برگرفت - چون بادشاہ و حاضران بتعظیم او بر خاستند او چرخ زنان خود را بباشادہ رسانید و در عین حالت فرمان مدد معاش از بغل کشید و بدست بادشاہ داد تا بمہر ازک سزین سازد - ازو پرسید کہ برای امضا بہتر ازین وقت نہ می یافتی - گفت از ترس یساولان کجا می توانستم با ایشان رسید - رباعی :

اسرار ازل بین کہ بغول افتاد است
و ان سکہ خسروی ببول افتاد است
آن دست بر افشاندن مردان زد وکون
اکنون بترا نہ و چکوک[1] افتاد است

و امثال این در زمان خود بسیار دیدہ شد - و سخن ہمان است کہ ہر کہ باید این طائفہ صحبت دارد از نیکان ایشان بد گمان شود - نظم :

دہن جنگ را کفیدی تو
از چہ برجستی و بدیدی تو
عشق را چنگ و نای و دف چہ شود
شتری مست را علف چہ شود

---

۱ - قافیہ غلط ہے مگر متن میں یہی لفظ ہے -

Marfat.com

لا یزال است حالت ایشان
بی معانی مقالت ایشان

و بعد از امعان نظر بباطن ہر فردی ظاہر تعلق باہل شریعت دارد و از قاضی و محتسب و امثال ایشان ہمین منع سماع مناسب است زیرا کہ اہل شرع را کار تحقیق اوضاع و حالات مردم نیست تا بدانیم کہ زید صاحب باطن است - و مدح و ذم و قبول و رد [ص : ۱۴۲] نزد او یکسان است و بشرائط سماع متصف است و عمر و بخلاف این است - و ہرگاہ کہ صاحب شریعت حکم بہ منع او می کرد بی تقید شرطی اجتناب ازان امر لازم است - چنانچہ شارب (شرب ؟) خمر را مطلقاً حرام ساختہ بعلت این کہ اکثر اوقات باعث شر و فساد است - اگرچہ می تواند بود کہ از بعضی مردم در حالت شرب فتنہ و نزاعی و ترک صلواتی واقع نہ شود و بر حد آشکار نہ کنند برین تقدیر کسی را نہ می رسد تا بگوید کہ من بشرب خمر مست نہ می شوم پس خمر بر من حرام نہ باشد و امثال این ہذیانات نہ گوید مصرع :

بر ہم زہ حرام گردد بر ما کہ کرد

چہ اقتضای حکمت بالغہ الہی کہ شامل افراد انسانی است مخصوص ببعضی دون بعضی نیست کہ تحقیق این معنی محیزبہ تحیز حرج (؟) نہ می شود - و ضابطہ این است کہ عبرت عموم الفاظ را است نہ خصوص سلب را - و ہمچنین است مسئلہ خواب تکیہ کردن کہ آن را مطلقاً ناقض وضو داشتہ اند کہ در اغلب حالات سبب فرض وضو است - اگرچہ ممکن است کہ کسی ہمان زمان وضوی ساختہ در خواب رود و حدثی از و ظاہر نہ شود و این را نظایر بسیار است - از برای استشہاد ہمین قدر کافی است -

و اگر بطریق قدرت شخصی از اہل سماع باشد کہ بر خود اعتماد نہ دارد و حرکات و سکنات از روی تکلف و تصلف شود و معاملہ او با حق سبحانہ و تعالیٰ بصدق و صفا باشد - این حالت ازو باختیار سر بر نہ می زند برو اظہار ہم نہ باید کرد - و اصل درین باب نیت است - ما فی الضمیر او چیست - و فارق درمیان عادت و عبادت ہمین نیت است و بس -

Marfat.com

نوز دہم : ترک امر معروف و نہی منکر[1] - قولہ تعالیٰ :

''کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنکر -[2]''

شما بہترین امت اید کہ برون آوردہ شدہ و بر سر آمدہ اید از دیگر امم بآن سبب کہ امر معروف و نہی منکر می کنید - قال علیہ السلام :

''من رأیٰ منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ و ان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان -''

ہر کہ از شما امر نا خوش را ببیند باید کہ بدست خود آن را تغیر دہند - اگر نہ تواند بزبان - و اگر نہ تواند بدل و این ضعیف ترین ایمان است - زیرا کہ ایمان بالجوارح یا بزبان [ص : ۱۴۳] تعلق دارد - کہ الایمان اقرار باللسان و تصدیق بالجنان و عمل با لارکان - پس اگر تغیر بجوارح کند مرتبہ اعلیٰ است و اگر بدین قدرت نہ دارد بزبان نصیحت فرماید و این درجہ اوسط است و اکر نہ تواند بدل نا خوش دارد و این پایہ ادنیٰ است - و اگر ہیچ کدام ازینہا قدرت نہ دارد بموجب این حدیث در اصل ایمان او خلل است - و گفتہ اند کہ اول در عہدہ قاضی و محتسب و حکام است و ثانی لازم علما و ثالث شیوۂ فقرا - و اگر معاذ اللہ راضی بمعصیت باشد آن خود شریک معصیت است - چنانچہ رضا بکفر کفر است -

حکایت : روزی عکرمہ مفسر نزد ابن عباس[3] رضی اللہ عنہما آمد و

---

۱ - امر و معروف کے درمیان اور نہی و منکر کے درمیان مخطوطہ میں 'واو' کا اضافہ غلط ہے -

۲ - سورۂ آل عمران ۳ ، آیت ۱۱۰

۳ - عبداللہ ابن عباس : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے - آنحضرت صلعم کی وفات کے وقت آپ کی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی - تبحر علمی کی وجہ سے آپ کو حبر امت کہا جاتا تھا - قرآن شریف کی اولین تفسیر آپ ہی کی ہے وفات ۶۹ھ میں ہوئی - عکرمہ حضرت ابن عباس کے مولا اور شاگرد تھے - وہ بربری النسل غلام تھے جن کو ان کے مالک نے بطور تحفہ کے حضرت ابن عباس کو نذر کیا -

Marfat.com

اورا دید کہ می گرید ۔ سبب گریہ ازو پرسید ۔ گفت درین آیت تامل می کردم کہ حق سبحانہ جل شانہ در شان اصحاب سبت فرماید ۔ قولہ تعالیٰ :

''و اذ قالت أمة منهم تا آخره ۔[1]''

و مضمون بلا مشحون آن این است کہ یاد کن ای محمد ! یا ہر مخاطب کہ باشد ! آن وقت را گروہی از اصحاب سبت کہ روز شنبہ شکار ماہی می کردند ۔ گفتند برادران خودرا چرا پند نہ می دہید کہ حق جل و علا ہلاک کنندہ و عذاب دہندہ ایشان است عذابی سخت ۔ پس طائفہ ناصحان جواب دادند کہ آن ہمہ نصیحت برایٔ آن است تا نزد پروردگار شما مارا جایٔ عذر نہ ماند و این عاصیان نیز شاید پرہیز از معصیت نمایند ۔ و درین اختلاف است کہ مانعان از وعظ و امر معروف آیا مومنان بودند یا کافران و ہر دو وجہ جائز است ۔ اگر مومنان اند مقصود ایشان از منع تضییع اوقات بود ۔ چون بیقین می دانستند کہ مخالفان ہر گز پند نہ خواہند شنید ۔ شعر :

اعاذل العشاق دع فیہ
اضلہ اللہ کیف ترشد[2]

و اگر کافران باشند غرض ایشان استہزا و تمسخر بود یعنی چون می دانید کہ ما بزعم شما دوزخی ایم و سخن شما را اصلاً قبول نہ خواہیم کرد ۔ در پند گفتن ما بشما چہ سود ۔ بیت :

محل قابل و انگہ نصیحت قابل
چو گوش ہوش نہ باشد چہ سود از گفتار

و حضرت ذوالجلال و الافضال از مآل ناصحان و مانعان چنین می فرماید ۔ قولہ تعالیٰ :

---

۱ ۔ سورۃ الاعراف ۷ ، آیت ۱۶۴ ۔
۲ ۔ اے عاشقوں کو ملامت کرنے والے ان کو اسی حالت میں چھوڑ دے ، اللہ نے ان کو گمراہ کیا ہے تو کیونکر ہدایت کرے گا ۔

Marfat.com

"فلما نسوا ما ذکروا به الی آخره ۔[1]"

چون فراموش کردند اصحاب سبت پندی را که بایشان داده شده بود و احتراز بر گرفتن ماہی در روز شنبه که ممنوع بود نمودند نجات دادیم آنہا را که نہی منکر می کردند و بعذاب سخت گرفتار ساختیم عاصیان و ظالمان را [ص : ۱۴۴] و ایشان را بوزنہ و گی مسخ کردیم که تا سه روز زنده می بودند بعد ازان می مردند ۔ دریں آیت چون ذکر جماعت که ساکت از حق بودند منطوی است ۔ ابن عباس رضی الله عنه با عکرمه فرمود که مطیعان بامر معروف ناجیان اند و عاصیان معذب اند و من متحیرم تا حال ساکتان چه بوده باشد که نه آن خود مرتکب عصیان شدند و نه دیگران را نہی کردند ۔ عکرمه گفت خاطر جمع دار که این طائفه از جمله نجات یافتگان اند بدلیل آنکه امر معروف و نہی منکر فرض کفایت است و جماعت از عہده آن بر آمده بودند ۔ و نیز بترک امر معروف و نہی منکر کسی مستحق مسخ نه می شود ۔ ابن عباس رضی الله عنہما شاد شد و اورا خلعت و صله داد ۔ و در بعضی تفاسیر این نقل را از عمر ابن عبدالعزیز[2] رضی الله عنه ایراد نموده اند والله اعلم ۔

بستم : دعا ترک دادن ۔ قوله تعالیٰ :

"ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین[3] ۔"

آنان که ننگ می دارند از عبادت من سرانجام است که در دوزخ خواہند در آمد در حالتی که خوار باشند ۔ و مراد ازین عبادت بقول اکثر مفسرین دعا است بقرینه سیاق و سباق کلام ۔ و بجای دیگر می فرماید قوله تعالیٰ :

"فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان تا آخر آیة[4] ۔"

من اجابت می فرمایم دعای دعا کننده را غرض که مرا بصدق خواند

---

۱ - سورۃ الاعراف ۷ ، آیت ۱۶۵ ۔

۲- خاندان بنوامیہ کے خلیفہ ہیں جو اپنے تقویٰ و طہارت اور زہد داری کے لیے مشہور ہیں - ۱۰۲ھ میں وفات ہوئی ۔

۳ - سورہ المومن ۴۰ ، آیت ۶۰ ۔

۴ - سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۱۸۶ ۔

Marfat.com

پس باید کہ از من طلب حاجات نمایند و بمن بگروند کہ مجیب الدعوات و قاضی الحاجات منم - رباعی :

روگرد جهان بگرد ، پا آبلہ کن
گر ہم چومنی یا بے ما رایلہ کن

یک صبح باخلاص بیا بر در من
گر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن

فصل : این جا سوالی است مشہور و آن این است کہ ما بسیار دعا می کنم و ہیچ بدرجہ قبول نہ می رسد - و حق تعالیٰ می فرماید کہ ادعونی استجب لکم[۱] مرا بخوانید تا اجابت کنم شما را - و رسول علیہ السلام بشارت می دہد کہ لا یرد القضاء الا الدعاء و لا یزید فی العمر الا البر تیر قضا را رد نہ می کند مگر سپر دعا و خزانۂ عمر را نہ می افزاید مگر سرمایہ نیکوئی کہ عبارت است از صلۂ رحم - و نیز می فرماید و من لم یدع اللہ غضب علیہ ہر کہ از خدای چیزی نہ خواہد برو غضب می کند - و شیوۂ اکرم الاکرمین ہمین است - و امثال این ترتیبات [ص : ۱۰۵] در احادیث صحیح بیرون از حد حصر و احصاء است - و این سوال را بچند وجہ جواب دادہ اند - بتوفیق اللہ تعالیٰ -

اول این کہ حکم کلی نیست بلکہ جزی است و للهذا در آیت کریمہ لفظ الداع بی ادات سور مثل کل واقع شدہ پس عام نہ باشد - یا علاوہ آنکہ نظر بقاعدہ اصول ہیچ عامی نیست کہ مخصوص البعض[۲] نہ باشد - و بر تقدیر تسلیم استجابت دعا مشروط است بشروط - و بفوت شرط مشروط فوت می شود - بیت :

حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج
ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند

---

۱ - سورۃ المومن ۴۰ ، آیت ۶۰ -
۲ - مخطوطہ میں 'بعض' ہے جو غلط ہے -

Marfat.com

دویم : آنکه از جانب مبدای فیاض هیچ بخلی نیست و هر کس بزبان حال و استعداد هر چه از حضرت او می طلبد می یابد :

ارباب حاجتیم زبان سوال نیست
در حضرت کریم تقاضا چه حاجت است

نهایتش بعضی دعا ازین قبیل است که بنده بصلاح و فساد آن نه می رسد و حکمت و مصلحت در عدم استجابت آن یا در تاخیر آن است ـ چنانچه شیخ سعدی می فرماید :

آن کس که توانگرت نه می گرداند
او مصلحت تو از تو بهتر داند

و در حدیث آمده که هیچ مومنی در دنیا رنج نه می کشد مگر آن که خدای تعالیٰ آرزوی اورا یا در دنیا بر آرد یا در آخرت برای او ذخیره می سازد ـ

سیوم : آنکه دعا را بدو معنی اطلاق می کنند ـ خواندن کسی را بنام و این راندا نیز می گویند ـ و خواستن چیزی را از کسی و آن عبارت از رسول (سوال ؟)است ـ وشک نیست اگرکسی خدای تعالیٰ را بنام می خواند مثل یاالله ـ یا رحمٰن ـ یا رحیم حق‌سبحانه از روی لطف وکرم بی شبه اجابت می کند بموجب آن حدیث قدسی کهمن تقرب الی شبراً فقربت الیه ذراعاً ـ هر که یک وجب بجانب من به توجه بیاید من یک گز بجانب او استقبال فرمایم ـ تخلف ازان جایز نیست هر چند داعی و منادی کافر هم باشد ـ و این جا است استجابت دعای ابلیس که التجائے بقای خود برای اغوای بنی آدم نمود ـ اما استجابت دعا بمعنی دوم لازم نیست ـ چه بعضی دعاہا باشد که در اجابت آن ضرر داعی است ـ یا آنکه فی حد ذاته خیال محال است ـ و بخاطر این دعا گوئی چنان می رسد که اگر اغراض دینی است مثل طلب بهشت و دیدار و استقامت بر دین اسلام و حسن عاقبت بر ذمه کرم خداوندی اجابت آن واجب است ـ و اگر دنیوی است گاهی باجابت می

Marfat.com

رسید گا ہے نہ

[ص : ۱۳۶] حکایت آوردہ اند کہ شیخ سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی[1] قدس اللہ سرہ در خلوت خانۂ :

"لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل ۔"

بدرجہ شہود اختصاص یافتہ بود و ہر لحظہ بسمع او ازاں حضرت خطاب لبیک عبدی می رسید ۔ شیخ را مگر بخاطر رسیدہ باشد یا رب کدام بندۂ خاص خواہد بود کہ باین دولت مشرف شدہ است مرا آرزوئ دیدار اوست ۔ فرمان رسید ۔ برو گرد جہان سیر کن و اورا دریاب ۔ شیخ می گوید کہ اول در مساجد و معابد گذشتم ہیچ جا این چنین کس را نشان نہ یافتم ۔ باز در بتکدہا رفتم دیدم کہ زنار داری ہفتاد سالہ بتی دو پیش دارد و یاصنم یا صنم می خواند وگاہ گاہی بغلط بر زبان بجائ یا صنم یا صمد می رود آن گاہ معلوم شد کہ این خواب ندائ او بود ۔ باز گفتم یا رب این گبر باطل را می پرستد و نام ترا بغلط می خواند و تو جواب او باین لطف می دہی ۔ فرمان آمد کہ یا بایزید ! ترا باینہا چہ کار ۔ اگرچہ او نہ دانستہ می خواند من دانا ام دیدہ و دانستہ چرا جواب او نہ دہم ۔ مصرع :

ہر کسی آن کند کہ در خور اوست

شیخ این ماجرا بآن گبر گفت ۔ او فی الحال زنار برید و بشرف اسلام مشرف شد و یکی از واصلان گشت ۔

ازین جا خیال باید کرد کہ سر رشتہ کجا است و کار چند در چند است ۔ خداوندا حیرتی دارم حال ما گرفتاران بی دولت چہ باشد ۔ از بست کرسی خود را مسلمان و مسلمان زادہ می گیریم و دعوئ توحید و ایمان بر می کنیم و عمرہاست کہ ترا باسمہائ حسنیٰ می خوانیم و بگرد آن نہ می رسیم ۔ آہ ازین مسلمانی و دریغ ازین پریشانی ۔ بیت :

ز جیب خرقۂ حافظ چہ طرف بتوان بست
کہ ما صمد طلبیدیم او صنم دارد

---

۱ ؛ متن میں اس کا املا بازید بسطامی ہے جو صحیح نہیں ہے ہم نے صحیح نام لکھ دیا ہے ۔ مشہور صوفی بزرگ ہیں ان کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی ۔

Marfat.com

فصل : جوقی مطلق ترک دعا را ترجیح می دہد و بعضی دیگر می گویند که دعا فائدہ نمی دارد - بریں دعوی دلیل نقلی و عقلی دارند - نقلی این که حق تعالی در حدیث قدسی می فرماید باین مضمون که من نزد و گمان بندۂ خودم و موافق اعتقاد او معاملہ می کنم اگر مرا در ذات خود یاد آورد من نیز او را ذات خود بہ یاد آورم و اگر مرا در مجلسی می خواند اورا در ملاء اعلی می خوانم - و کسی را کہ یاد ما از خواہش باز دارد و خوشتر ازان چہ می خواہد [ص : ۱۴۷] اورا عطا می فرمایم - و نیز در ظاہر می بینم کہ اگر کسی پادشاہی را بی غرض بستاند و گاہ بگاہ در خدمت او حاضر باشد و ازو ہیچ نہ خواہد - نسبت او بپادشاہی قوی تر است و نسبت بآن کہ ہر زمان ازو چیزی خواستہ باشد و الحاح می کند - و ظاہر عنوان باطن است و دنیا نمونۂ آخرت است - و نیز چون نفس عادت بخواہش ہا گرفت سنت اللہ جاری است - ہر آن کہ آرزوہا در کنار او نہند و این معنی شاید رفتہ رفتہ بہ نومیدی کشد و موجب بدگمانی بر حق سبحانہ عز شانہ - چنانچہ یہود تنگ دست می گفتند کہ یداللہ مغلولۃ[1] دست خدا غل کردہ شدہ است - مصرع :

خاک اندر دہان ایشان باد

پس علوہمت مقتضی این است باشق آرزو بگذرد - و بی غرضانہ با معشوق حقیقی بازد و خود را با تسلیم و رضا قرار دادہ ازو ہیچ نہ خواہد مگر آن کہ چیزی بی خواہش و کوشش باو بدہند - بیت :

دولت است کہ بی خون دل آید بکنار
ورنہ با سعی و عمل باغ جنان این ہمہ نیست

الحق کسی کہ غوطہ در بحر فنا خورد و از خود در گذرد دیگر آرزوئ نفس بخاطرش کجا می رسد - و اورا کجا سر و برگ طلب چیزی می ماند ہر چند ذات خدائ تعالی ہم باشد - بیت :

چو رسی بطور ہمت ارنی بگوی و بگذر
کہ نیرزد این تمنا بجواب لن ترانی

---

۱ - سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۶۴ -

و ازین جا گفته اند که الفقیر من لا یحتاج الی الخلق و لا الی الله ـ اگرچه حالتی دیگر هم است در فقر که بهمه چیز محتاج و بهمه کس نیاز مند باشد که الفقر احتیاج ذاتی ـ و نظر باین معنی گفته شد ـ لمولفه :

زہی محبت ذاتی که با خیال تو ام
چنان سری است که مستغنی از وصال تو ام

اما دلیل عقلی این که ہر چند بنده می خواہد خالی نیست ازین که علم ازلی و ارادت قدیم بوجود آن متعلق شده است ـ یا نه اگر آن امر در علم الٰہی مقرر و مقدر شده است بی دعا ہم بوجود می آید که تخلف معلول از علت جایز نیست و گرنه دعا ہیچ فائده نه دارد ـ قوله تعالٰی :

''ما یبدل القول لدی ـ''[۱]

ہر حکمی که در مشیت من رفته است تغیر و تبدل نه می یابد ـ پس ترک وسائل دعا از ہمه خوشتر ـ بیت :

دست و دل پیش حکم مبدع (کل ؟)
پنجه سرو و ساز و ٔ غنچهٔ گل

و این که می گویند که قضا از دعا باز می گردد و عمر از صلهٔ رحم می افزاید ـ ظاہرا از برایٔ دفع اعتراض [ص : ۱۴۸] ظاہری است تا بعد از وقوع حادثه و عذری و بہانهٔ اسباب نه باشد ـ نه آنکه قضا تغیر می یابد با آنکه قضا در حقیقت دو می باشند تا یکی را مبرم و دیگری را معلق گوئیم و این بدان ماند که بیماری ہلاک شود و گویند که اگر بفلان معالجه مشغول می شد چند روزی دیگر ہم زیست ـ چون تداوی نه کرد زود اجلش رسید ـ و مثال این چنین است مثلاً که می گویند که اگر این چراغ از باد محفوظ بودی زود تر فرو نه نشستی ـ و ازین سخن بجہت ظاہر راست است و عقل آن را قبول می کند زیرا که چون از باد محفوظ ماند و

۱- سورة ق ۵۰ ، آیت ۲۹ ـ

Marfat.com

روغن او بیشتر بود نسبت بچراغ ہای دیگر دیر تر ایستد و مارا سبب بقای آن ظاہر شود - بخلاف عکس آن - وگونہ قضا در حقیقت یکی است - و سخن از افلاطون است کہ عالم کرہ و زمین مرکز و آدمی ہدف حوادث تیر و افلاک کمان و تیرانداز خداوند جل و علا پس گریز گاہ کجا است - می گویند کہ چون امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ این شنید - فرمود - ففروا الی اللہ :

خسرو از تو پناہ می جوید
این پناہ من و پناہ ہمہ

و از حدیث لا یزید فی العمر الا البر می توان جواب داد باین کہ صدقہ و صلہ رحم در تن درستی می افزاید کہ افزونی صحت باعث افزونی عمر است - واللہ اعلم -

و دیگر طائفہ محاکمہ کردہ اند و می گویند کہ از برای غرض خود دعاکردن بہتر و از جہت فائدۂ عامہ مثل استسقا و غیر آن دعاکردن اولیٰ است - چنانچہ روش اولیا و اصفیا است کہ از برای خود ہیچ نہ خواستند مگر از جہت تعلیم عباد باصلاح امت و ادعیہ قرآنی و حدیث ماثور ہمہ ازین قبیل است - و در غیر این حال رضا و تسلیم خوشتر کہ در آن ترقیات است - نظم :

تو بحکم خدای راضی شو
ورنہ بخروش پیش قاضی شو

تا ترا از قصاص برہاند
ابلہ آن کس کہ این چنین داند

بیست و یکم : دعای بد کردن قولہ تعالیٰ :

"لا تدعوا علیٰ انفسکم و علیٰ اولادکم و علیٰ اموالکم -[1]"

---

[1] یہ قرآن شریف کی آیت نہیں ہے -

Marfat.com

بر خود و اولاد و اموال خود دعای بد نه کنید - چه دعا تفاؤل است و تفاؤل نیک باید نه بد - آوردہ اند که جمعی از فرشتگان در دنیا سیر می کنند و ہر تفاؤل که از کس می شنوند آمین می گویند - و این بسیار بتجربه معلوم شدہ [ص : ۱۳۹] که ہر چه بر زبان آن کس رفته ہمان وقوع شدہ :

درین پر صدا گنبد معنوی

سخن ہر چه گوئی ہمه بشنوی

پس دعای بد بر ہیچ کس نه باید کرد خصوصاً بر فرزندان و کسانی که مرحوم و مغفور باشند -

و گفته اند که یکی از علامات ولایت آن است که بر ہیچ فردی دعای بد نه کند بلکه خیریت ہمه کس بخواہد و اگر ظلمی از کسی می بیند اورا در قبضه تقدیر مغلوب داند :

چه جای شکر و شکایت ز نفس نیک و بد است

چو بر جریدۂ ہستی رقم نه خواہد ماند

نقل است که یکی عزیزی را گفت که از فلان دشمن می ترسم دعای ہلاک او بکن - گفت مترس - زیرا که دل او بدست کسی است که تو ازو امید می داری - و چه نیکو می گوید - قطعه :

اگر دشمن نه سازد با تو ای دوست

ترا باید که با دشمن بسازی

وگرنه یک دو روزی صبر فرمائی

نه او ماند نه تو نی فخر رازی

بیست و دوم : افسانه و افسون خواند (ن ؟) - قال علیه السلام لا یقص الا آمر او مامور او مختال - قصه نه می خواند مگر کسی که حاکم باشد تا ساعتی از مشغله دنیاوی اورا رفع ملالی و دفع کلالی حاصل شود یا

Marfat.com

ماموری که حاکم اورا امر فرماید یا شخصی قوت متخیله او پریشان باشد ۔

فصل : افسانه خوانی علی العموم نا خوش و مذموم نیست ۔ چه علم تاریخ علمی است مفید و سبب عبرت است جهانیان را ۔ و قرآن که سبع مثانی[1] است مشتمل است بر ہفت قسم ۔ یکی ازان قصه پیشینیان است و باعث ہدایت جہانیان ۔ و محدثان و ارباب سیر را از علم باحوال رجال و انساب ایشان چاره نیست و از ضروریات دینی است ۔ و مشائخ عظام و علمای کرام قصص انبیا و تذکره اولیا نوشته اند ۔

حکایت : از شیخ جنید قدس الله سره پرسیدند که مارا از خواندن احوال گذشته ہیچ فائده ہست ۔ گفت بلی ۔ اینها جنود پروردگار عز شانه اند که دل را تقویت می بخشد و کاہلان را در شوق و رغبت می آرد ۔ و در مطلب می افزاید ۔ گفتند دلیلی برین دارید ۔ گفت بلی ۔ قوله تعالی :

"و کلا نقص علیک من انبآء الرسل ما نثبت به فوادک ۔[2]"

و ہمه گاه قصه می خوانیم بر تو ای محمد از اخبار پیغمبران گذشته تا دل ترا بآن سبب بر شداید دنیا و محن کفار بر قرار داریم و بدانی که بر ایشان چه بلاہا و فتنه‌ہا رسیده و چه گونه صبر و ثبات ورزیده و عاقبت ظفر یافته اند ۔

و امام بخاری[3] و [ص : ۱۵۰] قاضی بیضاوی[4] که از علامه ہای[5]

---

۱ - سبع مثانی سورہ فاتحہ کو کہتے ہیں جس میں سات آیتیں ہیں اور بار بار پڑھی جاتی ہے ۔

۲ - سورۂ ہود ۱۱ ، آیت ۱۲۰ ۔

۳ - امام بخاری کا نام محمد الجعفی ہے ۸۷۰ء میں وفات پائی ان کی کتاب ''جامع صحیح بخاری'' بہت مشہور ہے اور احادیث کی کتابوں میں سب سے زیادہ مستند سمجھی جاتی ہے ۔

۴ - قاضی بیضاوی کا نام عبداللہ ابن عمر ہے ۔ مشہور مفسر قرآن ہیں ان کی تفسیر کا نام انوار التنزیل و اسرار التاویل ہے ۔ ان کی وفات تبریز میں ۱۲۸۲ء کے قریب ہوئی ۔

Marfat.com

اعیان و در تفسیر و حدیث صاحب ملت اند - تاریخهای مشہور دارند -

اما آنچہ مذموم است صرف عمر در رسمہای نفسانی از ریحان و مثل آن است - و غلو در آن کہ اکثری دروغ است و ساختگی و بافتگی و مدار عقیدۂ خود بر آن نہادن است - چنانچہ بعضی (اہل ؟) بدعت احوال محاربات صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین بتفصیل شنیدہ از عامل و تاویلات بتغافل ماندند و قیاس بر حال خود نمودہ ایشان را مایل و طالب دنیا دانستہ اند تا خللہا در عقاید پیدا شد و رفتہ رفتہ اصل اصول کشید - نعوذ باللہ من شرور انفسنا - شعر :

و لحارب من بدننا
و قنا من شرور انفسنا

و در زمان رسول علیہ السلام در اوراق افسانہائے عجم را بقیمت تمام می خریدند و مشرکان در ہنگامہا می شنیدند و این آیت فرود آمد :

"و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ -[۱]"

بعضی از مردم کسی است کہ سخن لہو و لغو را می خرد تا مردم را بآن سبب در گمراہی اندازد - وبیک قول مراد از لہو الحدیث سرود و فحش است چنانچہ گذشت - پس معلوم شدکہ علم تاریخ از جملہ فضایل انسانی است و عنایات ربانی است - لمولفہ :

ز احوال شہان گیتی بود شہنامۂ کہنہ
شب و روز از سر عبرت درو می بین و می خوانش
ولی بیدار ہم می سازد آن کس را کہ از ہستی
بخواب غفلت افتادہ و بازی دادہ شیطانش
فسون این فسانہ خواب خود می آورد آن را
کہ سرسای است و از سودا دماغ آمد پریشانش

---

۱. سورۃ لقمٰن ۳۱ ، آیت ۵ -

Marfat.com

بیست و سیم : چاپلوسی در غیر طلب علم - قوله تعالیٰ :

''من کان یرید العزة فلله العزة جمیعاً -[1]''

ہر کہ عزت می خواہد پس عزت مر خدای راست - ہر کس را کہ ازان درگاہ عزت دہند او عزیز دو جہانی است - بیت :

عزیزی و خواری تو بخشی و بس
عزیز تو خواری نہ بیند ز کس

قال علیہ السلام ''لیس للمومن ان یذل نفسہ'' مومن را نہ باید کہ بخوشامد آبروی خود را بریزد و خود را خوار دارد -

بدان کہ چاپلوسی دو نوع است یکی در طلب علم مثل تواضع و تذلل مریدان پیش پیران و طالب علمان پیش استادان و این محمود است - دویم در طلب دنیا و جاہ [ص: ۱۵۱] و این ذمیم است - و عاقبت آن دخیم - و سخن امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ است کہ ''کثرة التواضع من النفاق'' بسیاری تواضع از نفاق است - و اہل علم در نگاہ داشت عزت خود سہ طبقہ اند - اول شریف و غرض ایشان ہمہ حفظ عرض است نہ اسباب دنیوی و ایشان اند کہ قوت از گیاہ و بیخ و میوہہا ساختہ اند و دل از ہوا و ہوس پرداختہ - لا جرم عزیز الکونین و شریف الدارین اند و این طائفہ در غایت عزت و قدرت اند - دویم خسیس - و مقصود کلی و مطلوب ذاتی ایشان ہمہ جمع مال و اسباب تجمل است و از خواری و رسوای و شدت و عقوبت روزگار ایشان را ہیچ باکی نیست - و اینہا بدترین طوایف و در استیفای لذات و شہوات باہایم ملایم اند و باین خطاب لایق اولئک کالانعام بل ہم اضل[2] شعر :

شتر مرغ آمد آزت آشکار کاخر آہن
بہ معدہ خاید و باکی نہ از خامک و سندانش

---

۱ - سورۂ فاطر ۳۵ ، آیت ۱۰ -
۲ - سورۂ اعراف ۷ ، آیت ۱۷۹ -

Marfat.com

سیوم : متوسطہ و این طبقہ ہم عزت و حرمت می خواہند و ہم فراغت وسعت ۔ حالا تو خود منصف باش :

''فمنهم ظالم لنفسہ ۔ و منهم مقتصد ۔ و منهم سابق بالخیرات باذن اللہ ۔[1]''

و امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ می فرماید کہ قیمة المرء همتہ ۔ مصرع :

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

بست و چہارم : غیبت مسلمانی کردن قولہ تعالیٰ :

''و لا یغتب بعضکم بعضاً ۔ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتاً فکرهتموه ۔[2]''

باید کہ غیبت نہ کند بعضی از شما بعضی را آیا دوست می دارد یکی از شما کہ گوشت برادر مردۂ خود را می خوردہ باشد و این معنی را مکروہ می دارید ۔ بدان کہ حق تعالیٰ غیبت را با خوردن گوشت مردار تشبیہ داد از جہت کمال نا خوشی ہر دو صفت ۔ و نزول این آیت در شان دو اصحاب رضی اللہ عنہما است کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ را در ظہر الغیب گفتند کہ او شوم قدم است ۔ مخفی نہ ماند کہ غیبت یاد کردن مسلمانی است بخصوص گرفتن نام وی پس پشت بعیبی کہ درو باشد نہ بر وجہ دل سوزی و اہتمام در دین ۔ و اگر بہ خصوص نام بر وجہ اہتمام نہ باشد غیبت نیست ۔ و بعضی می گویند کہ غیبت ذکر عیبی است کہ در دیگری نہ بود چہ اگر بعیبی کہ درو بست ذکر کنند بیان واقع است نہ غیبت [ص : ۱۵۲] و این سخن پسندیدہ است زیرا کہ این صورت کہ اسناد عیب نا بودہ کنند بہتان و تہمت است ۔ و فرق است از بہتان تا غیبت ۔ و در حدیث علیہ السلام آمدہ کہ غیبت سخت تر از زنا است زیرا کہ توبہ از زنا ہر وقت کہ کند مقبول است بخلاف غیبت کہ تا آنکہ مغتاب عفو نہ کند توبہ و استغفار ہیچ فائدہ نہ کند ۔ و این دلیل

---

۱ - سورۂ فاطر ۳۵ ، آیت ۳۲ ۔

۲ - سورۃ الحجرات ۴۹ ، آیت ۱۳ ۔

Marfat.com

را حضرت ختمیت پناه علیه الف صلٰوة الله خود فرموده- دیگر آنکه از زنان پرهیز ممکن است که گاه گاهی میسر شود و بعد از وقوع پشیمانی از وی می دهد بخلاف غیبت که دواعی و بواعث این بسیار است که کار مردم مجلس همین است - و حرمت این فعل چندان در خاطر گران نه می نماید - وکم است که ازان پشیمان شوند - و در خبر آمده است که چون کسی غیبت می کند نیکی های غیبت گو را بآن شخص که غیبت اورا کرده است می دهند و بدی های این را در نامهٔ اعمال او می نویسند - و واعظی در سمرقند که درویش محمد نام داشت و معاصر زبدهٔ احرار[1] و قدوهٔ اخیار :

خواجه بندگان کار آگاه

قبلهٔ مقبلان عبدالله

قدس الله روحه بود - چون می خواست که مردم را از غیبت مرمعروف و نهی منکر کند - فرمود که ای مردمان چون ذکر شی مستلزم تصور آن شی است چرا غیبت می کنند - مردکی ریش داری هرزه کاری بدهیاتی را که هم از تصور صورت زشت او عیش بر شما منغص شود - با این همه حسنات شما را رائگان برد - باری اگر غیبت می کنید جوانی صاحب حسنی را غیبت کنید که بالفعل از یاد جمالش محظوظ شوید - و اگر نیکی های شما را ببرد هم گرای آن بکند - نه تیره بی شره است - مصرع :

دل اگر باز کشد باز بکاری باری

و هرگاه غیبت سائر الناس چندین نا خوش دارد - خیال بکن که غیبت مشائخ و علما و انکار کرامات و کمالات ایشان که در حقیقت بمنزله انکار از نبی و از اصول دین و قواعد عقائد است چه حال داشته باشد - خصوصاً وقتی که ایشان بعالم باقی رفته باشند - چه بموجب حدیث پیغمبر علیه السلام گوشت و خون علما زهر آلوده است - هر که آن را بوئید بیمار شد - و هرکه خورد مرد - و فقیر نوشته دید که عالمی در صحت این حدیث متردد بود -

---

۱ - خواجه عبیدالله احرار -

Marfat.com

روزی ماری اورا گزید و باو ہیچ تاثیر زہر مار نہ کرد و مار در حال بیمار شد و افتاد - و صدق [ص : ۱۵۳] حدیث اورا روی[۱] نمود - بزرگی می فرماید - بیت :

من اگر نیکم وربد توبہ رو خود را باش
ہر کسی آن درود عاقبت کار کہ کشت

فصل : مومنی را چہار جوہر است - جوہر اول ایمان است - دویم عقل - سویم حیا - چہارم عمل صالح - و ہر یکی را ازین چہار دزدی است - دزد ایمان حسد است - دزد عقل غضب - و دزد حیا طمع - دزد عمل صالح غیبت است - و این چہار چیز از چہار چیز خیزد - حسد از حرص - و غضب از پر خوردن - و طمع از دوستی دنیا - و غیبت از ہم نشستن بد - و استاد ہمہ پر خوردن است -

بست و پنجم : تقلید مسلمانی و تمسخر باوکردن و استہزای[۱] مسلمانان- اگر جہت مسلمانی است و بآن نا خوش است علامت کفر است - قولہ تعالیٰ :[۱]

''یآیہا الذین امنو لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منہم و لا نسآء من نسآء عسیٰ ان یکن خیراً منہن -''

ای مومنان باید کہ تمسخر نہ کند قومی از شما قومی دیگر را چہ شاید کہ نزدیک خدای[۱] تعالیٰ ایشان بہتر از آنان باشند کہ استہزا بنمایند و ہمچنین باید کہ زنان ہم یک دیگر تقلید[۲] بہان سبب کہ مذکور شد نہ نمایند - بیت :

کس نہ داند اندرین بحر عمیق
سنگ ریزہ قدر دارد یا عقیق

---

۱ - سورۃ الحجرات ۴۹ ، آیت ۱۱ -
۲ - اس کے بعد کا لفظ نسخہ میں آب زدہ ہے -

Marfat.com

(نقل) ـ آورده اند از مبرد[1] نحوی که گفت روزی در بارستان گذشتیم و دیوانه را دیدم ـ من در مقابل او زبان ازدہان بر آورده جنبانیدن گرفتم ـ او گفت ـ سبحان الله از که گرفته و بر که کشاده اند ـ من شرمنده شدم ـ

بیست و ششم : مسلمانان را بلقب بدخواندن و عیب ایشان کردن ـ قوله تعالیٰ :

''ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب ـ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ـ و من لم یتب فاولئک هم الظلمون ○[2]''

عیب مکنید نفسہای خود را یعنی اہل دین را چه مومنان بمثابه نفس واحد اند پس ہر که دیگری را عیب کند خود را کرده باشد و مخوانید یک دیگر را به لقب ہای ناخوش چنانچه یکی را کافر یا جہود یا ترسا لقب نہید یا مومنی را فاسق و منافق خوانید چه بدنامی است کسی را بفسق یاد کردن بعد از در آمدن او در ایمان و ہر که توبه ازین منہیات نه کند پس آن گروه ستمگاران اند بر نفس خود که شایان عتاب و عقاب و عذاب آخرت اند ـ

و نزول آیت در شان چند کسی است از اصحاب و ازواج رضی الله عنہم و غیر ایشان و اول [ص : ۱۵۴] این آیت درباب جمعی بنی تمیم است که بدرویشان صحابه چون عمار و خباب و بلال و سلمان و صہیب رضی الله عنہم استہزا می کردند و بعضی از حرم محترم آن سرور علیه السلام ام سلمه رضی الله عنہا را می گفتند که کوتاه قامت است ـ و صفیه رضی الله عنہا را عیب می کردند که یہودیه است ـ و پارۂ دیگر در حق ابو مالک انصاری است که ابی عبدالله ابی حداد را رضی الله عنه گفت ای

---

۱ ـ ابوالعباس المبرد نحوی (۸۲۶ - ۸۹۸ء) دور عباسیه میں عربی کا مشہور ادیب تھا ـ اس کی تصنیف 'الکامل' عربی کی اہم ترین کتابوں میں شمار کی جاتی ہے ـ

۲ ـ سورۃ الحجرات ۴۹ ، آیت ۱۱ ـ

Marfat.com

نصرانی ۔ و از یآیها الذین امنوا تا آخر آیت در باب ایشان نہی و تہدید است :

چون ردو قبول ہمہ در پردۂ غیب است
زنہار کسی را نہ کنی عیب کہ عیب است

بست و ہفتم ۔ بد گمانی و تجسس عیب مسلمانی قولہ تعالیٰ :

"یآیھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضاً"[1]

تا آخر آیت ۔ ای مومنان پرہیزید و بگذارید بسیاری را از گمانہا زیرا کہ بعضی گمانہا بزہ است و تجسس عیبہای مردم نہ کنید و عیب یک دیگر را باید کہ ترک دہید ۔

مخفی نہ ماند کہ بعضی گمانہا خوب است و عبادت مثل گمان نیک بر خدای تعالیٰ و رسول او بمومنان ۔ و در خبر است کہ حسن ظن از ایمان است ۔ و در حدیث قدسی است کہ حق سبحانہ می فرماید کہ من نزدیک گمان بندہ ام اگر بر من گمان نیک دارد فراخور آن باو معاملہ می کنم و اگر بد گمان است ہمان طور نتیجۂ خود می یابد ۔ و از ہمین جہت گفتہ اند کہ بندہ را باید کہ ہمہ وقت جانب رجا غالب دارد بر خوف ۔ خصوصاً وقتی کہ مشرف بر موت شود ۔ زیرا کہ درہم طبیعیت آدمی اقبال بر منعم خود نہ می کند بخلاف امید ۔ و در عالم مجازی کہ محسوس است این معنی یقین ما شدہ است کہ ہر کس در خدمت بادشاہ مجازی امیدواری بیشتر دارد و دل او در اطاعت او قوی تراست و در خدمت او بجدتر ۔ و ہر کہ ترس کار است از خدمت او دم بدم کارہ و گریزان است ۔ و مرگ حالتی است کہ دران خواہی نہ خواہی بدرگاہ الٰہی باید رفت ۔ و اگر جانب بیم غالب شد جان می خواہد کہ باز پس بسوی دنیا آید و از کردہ ہای خود می ترسد و اقبال بجانب آخرت نہ می کشد ۔ و باین شومی در غیر غرہ می افتد مگر آن کہ لطف خداوند تعالیٰ دست گیری کند ۔ و در حدیث

---

۱ - سورہ الحجرات ۴۹ ، آیت ۱۲ ۔

Marfat.com

آمده است که هر کس لقای خدای تعالی را یعنی مرگ را دوست دارد خدای تعالی نیز لقای اورا دوست دارد [ص : ۱۵۵] و هر که لقای خدای تعالی را مکروه می دارد خدای تعالی نیز لقای اورا مکروه می دارد ـ چنانکه گفته ـ بیت :

تا مرا می خواستی می خواستم از جان ترا

تو نه خواهی من نه خواهم ای پری رو جنگ نیست

و بعضی گمانها بد است و بزه است چون گمان بد بخدا و برسول و بمومنان ـ و بعضی مستحب است چون تحری درکار قبله و امثال آن ـ و بعضی مباح است مثل آن که در امور دنیاوی نهایت احتیاج بکار برند و بد گمان بر بعضی مردم باشند تا نظام مهمات خلل نیابد ـ و در حدیث است که الحزم سوء الظن :

بد نفس مباش بد گمان باش

وزفتنه و مکر در امان باش

و تجسس احوال نیز هم برین قیاس است چه بعضی جاسوسها ضروری است ـ چنانچه پادشاهان را بایدکه از احوال لشکر رعیت خویش با خبر باشند تا ظالمی بر مظلومی ستم نه کند ـ و هر کس که اوقات گذارد و تنگ باشد در انعام و اوراد او افزاید ـ و شر ظالم را از مظلوم کفایت کند ـ و این بابی است فراخ ـ و از خلفای راشدین و از پادشاهان سابق جمعی بوده اند که بصورت فقرا و مساکین تنها بر آمده شبها کوچه بکوچه و خانه بخانه می گشتند و از احوال مردم باخبر می شدند و روز از تلافی آن شکستهای خلایق می نمودند ـ اما اگر تجسس برای اظهار عیب و اعتراض بندگان باشد مذموم است ـ و داخل افشای راز است ـ و افشای عیوب منهی است ـ فی الواقع کسی که خود عیبی داشته باشد دیگران را به آن سرزنش کند بی انصاف است و بی شرم است ـ و در حدیث آمده که برادر مسلمان خود را بعیبی سرزنش کند نه میرد تا بدان بلا مبتلا نه شود ـ این تجربه معلوم شده است ـ بیت :

Marfat.com

بی دلان را عیب کردم لا جرم بی دل شدم
آن گنہ را این عقوبت آں قدر بسیار نیست

بست و ہشتم : سخن چینی و بہتان بر کسی بستن ۔ بدان کہ بہتان آن است کہ گناہی در کس نہ بود اسناد کنند ۔ و این گناہ است خواہ بروی آن کس بگویند خواہ پس پشت او ۔ و غیبت مخصوص بانچہ در روی یکی نہ توان گفت ۔ و این است فرق میان غیبت و تہمت اما اگر فاسقے و ظالمے و مبتدعے را بہ خصلتے کہ درست یاد کنند نہ غیبت باشد نہ تہمت قولہ تعالیٰ :

"لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۔"[1]

دوست نہ می دارد خدای تعالیٰ آشکارا ساختن بدی کسی را بقول از ہیچ کسی کہ ظلمی باو رسیدہ باشد ۔ آن زمان مظلوم را می رسد کہ غیبت ظالم آشکارا سازد [ص : ۱۵۶] و چنانچہ آن سرور علیہ السلام فرمودہ کہ رجل یصلی و یصوم و یضر الناس فغیبتہ واجب ۔ مردی است کہ نماز می گذارد و روزہ می دارد و مردم را زیان می رساند پس غیبت کردن اورا واجب است ۔ قولہ تعالیٰ :

"ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ۔"[2]

وای بر ہر سخن چینی عیب کنندہ را یا ہر کسی طعنہ زنندہ بود و بدست و چشم اشارت کنندہ ۔ چہ ہر کہ سخن چینی را و تہمت را پیشہ خود ساختہ باشد ۔ آشنای را نہ می شاید چہ جای یاری و محرمیت است کہ اعتماد برو نہ ماند ۔ سعدی ۔ شعر :

ہر کہ عیب گران پیش تو آورد و شمرد
بی گمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

و ازین جہت است کہ پاکان و پاک نہادان از صحبت منافقان :

پیش من از نور موافق تر اند
در عقب از سایہ منافق تر اند

---

۱ - سورۃ النساء ۴ ، آیت ۱۴۸ -
۲ - سورۃ الھمزہ ۱۰۴ ، آیت ۱

Marfat.com

صفت ایشان است دوری جسته در غارهای و کوههای و سوراخهای خانه خزیده و بنان جوین و گیاه درخت و پلاس درشت قانع شده بی تا و نشان می زیند و پشت بلذات داده از دنیا و از اہل دنیا فارغ می باشند ۔ قطعه :

آن خور و آن پوش چون شیر و پلنگ
کت ہمه سال در آید بچنگ

نی چو عروسان درخت از لباس
گاه قصب پوشی و گاه پلاس

و در حدیث است که زمانی بر امت من خواہد آمد که مجرد در آن زمان بهتر از متاہل و گوشه نشین بهتر از صحبت گزین خواہد بود ۔ و ایمان ہمه کس سلامت خواہد برد که از کوہے بکوہے و بیابانی ببیابانی و از وادی بوادی بگریزد ۔ و از مردمان چنان رمدکه رو به از دیدن صیاد بسوراخ می خزد :

خلوت گزین و صحبت دیو اختیار کن
کان بار انس در گهر آدمی نه ماند

قال علیه السلام سیاتی زمان علی امتی لیس له مومن یفر ساهق من ساهق او واد الی واد ۔

بست و نهم : رشوت گرفتن و دادن و مناسب چنین بود که این جرمه بنابر آنکه مناسب امری مرعی است در ذیل حکم قاضی نوشته می شد ۔ چون درین جریده ترتیب منظور نیست ہر طوری که اتفاق افتاد تسوید نموده آمد ۔ قوله تعالی :

''بئسما اشتروا به انفسهم ان یکفروا بمآ انزل الله ۔''

بد چیزی است آن که فروختند این اہل کتاب به آن چیز نفسهای خود را

---

۱ ۔ سورة البقره ۲ ، آیت ۹۰ ۔

Marfat.com

بدین سبب کافر شدند بد آنچہ خدای تعالیٰ عز و جل فرستاد [ص : ۱۵۷]
از پیغمبر و قرآن و اندک بہا گرفتند و خود را بآتش ابدی فروختند ۔
اگر عقلی می داشتند باین سودا راضی نہ می شدند و ببانگ بلند می گفتند
کہ بیت :

ما یوسف خود نہ می فروشیم
تو سیم سیاہ خود نگہ دار

و سبب نزول این آیت این است کہ دانشمندان نصاریٰ پیش از
زمان بعث آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان حلیہ و شکل و شمائل اورا
بخلق می کردند ۔ چون آن سرور علیہ السلام مبعوث شد و دعوت آشکارا
کرد بعضی از کفار مقداری اندک از متاع دنیاوی نزد ایشان می بردند و
اہل کتاب بآن سبب اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ صفت او در
انجیل است ہنوز آمدنی است و حق جل و علیٰ از نشان خبر می دہد کہ :

''فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عنداللہ''[1]

وای بر آن کسانی کہ کتاب را بدستہای خود نویسند و بگویند کہ
این از نزد خدای تعالیٰ است ۔ و رسول علیہ السلام فرمود کہ لعن اللہ
الراشی و المرتشی[2] لعنت خدای بر رشوت دہندہ و گیرندہ ۔ چہ ظلمی است
بر خود کسی کہ زر مے بہ دہد و لعنت ابدی برای بگیرد ۔ و ازین جا قدر
آن جماعت دانستہ می شود و با ہیچ کاری و باری نہ دارند و دادی وستدی
نہ می کشند و راہ آمدورفت باہل دنیا نہ می دانند و از زیادہ طلبی آسودہ
بنان پارۂ خشک ژندۂ کہنہ ساختہ اند و بفراغت می گذارند :

بنان خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق
کہ بار محنت خود بہ زبار منت خلق

---

۱ - سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۷۹ ۔
۲ - مشکٰوۃ جلد دوم صفحہ ۲۴۱ بہ حوالہ ابو داؤد و ابن ماجہ ۔

سی ام : افشای اسرار - قوله تعالیٰ :

''ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا و الاخرة ۔[1]''

بتحقیق آنان که دوست می دارند آن که فاش گردد زشت نامی بعضی یعنی بسبب فاحش در شان آنان که ایمان آورده اند و خواهند که مردمان را در زبان گیرند ایشان را است عذابی درد ناک در دنیا بحد قذف و بد نامی و در آن سرای بآتش ۔

بدان که حفظ اسرار چه در حقیقت چه در معاملت ضروری است و در افشای آن خطرهای متصور بلکه متحقق و بزرگان گفته اند که اسرار حقیقت نه می توان گفت ۔ و آن دو احتمالی دارد یکی آنکه بظاهر شریعت راست نه می آید ۔ برین تقدیر کفر درین عبارت مشهور که افشای سر ربوبیت کفر در مقابل اسلام است [ص: ۱۵۸] دوم آنکه عبارتی نه می توان یافت که سر حقیقت بآن ظاهر شود بلکه بیانی که برای اظهار آن می آرند سبب خفا می شود و کفر برین تقدیر در مقابل اظهار است ۔ رباعی :

آن قوم که راه بین فتادند شدند
کس را بیقین نشان نه دادند شدند
آن بند که هیچ کس نه دانست کشود
یک بند برو دگر نهادند شدند

و کافران را که کافر می گویند برائے آنکه حق را می پوشند و دهقان را کافر به سبب پوشیدن را نه می گویند ۔

حکایت : شبلی[2] رحمه الله می گوید که چون منصور حسین حلاج[3] را آن واقعه دست داد ۔ مرا در آن شب خواب نه برد و مناجات کردم که

---

۱ - سورة النور ۲۴ ، آیت ۱۹ ۔
۲ شبلی متوفی ۹۴۵ء بغداد کے مشہور صوفی تھے ۔
۳ - ابو المغیث الحسین ابن منصور الحلاج متوفی ۹۲۲ء ان کو اناالحق کہنے کے باعث دار پر کھینچا گیا ۔ اس کی کتاب ''الطواسین'' شائع ہو گئی ہے ۔

Marfat.com

خداوندا منصور دوستی از دوستان تو بود اورا باین خواری چون روا داشتی - آوازی شنیدم که اورا بر سر یکی از اسرار خود مطلع ساختم نه توانست آن را نگاه داشت سزای خود یافت - شعر :

اذا دخلت الملوک فالیس

متوق اعزطیس

فاذا تدخل ادخل اعمی

و اذا تخرج اخرج اخرس

ما حصل اینکه چون در مجلس ملوک در آی نابینا در آی و چون آبری گنگ برآی - و گفته اند که در مجلس علما نگاه داشت زبان باید کرد ، و در حضور بادشاه ملاحظه چشم، و در صحبت اولیاء الله دل را نگاه دار بعد ازان هر چه خواهی بدست آر -

سی و یکم : استماع اخبار در کوچه و بازار - قوله تعالی :

"لئن لم ینته المنفقون و الذین فی قلوبهم مرض و المرجفون فی المدینة لنغرینک بهد ثم لا یجاورونک فیها الا قلیلاً ملعونین -[۱]"

اگر باز نیایند منافقان از نفاق و آنان که در دلهای ایشان بیماری است و قصد فواحش دارند و آنان که چیزهای بد می افگنند در مدینه از لشکرهای اسلام و عیوب مردم هر آئینه ترا می گمارم ای محمد بر ایشان و امر می کنم بقتل ایشان تا همسائگی با تو در مدینه نه کنند مگر اندک زمانی و اینها در آن حال راندگان و در ماندگان باشند - قوله تعالی :

"سمعون للکذب اکلون للسحت -[۲]"

صفت منافقان است - اینکه بسیار می شنوند چیزهای دروغ را و بسیار می خورند مال حرام را - ایاکم و الجلوس فی الطوافات - دور باشید از نشستن بر سر راهها چه این شیوه واقعه طلبان است که از هر جای می خواهند

---

۱ - سورة الاحزاب ۳۳ ، آیت ٦٠ -

۲ - سورة المائدة ۵ ، آیت ۴۲ -

Marfat.com

[ص:۱۵۹] که خبر فتنه بگوش ایشان رسد و از آن مجلسها سازند و دل خود را بآن خوش کنند - و می تواند بود که نهی از نشستن برسر راهها برای این بوده باشد که این کار لوندان و سر هنگان است - تا نظر بر نا محرمان اندازند و سخن بازنان بیگانه کنند - و بهر حال اهل عزت و تمکن را ازین فعل قبیح احتراز واجب است - و فقیر در مدت عمر خود خصوصاً در زمان ملازمت خلیفهٔ زمان چه گویم که بر مردم واقعه طلب که روزگار با ایشان مساعدت نه کرد چه بلاها بر آمد و چه سرها که بباد نه رفت - و چه عبرتها که دیگران را نه شد - و تاریخ نویسان روایاتی حمول شاهد درین باب مجلدات نوشته باشند - آن را بایشان حواله نمودم :

چند گوئی ز چرخ و مکر و فنش
بخدا کرکری کند سخنش

سی و دوم : بیع احرار - قوله تعالیٰ :

''لترکبن طبقاً عن طبق ۝''[۱]

بتحقیق شما مرتکب خواهید شد مثل طبقات گناهان را یکی بعد از دیگری - مفسران گفته اند که هر گناهی که از امت دیگر سر بر می زد همه آنها را این امت بکنند با زیادتی سه گناه که خاصه ایشان است - و ازان جمله بیع احرار است دویم قتل اولاد نبی باجود ایمان بآن نبی - سیوم سقری یعنی زن بازن جمع شدن - و در هندوستان بیشتر بیع احرار شایع بود - چنانچه شاعری درین باب گفته - رباعی :

در کشور هند شادی و غم معلوم
در عالم غم خاطر خرم معلوم
جایٔ که بیک روپیه آدم بخرند
آدم معلوم قدر آدم معلوم

---

۱ - سورة الانشقاق ۸۴ ، آیت ۱۹ -

Marfat.com

اما الحمد لله که درین ایام این فعل اندکی بر طرف شده۔

فصل : سلطان محمود[1] شرق در باب قتل و نهیب و استرقاق بعضی متمردان کفار شرق روبه پند که ادای خراج کماحقه نه می کنند و در هنگام فتنه و انقلاب زمان بر بلاد اہل اسلام می تازند و واقعه طلب می باشند و طعن جلی در دین اسلام می کنند ۔ از علماء آن دیار استفتا کرده و قریب بصد و بیست کس از اہل اسلام در آن محضر شده اند و بیک جانب سماء الدین الوزیر الملقب بقتلغ خان که شارح کافیه بود منع می نمود و از طرف دیگر قاضی اعظم لکھنوتی که در مکه معظمه امام اعظم ثانی خطاب یافته بود فتوی بجواز می داد ۔ و بعد از مرور ایام و مباحثات بسیار قاضی اعظم غالب شد و رساله اعظمیه نوشته و دلائل بتفصیل گذراند ۔ و بعد ازان شیخ الله داد[2] شارح ہدایه فقه رحمه الله در کتاب 'جزیه و خراج جرح' آن رساله کرده و جوابها نوشته ۔ و نزد فقیر محرر سطور که مطلع بر اوضاع این قریات شده اعظمیه ترجیح دارد ۔ والله اعلم بالصواب ۔

سی و سیوم : قطع صله رحم ۔ قوله تعالیٰ :

''ویقطعون ما امر الله به ان یوصل و یفسدون فی الارض ۔''[3]

قطع می کنند این منافقان اہل کتاب چیزی را که مامور اند بصله آن و آن صله رحم است و فساد می کنند در روی زمین ۔ و رسول علیه السلام فرموده که لا یدخل الجنة قاطع الرحم ہرگز در نمی آید در بهشت قاطع رحم ۔ و رحم مشتق است از رحمة و یکی از نامهای خدای تعالیٰ رحمان است و رحیم ۔ و نیز فرموده که رحمان خطاب برحم فرمود که ہر که از ترا پیوندد

---

۱ - سلطان محمود شرقی (۱۴۴۰ء تا ۱۴۵۶ء) تغلق سلطنت کے زوال کے بعد جو خود مختار ریاستیں وجود میں آئیں ان میں ایک ریاست جونپور تھی جس کو تاریخ میں سلطنت شرقی کہا گیا ہے ۔

۲ - مولانا الہ داد جونپوری بہت بڑے عالم تھے ۔ ان کی تصنیفات میں شرح ہدایہ بہت مشہور ہے ۔ ۹۳۲ھ مطابق ۱۵۲۶ء وفات ہوئی ۔

۳ - سورۃ الرعد ۱۳ ، آیت ۲۵ ۔

Marfat.com

من باو پیوندم و ہر کہ از تو بہ برد من ازو ببرم ۔ و نیز فرمودہ کہ قضا را باز نہ می گرداند مگر دعا و عمر را زیادہ نہ می کند مگر صلۂ رحم ۔ مخفی نہ ماند کہ دعا و صلۂ رحم وسیلۂ اظہار حکم ازلی است کہ بر ما نہان ماندہ ۔ و آن حکم بایں سبب ظاہر میشود چنانچہ گویند کہ این مریض فلاں دارد میخور دنمی مرد چون بخورد زود مرد درین معنی تعبیر بقضای مبرم و معلق می کنند و شمۂ ازین مقولہ بالا گذشت ۔ انوری[1] :

اگر محول حال جہانیان قضا است
چرا مجاری احوال بر خلاف رضا است

ہزار نقش بر آرد زمانہ و نہ بود
یکی چنان کہ در آئینۂ تصور ما است

بلی قضا است بہر نیک و بد عنانش خلق
بدان دلیل کہ تدبیر جملہ جملہ خطا است

سی و چہارم : خود را خود کشتن ۔ و این بہر نوعی کہ باشد خواہ بزخم بسلاح ، خواہ از بلا انداختن ، خواہ بزہر خوردن ، خواہ خفہ کردن حرام است ۔ و موجب در آتش و خلود دروی قولہ تعالیٰ :

''و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ[2] ۔''

میندازید خود را بدستہای خود در چیزی کہ سبب ہلاک او باشد ۔ قرار مکنید و این کنایت است از کسب ہلاک ۔ و در حدیث آمدہ کہ آن سرور صلی اللہ علیہ

---

۱ - انوری فارسی کا مشہور شاعر تھا جو سلطان سنجر متوفی ۱۱۵۷ء کے دربار سے وابستہ تھا اس کا قصیدہ اشک خراسان بہت درد ناک اور مشہور ہے اس کی شہرت کا اندازہ ان اشعار سے لگایا جا سکتا ہے :

در شعر سہ تن پیمبرانند
قولے است کہ جملگی بر آنند
فردوسی و انوری و سعدی
ہر چند کہ لانبی بعدی

۲ - سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۱۹۵ -

Marfat.com

وسلم فرمود که ہر که خود را از کوہی افگند در دوزخ سر نگون می رود و در آتش [ص : ۱۶۰] خالد و مخلد خواہد بود و ہمچنین ہر که زہر خورده بمیرد بہمان حالت در آتش دوزخ می در آید و جاودان در آن می ماند و ہر که خود را بسلاحی بکشند سلاح در داشته در آتش دوزخ در می در آید و از آن جا یک برنیاید ۔

نقل است که چون در جنگ جمل فتح از جانب حضرت امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنه روی نمود و توابع و لواحق ام المومنین عایشه رضی اللہ عنہا ہر طرف متفرق شدند ۔ از آن جمله زبیر ابن العوام[1] رضی اللہ عنه که از جملهٔ عشره مبشره است در کناره چشمه فرود آمد تیغ خود را بجای گذاشته بنماز مشغول بود ۔ ناگاه ابن جرموز نام یکی از شیعهٔ امیر او را غافل یافت و بہ ہمان تیغ سر اورا جدا ساخته نزد امیر آورد و گفت ۔ بشارت می‌دہم ترا بقتل زبیر بن العوام ۔ امیر فرمود که بشارت می دہم تر ابآتش دوزخ ۔ اصحاب آن حضرت برین معنی سوال کردند که این چون باشد ؟ جواب داد که از زبان مبارک رسول علیه السلام بی واسطه شنیده ام که آن حضرت می فرمود ''بشارت دہید قاتل ابن صفیه را بآتش'' و این صفت کنیت زبیر رضی اللہ عنه است که مادرش صفیه نام داشت ۔ ابن جرموز گفت ۔ سبحان اللہ طرفه حالی است که ما اگر بجانب شما جنگ می کنم در دوزخ می باشم و اگر با شما جنگ کنیم ہم در دوزخ باشیم ۔ و بہمان شمشیر گلوی خود را برید و بمرد ۔ فرمود صدق رسول اللہ علیه الف صلوٰت اللہ که سابقهٔ ازلی ظاہر شد ۔ بیت :

ترسم ز گنه برغبت که او غفار است
از سابقهٔ روز ازل می ترسم

سی و پنجم : دیوسی (دیوثی ؟) و این فعل اقبح قبائح است عقلاً و نقلاً قوله تعالیٰ :

---

۱ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے پھوپھیرے بھائی اجله صحابه میں تھے اور حضرت عائشه رضی اللہ عنہا کی ہمشیر کلاں اسماء بنت ابی بکر کے شوہر تھے ۔

Marfat.com

"ولا تکرهوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصناً ۔"[1]

اکراہ مکنید داہان جوان خود را بر زنا اگر ایشان پرہیزگاری خواہند ۔ و این شرط اتفاقی است [ص : ۱٦۲] چه باز داشتن ایشان از زنا موقوف بر ارادت ایشان ۔ و کسی را بخاطر نه رسد که این کلام در قوت آن است که اکرهوا افتیتکم علی البغآء ان لم یردن التحصن یعنی از عبارت نص این لازم می آید که ایشان را اگر پارسائی نه خواہند اکراہ بزنا توان کرد ۔ چرا که وقتی که خواہان زنا باشند امر بزناء ایشان نه می باشد و امر بزناء ایشان را مکروہ نه می خواہند که اکراہ مخصوص بعدم طوع است ۔ که جایٔ که زنی خود راغب بزنا باشد اورا چه احتیاج اکراہ است ۔ پس تقیید کلام به شرط عدم ارادت تحصن جاری بر مجری عادت شد ۔

و نزول آیت در شان ابی ابن سلول منافق[2] است که شش کنیزک جوان را شبہا روز از خانه بیرون می کرد و اجرے معین که وجه حرام حاصل می باشد صرف حوایج خود می ساخت ۔ و ازین شش کنیزک دوتن که یکی فتیله دوم غریبه نام داشت نزد رسول علیه السلام آمده شکایت از خواجه خود کردند و این آیت نازل گشت ۔

و این رسم در ہندوان ہند تا این زمان در بعضی جا باقی مانده است ۔ و رسول علیه السلام فرمود که سه کس اندکه حق سبحانه بہشت را بر ایشان حرام ساخت شراب خوار بردوام و رنجانیدن مادر و پدر و دیوثی که فساد را در اہل خود مقرر دارد ۔ در خبر است که سعد بن عباد رضی الله عنه آمده گفت یا رسول الله اگر یک کس بیگانه با اہل خود ببینم آیا بی آن که چار گواه بیارم بوی ہیچ نه گویم ۔ فرمرد آری ہمین طور است ۔ او گفت سوگند بخدای که ترا براستی فرستاده است که من از حاضر ساختن گواہان عاجزم علاج اورا بشمشیر می کنم ۔ رسول علیه السلام بحاضران فرمود ببینید که سردار شما چه می گوید او غیرت ناک است و من ازو غیور ترم

---

۱ - سورة النور ۲۴ ، آیت ۳۳ ۔

۲ - ابی ابن سلول کا ذکر سیرت کی کتابوں میں عام طور سے ملتا ہے ۔

Marfat.com

و خدایٔ تعالیٰ از من غیور تر است ـ و از غیرتهای اوست [ص : ۱۶۳] که حرامها از خلق باز داشته است :

روزان و شبان نشسته ام درکارت
باہر که به سازی شکنم بازارت

سی و ششم : گوش و بینی بریدن خواه از آدمی خواه از چهار پایان حق سبحانه (قوله ؟) تعالیٰ :

''و لآمرنهم فلیبتکن اذان الانعام و لامرنهم فلیغیرن خلق الله ـ[۱]''

حق سبحانه حکایت از حال ابلیس علیه اللعنة می فرماید که او چون از رحمت ابدی نومید شد سوگند خورد که بعزت تو من فرزندان آدم را از جهت انتقامی که دارم ایشان را بد راہے خواہم داد ـ خطاب آمد که چگونه اغوا می کنی ـ گفت امر خواہم کرد ایشان را بوسوسه و فریب تا از رویٔ خشم و کینه گوش و بینی مردم برند و خلق خدا را تغییر دہند و گوش و بینی جانوران نیز شگافند و دم آنها را قطع کنند ـ جواب فرمود که ان عبادی لیس لک علیهم سلطن[۲] اما مگر بندگان خاص من اند و بشرف اختصاص اضافت من مشرف اند ترا ہرگز بر ایشان دست رسی نه خواہد شد ـ بلکه آنها ببدرق راه خواہند گرفت ـ یعنی مثل تو مثل دزدی است که در بیابانی باشد اگر ضعیفی را یافت اورا تاراج می کند و اگر پر زوری و قوی حالی باشد دزد را سخرۂ خود می سازد و باری بر سر او می نهد و پیش می اندازد تا راه را سرکند ـ

بدان که اتفاق جمیع سالکان است که موانع راه خدا چهار است دنیا و خلق و نفس و شیطان ـ و کسی که تا ازینها نه گذرد درپیش گاه قرب راه نیابد و لیکن این نظر بحال ضعیفان است ـ و اگر نه کاملان را ہیچ کدام ازینها مانع نه می تواند شد چه دنیا ازین قبیل است که یا دنیا اخدمی

---

۱ ـ سورة النساء ۴ ، آیت ۱۱۹ ـ
۲ ـ سورة الحجر ۱۵ ، آیت ۴۲ ـ

Marfat.com

من خدمنی ۔ ای دنیا خدمت کن کسی را که خدمت من می کند ۔ و خلق چگونه سد راه طالب شود که الصوفی هو الکاین الباین صفت اوست ۔ [ص : ۱۶۴] :

از درون شو آشنا و از برون بیگانه شو[1]
این چنین زیبا روش خود کم بود اندر جهان

و نفس حکم سگی دارد تا آنکه کسی بخداوند خانه آشنا نه شده است بانگ و فریاد می کند و بعد ازان پیش مهمان صد گونه چاپلوسی می نماید و بیک استخوان قانع است ۔ و شیطان خود حریف شناس است با قوی ضعیف و با ضعیف قوی است چنانکه گفته شد ۔ پس هیچ حجاب عارف نه تو گشت ۔

حکایت : مشهور است که وقتی در صبح صادق خواب بر امام بصری[2] رضی الله عنه غالب شد و شیطان پای اورا افشرده گفت که وقت نماز می رود چه خفته ؟ امام گفت ای بدبخت ترا باین محصلی چه کار که این غفلت عین مطلوب تست ۔ جواب داد که صبحے در خواب نماز بامداد تو فوت بود چندان گریستی که بتقریب گریه و ندامت تو گناہان چندین ہزار کس ازین امت را بخشیدند ۔ امروز ہم ترسیدم که مبادا ہمان قضیه دست دہد ۔ بہر حال آمرزش تو تنہا بہتر است از آمرزش چندین ہزار خلق الله ۔ یا آن زمان بود یا این زمان که چندین دیو مردم بوکالت از جانب شیطان ہزاران ہزار حسن را گمراه بسازند ۔

نقل است که یکی از اولیا الله روزی شیطان را دید و گفت چرا از کار خود بیگانه می نمای ؟ ۔ گفت چندان علماء بد روزگار پیدا شده اند که مرا ہیچ کاری نه مانده ۔ و من آلوده (آسوده ؟) گشتم ۔ نظم :

شده سرخیل اہل خذلان را
گشته نایب مناب شیطان را

---

۱ ۔ مخطوطہ میں مصرع کے آخر 'دش' زیادہ لکھا ہوا ہے ۔
۲ ۔ امام بصری سے اشارہ حضرت حسن بصری کی طرف ہے ۔

Marfat.com

بلکہ بگذشتہ کارش از شیطان
ماند شیطان بکار او حیران

سی و ہفتم : خصی ساختن آدمی یا جانور مگر بضرورت قولہ تعالیٰ:

"و لامرنہم فلیغیرن خلق اللہ ۔"[1]

و در خصی ساختن تغییر آفرینش خدای تعالیٰ است ۔ و قال علیہ السلام من خصی عبدا خصیناہ [ص : ۱۶۵] و من جدعہ جدعناہ ہر کس کہ غلام خود را خصی سازد ما اورا خصی سازیم و ہر کہ گوش و بینی غلام خود را ببرد ما گوش و بینی اورا بریم ۔ و قید غلام بنابر کثرت وقوع است ۔ و حکم در غیر این ارباب اولیٰ است ۔ و نیز فرمودہ است لاخصاء فی الاسلام درون اسلام خواجہ سرا ساختن نیست ۔ و در خبر است کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آمدہ با رسول گفت یا رسول اللہ ! من جوانم و زر نہ دارم کہ نکاح کنم و اعتماد بر پارسای خود نہ دارم می ترسم کہ مبادا در معصیتی افتم ۔ و غرض او ازین سخن غالباً طلب رخصت از برای خصی ساختن خود بودہ ۔ آن سرور علیہ السلام سہ بار این سخن ازو شنید و خاموش ماند ۔ بعد ازان گفت کہ قلم تقدیر بر آنچہ بر تو مقدر شد خشک گشتہ است تو خواہ ازان پرہیز کن خواہ نی ۔ اما خصی شدن در دین روا نیست و اگر نہ توانی بگیر ۔ و نیز در خصی شدن ضایع ساختن نسل است و ضایع ساختن حرام است کہ باعث خلل در نظام عالم است ۔ قولہ تعالیٰ :

"و اذا تولیٰ سعیٰ فی الارض لیفسد فیہا و یہلک الحرث و النسل ۔ واللہ لا یحب الفساد ۔"[2]

چون باز پس می گردد آن منافق سعی در زمین برای این می کند تا خراب سازد زراعت را و نسل را و خدای عز و جل دوست نہ می دارد فساد را ۔

---

۱ ۔ سورۃ النساء ۴ ، آیت ۱۱۹ ۔
۲ ۔ سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۲۰۵ ۔

Marfat.com

نقل است کہ روزی سلیمان علیہ السلام کنجشکی را دید کہ با مادۂ خود می گفت بمن نزدیک شو تا باشد کہ از نزدیکی ما یک دگر فرزندی پیدا شود کہ خدای تعالی را بہ یگانگی یاد کند و باعث آمرزش ما و تو گردد۔ ازین سخن سلیمان علیہ السلام متعجب شد و با خود گفت کہ من بنکاح ازین کنجشک سزاوار ترم و چند ہزار مریہ نگاہ داشت۔

و ہم ازین جہت آن سرور علیہ السلام [ص : ۱۶۶] فرمود تزوجوا فانی اباھی بکم الامم۔ انکاح بیشتر کنید کہ من فردای قیامت ببسیاری نکاح امت خود بر امتان دیگر فخر خواہم کرد۔ و ہم ازین جہت فرمودہ کہ نکاح از سنت من است و ہر کہ از سنت من بگریزد او از من نیست۔ و مشہور است کہ آن سرور علیہ السلام در بعضی از شبہا بر ہر نہ حجرہ طواف کردی و باہر یکی از حرم محترم نہ نہ مرتبہ جمع شدی و در ہر مرتبہ غسل فرمودی چنانکہ عادت او بود او این معنی موجب دو معجزہ است۔ آنکہ از قبیل بسط زمان است و اگر نہ دیگری را در عادت ممکن نیست کہ در یک شب ازو چندین کار می شود و گنجایش این ہمہ نشست و خاست و ملایمت و انبساط و نشاط بود۔ و از عبادت و وظیفہ و درود و تلاوت و قیام شب باز نماید۔ دوم آنکہ در کتب طبی مقرر است کہ چہل قطرہ خون تحلیل می یابد یک قطرہ منی کہ بدل ما یتحلل است حاصل ازان می شود و لہذا چون منی در اوعیہ نہ می ماند وقت مباشرت بجای آن خون بر می آید۔ پس ہر گاہ کہ باین ہمہ حرکت قوت بحال خود ماند و ضعف و فتور در بدن نہ رود معلوم شد کہ غیر از خارق چیزی دیگر نیست[1]۔ و زمانی کہ عبادت (عادت ؟) او این فضیلت داشتہ باشد عبادت اورا تصور باید کرد کہ در چہ مرتبہ خواہد بود۔ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحب و یرضی۔

۱۔ یہ امر قابل افسوس ہے کہ قرون وسطی کے بعض مصنفین نے اس قسم کی بیہودہ روایتیں کتابوں میں درج کر دی ہیں۔ بدایونی نے اگرچہ اس کے لیے یہی لکھا ہے کہ مشہور بات یہ ہے پھر بھی اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس کا ذکر کرتا۔

Marfat.com

سی و ہشتم : مخنثان را در حرم محرم ساختن ۔ قال علیہ السلام لعن اللہ المخنثین من الرجال اخرجو ھم من بیوتکم ۔ لعنت خدای باد بر مخنثان کہ از مردان اند برون کنید ایشان را از خانہای خود ۔ نہی از برای این باشد کہ اینہا خانہ بخانہ می روند و غیب عورات را بمردان بیگانہ می گویند کہ افشای اسرار می شود ۔

نقل است کہ زنے در مدینہ سکینہ بحسن و جمال شہرۂ شہر بود و سخن بتقریبی در مجلس پیغمبر مذکور شد ۔ ناگاہ مخنثی کہ او را دیدہ بود بعد از پرسش گفت تقبل باربع و تدبر بثمان ۔ یعنی آن زن چہار خطہا در شکم آن پیش بہ جا آید و چون پشت می دہد ہشت خط [ص : ۱۹۷] ظاہر می شود ۔ رسول علیہ السلام بصحابہ رضی اللہ عنہم حکم فرمود تا ہیچ مخنثی بخانہائی شما در نیاید ۔

نقل است کہ طوس نامی مخنثی بود در مدینہ روزی کہ آن حضرت رحلت فرمود متولد شد و روز وفات صدیق رضی اللہ عنہ فطام وی بود و روز شہادت فاروق رضی اللہ عنہ ختنہ وی بود و روز شہادت ذی النورین رضی اللہ عنہ نکاح وی شد و روز شہادت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرزندی آورد[1] و می گفت چون من کیست ۔ و ازان روز عرب مثل شد کہ اشأم من طوس ۔

و این چون بموجب آنکہ الخنثیٰ لا ذکر و لا انثیٰ دیدن ایشان مکروہ بالطبع است و دور داشتن ایشان از زنان لازم است تا حرکات قبیح ایشان را نہ بینند ۔

نہ در شمار زن آمد نہ در طویلۂ مرد
اگرچہ ہر دو صفت حاصل است خنثیٰ را

سی و نہم : ظالم را یاری دادن قولہ تعالیٰ :
”و تعاونوا علی البر و التقویٰ و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان[2] ۔“

---

۱ - اس کے متعلق مشہور ہے کہ بعد میں مخنث ہوگیا تھا ۔ اس نے اپنا نام بدل کر طویس رکھ لیا تھا ۔
۲- سورہ المائدہ ۵ ، آیت ۲ ۔

Marfat.com

یاری دہید یک دیگر بر نیکوئی و پرہیز گاری و یاری مدہید بر بزہ گاری و سر کشی ـ

می گویند درزی نزد امام اعظم رضی اللہ عنہ آمد و پرسید کہ من جامہٴ ظالمان را دوزم آیا درین تہدید داخل باشم ـ بفرمود معاون ظالمان سوزن گر است کہ بدست تو سوزن داده است و تو خود عین ظالمی و صحبت داشتن با عاصیان وظالمان موجب شرکت است در ظلم و عصیان با ایشان ـ و تا کسی جنسیت تمام با قومی نہ دارد صحبت بآن طائفہ نہ تواند داشت ـ

نقل است کہ حکیمی طوطی و زاغی را بر سر درختی دید کہ کمال خصوصیتی کہ میان ہم جنسان می باشد دارند ـ حیران ماند و گفت کہ میان این ہر دو مرغ بیگانگی تمام است این ہمہ الفت را باعث چہ بوده باشد ـ ازین جا نہ باید رفت تا سر این معنی ظاہر شود ـ بعد از زمانی ہر دو مرغ برای خوردن آب فرود آمدند ـ معلوم شدکہ ہر دو لنگ بودند ـ و بعلت پاشکستگی بہ یک دیگر بضرورت انس گرفتہ [ص : ۱۶۸] بودند ـ حکیم خدایٴ عز و جل را شکر و ثنا گفت کہ ضابطہ کلیہ حکمت تخلف نہ کرد ـ و ہر گاه کہ بموجب کریمہ :

"الا لعنة اللہ علی الظلمین ـ[۱]"

ظالم را شایستہٴ لعنت ممد و معاون او نیز داخل درین وعید خواہد بود مگر آنکہ حق سبحانہ معاملہ بلطف و کرم فرماید ـ

حکایت : سرفتنہ این امت کہ یک دو کسے دیگر شاید مثل او در ظلم باشد یا نہ یعنی حجاج[۲] ظالم را وقت نزع رسید ـ مادرش بر سر بالین

---

۱ سورة الاعراف ۷ ، آیت ۴۴ ـ

۲ ـ حجاج ثقفی (متوفی ۹۵ھ) اموی خلفا عبدالملک اور ولید کے عہد میں عراق کا والی تھا ـ یہ اپنے ظلم و ستم اور ساتھ ہی اپنی قابلیت کے لیے مشہور ہے ـ مکہ مکرمہ پر سنگباری کی وجہ سے بدنام ہے ـ محمد ابن قاسم فاتح سندھ کا خسر تھا اور اسی کے حکم سے وہ یہاں آیا تھا ـ

Marfat.com

آمد و قطرات اشک بر رش می ریخت ۔ حجاج چشم کشاد و گفت ۔ کیست که می گرید ۔ گفتند ۔ ما در تو ۔ گفت چرا می گریی چون می دانی که فذالک حیات مرگ است :

جهان نکوست و لیکن زوال مالک اوست
بقا خوش است و لیکن فنا فذالک اوست

مادرش جواب داد که نه از جهت مفارقت می گریم بلکه ازین جهت که چندین ہزار خون ناحق کردهٔ عاقبت تو چه خواہد شد ۔ حجاج گفت بلدء اگر باین ہمه گناہگاری و آلودگی کسی مرا در آتش سوزد تو روا می داری ۔ گفت ۔ نی ۔ گفت ۔ خاطر جمع دار که خدای تعالیٰ بر بندهٔ خود از تو مہربان تر است ۔

نقل است که بزرگی حجاج را در خواب دید و پرسید که حق تعالیٰ بتو چه معامله کرد ۔ گفت ۔ بخشید ۔ گفت ۔ بکدام عمل ۔ گفت ۔ ہمین یک سخن که گفتم ۔ خداوندا بس کاری نه باشد حسن بصری را و ابو الحسن نوری[1] را بخشیدن ۔ آمرزش آنءاست که ہمچو من بد بختی را بیا مرزی ہمیں گفتار از من در گذشت ۔

چهلم : مردگان را دشنام دادن ۔ قوله تعالیٰ :

"فما بال القرون الاولیٰ ۔ قال علمها عند ربی فی کتاب ۔ لا یضل ربی ولا ینسیٰ[2] ۝"

فرعون با موسیٰ علیه السلام گفت که حال قرنهای گذشته چیست و ایشان کجا اند ۔ جواب داد که علم باحوال آن مردم نزد پروردگار من است در

---

۱ ۔ "نفحات الانس" (صفحه ۸۷) میں مولانا جامی نے ان کا نام ابوالحسین نوری لکھا ہے یہ صوفیہ کے طبقہ ثانیہ میں تھے حضرت جنید بغدادی اور سری سقطی کے ہم عصر تھے ۔ ۲۹۵ھ میں وفات ہوئی ۔ "تاریخ یافعی" میں ۲۸۶ھ درج ہے ۔

۲ ۔ سورۂ طه ۲۰ ، آیت ۵۱ ۔ ۵۲ ۔

Marfat.com

لوح محفوظ کہ نہ فرو [ص : ۱۶۹] گذاشت می کند چیزی را و نہ نسیان می کند چیزی را پروردگار من -

و رسول علیہ السلام فرمود کہ اذکروا اموا تکم بالخیر و در خبر است ہر چہ از نیکی و بدی میت یاد می کنند فرشتگان خبر باو می رسانند و شعور او بمرتبہ ایست کہ اگر کنجشک بر سر قبر او نشیند می داند کہ نراست یا مادہ - و از زیارت دوستان شاد می بود و ہمچنین از رفتن دشمنان ایذا می کشد چنانچہ در حالت حیات بود - و ازین جاست کہ بزرگی می گوید :

مرا زندہ پندار چون خویشتن

من آیم بہ جان گر تو آئی بتن

حکایت : در آثار مشہور است کہ یکی از اہل اللہ راکہ مرتبہ کشف قبور اولیا حاصل شدہ بود در گورستان گذشت - دید کہ اہل قبور ازدحام دارند و تلاش از برای چیزی می کنند و جائی پائی نہادن بر زمین نہ می یابند یکی را از ایشان پرسید کہ این ہمہ شتابی برائی چیست - او جواب داد کہ پیش ازین یک ہفتہ طالب علمی درین مقبرہ گذشتہ بیک مرتبہ فاتحہ و سہ مرتبہ اخلاص خواندہ و ثواب آن بما بخشیدہ بود - فرشتگان عوض آن طبقہا بر نور رحمت بر ما نثار می کنند و ازان روز برای قسمت آن ثواب جدل داریم -

کشف قبور عبارت ہمین است کہ بعد ازان کہ کسی متوجہ قبر میت شد و توجہ تمام بصدق و اخلاص بجانب او گماشت و مطلقا خود را از خود خالی ساخت در آن زمان ہر چہ در خاطر او از احوال میت خطور کند و بر دل نشیند کشف است و نزدیک باین معنی آنچہ می گویند کہ ہاتفی از غیب آواز داد - و این ہمہ موقوف بر تزکیہ قلب و تجلیہ روح و تصفیہ سر است - لا اقل قدری ریاضت خود می باید :

گرت ز نور ریاضت خبر شود حافظ

چو شمع خندہ لنان ترک سر توانی کرد

Marfat.com

ولے تو طالب معشوق و جام می خواہی
طمع مدار کہ کار دگر توانی کرد

حکایت : می گویند [ص : ۱۷۰] کہ چون لیلای اخیلی در حسن و جمال بہتر از لیلای اول بود ۔ بعد از وفات بشر نام عاشق ۔ اعرابی را شوہر کرد ۔ و روزی اعرابی و لیلی ہر دو در بادیہ بر قبر بشر گذشتند ۔ اعرابی با لیلای گفت کہ بشر در بیان عشق خود با تو دو بیتی گفتہ است بغایت بلند و در آن جا مبالغہ بسیار نمودہ ۔ می پندارم کہ غیر از لاف و گذاف چیزی دیگر نیست ۔ باری امتحان باید ۔ و ابیات این است :

و لو ان لیلی الاخیلیة سلمت
علی و دونی تربة و صفائح

سلمت تسلیم البشاشة او صدت علیہا
صدی من جانب القبر صادح

معنی آن کہ لیلی اخیلی کہ بقبیلہ اخیل منسوب است بر من سلام کند و حال آنکہ من زیر خاک و تختہای سنگ باشیم ہر آئینہ از نہایت اشتیاق بعد از مرگ ہم جواب سلام او بخندان روی ٔ و تازگی باز دہم با آنکہ بومے از ویرانہ قبر من فریاد کنان بجانب او پرواز کند :

ہرگز نہ رود ای بت بگزیدۂ من
دردت ز دل و خیالت از دیدۂ من

گر از پس مرگ من بجوی پای ٔ
مہر تو در استخوان پوشیدۂ من

آن گاہ شوہر لیلیٰ گفت کہ برو و بر سر قبر سلام بکن تا ببینم کہ بتو جواب می دہد ۔ لیلیٰ جازہ خود را بجانب قبر راند و بناز و کرشمہ کہ معہود بود سلام بر بشر کرد ۔ و بومے فریاد کنان از گوشہ ٔ قبر بر آمد و از صدای ٔ آن جازہ بہ رمید ۔ و لیلیٰ افتاد و جان بجانان داد و اعرابی شوہر او از گفتن خود پشیمان شد و لیلیٰ را ہمان جا سپرد و آن ہر دو گور حالا مشہور اند و رون بروا بر عرب می نامند :

Marfat.com

چیست ازین خوب تر در ہمہ آفاق کار
دوست رسد نزد دوست یار بنزد یار

مناجات : الٰہی بجمال انسک و بجلال قدسک و بنظرک الیٰ اولیاءک و بقربک الی اصفیائک و بمحبتک لطالبیک و بشوقک الیٰ مشتاقک اسئلک بنور قلبی ۔ بنورک تجلعنی من اہل حضورک و تقبلنی فی سبیل محبتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ ؏

یا رب این آرزوی٘ من چہ خوش است
تو بدین آرزو مرا برسان

فصل چہارم : [ص : ۱۷۱] بعد ازین ذکر گناہان چند است کہ تعلق بحق اللہ دارد و ضرر آن بعباد چندان عاید نیست ۔ و حق این است کہ در ایراد این فصول ہیچ ضابطہ نیست کہ جہت وحدت داشتہ باشد ۔ و کیفیت ما اتفق برای٘ تسہیل فہم طالبان در سیاق واحد منظوم گشتہ و آن نیز تقریباً چہل عدد است ۔

اول ترک جمعہ و جماعت است ۔ قولہ تعالیٰ :

''یآیہا الذین امنوآ اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ و ذروا البیع ۔''[۱]

ای مومنان وقتی کہ اذان برای نماز جمعہ گفتہ شود در آن حال سعی بکنید و خرید و فروخت را بگذارید تا رستگار شوید ۔

و شرایط نماز جمعہ درکتب فقہی مسطور است ۔ و رسول صلعم فرمود کہ بہترین روزی کہ آفتاب بدان تابد روز جمعہ است کہ در آن روز آدم علیہ السلام پیدا شد ۔ و ہم در آن روز ببہشت در آمد و بر آمد و توبہ٘ او قبول افتاد ۔ و قیامت ہم در آن روز قائم خواہد شد ۔ و آن سرور علیہ السلام فرمود کہ در آن روز ساعتی است کہ ہر بندۂ مومن آن

---

۱ ۔ سورۃ الجمعہ ۶۲ ، آیت ۹ ۔

Marfat.com

ساعت را در یابد و بصیام و نماز مشغول باشد و دعا بکند بی شک باجابت رسد - و در حدیث دیگر آمده که آن ساعت بعد از نماز عصر تا فرو رفتن آفتاب باشد -

و اکثر مشایخ رحمهم الله در آن وقت خاموشی از سخن دنیا کرده اند یا الله یا رحمن یا رحیم می خوانند - و نیز آن حضرت علیه السلام فرموده که این روز را خدای تعالیٰ خاصه برای تشریف امت من عطا فرموده - پس درین روز بر من درود بسیار فرستید که فرشتگان آن تحفهٔ شما را بر من در هر جمعه عرض می‌کنند و خواهند کرد - بعضے یاران پرسیدند که یا رسول الله تو خود در آن زمان در خاک خواهی بود و این چگونه باشد - فرمود - خدای عز و جل بر زمین ابدان پیغمبران را حرام ساخته است تا آن را نه خورد -

و کاتب سطور عفی الله عنه و عن ابائه چندین از صالحان دیده است که بعد از مدتی قبر ایشان را بر آورده اند و جثه ایشان همان طور [ص : ۱۷۲] سلامت مانده مگر آن که موی محاسن و سر بعضی جا ها ریخته بود -

و رسول علیه السلام فرموده که هیچ مومنی روز جمعه یا شب جمعه نه می میرد مگر آن که خدای تعالیٰ اورا از فتنهٔ قبر نگاه می دارد - و فرموده هر که نماز سه جمعه پیا پی از روی کاہلی ترک دهد خدای عز و جل بر دل او مهر غفلت می نهد و هر که نماز جمعه را بی ضرورت ترک می کند منافق نوشته شود مگر آن بیمار یا مسافر یا زن یا کودک یا بندهٔ کسی باشد - ولی این عذرها اگر ببازی یا بسود گری مشغول باشد خدای عز و جل ازوے بی نیاز است -

و در باب فضایل این روز و روزهٔ آن اخبار و آثار بی شمار است و همچنین در باب فضیلت جماعت نیز فرمود- و فقها فتویٰ داده اند که چون نماز جمعه از شعار های اسلام است اگر قومی بر ترک آن اصرار نمایند امام را جهاد بایشان فرض است - و نیز آن سرور علیه السلام فرمود که هر پنج نماز تا نماز دیگر و جمعه تا جمعه دیگر و رمضان تا رمضان دیگر

Marfat.com

کفایت گناہان گذشتہ می شود بشرطیکہ از گناہان کبیرہ اجتناب نمایند ۔ بعد ازان بطریق تمثیل فرمود کہ این پنج نماز مانند جوی آب است کہ بر در خانۂ شما رفتہ باشد ۔ پس ہر کہ روزی پنج بار در آب در آید ہیچ چرکی برتن نہ می ماند ۔ ہمچنین این نماز ہا است ۔ آن زمان این آیت فرود آمد کہ ان الحسنت یذہبن السیات[1] بدرستی کہ نیکیہا بدی را می برد ۔

دویم : جنب بودن بیشتر از مقدار وقت یک نماز ۔ چہ اگر وقت نماز بگذرد آن خود ترک صلوٰۃ عمداً می شود ۔ قولہ تعالیٰ :

"و ان کنتم جنبا فاطہروا ۔[2]"

و اگر جنب باشید مبالغہ در طہارت بکنید و مراد از تطہیر غسل است باتفاق ۔ چنانچہ حدث بر دو نوع است صغریٰ و کبریٰ ۔ طہارت نیز بر دو نوع است صغریٰ و وضو است ۔ وکبریٰ غسل و تطہیر وضو است از برایٔ مبالغہ ۔ و متقدمین بہمین جہت گفتہ اند کہ اگر آب در دہن و بینی نہ کند جنابت ہنوز باقی است ۔ و وجہ [ص : ۱۷۳] این ست کہ این عضو از وجہی باطن بدن اند و از وجہی دیگر ظاہر ۔ و فرق ظاہر است ۔ پس اینہا را در وضو فرض نیست ۔ و در غسل حکم ظاہر دادیم زیرا کہ در موضع فاغسلوا واقع است ۔ و در غسل فاطہروا ۔ و این امر زیادہ مبالغہ دارد نسبت بامر سابق ۔ و نیز غسل گاہ گاہی واقع می شود و وضو دائم ۔ پس قضیہ برعکس نہ شد تا کار بر مردم دشوار نہ گردد ۔ و درون چشم چون ہمہ گاہ حکم باطن دارد وشستن آن خالی از خطری نیست ۔ رسانیدن آب در آن ساقط باشد چہ در غسل و چہ در وضو ۔ رسول علیہ السلام فرمودہ کہ اول مرتبہ بر امت من پنجاہ نماز فرض شدہ بود و غسل از جنابت ہفت بار ۔ و من شب معراج چندان التماس کردم و الحاح نمودم کہ حق سبحانہ و تعالیٰ از پنجاہ پنج و از ہفت یکی آوردہ ۔ و موسیٰ علیہ السلام ہنوز ہم بان سرور علیہ السلام می گفت کہ کاہلی امتیان ترا من

۱- سورۂ ہود ۱۱ ، آیت ۱۰۶ ۔
۲- سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۶ ۔

می دانم و ترا چندانی کار بایشان نیفتاده است باز بدرگاه جل و علیٰ رو ازین هم تخفیف بده ـ رسول علیه السلام فرمود که من از پرودگار خود بسیار خواستم ـ حالا ما را باز عرض نمودن در باب نماز ازو شرم می آید که ازین هم کم سازد ـ بیت :

بهر تو پنجاه بپنج آمده
طبع تو زین پنج یکم آمده

و عادت آن حضرت این بود که هر مرتبه که مباشرت می فرمود در حال غسل می کرد و مبالغه بسیار در مالیدن بدن می نمود و می گفت که زیر هر موئ جنابتی است ـ و اگر غسل میسر نه می شد وضوء تمام نه مثل وضوء نماز می ساخت باز مباشرت می کرد و باز نه خسپیدی ـ وضوئ تنها می ساخت تا فرصت غسل می شد و گاه گاهی بحسب ضرورت برائ خوردن وضو می ساخت و می خورد ـ و در حالت جنابت ذکور تسبیح و تسمیه می گفت اما بمسجد نه می رفت و قرآن نه می خواند ـ هیچ بی یکی ازین اقسام طهارت نه بودی لخواه وضو خواه تیمم ـ وگاهی بر جمیع ازواج طاہرات طرب می کرد و یک غسل می کرد و گاه گاہی از یک طرف آب بشرکت بعضی ازواج غسل می کرد ـ از افتادن قطرها باکی نه می دانست ـ

و حائض و جنب را از در آمدن در مسجد و خواندن وگرفتن مصحف منع می کرد و می فرمود که در خانۂ که صورت یا سگ یا جنب باشد فرشته در نه می آید و برکت ازال می رود ـ و این جاست آنکه گفته الد ـ قطعه :

دلبر من ز صورت چین است
از خیال بتان یغمایٔ

چه عجب ای فرشتهٔ رحمت
گر تو این جا فرو نه می آیٔ

سیوم : در حالت حیض و طی کردن ـ قوله تعالیٰ :

Marfat.com

"و یسألونک عن المحیض - قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض و لا تقربوهن حتّی یطهرن فاذا تطهرن فاتوهن من حیث امرکم الله -"[1]

می پرسند ای محمد ترا از حال زنان حایض و نزدیکی با ایشان در حالت حیض۔ بگو که آن حالت پلید است و نا خوش جانبین است - پس گرد زنان حایض مگردید تا زمانی که پاک شوند که وقتی که پاکیزه گشتندآن زمان از جای که خدای تعالیٰ امر فرموده گرد ایشان بگردید -

چون قبل از ظهور اسلام کفار عرب و اہل کتاب زنان حایض را از خانۂ خود بدر می کردند و بحالے (بجائے؟) دیگر نشستن می فرمودند - حق تعالیٰ درین آیت چند حکم فرمود - اول آنکه زنان حایض از خانه نه باید اخراج کرد - که موجب نومیدی و دلگیری و خواری ایشان است - دوم آنکه در آن حالت با ایشان نزدیکی نه باید کرد یعنی پایان تراز ازار تصرف نه باید نمود و بالا ترا زان مباح است - سیوم آنکه مباشرت موقوف است بر طهارت و مراد از طهارت با غسل است - اگر بقرأت یطهرن با شد بصیغه یفعلن و آن زمانے است که کمتر از ده روز پاک شده باشد و با گذشتن یک وقت نماز است -اگر بقرأت یطهرن باشد بصیغه ثلاثی مجرد - مراد از طهارت باز ماندن خون است که بجائے پاکی است و بس - و درین صورت از برائے مباشرت غسل شرط نیست اما برائے جواز نماز ضروری است و شرط است - چهارم آنکه فرمود که نزدیکی در زمان و مکانے بکنید که خدا تعالیٰ امر فرموده باشد و نتیجۂ قرب آن که حصول فرزند است روئے نماید نه آن که [ص : ۱۷۵] مقصود همچنین راندن شهوت و گرفتن لذت بوده باشد و بس - تا ہر وقتی که خواهند خواه پیش از زمان حیض خواه در حالت حیض جماع کنید و با بهایم شریک باشید - یا آنکه از راه غیر معهود که پلیدی محض است و هیچ دخلی در انتظام امور عالم نه دارد و نتیجۂ نه

---

۱ - سورة البقر ۲ ، آیت ۲۲۲ -

Marfat.com

می دہد در آیند ـ و نطفہ را ضایع سازند ـ و امام شمس الائمہ سرخسی[1] رحمہ اللہ می گوید ہر کہ وطی عورت حایض خود را حلال داند کافر می شود و در نوادر امام محمد[2] آوردہ کہ کافر نہ می شود و اگر لواطت با عورت خود حلال داند نیز نزد بعضی کافر می گردد واللہ اعلم ـ

نقل است از ولید بن عبدالملک مروانی[3] کہ می گفت اگر حق سبحانہ عزشانہ درکلام مجید خود خبر از حال قوم لوط ع م نہ می داد ہرگز گمان نہ بودی کہ در عالم کسی را چنین فعل کردہ باشد ـ و بعضی دیگر گفتہ اند کہ لواطت خبطی وہمی است نہ لذت ـ و الحق این فعل مشابہ است بفعل حیوانات و مستلزم حرکات متعبہ بخلاف مباشرت کہ لذت واقعی است ـ سیر مصالح و منہج دنیوی و اخروی ـ

چہارم وطی عورت از دبر ـ و این حکم اگرچہ در فصل اول مذکور شدہ است اما بعضی مبتدعان جاہل چون فرق درمیان لواطت مرد و زنہ می کنند و شبہات فاسدہ می آورند تصریح بذکر آن نمودہ ـ

قولہ تعالیٰ :

''نسآء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم''[4]

---

۱ ـ شمس الائمہ ابوبکر محمد سرخسی (متوفی ۱۰۹۰ء) ترکستان کے مشہور حنفی فقیہ تھے ـ ان کی مشہور تصنیف 'المبسوط' ہے ـ حکومت وقت نے ان کو قید کر دیا تھا اور دس سال تک وہ قید خانے میں رہے اس زمانے میں ان کے شاگرد قید خانے کے دروازہ پر جمع ہو جاتے تھے وہ ان کو اپنی کتابیں پڑھایا کرتے تھے ـ

۲ ـ امام محمد ابن الحسن الشیبانی (متوفی ۸۰۴ء) واسط میں پیدا ہوئے امام ابوحنیفہ سے فقہ حاصل کی ـ ان کی تصنیفات میں ''موطا'' اور ''الجامع الصغیر'' مشہور ہیں ـ امام شافعی کے ساتھ ہارون الرشید کے دربار میں مجلس مذاکرہ میں حصہ لیتے تھے ـ

۳ ـ ولید ابن عبد لملک (متوفی ۷۱۵ء) خلیفہ دمشق جس کے زمانہ میں خلافت کے حدود اپنی انتہائے وسعت کو پہنچ گئے ـ

۴ ـ سورۃ البقرہ ۲ ـ آیت ۲۲۲

Marfat.com

زنان شما مزرعه شما اند پس بیائید در مزرعهائے خود به هر شکلی که خواهید تکیه زده خواه نشسته خواه به رنگے دیگر ۔ بعد ازان که محل زراعت مقرر باشد که یکے است چه دبر محل زراعت بعینه مانند وطی در حالت حیض است که پلیدی است بلکه ازان هم پلید تر است ۔ چنانچه بر ارباب ذکا مخفی نیست ۔ و اگر این فعل بفرض و تقدیر در شرع مباح می بود اہل طہارت و نزاہت که طبع سلیم دارند اقدام بر آن نه می نمودند چه جائی آنکه قرآن و احادیث و روایات فقهی از نہی [ص : ١٢٦] آن نیز باشد. و رسول علیه السلام فرمود که ملعون است آن که جماع بازن در دبر کند ۔ و نیز فرموده که هر که جرأت بزن حایض یا با نے در دبر جماع کند یا نزد کاہن رود پس به تحقیق بدانچه بر محمد علیه السلام فرود آمده است کافر باشد ۔

و بعضی مبتدعان سفیه لفظ انیٰ را که در آیه فاتوا حرثکم انیٰ شئتم واقع شده است نظر باشتراک لغت بمعنی هر جا می دارند و می گویند که انیٰ شئتم هم بمعنی 'کیف' آمده است ۔ و هم بمعنی 'من این'۔ و بر تقدیر آخر معنی این است که نزدیک زنان خویش بروید از هر جا که خواهید ۔ اما حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم صریح است درین که معنی آخر اصلاً مراد نیست ۔ چه اگر رفتن از هر طرف مشروع می بود صاحب شرع حکم بتکفیر فاعل لوطی نه می کرد ۔ و قاعدهٔ احوال چنین است که هر گاه که صاحب شرع یک معنی صیغه مشترک را بیان کرد و قاعده قطع بر آن نمود معنی دیگر متروک است ۔ و آن صیغه قطعاً از اشتراک بر آمد و حکم محکم و مفسر پیدا کرد پس تاویل مدعی باطل باشد ۔

و عجب تر این است که کافران بلکه حیوانات با آنکه درین صفت به همین بر ایشان غالب اند اگر سالها سال بگذرد در غیر محل مخصوص که موضع از برای توالد و تناسل است نه می روند و طبیعت اینها اصلا مایل بآن جانب نه می شود ۔ وبخلاف این بهایم طبع که درین فعل زشت لذتی وهمی تصور کرده اند و بر اقدام آن که مخالف شرع و طبع است جرات می نمایند چه توان کرد ۔ طبایع مختلف است و در حدیث که اگر کسی را یابید که عمل قوم لوط می کند فاعل و مفعول هر دو را بکشید ۔

Marfat.com

پنجم : وطی بهایم قال علیه السلام من اتیٰ بهیمة فاقتلوها معه کسی را که بهیمه را وطی کند بآن بهیمه بکشید ـ

ششم : جماع کنیزک پیشتر از استبرا ـ استبرا پاک کردن رحم است از نطفه دیگری و حکم این است که اگر کنیزکی را بخرند هر چند از کودکی یا عورتی هم خریده باشند خواه بکر باشد خواه کامله تا آنکه یک حیض نه بیند یا یک ماه از وقت بیع او نه گذرد نزد او رفتن حرام است ـ [ص : ۱۷۷] مگر آنکه حیلهٔ شرعی از برایٔ اسقاط استبرا نمایند و آن مشهور است ـ و این حیله موجب اسقاط حق عبد نیست ـ مثلاً حیله اسقاط زکواة یا غیره که دفع حق فقرا است ـ بلکه از برای دفع فرضیت حکمی است از احکام ـ و این بسیار آمده است و فقها مثل خصاف[1] وغیره کتابها در حیل نوشته اند ـ و لیکن بی حیلهٔ شرعی وطی جاریه نو خریده حرام است ـ قال علیه السلام لا توطا حاملا حتی تصنع و لا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة باید که وطی کرده نه شود زنان حامله تا آنکه حمل نه نهند و نه غیر حامل تا آنکه یک حیض نه بیند ـ و این حدیث در شان زنانی که در جنگ اوطاس[2] بدست اهل اسلام . . . افتاده بودند واقع شده است ـ

هفتم : وطی صغیرة حامله ـ قوله تعالیٰ وطیٔ[3] نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن توطاء الحبالی حتیٰ یضعن ما فی بطونهن ـ و مضمون این حدیث که نهی از وطی زنان بارور بوده باشد سابقاً گذشته است ـ و وطی صغیره نیز از منهیات است ـ و فقها گواهی کسی که بر صغیره فرود می آید مسموع نه می دارند که منافی مردی است ـ و این هر دو فعل اگرچه از جمله مناهی است اما حرمت اینها بآن مشابه نیست که لواطت یا جماع

---

۱ ـ امام احمد ابن عمر الخصاف (متوفی ۲۷۰ء) فقۂ حنفی کے ماہر تھے خلیفہ مہتدی کے لیے ''کتاب الخراج'' تصنیف کی ـ ''کتاب الاوقاف'' اور ''کتاب الحیل'' بہت مشہور ہیں ـ

۲ ـ اوطاس مکۂ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے جہاں قبیلہ ہوازن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی تھی ـ

۳ـ قولہ تعالی کتابت کی غلطی ہے کیونکہ یہ قرآن شریف کی آیت نہیں ہے ـ

Marfat.com

حایض بوده باشد - چه مقصود از وطی چنانچه پیدا کردن فرزند است اصالتاً همچنان لذت گرفتن است -

هشتم : که از جمله مباحات است - پس فرق میان جماع حایض و حامل این است که اگرچه نطفه در هر دو صورت ضایع می شود و این معنی خلاف مقتضای حکمت بالغه است - اما در صورت اول تحصیل فرزند است و نه حصول لذت که آن محل بالذات مکروه طبعی است و در شق ثانی اگرچه تحصیل حاصل است اما نحو لذتی در آن هست - و حق سبحانه تعالیٰ را بر بندگان توسعی است در احکام - زیرا که چنانکه تکلیف ایشان مطلوب است همچنان آلوده داشتن است ایشان را نیز از برای استعداد عبادت مقصود است - پس میان هر دو صورت قیاس مع الفارق یافته شد - و بعضی فقها وطی حامله را اصلاً مکروه نه می دارند از جهت شرع اما کراهیت طبعی [ص : ١٧٨] یا حکمی که شاید آن زن را آزاری رسد بحال خود باقی است - و همچنین است فرق از وطی در دبر تا در وطی صغیره را در آن حالت خطری نه باشد چندانی بزه نه خواهد بود - و نزد ارباب سیر بتحقیق رسیده که آن سرور علیه السلام با حضرت بی بی عایشه رضی الله عنها در شش سالگی عقد فرمود و در نه سالگی زفاف کرد و تصرف نمود - پس معلوم شد که حرمت وطی صغیره مبنی بر ایذا و خطر اوست - و اگر صغیره قوی البدن باشد این نهی مرفوع است اگرچه خلاف مروت است - اما چون وسیلهٔ حصول مقصود از نکاح است بنابر آن حرج در وی کم از دیگران است بخلاف لواطت و وطی بهایم و وطی حایض که مناف حکمت من کل الوجوه است والله اعلم -

نهم : برهنه بحمام در آمدن - وهم عورت دیگران دیدن و عورت خود نمودن - قال علیه السلام ان الله حی مستر یحب الحیاء فاذا اغتسل احدکم فلیستر - بدرستی که خدای تعالیٰ شرمناک پرده پوش است چون یکی از شما غسل کند باید که ستر عورت بکند - و نیز نهی فرموده باید که مرد نظر بر عورت مرد نه کند و زن بر عورت زن نه کند و مرد مرد را در یک جامه و زن زن را در یک جامه در بغل نه گیرد که از شهوت ایمن نیستند و در حدیث دیگر آمده است که مردی - که زن جمیله را بنگرد و اورا خوش آید -

Marfat.com

باید کہ زود بسوی اہل بیت خود رود و باوی صحبت کند زیرا کہ در زن خویش بہان است کہ در زن بیگانہ است و ہیچ جائے دیگر آمدہ کہ مردی با زن بیگانہ شب یک جا نہ کند مگر آن کہ ناکح او یا محرم او بودہ باشد ۔

یاز دہم[1] : درمیان راہ بول و غایط کردن ۔ قال علیہ السلام اتقوا الملاعنین ۔ قیل وما الملاعنان یا رسول اللہ ۔ قال الذی یتخلی فی الناس او فی ظلہم ۔ فرمود کہ پرہیز بکنید از دو ملعون ۔ گفتند یا رسول اللہ آن دو ملعون کدام است ۔ گفت آنان کہ در راہ عامہ یا زیر درخت سایہ دار بول و غایط کنند ۔

دواز دہم : درمیان آب بول و غایط کردن ۔ قال علیہ السلام لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ۔ بول نہ کند یکی از شما در آب بستہ ۔ و ایستادہ کردن بول نیز منہی است ۔

سیز دہم : در زیر درخت قضای حاجت [ص : ۱۷۹] کردن ۔ و مراد ازین درخت سایہ دار میوہ دار است ۔ قال علیہ السلام اتقوا الملاعن الثلث البراز فی الموارد و قارعۃ الطریق و الظل ۔ اجتناب بکنید از سہ چیز کہ جای لعنت است اول غایط کردن در آب دویم در سر راہ سیوم زیر درخت سایہ دار ۔

چہار دہم : در سوراخ بول کردن ۔ قال علیہ السلام لا یبولن احدکم فی جحر ۔ باید کہ بول نہ کند یکی از شما در سوراخ ۔ و وجہ منع آن باشد شاید کہ در آن سوراخ ماری و کژدمی یا جنی بودہ باشد و ضرری بول کنندہ را رساند ۔ مشہور است کہ در زمان حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مردی بول در سوراخی کردہ بود و چنی (؟) ظاہر شدہ و آسیبی ار او رسانید ۔ و آن سرور علیہ السلام این حدیث فرمود کہ بالا گذشت ۔

پانز دہم : در وقت خلا سخن گفتن ۔ قال علیہ السلام لا یخرج الرجلان یضرجان الغایط کاشفین عورتہما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذلک ۔ بیرون نیایند دو کس کہ در یک محل غایط کنند و عورت خود ظاہر سازند و سخن بگویند کہ خدای تعالی برین فعل غضب می کند ۔

---

۱ ۔ مخطوطہ میں 'دہم' کی نشان دہی نہیں کی گئی ہے ۔

Marfat.com

شانزدہم : در وقت بول احتیاط نہ کردن ۔ قال علیہ السلام اما احدہما فکان لا یتنزہ من البول و اما الاخر فکان یمشی بالنمة ۔ و شان ورود این حدیث آن است کہ پیغمبر علیہ السلام بر سر دو قبر بگذشت و شاخ سبز و تازہ و تر را دو پارہ کرد و بر سر ہر دو قبر نشاند ۔ چون ازان سوال کردند ۔ فرمود کہ این ہر دو مردہ بسبب گناہان کبیرہ در عذاب بودند ۔ یکی از ایشان بعد از بول استنجا نہ می کرد و دیگری سخن چینی[۱] می نمود و ہر چہ در مجلسی می شنید بجای[۱] دیگر نقل می کرد ۔ من شاخ سبز بر سر قبر ایشان نہادم تا تسبیح خدا گوید و ایشان ببرکت آن تسبیح از عذاب خلاص یابند ۔ زیرا کہ بہر چیزی زندہ انس می کرد مردہ نیز ازان انس می یابد ۔

ہفدہم : در مجلس بادرہا کررن و بر آن خندیدن ۔ قولہ تعالی :

"و تاتون فی نادیکم المنکر ۔[۲]"

در آرید در مجلس خود افعال نا خوش را ۔ این خطاب بقوم لوط علیہ السلام است کہ در مجلس بادرہا می کردند و در [ص : ۱۸۰] متعد یک دیگر انگشت می انداختند چنانچہ کار مسخرہا است ۔ و حق سبحانہ و تعالی بواسطہ آن اعمال زشت ایشان را زیر و زبر کرد و فرمود فجعلنا عالیہا سافلہا[۳] و در حدیث آمدہ کہ آن سرور علیہ السلام (فرمود ملعون است آن کہ نزد زن خود براہ دیگر در آید ۔ و بعد ازان مردم را منع کرد کہ از رہا کردن باد نخندند[۴]) و فرمود لا یضحک احدکم عما یفعل ۔ باید کہ نہ خندد یکی از شما بر آنچہ از کسی سرزند ۔ و بسیاری دیدہ شد کہ در حالت قبض شکم یکی بجان رسیدہ و ہر چند معالجہ برای خلاص او کردہ اند صورت نہ یافتہ ۔ و عزیزی وارستہ را تشویش قبض روی نمود و بی طاقتی می کرد و می گفت تماشای[۱] دارد کہ از برای بادی این ہمہ جانی باید کند و میسر نیست ۔ نظم :

---

۱ ۔ مخطوطہ میں حینن ۔

۲ ۔ سورة العنکبوت ۲۹ ، آیت ۲۹ ۔

۳ ۔ سورة الحجر ۱۵ ، آیت ۷۴ ۔

۴ ۔ مخطوطہ میں مابین القوسین عبارت مکرر تحریر ہے ۔

Marfat.com

غلام ہمت آنم کہ دل بہرو نہ نہاد
جہان سر نہاد است و زندگی برباد

ہژدہم : سوی قبلہ بول کردن و غایط ۔ قال علیہ السلام اذا اتیتم الغایط فلا تستقبلوا القبلة و لا تستدبروا ۔ چون بقضای حاجت روید روی و پشت بقبلہ مکنید بلکہ آن را بدست راست دہید ۔ اما این نہی در صحرا است و در عمارت ہیچ باکی نیست ۔

و رسول علیہ السلام شخصے را دید کہ در وقت امامت تف بسوی قبلہ انداخت فرمود او خدای را و رسول خدا را آزردے ۔

نوزدہم : درخت سایہ دار بریدن

بستم : کشتن جانور کسب ساختن

بست و یکم : آدمی فروختن ۔

قال علیہ السلام لعن اللہ ذابح البقر و قاطع الشجر و بایع البشر ۔ لعنت کند خدای تعالی بر ذبح کنندۂ گاؤ و برندۂ شجر و فروشندۂ بشر ۔

مخفی نہ ماند کہ در صحت این حدیث ہر چند کہ در بعضی کتب اخلاق مذکور است سخن است ۔ و بر تقدیر صحت آن ہر کدام ازین سہ فعل وقتی مذموم بودہ باشد کہ آن را وسیلہ کسب روزی خود ساختہ باشد ۔ وگرنہ وقت احتیاج کشتن گاؤ وہم بریدن درخت سایہ دار و ہم فروختن آدمی روا است ۔ در شرع مباح ۔ و اعتقاد عوام الناس حالا این است کہ اگر گوشت گاؤ نہ خورند ایمان درست نیست ۔ ص: ۱۸۱ و اینکہ ارباب ریاضت و مجاہدت ترک حیوانات کردہ عموماً بخوردن گیاہ و بیخ درختان ساختہ اند نزد ایشان اعتباری نہ دارد ۔ سبحان اللہ تماشا باید کرد کہ کار اسلام بکجا قرار یافتہ است ۔

بست و دوم : بندۂ بی گناہ زدن ۔

بست و سوم بدست قضای شہوت کردن ۔

بست و چہارم ۔ وظیفہ از مستحق باز داشتن ۔

قال علیہ السلام :

Marfat.com

"اشر النّاس من اکل وحدہ و ضرب عبدہ و نکح یدہ و منع رفدہ -"

بدترین مردم کسی است کہ طعام تنہا خورد و بندۂ خود را بزند و بدست خود نکاح کند و انعام خود را باز دارد -

قال اللہ تعالیٰ[1] :

"و لا یاتل اولوا الفضل منکم و السعۃ ان یؤتوا اولی القربی و المساکین و المھاجرین فی سبیل اللہ[2] -"

باید کہ سوگند نہ خورند خداوندان فضل در دین از شما و خداوند ان دستگاہ بر آنکہ نفقہ نہ دہند خویشان را و درویشان و مہاجرین را در راہ خدا -

چون امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ در قصہ افک بر مسطح بن اثابہ[3] رضی اللہ عنہ کہ ہم خویش و ہم مسکین و ہم مہاجر بودہ انعام حرام کرد و برین معنی سوگند خورد این آیت نازل گشت -

بدان کہ تنہا خوردن وقتی ممنوع باشد کہ طعام در مجلس بیاید و کسی را شریک نہ سازد کہ شیوۂ جہود است و منشاء آن بخل است - اما اگر کسی از جہت شرع یا نزاہت طبع با کسی طعام نہ خورد بعد ازان کہ تقسیم نمودہ باشند بزہکار نیست -

نقل است کہ عزیزی را شخصی استدعا کرد - او گفت بسہ شرط اجابت می کنم - دشمنی را بمن شریک نہ سازی و مرا زہر نہ خورانی و بعد از خوردن طعام در بند نہ کنی - صاحب میزبان قبول کرد - و چون طعام آوردند کودکی را در طبق او شریک گردانید و بعد از سیری از طعام

---

۱ - مخطوطہ میں قال علیہ السلام کتابت کی غلطی ہے یہ قرآن شریف کی آیت ہے -

۲ - سورۃ النور ۲۴ ، آیت ۲۲ -

۳ - مسطح حضرت ابوبکر کے رشتہ دار اور صحابی تھے ام المومنین حضرت عائشہ پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے - اس لیے حضرت ابوبکر نے وہ امداد دینا بند کر دی جو دیتے رہتے تھے - اس پر یہ آیت نازل ہوئی - مخطوطہ میں اثابہ ہے مگر صحیح نام اثاثہ ہے -

Marfat.com

گفت که دو سه لقمه دیگر برای خاطر من بخور ـ و وقت بر خاستن گفت زمانی دیگر باش ـ مهمان گفت ـ تو هر سه عهد را با من شکستی ـ

و همین طور زدن بنده مذموم است اگر به ستم باشد اما اگر بنیت تادیب باشد بزه کار نیست ـ پس آنچه معتبر است نیت است که فارق میان عادت و عبادت است ـ و الحق چون این کس نیز بنده است از بندگان خدا و سر نامهٔ تقصیرات دارد و خدای عز و جل می بخشد باید که قیاس حال بندهٔ خود برخود کند [ص:۱۸۲] تا شایسته رحمت ایزدی گردد ـ که ارحم ترحم آر تا بر تو رحمت کنند ـ

و همین طور نکاح بدست آن زمان مذموم است که از غلبهٔ شهوت خود را باز تواند داشت ـ اما اگر کسی را بیم افتادن در حرام باشد آن زمان نکاح دست باکی نه دارد ـ وقتی از اوقات این روایت بجایٔ در نظر آمده است اما بخصوص یاد نیست ـ والله اعلم ـ

بست و پنجم : صورت گری ـ قوله تعالیٰ :

''ماهذه التماثیل التی انتم لها عاکفون ۝''[۱]

حکایت ابراهیم است که قوم خود را پرسید چیست این صورتها که شما آن را لازم گرفته اید ـ

قال علیه السلام ـ اشد الناس عذاباً یوم القیمه المصورون ـ سخت ترین مردم از روی عذاب در روز قیامت صورت گران اند ـ و ایشان را فردای قیامت خطاب خواهند کرد که چون در کار من شرکت کرده اید حالا جان درین صورت اندازید ـ و این بزه کاری در صورتی است که تصویر حیوانی بکشد ـ اما در صورتی که جان نه دارد مانند آفتاب و ماه و دریا و درخت و غیر آن مباح است ـ هم ازین جهت این صورت اگر مقابل باشد در نماز مکروه نیست بخلاف اول ـ

نقل است که روزی امیر المومنین علی رضی الله عنه بر جماعهٔ که شطرنج می باختند گذشت و همین آیت را بر ایشان خواند که :

---

۱ ـ سورة الانبیا ۲۱ ، آیت ۵۲ ـ

Marfat.com

"ماهذه التماثیل التی انتم لها عاکفون ۔"[1]

بست و ششم : تاخیر در ادایٔ قرض ۔ قوله تعالیٰ :

"من ذالذی یقرض الله قرضاً حسناً ۔"[2]

کیست آن که قرض دہد خدای را قرض حسنه ۔ و قرض حسنه آن است که سود نه گیرند و در مطالبه شدت نه نمایند و بقولی اصلا طلب نه کنند بلکه اگر مدیون بدہد قبہا و الا در وجه انعام و خیرات شمارند ۔ و ہمچنانکه قرض ده را شدت در مطالبه ممنوع است ہمچنان قرض ستان را تاخیر در ادایٔ قرض بعد از دستگاه حرام است ۔ و بعضی گفته اند که اگر قرض دارد و در طعام خود نمک اندازد فضولی است ۔ و باید که تا قرض ادا نه شود دست از فضولی باز دارد و از برای فضولی عیش و در پۓ کشیدن قرض نه شود ۔ شعر :

و دقت ثم رقت فاسترقت
فضول العیش اعناق الرجال

کوفته و باریک کرده و بنده ساخته است فضول عیش گردنهای مردان را :

قال علیه السلام مطل الغنی ظلم تاخیر توانگر در ادایٔ قرض ظلم است ۔ و ہم در حدیث آمده که ہر گوشتی که از [ص : ۱۸۳] سحت یعنی از حرام روید در بہشت نه رود و یکی از انواع سحت مال قرض است ۔ فی الجمله اگر تو قرض بکسی بدہی و باوجود قدرت در ادایٔ آن تاخیر نماید تا کجاہا که با او ہمراه نه باشی حال دیگر نیز بر حال خود قیاس باید کرد که مومن آئینه مومن است ۔

بست و ششم[3] :

ببری مال مسلمان ، چو مالت ببرند
بانگ و فریاد بر آری که مسلمانی نیست

---

۱ ۔ سورة الانبیا ۲۱ ، آیت ۵۲ ۔

۲ ۔ سورة البقره ۲ ، آیت ۲۴۵ ۔

۳ ۔ بست و ششم متن میں کتابت کی غلطی ہے یہاں لفظ بیت ہونا چاہیے ۔

Marfat.com

بست و ہفتم[1] : ازو با و طاعون گریختن ـ و با عام است تا ہر مرضی باشد و طاعون خاص است و بعضی مرادف داشته اندگریختن ـ قوله تعالیٰ :

"این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة ـ"[2]

ہر جا کہ باشید شما را موت در می یابد اگرچه در قصرہای گچ کرده استوار باشد ـ

قال علیه السلام ـ الفار عن الطاعون کالفار من الزحف ـ گریزنده از طاعون ہم چو کسی است کہ در صف قتال گریزنده باشد ـ

و نیز فرموده ـ الطاعون شهادة کل مسلم ـ طاعون شہادت ہر مسلمانی است ـ و کسی در آن حالت تسلیم و صبر پیشه بکند اجر شہید خالص مخلص در یابد ـ

در حدیث دیگر آمده کہ طاعون بلای است بر طائفه بنی اسرائیل فرستاده شده بود ـ چون در زمینی بشنوید کہ طاعون است آن جا مروید ـ و اگر در زمینی کہ شما باشید واقع شود از آن جا مگریزید کہ در معنی از قضا گریختن است ـ و علاج واقعه پیش از وقوع باید و بعد از وقوع غیر از تسلیم و رضا چاره نیست ـ و در تسلیم آسودگی از ہمہ بلا است :

چون مرغ نیم بسمل از غصه می تپیدم
تسلیم تا نہ گشتم آسودگی نہ دیدم

بست و ہشتم : از بیمار پیک (؟) داشتن ـ قال علیه السلام لا طیرة فی الاسلام ـ در اسلام ملاحظہ سرایت بیماری و شکون نیست ـ و امام شافعی[3]

---

۱ ، مخطوطہ میں بست ہفتم کی جگہ قولہ تعالیٰ کتابت کی غلطی ہے ـ
۲ ـ سورۃ النسا ۴ ، آیت ۷۸ ـ متن میں قال علیہ السلام غلط ہے ـ
۳ ـ امام شافعی (متوفی ۸۲۰ء) کا نام محمد ابن ادریس تھا غزہ میں ولادت ہوئی اور مصر میں وفات ہوئی ـ جبل المقطم کے قریب قبر ہے ـ چار سنی مذاہب فقہ میں سے ایک کے بانی و امام تھے اور ان کے پیرو ان کے نام پر شافعیہ کہلاتے ہیں ان کی تصنیفات میں "کتاب الام" اہم ہے ـ

Marfat.com

رحمہاللہ در رسالہ جمع میان احادیث مختلف آوردہ - ظاہر این حدیث با حدیث فر من الجذوم (المجذوم؟) کما تفر من الاسد - مخالف می نماید و توفیق چنان دادہ کہ ہیچ زحمتی بطبع خود قابلیت سرایت در دیگری نہ دارد - غایتش خدائ تعالیٰ اگر خواہد درو قدرت سرایت ہم می نہد - تا از جای بجای دیگر نماید - ازین رہ گزر ہم حدیث لا عدوی و ہم حدیث فرار مستقیم می دہد - اما اگر خدائ تعالیٰ نہ خواہد مرض را آن قوت نیست کہ بخودی خود تجاوز از حد بکند - چنانچہ [ص : ۱۸۳] اہل جاہلیت بلزوم تعدی آن قایل بودند چون این خبر بآن سرور علیہ السلام رسید ازین اعتقاد منع فرمود - چون ازو پرسیدند کہ یا رسول اللہ یک شتر گرگین شتر دیگری را نیز گرگین سازد - جواب داد برین تقدیر شتر اول کہ گرگین ساخت - و این دلیل صریح است بر اینکہ ابتدای مرض و بقائ آن لزوم و تعدی آن ہمہ را از آفرید کار است تعالیٰ شانہ -

بست و نہم : شگون گرفتن - بدان کہ فرق است از فال نیک گرفتن تا شگون - فال آن است کہ از زبان بگیرند و شگون آن کہ از جانوری باشد - چنانچہ در وقت سفر عکہ یا جانوری دیگر آوازکند و از سفر باز ماند -

قولہ تعالیٰ :

"و ان تصبہم سیئۃ یطیروا بموسیٰ و من معہ - الا انما طئرہم عنداللہ -"[1]

چون بنی اسرائیل را بلائ ازوبا و طاعون می رسید شگون بد موسیٰ علیہ السلام و کسی کہ با اوست می گیرند - دانا و آگاہ باش ! کہ جزای طائر ایشان کہ عبارت شگون است نزد خدائ تعالیٰ است - و ہر بدی کہ بر ایشان مقدر شدہ است در لوح محفوظ است -

و رسول علیہ السلام در وقت توجہ بکاری فال بسیار گرفتہ و از شگون منع کردہ - و مشہور است در کتب سیر کہ چون آن سرور نزدیک بقلعہ خیبر رسید جاسوسی زبان دان را در شبی کہ سیر می فرمود نزد او گرفتہ آوردند - و او راہ ہای مختلف را نام می برد و آن سرور تفاول خوب

---

۱ - سورۃ الاعراف ۷ ، آیت ۱۳۱ -

Marfat.com

در آن اسامی نه می یافت - بعد ازان پرسید که غیر ازین طرق که مذکور ساختی طریقی دیگر هم برای قلعه مانده - او گفت - آری - راه موضعی است که مرحب نام دارد - فرمود مرحباً بنا مرحباً بنا - و از همان راه در آمد و خیبر را فتح ساخت -

و فال مصحف کشادن نیز ازین قبیل است - نه چندانکه کلام خدای تعالی را بهر مهمی وکاری دست آویز سازند - چنانچه اکثر جهال نگاه می دارند و با تلاوت شان هیچ کاری نیست -

و بسیاری را از مبتدعان دیده ام که بر حکم فالهای اختراع ساخته اند و هر کدام آنها را منسوب بائمه اهل بیت دانسته خون بی گناهان ریخته اند - و می گفتند که حکم بر کشتن [ص : ۱۸۵] این شده - بیت :

جز از پیٔ سوگندی یا از پیٔ فالی

در خانه شان مصحف و طومار نیابی

و بعضی اهل اشارت در تفسیر این آیت :

''و کاین من ایة فی السموات و الارض یمرون علیها و هم عنها معرضون [۱]''

بسیاری از آیات الٰهی است در آسمان و زمین که شب و روز بر آن گذرند و از آن غافل اند و اعراض می نمایند -

بعضی می گویند که این آیات سخنان غیبی است که مایهٔ عبرت است - و هم ازین جهت فال بد از برایٔ نحود زدن ممنوع است -

و رسول علیه السلام فرموده که لا طیرة من دین و خیر بالفال وهی الکلمة الصالحة - شگون از دین نیست - و بهترین شگون ها فال زبان است - و آن سخن خیرش است - بیت :

---

۱ - سورة یوسف ۱۲ ، آیت ۱۰۵ -

Marfat.com

بسا فالی که از بازیچه برخاست
چو اختر در گذشت آن فال شد راست

سی ام : مرگ خود خواستن و این دو نوع است ۔ یکی آنکه بهواؤ ہوس دنیا آلودہ باشد و ہزار آرزو در دل دارد و می شکند و تاب محنت روزگار نہ می آورد و نظر او بر قضا و قدر نہ باشد و صبر نہ ورزد و بدادۂ ازلی راضی نہ شود و می خواہد کہ خود را بکشد و خود را از غم و غصہ خلاص یابد و این در شرع حرام است ۔ قولہ تعالیٰ :

''من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا و الاخرۃ فلیمدد بسبب الی السمآء ثم لیقطع فلینظر ھل یذھبن کیدہ ما یغیظ[۱]''

ہر کہ این گمان از رویٔ نومیدی می برد کہ خدایٔ تعالیٰ عز و جل ہرگز یاری نہ خواہد داد اورا در دنیا و آخرت ۔گو پشیمانی دراز بکشد بسوی آسمان ۔ پس گو قطع نمایٔ آن را ۔ و گو ببیند کہ این مکر و حیلہ او یا موجبات خشم اورا خواہد برد و این افتادن از آسمان سودی می دارد ۔ و چون این نہ چنین است خود را چرا رنجہ باید داشت ۔ و دل را و وسوسہای گونا گون نہادن ۔ برین تقدیر مراد از من موصولہ و ہمزہ لن ینصر اللہ حریص دنیا و جاہ باشد ۔ و احتمال دارد کہ ضمیر منصوب لن ینصرہ عاید سوی رسول علیہ السلام باشد ۔ و مراد از موصول حاسد و دشمن آن سرور علیہ السلام است کہ ارتفاع علم دولت اسلام نہ تواند دید ۔ خاک در چشمش باد ۔ آن ہنگام مطابق اصل مدعا نہ خواہد بود ۔کہ آن سرور [ص:۱۸۶] علیہ السلام فرمودہ کہ باید کہ ہیچ کس از شما تمنی موت نہ کند ۔ اگر نیکوکار است ازین حیثیت شاید کہ ثواب او بیشتر شود ۔ و اگر بد کار است شاید کہ توفیق توبہ یابد ۔ و در حدیث دیگر آمدہ کہ کسی آرزوی مرگ باید کہ نہ برد اگر بمصیبتہای معصیتہائے گرفتار است و غیر از مرگ چارہ نیست باید کہ این دعا خواند کہ اللھم احیینی ماکانت الحیواۃ خیراً لی و توفنی اذا کانت

---

۱ ۔ سورۃ الحج ۲۲ ، آیت ۱۵ ۔

Marfat.com

الوفاة خیرآلی ۔ خداوندا زندہ دار ما را مادا می کہ حیات بہتر باشد مرا ۔ و از جہان بمیران مرا اگر وفات بہتر باشد مرا ۔

نوع دویم : آنکہ اگر کسی را توفیق ازلی گریبان گیر شدہ از کشاکش فکر ہای جہان وارہاند و اورا با دنیا و ما فیہا ہیچ تعلقی نہ ماند و بر فطرتی اصلی کہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا[1] ماندہ کام جان را از شہد لہد لذات عالم فانی و موخرفات آن نیا لاید و شوق جمال ازلی و یاد عہد قدیم لم یزلی کہ بی واسطہ بدن در مقام قرب و حضور بسر می برد و مشاہدۂ معشوق حقیقی کہ ہزاران ہزار جان فدای یک شمہ اوباد ۔ یاد می نمود بموجب کریمہ و ذکر ہم بایام اللہ[2] آتش در نہاد او اندازد و مرغ روحش کہ درین قفس تنگ گرفتار و از مرغزار اقدس جدا افتادہ دم بدم خواہد کہ پرواز کند و ازین زمزمہ آغاز نہد ۔ شعر :

و کانت بالعواق لنالیال
شرفنا ھن من اید الزمان
جعلنا ھن تاریخ اللیال
و عنوان المروءۃ و الامان[3]

چون درمیان ما و محبوب ہیچ حایلی غیر از حیات عاری جسمانی و ہیچ مانعی بجز علاقہ بدنی نہ بیند چنانکہ گفتہ اند :

حجاب چہرہ جان می شود غبار تنم
خوشا زمان کہ ازین چہرہ پردہ برفکنم

---

۱ ۔ سورۃ الروم ۳۰ ، آیت ۳۰ ۔
۲ ۔ سورۃ ابراہیم ۱۴ ، آیت ۵ ۔
۳ ۔ ہماری راتیں جانوروں کی پیٹھ پر گزر رہی تھیں اور ہم نے ان کو زمانہ میں عزت بخشی ۔
ہم نے ان کی راتوں کو یادگار بنا دیا اور مروت اور امان کا عنوان مقرر کر دیا ۔

Marfat.com

بضرورت نه بیک زبان بلکه بصد ہزار زبان مرگ را از خدا خواہد که الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ۔ و زبان حال او ہمین ترا نه سراید ۔ قطعه :

گر اجل مردست گو بر دامن آی
تا در آغوشش بگیرم تنگ تنگ

من ازو عمری بیابم جاودان
او ز من دلقی ستاند رنگ رنگ

نقل است که محرم اسرار خاص پروردگار شیخ فرید عطار[1] قدس الله سره العزیز در اوائل [ص : ۱۸۷] حال در نیشا پور دکان عطاری داشت ۔ روزی سائلی آمد و ازو چیزی خواست ۔ شیخ اورا ہیچ نه داد ۔ باز سوال کرد ۔ شیخ ہمچنان تغافل نمود ۔ او گفت ۔ خواجه شما جان را چگونه خواہید داد ۔ گفت چنانچه تو ۔ ان فقیر گفت ۔ اگر صادقی درین صادق تماشا کن ۔ فی الحال کجکولی که داشت زیر سر نہاد و روی بجانب قبله کرد والله گفت و جان داد :

خوب رویان چو پرده بر گیرند
عاشقان پیش شان چنین میرند

شیخ حیران ماند و دکان را برہم زد و بغارت داد و راه پیش گرفت و سبب توبهٔ او این بود ۔

و حق سبحانه و تعالیٰ تمنی موت را علامت صدق داشته آن جا که می فرماید فتمنوا الموت ان کنتم صدقین[2] آرزوی مرگ برید اگر صادقید ۔

---

۱ ۔ شیخ عطار کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے ۔ ۵۸۹ھ ، ۵۹۷ھ ، ۶۰۲ھ ، ۶۱۹ھ ، ۶۲۷ھ ، ۶۳۲ھ ۔ مگر بیشتر لوگوں کا اتفاق ۶۲۷ھ پر ہے ۔ ان کا شمار بڑے صوفیا میں ہوتا ہے نیشا پور میں قیام تھا ۔ تصوف کی اعلی تصنیفات ان سے یادگار ہیں ۔

۲ ۔ سورۃ الجمعه ۶۲ ، آیت ۶ ۔

Marfat.com

چہ کسی تا صادق نہ باشد در محنت از سر جان چگونہ می خیزد ۔ از عین القضاۃ[1] ہمدانی رحمہ اللہ علیہ باید شنید کہ چہ می گوید ۔ رباعی :

ما مرگ شہادت بدعا خواستہ ایم
و آن ہم بسہ چند کم بہا خواستہ ایم
گر حق بکند ہر آنچہ ما خواستہ ایم
ما آتش و نفط و بوریا خواستہ ایم

و سابقاً مضمون حدیثی گذشت کہ ہر کہ مرگ را دوست می دارد کہ لقای خدای عبارت از آن است ۔ خدای تعالیٰ نیز لقای اورا دوست می دارد ۔ و ہمچنین برعکس است ۔ و گذشت ۔ این دوکس بی چارگی است کہ بگناہان مبتلاست و می خواہد کہ موافق بتوبہ می شود و توفیق نمی یابد ۔ و می داند کہ ہر چند بیشتر می زید گناہ می کند بنابر آن می گردد کہ زود تر رخت ہستی از جہان ببرد و این ہم دولتی است ۔ قطعہ :

چون تو نا کردہ کار می میری
در جوانی نکو کہ در پیری
اے دریغ کہ جہان از جنیں پاکاں و از مستان می بینم

نہ می دانم کہ در فیض بستہ است یا در قابلیتہا قصور ہمت رفتہ و ہمتہا قاصر گشتہ ۔ قطعہ :

لعلی از کان مروت برنیامد سالہاست
تابش خورشید و سعی باد و باران را چہ شد
گوی توفیق سعادت درمیان افگندہ اند
کس بمیدان در نمی آید سواران را چہ شد

---

۱ ۔ عین القضاۃ ہمدانی کبرائے اولیا میں تھے ۔ شیخ احمد غزالی سے فیض حاصل کیا ۔ مفصل حالات "نفحات الانس" صفحہ ۳۷۵ تا ۳۷۷ پر درج ہیں

Marfat.com

سی و یکم : نوحہ کردن و جامہ دریدن قولہ تعالیٰ :

"(ص : ۱۸۹) لکیلا تحزنوا علیٰ ما فاتکم و لا ما اصابکم ۔[1]

و درین آیات بینات حکمہا فرمودیم تا برای آنچہ از شما فوت شود اند وہگین نہ شوید و بر مصیبتی کہ رسد جزع و فزع نہ کنید ۔

قال علیہ السلام لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب و دعا بدعوی الجاھلیة ۔ نیست از ما کسی کہ طپانچہ بر رخسارہا زند و گریبانہا پارہ کند و در ماتم سخنان جاہلیت بگوید ۔ و احتمال دارد کہ سخنان جاہلیت عام باشد چہ در ماتم چہ در غیر آن :

ای دل جزع مکن کہ مجازی است این جہان
ای جان غمین مشوکہ سپنجی است این سرای

فصل : جزع و فزع را در فوات مطلوب باعث خرابی و بی فکری در عواقب امور کند و داند کہ ہر چند مفقود مقصود و محبوب خواہد بود عاقبت این کس بے او زندہ خواہد ماند و خواہد گذشت ۔ مصیبت بر آن عاقبت اندیش آسان می گردد ۔ و نیز از سخنان جامع آن حضرت است کہ اصبر صبر الا کارم و الا تسل سلوالبھائم ۔ صبر کن مثل صبر بزرگان کہ صدمہ اولی می کنند و الا خرسند باش ہمچو خرسندی بہائم ۔ چہ فضیلت انسانی و کمال درجہ صبر آن است ۔ کہ در اول وہلہ مصیبت را از تقدیرالہی داند و ثبات ورزد ۔ تا ثو ابی کہ نزدیک خدای تعالیٰ است و برای او آمادہ است در یابد ۔ و اگر نہ ہر چند بی طاقتی کند و جامہا بدرد و خاک بر سر اندازد ہیچ فائدہ نہ کند و بعد از دو سہ روز البتہ بر سرکار خود خواہد رفت ۔ و این حال بعینہ حال دمہ گوسپندان می ماند کہ گرگی در آید یکی را ازان در ربود و باقی ماندہا از ترس و ہیبت آن واقعہ ساعتی جمعی شدند و بانگ و فریاد پیش گرفتند و ازچریدن و آشامیدن باز ماندند ۔ بعد از زمانی آن قضیہ فراموش کردند و باری کار خود گرفتند ۔ این است سلوبہائم :

---

۱ - سورۃ ال عمران ۳ ، آیت ۱۵۳

Marfat.com

گرگ اجل ہمیشہ بتاراج می برد
این گلہ را نگر کہ چہ آسودہ می چرد

و حق این است کہ کسی دایم ماتم خود چنان دارد کہ بماتم دیگری نہ پردازد چنانکہ می فرماید :

جایٔ آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی
کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنی

و کدام مصیبت زیادہ ازین باشد کہ بمعشوق دل بستہ ایم کہ بی وفایٔ خلعتی است [ص : ۱۹۰] بر قد او آفریدہ ۔ و می دانیم کہ او بی شبہہ ما را خواہد گذاشت و از مفارقت او بسیار ایذا خواہیم کشید و آن مردانگی نیست کہ پیش ازان کہ او مارا وداع کند اورا وداع کنیم و رخصت دہیم تا آسودہ باشیم :

منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست
چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست

بنازیم بر سادگی و بر سادہ لوحی خود و بنالیم :

حال دنیا را بپرسیدم من از فرزانۂ
گفت یا خواب است یا بادی است یا افسانۂ

باز گفتم حال آن کس کہ دل دروی ببست
گفت یا غولی است یا دیوی است یا دیوانۂ

سخت سنگ دلانیم کہ بر این چنین مصیبت صبر کردہ ایم انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

و حق سبحانہ می فرماید کہ ان اللہ مع الصبرین[1] خدای باصابران است ۔ اگر این عبارت را ہمچنین می فرمود کہ ان الصبرین مع اللہ این

---

۱ ۔ القرآن سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۱۵۳ ۔

Marfat.com

شرف ایشان را بس بودی ـ چه جای آنکه خود را در معیت تابع ایشان ساخت ـ گفت ـ من با ایشانم ـ چه قاعدهٔ کلمه مع این است که بر متبوع در می آید چنانچه بگوئی که خرجت مع الامیر ـ با امیر بر آمدم ـ

نقل است از بعضی مفسران که تفسیر آیت و کان تحته کنز لهما و کان ابو هما صالحاً[1] چنین نوشته اند که آن دیواری را که خضر با موسیٰ علیهما السلام شکست گنجی در زیر آن بود ـ و آن گنج عبارت است از پنج کلمه که در لوحی از زر کنده و در قطیفه پیچیده در صندوق زیر آن اساس آن دیوار نهاده بودند ـ اول آنکه عجباً لمن یموت کیف یفرح عجب از کسی که خواہد مرد چگونه شادی شود ـ دوم عجباً لمن ایقن بالقدر کیف یتعب عجب از کسی که خواہد مرد یقین بقدر دارد چگونه رنج می کشد ـ سیوم اینکه عجباً لمن یریٰ تقلبات الدنیا باهلها کیف تطمئن بها ـ عجب از کسی که تغیرات احوال دنیا را باہل آن می بیند چگونه بآن آرام می گیرد ـ چهارم و پنجم اینکه اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد اعبده و رسوله ـ

مخفی نه ماند که آنچه معصیت است [ص : ۱۹۱] در ماتمها اجتماع است بر وجه نا مشروع و حرکات قبیح و افعال شنیع بجا آوردن ـ اما گریه مجرد ممنوع نیست که علامت نرمی دل و سبب رحمت است ـ

نقل است که چون ابراهیم بسر آن سرور علیه السلام وفات یافت [اشک][2] از چشمهای او بر رخسارہا روان شد ـ یاران پرسیدند که یا رسول الله تو مارا از جزع و فزع بر میت منع کردی و خود چرا می گریی ـ فرمود القلب یحزن و العین تدمع ـ دل اندوہگین می شود و چشم می گرید ـ و من شما را از نوحه کردن و دیگر رسوم جاہلیت منع می کردم که صبر از ہمه بہتر است نه از گریه که اثر رحمت است :

---

۱ ـ سورۃ کہف ، آیت ۸۲ ـ

۱ ـ یہ عبارت قیاساً اضافہ کی گئی ہے ـ معلوم ہوتا ہے کہ کاتب سے کچھ حصہ چھوٹ گیا ہے ـ

Marfat.com

دست تقدیر است که جان گیرد وگه جان دہد
تاکہ بتوانم نہ توان کینہ با قہار کرد

سی و دویم : بہ پدران فخر کردن ۔ قولہ تعالیٰ :

''فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم ۔[۱]''

چون در صور نفخ کردہ شود پس ہیچ نسبتی سودمند نہ خواہد بود میان ایشان۔ و ہیچ چیز فائدہ نہ خواہد داد غیر از تقویٰ ۔ چنانچہ فرمود :

''ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔[۲]''

بدرستی کہ بزرگ ترین شما نزد خدای تعالیٰ پرہیزگار ترین شما است ۔ و پرہیزگار آن است کہ از خدا بترسد ۔ و ہیچ فرضی ازو ساقط نہ شود ۔ و ہیچ فعلی حرام ازو سر بر نہ زند و بعضی گفتہ اند کہ متقین آنان اند کہ درین آیت مذکور شد کہ :

''ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلٰوۃ و مما رزقنہم ینفقون ۔ و الذین یومنون بما أنزل الیک و ما أنزل من قبلک ۔ و بالاخرۃ ہم یوقنون ۝[۳]''

برین تقدیر ارکان تقویٰ شش باشد ۔ ایمان بالغیب ۔ و اقامت صلوات خمسہ در اوقات بشرائط ۔ و انفاق مال زکواۃ و دیگر صدقات ۔ و ایمان بہ قرآن ۔ و ایمان بکتب سابقہ و اعتقاد باحکام و در ہر کدام اینہا تفصیل است ۔

و رسول علیہ السلام فرمودہ کہ من یطاء بعملہ لم یسرع بہ سنہ ۔ ہر کس را کہ عمل از رضای خدای یا از بہشت و درجات دیگر باز پس انداختہ و ازان قاصر اند ۔ علو نسبت کار اورا پیش نہ خواہد کرد و سودمند نہ خواہد بود ۔ بیت :

کارکن کار بگذر از گفتار [ص : ۱۹۲]
کاندرین راہ کار دارد کار

---

۱ ۔ سورۃ المومنون ، آیت ۱۰۱ ۔
۲ ۔ سورۃ الحجرات ، آیت ۱۱ ۔
۳ ۔ سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۱ ۔ ۲ ۔

Marfat.com

و نیز فرموده که چهار چیز در امت من از ایام جاهلیت باقی ماند که آن را ہیچ گو نہ ترک نہ می دہند فخر بہ حسب و طعن در اسب و طلب باران بوسیلۂ نجوم و نوحہ گری - و روزی آن سرور علیہ السلام خطاب بجگر گوشۂ خود کہ خاتون بہشت و سیدہ نساء و سر دفتر اہل بیت عصمت و طہارت است چنین فرمود کہ ای فاطمہ تکیہ برین مکن کہ تو فرزند منی بلکہ کار بکن -

حکایت : آوردہ اند کہ جاہلی پیش حکیمی فخر بآبا و اجداد خویش می کرد و می گفت کہ جد من چنان بود و پدر من چنین - و حکیم خاموش شد بعد از لحظہ باو گفت - اگر بفرض پدران تو زندہ شوند و بگویند کہ شرفی کہ ترا از ما است و توبہ آن می نازی ما از تو گرفتیم - آن زمان در تو چہ ماند و بچہ حیثیت مباہات می کنی - بیت :

بر پدر مردہ مناز ای جوان
کہ نہ سگی چون خوشی از استخوان

حکایت : چون وقت رحلت مولانای میرزا جان شیرازی کہ در ماوراء النہر مددس متبحر بود نزدیک رسید - بادشاہ توران زمین بر سر بالین او و رفت نصیحتی درخواست - مولنا اول گفت کہ ہرگز نہ خواہد بود کہ از شما دانش من بیشتر باشد - بعد از مبالغہ گفت کہ حضرت خان چون من از عراق درین دیار آمدہ ام اعتقاد شما و این مردم را چنین یافتم کہ مگر ولایت و کرامت نیز ہمچو تخم آدمی است و دیگر آفرینشہای موروثی است - چنانچہ از نسل آدمی آدمی خیزد و از اسپ اسپ و غیر آن - ہم برین قیاس ہر کس از اولاد ولی است باید کہ ولی باشد و حال نہ این چنین است :

ہر آن پسر کہ شود قالعی از پدر بنسب
حقیقتے صفت آتش است و خاکستر

چہ ولایتی کہ پدران داشتند رفت و فرزندان تا کار نہ کنند چہ طور بدرجہ ایشان رسند - فی الواقع ہیچ نسبتی بالا تر از نسبت پیغمبر زادگان نہ خواہد بود - و قصہ نا خلفی پسران نوح و لوط علیہما السلام معلوم

Marfat.com

است و باین معنی [ص : ۱۹۳] اشارت می کند - نظم :

که غرور تو باصل است و نسب
شرف جد و کرم و روی اب
بشنو افسانهٔ نوح و پسرش
که چه طوفان غم آمد بسرش

و چنانکه دیگری گفته - قطعه :

پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کهف روزی چند
پیٔ نیکان گرفت مردم شد

سی [و سیوم] : بی ضرورت سوال کردن - قوله تعالیٰ :

"تعرفهم بسیمهم - لا یسئلون الناس الحافاً -۱"

در حق اصحاب صفه که فقرای صحابه رضی الله عنهم و متوکل ترین ایشان بودند - خطاب به پیغمبر علیه السلام می فرماید - که بشناس ای محمد تو ایشان را بسیمای صلاح که نور شب خیزی بر چهرهٔ ایشان می تابد یا نور ایمان و تقویٰ و طاعت با نور قرآن برجبین ایشان ظاہر است و علامت دیگر آن که سوال نه می کنند ایشان از مردمان بالحاح - و مقصود نفی سوال مطلقاً نه نفی الحاح - یعنی چون دیگر محتاجانِ اضطراری عادت ایشان نه الحاح است نه سوال - چنانچه در کریمه :

"و ما انا بظلام للعبید -۲"

گفته اند که مقصود نفی اصل ظلم است نه زیادتی و مبالغه در ظلم بحضرت حق سبحانه ظلم است -

---

۱ - سورة البقره ۲ ، آیت ۲۷۳ -
۲ - سورة الانفال ۸ ، آیت ۵۱ -

Marfat.com

"تعالیٰ عن ذلک علواً کبیراً ۔"

قال علیه السلام من سأل الناس تکثراً فانما یسئله جمرا فلیستقبل اویستکبر ہر کہ بر مردم سوال بی ضرورت کند کہ جہت بسیاری مال ۔ بتحقیق او نہ می خواہد مگر آتش پارہ را تا متاع و عافیت دین اورا بسوزد ۔ آن زمان گو اندک خواہ بسیار زیرا کہ از برای سوختن خانہ اندک آتش و بسیار برابر است ۔

و جایؑ دیگر فرمودہ ہر کہ از مردمان چیزی بخواہد و حال آنکہ اورا آن قدر دستگاہی ہست کہ از سوال بی نیاز گرداند ۔ روز قیامت در عرصات بیاید و بر رویؑ او داغی باشد کہ ہمہ کس اورا بداغ شناسند ۔ پرسیدند کہ یا رسول اللہ مقداری کہ از سوال بی نیاز گرداند چیست ۔ فرمود پنجاہ درم نقرہ یا مقدار قیمت آن از طلا ۔ و نیز فرمود کہ گدایؑ خراشہا و تراشہا است در چہرہ ۔ اگر کسی خواہد آن را ببرکت سوال از چہرہ پاک سازد و اگر خواہد بگذارد مگر آن کہ از صاحب دولتی و حکومتی سوال کند ۔ یا در کاری ازان گریز نہ بود آن زمان عار نہ باشد ۔ و چون در حدیث قدسی وارد [ص : ۱۹۴] شدہ کہ ہر کرا یاد من از سوال مشغول دارد اورا ازان چہ با سائلان باید داد بہتر می دہم ۔ بنابران بعض بندگان بلند ہمت شرم دارند کہ از خدایؑ غیر خدایؑ خواہند و مناسب حال ایشان است این بیت :

کوتاہ ہمتی کہ بے حاصلی دو کون
دست طمع بحضرت بی چون کند دراز

و بعضی را کہ نظر بلند تر افتادہ اصلا خواہش را قبول نہ دارند و خانہؑ آرزو را بسیلاب فنا در دادہ اند ۔ وظیفہؑ ایشان است این بیت :

دون ہمت است بنزد یک اہل معرفت
آن کس کہ از خدایؑ نہ خواہد بجز خدایؑ

Marfat.com

خیالے نہ کنی کہ باین سخنان گفتن کسی باین جا می رسد ۔ یا از بردن نام شکردہان شیرین می گردد ۔ و این جا خونہا باید خورد و ناف بر زمین باید مالید و دامن کاملی باید گرفت ۔ و خشک لب و تشنہ جگر باید بود ۔ آن زمان ہم معلوم نیست کہ دریچہ ازان عالم بکشایند یا نہ ۔ رباعی[1] :

صدف بباید و باران و بحر چندین سال
ہنوز نیست معین کہ در شود یا نہ

و دیگری می گوید ۔ بیت[1] :

اسرار حقیقت نہ شود حل بسوال
نی نیز بدر باختن حشمت و مال
تا خون نہ شود دیدۂ و دل پنجہ سال
ہرگز نہ دہند راحت از قال بہ حال

اما بموجب آنکہ گفتہ اند یا مرد باش یا در سایۂ مرد ۔ و اگر دست نیاز بہای پاکبازے در زنی این قدر ہست کہ محروم نہ مانی و امیدواری است کہ افتان و خیزان و سیر گردان سر از جای نہ بری ۔

سی و پنجم[2] : خود را از عیب پاک داشتن ۔ قال اللہ تعالیٰ :

''و ما أبرئ نفسی ان النفس لا مارة بالسوء الا ما رحم ربی ۔[3]''

پاک نہ می دانم من نفس خود را از بدیہای زیرا کہ نفس ہر آئینہ امر فرماینده است ببدی مگر آن کس کہ رحم کرده باشد اورا پروردگار من کہ او از بدی پاک است ۔ و او از کثرت رحمت بی باک است ۔

---

۱ ۔ نسخے میں کاتب سے غلطی ہوگئی ہے بیت کی جگہ رباعی اور رباعی کی جگہ بیت لکھا ہے ۔
۲ ۔ شمار میں سی و چہارم رہ گیا ہے ۔
۳ ۔ سورۂ یوسف ۱۲ ، آیت ۵۳ ۔

Marfat.com

قوله تعالیٰ :

"فلا تزکوآ انفسکم هو اعلم بمن اتقیٰ -[1]"

پاک نه دانید ذاتهای خود را از عیبهای که خدای تعالیٰ دانا تر است بآن کسی که ازو می ترسد - و پرهیزگاری می نماید -

در یکی از کتابهای منزل نوشته اند که تا ملک مرا زوال نه بینی بر دیگری مرو و تا شیطان را مرده نه بینی از فریب او غافل منشین و تا در خود یک سر مو عیب بینی [ص : ۱۹۵] خود را اعتباری منه -

نقل است که یکی از شوریدگان در بازاری فریاد کنان می گذشت و می گفت که کیست که طاعت چهل ساله مرا بمشتی جو بخرد و ازان نانی پزد و پیش سگی اندازد - عارف این سخن بشنید وسیلی بر قفای اوز وگفت - ای بوالفضول پدرت بهشت را چه یک دانه گندم بفروخت تو بر طاعت نا قبول خود چه قیمت نهاده که یک مشت جو می طلبی :

پدرم روضهٔ رضوان بدو گندم بفروخت
نا خلف باشم اگر من بجوی نه فروشم

نقل است که یکی از جاهلان از بزرگی سوال کرد که تو بهتری یا سگ گرگین که در راه افتاده - او تامل کرد و گفت - اگر فردای قیامت از صراط آسان گذشتم و در بهشت رسیدم من بهترم وگرنه این سگ بمراتب بهتر از من است - زیرا که از من چیزها خواهند پرسید و ازو نه - و من در معرض خطرم و او نه -

و ازین جا امیر المومنین صدیق اکبر رضی الله عنه می گفت که کاشکی من برگ گیاهی بودم که خشک می شدم و مرا بباد می دادند تا حساب و کتاب آخرت نه بایستی داد - امیر المومنین فاروق رضی الله عنه می گفت که کاشکی من گوسپندی (بودم ؟) که سر مرا می بریدند و گوشت مرا می خوردند

---

۱ - سورة النجم ۵۳ ، آیت ۳۲ -

Marfat.com

و خاک می گشتم و از من بازخاست نه می کردند - پیغمبر صلی الله علیه وسلم چنین می فرماید یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً -

نقل از عزیزی پرسیدند که سعادت آدمیان در چه چیز است - او گفت - در سه چیز است - (یکی) بود و خود از دست رفت - یکی امید است که نصیب گردد - و آن دو که میسر نیست یکی این است که پیدا نه می شدم - دوم بعد از پیدا شدن بایستی که در طفلی می مردیم - چون هیچ کدام نه شد حالا سعادت درین است که عقل عقیله را از ما بگیرند تا از همه غمها و رنجها فارغ شویم - بیت :

و ارهان خویش را که وارسته است
خر وحشی ز نشتر بیطار

سی و ششم : خوشامد را دوست داشتن - قوله تعالیٰ :

"لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب - و لهم عذاب الیم ○[۱]"

کسانی که خرسند می شوند بانچه می کنند از کارهای نا خوش و دوست می دارند که ستوده شوند بانچه نه کرده انداز کارهای نیک خیال مکن ایشان را که از عذاب [ص : ۱۹۶] رستگاری یافته اند و ایشان را عذابی است درد ناک - رباعی :

فردا که معاملان هر فن طلبند
حسن عمل شیخ و برهمن طلبند
آنهاکه درودہ جوی نه ستانند
و انها که نه کشته بخرمن طلبند

نقل است که امام اعظم ابوحنیفه کوفی رحمة الله علیه هر شب صد رکعت نماز نفل می گذارد - روزی در راهی می گذشت - یکی گفت که این

---

۱ - سوره آل عمران ۳ ، آیت ۱۸۸ -

مرد ہر شب چهار صد رکعت می گذارد - امام ازان شب باز چهار صد رکعت لازم گرفت - روزی دیگر یکی گفت که این مرد ہر شب از اول تا آخر درطاعت می گذارد - امام از آن روز التزام بیداری تمام شب گرفت - ازو پرسیدند که این ہمه رنج کشیدن برای چیست - گفت مردم در حق من گمان نیک می برند - اگر من بر خلاف آن باشم در وعید این آیت داخل شوم که بالا گذشت - سبحان الله اگر آدمی را پلید گویند بجان می رنجد و با کشتن تیار می باشد و نه می داند که بظاہر ہیچ حیوانی بپلیدی آدمی نیست - چنانچه در حقیقت چیزی شریف تر و کریم تر ازو ہم نیست :

''و لقد کرمنا بنی آدم -۱''

چه صورت محسوس مرکب است از خونی که برگ و پوست و استخوان کشیده اند و طراوتی درو نهاده اند - که برای آن صد جان بنیم جوی می رود - و لیکن اگر این خوبی عارضی بعارضه مبدل شود - چنانچه حال نازنینان در تپ یا در وقت فصد دیده باشی - پندارم که دیگر گمان خوبی بر بنی آدم تهمت دانی - عجب این که جان داران دیگر ہرگز دست و رو نه می شویند و مسواک نه می کنند - و تو ہمیشه بطهارت و لطافت می باشی - باین ہمه اگر یک روز بپاکیزگی ظاہر مقید نه شوی از عمر خود بیزار می گردی - و آنها این قدر مکروه نه می نمایند - و عجب تر آنکه بعد از مرگ ہیچ جانوری بر دل چندان گران و در چشم چندان نا خوش نیست که آدمی - پس معلوم شدکه بزرگی او باعتبار حقیقت باطنی نه صورت ظاہری :

''و سر لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - ثم رددنه اسفل سافلین ○ ۲''

ازین جا ظاہر می گردد - و خلقت او در احسن تقویم باعتبار صفای باطنی که صفت روح است و علت غای از ایجاد است که اول الفکر آخر العمل اوست [ص : ۱۹۷] ورد او اسفل السافلین باعتبار کثافت ظاہری که لازمه

---

۱ - سورۂ بنی اسرائیل ۱۷ ، آیت ۷۰ -

۲ - سورۂ والتین ۹۵ ، آیت ۴ - ۵ -

Marfat.com

بدن اوست و در وجود او متاخر است از روح - و کلمہ ثم دلالت بر آن می کند :

تو بقیمت ورای دو جہانی

چہ کنم قدر خود نہ می دانی

جہدی بکن کہ از صورت بمعنی رسی و از کراہیت بنزاہیت انجامی و از اسفل با اعلیٰ پیوندی - و از بستان :

''الا الذین امنوا و عملوا الصلحت فلہم اجر غیر ممنون ۞''[1]

فواکہ و ثمرات غیر مقطوعہ بچینی - انگاہ از دایرۂ :

و من نعمرۂ ننکسہ فی الخلق -''[2]

کسی را (کہ) عمر دراز دادیم اورا در میان خلق سرنگون ساختیم - بدرآی - و زبان حال تو این گوید - لمولفہ :

این نسخہ را کہ احسن تقویم نام اوست

از نقش کائنات معرا بر آورم

آئینہ خدای نما را کہ دل بود

از زنگ حادثات مجلیٰ بر آورم

دیوار طینتم کہ ز بالا نگون فتاد

خواہم کہ از ثریٰ بثریا بر آورم

سی و ہفتم : تیغ بر روی مسلمانی کشیدن - قال علیہ السلام من اشار الی اخیہ بحدیدة فان الملئکة تلعنہ حتی یضعہا - ہر کہ بسوی برادر خود اشارت بسلاحی بکند ملائکہ برو لعنت می کنند تا زمانی کہ آن را از دست بنہد -

---

۱ - سورۂ والتین ۹۵ ، آیت ٦ -

۲ - سورۂ یاسین ۳٦ ، آیت ٦۸ -

Marfat.com

سی و ہشتم : سکونت در دارالکفر کردن ۔ قال علیہ السلام اذا ابق العبد الیٰ دار الشرک فقد حل دمہ ۔ چون بندہ بسوی دارالکفر گریزد خون او مباح است ۔ و روایت فقہی این است کہ اگر کافران مسلمان را امیر خود سازند می شاید اہل اسلام را کہ تیر و تفنگ بسویٔ ایشان اند ازند بشرطی کہ نیت کشتن کفار کنند و این وقتی است کہ مسلمانان بحسب ضرورت بر دست ایشان اسیر شدہ باشند ۔ اما اگر باختیار خود در دارالحرب رفتہ اند باغی اند مطلق ۔ و این تہدید از برایٔ این است کہ از ہمسایگی دارالحرب بگریزند کہ حکم شرع بر ظاہر است ۔ قال علیہ السلام اتقوا من مواضع التہمۃ ۔ از جائے تہمت بپرہیزید ۔

سی و نہم : سوگند بغیر نام خدا خوددن ۔ عزیزے گفت درین حیز زمان برہان قسمی حجت نہ می باشد ۔ بزرگی دیگر می فرمود کہ گاہی کہ مردم از بدحالی و تنگ دستی شکایت می کردند گمان می بردم کہ شاید راست باشد ۔ ہمین کہ سوگندہا و نا پرسیدہ از خدا و رسول و کلام مجید بنیاد می کردند دانستم کہ ہمہ آنہا دروغ [ص : ۱۹۸] بود ۔ آری مارگزیدہ از ریسمان ترسیدہ باشد ۔ الحق اگر فقہاء پیش را کار بمحتالان و جلابان (؟) زمان می افتاد بفقہی دیگر می نوشتند ۔ و مدار ہر سوگند نہ می ماندند بلکہ بر بینہ فقط ۔ چہ آن زمان دیگر بود کہ مردم دروغ را عیب می دانستند بخلاف حال کہ ہنر شدہ ۔ شعر :

ظہر الکذب فی الوریٰ و النفاق
فلیسوق النفاق فیہ النفاق

قال علیہ السلام ۔ لا تحلفوا ما بطواغی ولا بابائکم ۔ سوگند مخورید بتان و بنام پدران خویش ۔ و طاغوت نام ہر چیزی است کہ غیر خدا آن را پرستند و بزرگ دانند ۔ و نیز فرمودہ ۔ من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ۔ ہر کہ سوگند بغیر نام خدا می خورد بتحقیق شرک می آورد ۔ کفار سوگند بلات و عزیٰ می خورند و این نہی در شان ایشان واقع شدہ :

دران دلی کہ تویٔ یاد دیگران کردن
درون کعبہ پرستیدن است عزیٰ را

Marfat.com

و نیز آن سرور صلی الله علیه وسلم فرموده که ہر چند راست گویٔ ہم باشد سوگند بسیار بنام خدا نہ خورید مگر بقدر ضرورت ۔ چہ بمقتضای کریمہ :

''و لا تجعلوا الله عرضة لایمانکم ۔''[1]

خدایٔ را دستاویز سوگندہا میارید که نام پاک آن حضرت جل و علا بتقریب اغراض دلیاوی کردن بی ادبی است تمام :

ہزار بار بشستم دہان بمشک و گلاب
ہنوز نام تو بردن مرا نہ می شاید

چہلم : آلات سرود ساختن و فروختن ۔ و این فرع سرود است ۔ و ہر گاہ که حکم اصل معلوم فرع بطریق اولیٰ ۔ قال علیہ السلام ۔ الجرس مزمار الشیطان جرس ساز شیطان است ۔ و بعلت لہو جمیع سازہا داخل درین حکم است ۔ و از مزامیر بعضی فقہائی را تجویز کردہ اند بطریقی که تشبہ بفساق نہ شود ۔ و دستک زدن نیز حکم مزامیر دارد و دف زدن در وقت نکاح در حرمت داخل است ۔ و در حدیث آن سرور علیہ السلام آمدہ که اعلنوا النکاح و لو بالدف ۔ نکاح را علانیہ بکنید اگرچہ بدف باشد ۔ و مراد ازین دف آن است که جلاجل نہ دارد ۔ و بعضی می گویند که مراد دہل است بشرطی که میانۂ او گرہ دار نہ بود که آن را کوبہ بگویند و کوبہ باتفاق حرام است ۔ و طبل غازیان در جنگ [ص : ۱۹۹] و غیر آن علی الاطلاق مباح است که از آن اسباب شوکت اسلام است والله اعلم ۔

فصل پنجم : در ذکر بعضی جرائم که منافی مروت است و بعضی دیگر خلاف ادب است ۔ اگرچہ بعضی در بعضی داخل است و ضمناً احکام آنہا در فصول سابق مندرج ۔ و آن نیز چہل است تقریباً و تقدم و تاخیر منظور نیست ترتیباً ۔

---

۱ ۔ سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۲۲۴ ۔

Marfat.com

اول نام خدای تعالیٰ پامال کردن - قوله تعالیٰ :

"و نبذوه وراء ظهورهم -۱"

انداختند این کافران آن کتاب خدای تعالیٰ پس پشتهای خود - و پس پشت انداختن و پائمال ساختن کتاب خدا و نام او هر دو متساوی است -

حکایت : آورده اند که بشر حافی[۲] رحمه الله در اوائل حال قطع طریق می کرد - روزی کاغذی یافته که نام خدای تعالیٰ در آن نبشته بود - بتعظیم برداشت و پاک کرد و بر سر نهاد و بگریست و گفت - که این نام کسی است که عرش تا فرش و ثریٰ تا ثریا و ملک تا ملکوت بنام او قایم است - ببرکت این و همین اعتقاد درجه از عالم غیب بر و بکشاد و رسید بجای که رسید - و ازان باز کفش نه پوشید و حافی خطاب یافت - رباعی :

من نام ترا برکف خود بنگارم
پس دیده بر آن می نهم و خون بارم
از بسکه دو دیده در خیالت دارم
بر هر که نظر کنم ترا پندارم

و فقیر بعضی دولت مندان را دیده که کاغذ پارها را جمعی می کردند و بکاغذ گران می دادند و غذای ازان وجه می ساختند با آنکه نعمت و ثروت داشتند - و علیٰ هذه القیاس بریدن هر چند سفید هم باشد و بال است - و بنظر در آمده که قرطاس در بعضی زبانها از نامهای خدای تعالیٰ است -

دویم : بر مسلمانی تف انداختن - این عمل قوم لوط علیه السلام است

---

۱ - سورة البقره ۲ ، آیت ۱۰۱ -
۲ - بشر حافی رحمة الله علیه (متوفی ۲۲۷ھ) مرو میں پیدا ہوئے ، بغداد میں مقیم رہے ، اہل تقویٰ کی ایک جماعت کے رہنما تھے -

Marfat.com

که کافران بر متابعان دین لوط علیه السلام استهزا می کردند - و در معنی تمسخر است بر لوط علیه السلام - قوله تعالیٰ :

"و تاتون فی نادیکم المنکر -۱"

مخاطب قوم لوط اند باین که شما در مجلس خود افعال زشت می کنید و مسلمانان را می رنجانید - و عقیده ایست که الاستهزاء علی الشریعة کفر - مسخرگی بر شریعت کفر است - چه آن مسخرگی عاید بصاحب شرع است - و روایت فقهی از امام محمد شیبانی است و در نوادر مذکور است [ص : ۲۰۰] که اگر بامری از اوامر الٰهی یا باسمی از اسمای رسالت پناهی صلٰوة الله علیه ہزل کند کافر شود - و ہمچنان بطریق و اعظان اگر سر بلندی نشیند و دیگران که باطراف او باشند ازوی بر سبیل مزاح مسائل پرسند - و تکیه و بالش و چیزہای دیگر بروی بزنند و بخندند - و ہمچنین اگر تقلید قاضی بکنند و کفش اورا کفشک گویند - یا بگویند که ما ازین شریعت بجان آمده ایم - که امثال آن در کلمات کفر داخل می شود - و ہمچنین اگر اہانت عالمی بکنند و در روی او نیز بگیرند - خصوصاً وقتی که ہمه عالم باشد و ہم استاد - مگر آنکه آن عالم از سنت ببدعت و از علم بجہالت و از ہدایت بضلالت مایل شده - آن زمان بموجب حدیث نبوی علیه السلام که اذکروا الفاجر بما فیه - یاد کنید فاسق را بآنچه دروی است - مذمت او شاید معقول باشد بشرطی که غرض از مذمت دل سوزی و اہتمام باشد نه غیبت فاشاعة فاحشة -

نقل است که یکی از اولیاء الله را مدت سی سال یا کم و بیش گذشته بود که خون بول می کرد - چون طبیب قارورهٔ اورا دید گفت - جگر این بیمار خون گشته است علاج پذیر نیست - چون ازو سبب حدوث آن علت پرسیدند - گفت - استادی داشتم که دایم الاوقات بتلاوت قرآن مشغول می بود - و ہر شبی تا یک ختم در نماز نه می کرد نه می آسود - وقت رحلت ازین عالم بر بالین او رسیدم قرآن ازمن طلبید - خیال کردم که مگر برای

---

۱ - سورة العنکبوت ۲۹ ، آیت ۲۹ -

Marfat.com

شفاعت می طلبد ـ آن را بر دست گرفت و بر زمین زد بحضور جمع ـ ازان روز باز مرا این قضیه روی داد :

حکم مستوری و مستی همه بر عاقبت است
کس نه دانست که آخر بچه حالت برود

سیوم : انگشتان دست و پا شکستن ـ و این نیز از افعال قوم لوط است که در مجلس می کردند ـ و نیز مخنثان این شیوه دارند ـ و امارد اکثری باین حرکات مبتلا اند ـ و رسول علیه السلام فرمود ـ اتقوا بأبناء الملوک فان الشیطان معهم ـ بپرهیزید از پسران ملوک که شیطان بایشان است ـ و ایشان را می در آید و در نظر جلوه می دهد ـ

و جای دیگر فرموده که ان فیهم شهوة کشهوة [ص : ۲۰۱] النساء ـ در ایشان شهوت است چون شهوت زنان ـ

و قوم لوط علیه السلام سه قسم بودند جمعی آنان که از گفتن احوال ایشان شرم می آید ـ و جمعی بدواعی شهوت ملامسه و معانقه گرفتار بودند ـ و طایفه بنظر اکتفا کردند ـ و رسول علیه السلام فرموده که النظرسهم مسموم من سهام ابلیس ـ نظر تیر زهر آلوده است از تیرهای ابلیس ـ بیت :

از غیر عشق غض بصر کن که عاقبت
عرض انامل است مکافات ترک عرض

و اگر گوئی که فلان کامل است و مکمل ـ و فلان سالک سالها بشغف امارد مبتلا بوده در تو نیست ـ در آن آن مشائخ کبار است که ردای مشیخت در بر و عمامه مقتدای بر سر دارند ـ و بر تقدیر تسلیم اگر در آن نا مشروعی بظاهر فتح یابی شود تمسک را نه می شاید ـ ازکجا که آن از قبیل تدریج نیست ـ و قطع ازان چرا نه تواند بود که ازان ذلت توبه نصوح کرده باشند ـ

بعزت الله و جلاله که به زعم خود از قران هیچ کسی را درین عصرگمان نه

Marfat.com

می بردہ باشم کہ چون من درین وادی عمر بسر بردہ باشد الا ما شاء اللہ ۔ چہ صغر سن تا کبر ہمیشہ بعشق صور جمیلہ مبتلا بودہ ام و فرصت پرداختن بکارہای دیگر نہ داشتہ ۔ و اگرچہ گاہ گاہ صفای باطنی فی الجملہ و دردی و سوزی و بی قراری در دل پیدا می شد کہ آن ہمہ شعلہٴ جوانی بودہ و آن ہمہ سنت از سن خود باید کہ کشید کہ بمقتضای آن ہمین بود ۔ و اگر عشق ربانی می بود بایستی کہ درین کبر سن نیز روز بروز زیادہ می شد ۔ و الحال آن غلغلہ ولولہ جز حسرت و ندامت حاصل نہ دارد :

''و ھم یحسبون انھم یحسنون ۔[۱]''

گویا درشان این بی مایہ بود :

بہر گل کہ کردم سرخ دیدہ
کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ

نہ می داند تلافی عمری کہ دران بیہودگی گذشت حالا چگونہ نماید۔ و خاک بر سر چگونہ اندازد کہ نہ شعلہٴ احرار دارد و نہ طاعت اخیار قطعہ :

افسوس کہ وقت کار از دست برفت
ہنگام وصال یار از دست برفت
از بہر یکی دولت نا پائندہ
صد دولت پائدار از دست برفت

فی الواقع اگر [ص : ۲۰۲] این سقای بغدادی عاشق دختر فرنگی نہ می شد از اسلام بنصرانیت چگونہ انتقال می کرد ۔ و ہمین طور شیخ صنعان[۲] چرا خوک بانی اختیار می نمود :

---

۱ - سورۃ الکہف ۱۸ ، آیت ۱۰۴ ۔
۲ - شیخ صنعان کا ذکر شیخ فریدالدین عطار نے اپنی کتاب 'منطق الطیر' میں کیا ہے کہ شیخ صنعان ایک نصرانی لڑکی پر عاشق ہو کر مرتد ہو گیا اور خوک بانی کرنے لگا ۔ اس وجہ سے اس کے مریدین اور معتقدین برگشتہ ہو گئے ۔

Marfat.com

از ضرورت بادقینان زندگانی می کنم
شیخ صنعانِ توام زان خوک بانی می کنم

حکایت : روزی شیخ شهاب الدین سہروردی قدس اللہ روحہ تعریف شیخ اوحدالدین کرمانی[1] روح اللہ روحہ می گذشت و یکی از اہل مجلس گفت کہ او بسیار صاحب کمال است لیکن بعشق صور جمیلہ عجب مبتلا است ۔ دیگری گفتہ ۔ اگرچہ این وادی دارد اما کاری نہ می کند ۔ شیخ الشیوخ گفت کاشکہ می کرد و می گذاشت ۔

وہم ازو حکایت می کنند کہ روزی در ہنگامہا می گذشت و نظر بر امارد می انداخت در آن حالت شیخ شمس الدین تبریزی[2] قدس اللہ روحہ رسید و ازو پرسید کہ درین جایہا چہ کار داری ۔ بگفت ۔ نظم :

---

۱ - اوحدالدین کرمانی (متوفی ۲۹۷-۸ء) مشہور صوفی شاعر ہیں اور شیخ اکبر محی الدین ابن العربی سے متاثر تھے ۔ دیکھو ''نفحات الانس'' صفحہ ۶۸۴ نمونہ کلام یہ ہے :

رباعی :

اوحد در دل می زنی تو آخر دل کو
عمریست کہ راہ می روی منزل کو
در دنیئی دون بی وفا می گردی
پنجاہ و دو چلہ داشتی حاصل تو

جز نیستی تو نیست ہستی بخدای
ای ہشیاران خوش است مستی بخدای
گر ز آنکہ تہی بحق پرستی روزی
حقا کہ رسی ز بت پرستی بخدای

اسرار حقیقت نہ شود حل بسوال
نی نیز بدر باختن حشمت و مال
تا خون نہ کنی دیدہ و دل پنجہ سال
ہرگز نہ دہند راحت از مال بال

۲ - شمس تبریزی مولانا جلال الدین رومی کے مرشد تھے ۔

Marfat.com

و آن مدح اوست نه ذم ـ چه سواد وجه عبارت از بی تعینی است در فقر ـ
و ازین جا گفته است ـ مصرع :

بالا تر از سیاهی زنگی و گر نه باشد

و عزیزی گفته ـ رباعی :

دیدیم نهال گیتی و اصل جهان
وز علت عار بر گذشتم آسان
آن نور سیه رلانفط بریزدان
زین هر دو گذشتیم نه این ماند نه آن

ششم : ناخن دراز گذاشتن ـ و این نیز از رهبانیت است و مخالف شعار اسلام است ـ و در خبر آمده که چون ناخنها دراز می شود بر سر هر ناخن شیطان بنشیند ـ و اهتمام در گرفتن ناخن در کتب فقهی آن مقدار است که اگر در شب نظر بر آن افتد تاخیر جایز نه دارد ـ و امام قاضی ابو یوسف[1] را پرسیده اند که از برای ناخن چیدن کدام روز باید اختیار کرد ـ گفت ـ هر وقتی که دراز شود و بخاطر رسد ـ پرسیدند که هر چند شب هم باشد ـ گفت ـ بلی ! گفتند ـ دلیلی برین سخن داری ـ گفت آری این حدیث که الخیر لا یوخر ـ و این عام است ـ

و بادشاهی را از بادشاهان عراق شنیدم که چندان وسوسه در گرفتن ناخن داشت که هر روز بکارد قطع می کرد ـ و خون از ناخنها روان می شد ـ و دایم پیچیده می داشت ـ و این قدر مبالغه هم نا خوش است ـ

هفتم : ختنه نا کردن ـ و ختنه چون از شعار اسلام است ـ با طائفه

---

۱ ـ قاضی ابو یوسف کوفی (متوفی ۷۹۸ء) ـ تین خلفا یعنی مہدی ـ ہادی ـ ہارون‌الرشید کے عہد میں قاضی القضات تھے ان کی مشہور تصنیف ''کتاب الخراج'' ہے ـ

Marfat.com

چشمهٔ آفتاب می بینم
لیک در طشت آب می بینم

گفت ہیہات این چہ بی صبری است
راست ہین باش این چہ کم نظری است

ذات خورشید بر فلک طالع
تو بعکسی چرا شدی قانع

چہارم : انگشت در مقعد کردن و این قسم نیز از اعمال قوم لوط است و داخل در استہزای مسلمانان و حکم وی گذشت ۔

پنجم : موئ زہار و بغل گذاشتن ۔ قال علیہ السلام لارھبانیۃ فی الاسلام در دین اسلام رہبانیت نیست ۔ و راہبان زاہدان نصاری اند و ایشان را کنشتیان نیز می گویند ۔ و رسم ایشان این است کہ ہیچ موئ را از بدن دور نہ می کنند چنانچہ طائفہ از جوگیان ہندو کہ مویہای سر ایشان باہم یافتہ و گرد آسودہ و خاکستر بر بدن می مالند و برہنہ می گردند و ہیچ باکی و شرمی نہ دارند ۔ و باوجود این ہمہ دعوی می کنند کہ آنچہ دانستنی است ما دانستہ ایم و مارا بکسی احتیاج نیست :

"کل حزب بما لدیہم فرحون ۔"[1]

و جمعی از اہل ہند کہ ہمہ مویہای سر و ریش و زہار را برعکس اول بناخن می کنند و این را واجب [ص : ۲۰۴] دانستہ اند و این ہمہ ہر دو در شریعت ممنوع است و شق اول افراط است و دوم تفریط ۔ و در کتاب شریعت الاسلام مذکور است کہ ہر کہ بیشتر از چہل روز موی زہار نہ گیرد حلاوت طاعت نہ یابد ۔ و در بعضی کتابہا این را از اسباب فقر اضطراری نوشتہ اند ۔ کہ کاد الفقر سواد الوجہ فی الدارین ۔ ازان خبر می دہد ۔ ہر چند بعضی محققان فقر اختیاری را ہم کفر و سواد وجہ داشتہ اند

---

۱ ۔ سورۃ المومنون ، آیت ۵۳ ۔

Marfat.com

و آن مدح اوست نه ذم - چه سواد وجه عبارت از بی تعینی است در فقر . و ازین جا گفته است - مصرع :

بالا تر از سیاهی زنگی و گر نه باشد

و عزیزی گفته - رباعی :

دیدیم نهال گیتی و اصل جهان
وز علت عار بر گذشتم آسان
آن نور سیه رلانفط بریزدان
زین هر دو گذشتیم نه این ماند نه آن

ششم : ناخن دراز گذاشتن - و این نیز از رهبانیت است و مخالف شعار اسلام است - و در خبر آمده که چون ناخنها دراز می شود بر سر هر ناخن شیطان بنشیند - و اهتمام در گرفتن ناخن در کتب فقهی آن مقدار است که اگر در شب نظر بر آن افتد تاخیر جایز نه دارد - و امام قاضی ابو یوسف[1] را پرسیده اند که از برای ناخن چیدن کدام روز باید اختیار کرد - گفت - هر وقتی که دراز شود و بخاطر رسد - پرسیدند که هر چند شب هم باشد - گفت - بلی ! گفتند - دلیلی برین سخن داری - گفت آری این حدیث که الخیر لا یوخر - و این عام است -

و بادشاهی را از بادشاهان عراق شنیدم که چندان وسوسه در گرفتن ناخن داشت که هر روز بکارد قطع می کرد - و خون از ناخنها روان می شد - و دایم پیچیده می داشت - و این قدر مبالغه هم نا خوش است -

هفتم : ختنه نا کردن - و ختنه چون از شعار اسلام است - با طائفه

---

۱ - قاضی ابو یوسف کوفی (متوفی ۷۹۸ء) - تین خلفا یعنی مہدی - ہادی - ہارون‌الرشید کے عہد میں قاضی القضات تھے ان کی مشہور تصنیف ''کتاب الخراج'' ہے -

Marfat.com

ترک آن امام را لازم است که قتال کند و اهتمام دران بمرتبه ایست که اگر در صغرسن کسی را ختنه نه کرده باشند البته در پیری بکنند۔ چنانچه ختنه ابراهیم خلیل الله علیه السلام مشهور است ۔ و لطافت این فعل بمشابه ایست که بعضی از رایان ہند آنکه در جمیع او ضاع مخالف مسلمانان اند اما ختنه می کنند ۔

ہشتم : تراشیدن ریش ۔ چون نگاه داشت ریش از جمله شعار دین است [ص : ۲۰۵] و اہتمام در آن از ہمه شعارہای بیشتر است ۔ و در آن روایت باید دید که در بعضی کتب فقہی نوشته اند ۔ کما یفعله بعض العصاة از آنکه لفظ عصاة است که بعضی از مفتیان ما چین برای خوشامد حکام زمان به تصحیف قضاة خوانده اند ۔ آورده اند که چون مرزا زادگان ہری ریش تراشی شعار ساخته بودند ۔ سلطان حسین مرزا[1] فرمانها درین باب نوشته زجر بلیغ فرموده ۔ و نقل آن فرمان دوان شاہا موجود است ۔

نہم : موی لب دراز گذاشتن ۔

دہم : ابرو تراشیدن ۔

یاز دہم : مسواک ترک کردن ۔

دوازدہم : مضمضه و استنشاق نا کردن ۔ مضمضه آب در دہن و استقشاق آب در بینی کردن است ۔ و این ہر دو در غسل فرض و در غیر غسل سنت است علیه السلام فرمود که ہر وقتی که جبریل نزد من می آمد مرا امر می کرد مسواک و گفت ۔ کثیر السواک و قلل الماء مسواک بسیار بکن و آب را اندک ساز ۔ و این دو احتمال دارد ۔ یکی آنکه در وقت مسواک خاصة آب کم باید ریخت که در قطع بلغم و تصفیه دہن دخلی تمام دارد ۔ دوم آنکه اندک آب خوردن را عادات باید ساخت که از بسیاری آب خون می افزاید و خواب غالب می شود ۔ و در مفاصل و اعضا سستی

---

۱ ۔ سلطان حسین مرزا (متوفی ۱۵۰۵ء) بابر کا ہم عصر تیموری شہزادہ تھا ۔ خراسان ایران وغیرہ کے علاقے اس کے زیر حکومت تھے ۔

Marfat.com

پدید می آید - و در کتب سیر آمده که آخرین حسنه که آن سرور علیه السلام بجای آورده و در آن حالت از عالم رحلت فرمود آن است که مسواک در دست داشته و درکنار بی بی عایشه رضی الله عنها جان پاک بجان آفرین سپرده -

و امیر المومنین علی رضی الله عنه فرمود که سه چیز حافظه را قوت می دهد - روزه داشتن و قرآن خواندن و مسواک بر دوام کردن - و سبب آن این است که بلغم نسیان می آرد - چنانچه در کتب طب مسطور است که زیادتی بلغم از رطوبت است - و علامت رطوبت است که در حواس نقصان شود - و در دانش و شعور فتور رود - و مردم زود سر (سیر ؟) گردد - و سفید موہم از کثرت بلغم است - بیت :

ہست از کم خوری و کم آبی
ذہن ہندوی نطف (نطق؟) اعرابی

و نیز رسول علیه السلام [ص : ۲۰۶] فرموده که لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالمسواک عند کل صلوٰة - اگر بر امت خود دشوار نه می دانستم ایشان را وقت ہر نمازے به مسواک امر می کردم -

و جای دیگر فرموده که نمازی که برای او مسواک در وضو کرده شود فضیلت دارد بر نمازی که وضوی آن بے مسواک باشد ہفتاد وجه -

و اہل حقیقت گفته اند که مسواک عبارت است از نفی وجود و آثار دم کلمه اشارت است بآن - و رفع آن لازم است - نظم :

تو مباش اصلا کمال این است و بس
رو بروکم شوکه حال این است و بس

قرب نی بالا و پستی رفتن است
قرب حق از جنس ہستی رستن است

فصل : اصل درین چند شعار مذکور قول خدای عز و جل که :

Marfat.com

”و اذا ابتلیٰ ابراهیم ربه بکلمت فاتمهن ـ قال انی جاعلک للناس اماماً ـ۱“

یاد کن ای محمد! آن وقتی را که مبتلا ساخت ابراهیم را پروردگار وی بحکمی چند و آن احکام را بتمام بجایٔ آورد ـ و خدای عز و جل بعد ازان اورا بتشریف خاص خطاب فرمود که من ترا پیشوایٔ و مقتدایٔ خلق گردانیدم۔ تا درین احکام تابع تو باشند و این شریعت باشد پیغمبران دیگر را که بعد از تو می آیند ـ او گفت ـ از ذریت من نیز هر کر لایق باشد امام کردن۔ فرمان آمد که عهد من به ظالمان نه می رسد ـ یعنی بسیاری از اولاد تو ظالم و فاسق خواهند بود و امامت خواه را لیاقت نه خواهند داشت ـ

و معتزله همین آیت را دلیل می سازند بر آن که در امامت خواه امامت کبریٰ باشد چون بادشاهی خواه صغریٰ چون پیش نمازی ، عصمت شرط است۔ و نزد امام ما شرط هست اصلا بدلیل قال علیه السلام ـ صلوا خلف کل بر و فاجر ـ نماز بگذارید عقب هر صالح و فاجر زیرا که امامت کبریٰ فرع امامت صغریٰ است ـ پس مراد از ظالمان درین آیت کافران اند ـ و ما در آن هیچ هیچ سخن نه داریم چه فرد مطلق ظالم کافر است ـ و مفسران گفته اند که مراد ازین کلمات ده شعار اسلام است ـ و ازان جمله پنج در سر است و پنج در دیگر اعضا ـ آنچه در سر است مسواک مضمضه و استنشاق و ریش گذاشتن و مویٔ لب چیدن و موی سر را [ص : ۲۰۷] فرق کردن تا شانه توان کرد ـ و در شریعت رسول ما صلی الله علیه وسلم مردم در فرق حلق و قصر مخیر اند ـ و آن حضرت اکثر قصری فرموده ـ و گاهی مویٔ مبادکش تا نرمه گوش و گاهی پایان تر وی می بود ـ و امیرالمومنین علی علیه السلام اکثر اوقات حلق می فرمود ـ و امام اعظم ابی حنیفه کوفی رحمة الله علیه ازان روزی که این حدیث شنید که زیر هر مویٔ جنابت است مویٔ سر را تراشیدن التزام ساخت ـ و مکرر می گفت که هم ازین جهت سر خود را دشمن داشتم ـ اما آن پنج که در تمام اعضاء است چیدن

---

۱ ـ سورة البقره ۲ ، آیت ۱۲۴ ـ

Marfat.com

موئ بغل و ختنه کردن و چیدن ناخن و موی عانہ تراشیدن و بعد از بول و غایط استنجا کردن ۔

و حق سبحانہ و تعالیٰ در تعریف اہل صفہ کہ فقرای صحابہ و منقطعین و متوکلین علی اللہ بودند ۔ می فرماید کہ :

''فیہ رجال یحبون ان یتطھروا ۔ واللہ یحب المطھرین ○''[1]

در آن مسجد یعنی در مسجد قبا[2] مردان اند کہ دوست می دارند کہ ہمیشہ پاکیزہ باشند و خدای تعالیٰ پاکان را دوست می دارد ۔ آوردہ اند کہ چون این آیت در شان اہل قبا نازل شد ۔ از ایشان پرسیدند کہ شما چگونہ طہارت می کنید کہ بتشریف این چنین مدح از حق تعالیٰ مشرف شدہ آید ۔ جواب دادند کہ ما بعد از بول و غایط اول بکلوخی استنجا می کردیم و بعد از آن بآب می شوئیم ۔

نقل است کہ یکی حسن بصری رضی اللہ عنہ را پرسید کہ بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم را شنیدم کہ اکتفا از کلوخ در استنجا می کنند بر ما استعمال آب چرا لازم شد ۔ گفت از آن کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پشکی می انداختند و شما سرگین کہ مقعد از درم شرعی بیشتر ہم آلودہ شود ۔

و حضرت رسول علیہ السلام فرمودہ عشرۃ من الفطرۃ قرص (قص ؟) الشارب و اعفاء اللحیۃ و استنشاق الماء قص الاظفار و غسل البراجم و نتق الابط وقطف الاظفار و الاستنجاء و المضمضۃ و الختان ۔ دہ خصلت از شعار اسلام است اول کوتاہ ساختن موئ بروت ۔ دوم گذاشتن ریش مقدار قبضہ ۔ سیوم آب در بینی کردن ۔ چہارم ناخن بریدن ۔ پنجم آب دست یعنی دستہا تا بند دست شستن ۔ ششم موئ بغل گرفتن [ص : ۲۰۸] خواہ بہ چیدن خواہ بتراشیدن ۔ ہفتم موئ زیر ناف گرفتن خواہ بہ تراشیدن خواہ بہ نورہ مالیدن ۔ ہشتم استنجا بعد از بول و غایط کردن ۔ نہم آب در دہن کردن دہم ختنہ ۔

---

۱ ۔ سورۃ التوبہ ۹ ، آیت ۱۰۸ ۔

۲ ۔ اصحاب صفہ مسجد نبوی کے صحن میں ایک چبوترے پر رہتے تھے ۔

Marfat.com

و نیز فرمود صلی الله علیه وسلم که خالفوا المشرکین و اعفوا اللحی و قصوا الشوارب ـ مخالفت مشرکان بکنیدتا ریشها را درازسبلتها را کم سازید ـ و نیز فرمود من عقد اللحیة و استنجی برجع دابة فان محمداً بری منه ـ هرکه ریش خود را بافد و استنجا بسرگین چارپایان یا باستخوان کند پس بدرستی که محمد علیه السلام ازو بیزار است ـ تخصیص این هر سه چیز ازین ره گذر است که پیش ازین روش پادشاهان جاهلیت این بود که ریش را می بافتند و آن را بلعل و مروارید مرصع می ساختند چنانچه از فرعون مشهور است ـ و ذکر استخوان و سرگین از برای این است که چون در قریه نینویٰ که بنام یونس علیه السلام که قریب بطائف است حضرت رسالت پناهی علیه الف صلواة اللهی از مکه بتقریب ایذای کفار قریش تشریف فرمود و غیر از ابن مسعود رضی الله عنه کسی دیگر همراه خود نه داشت و بر گرد ابن مسعود رضی الله عنه بانگشت مبارک خود دائره بر زمین کشید تا او نه ترسد ـ و خیل خیل از جماعت جنیان که پیش ازین واقعه یک دو سال رسولی نزد آنحضرت فرستاده بودند بملازمت سید اخیار صلی الله علیه وسلم رسیدند و بشرف دعوت اسلام مشرف گشتند و قرآن شنیدند ـ و در وقت رخصت التماس نمودند که این زمان در غله زراعت آدمیان شرکت داشتیم حالا غذای خود از چه سازیم ـ آن سرور صلی الله علیه وسلم فرمود که استخوان که باقی در سفره می ماند غذای شما و سرگین ستوران غذای مراکب شما باشد ـ و آنها قبول کرده باز گشتند ـ و سوره :

''قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن ـ''[1]

در آن شب نازل گشت ـ و هم ازین جهت خوردن استخوان را بر ما حرام ساخت و فرمود که آن نصیب برادرن شما است که مسلمانان چنین باشند و نهی از استنجا باستخوان فرمود با علاوه آنکه استنجا بآن و سرگین ناقص است [ص : ۲۰۸] و این قصه در کتب سیر بتفصیل مذکور است ـ

سیز دهم : طلا و نقره پوشیدن مردان را ـ قوله تعالی :

---

۱ ـ سورة الجن ۷۲ ، آیت ۱ ـ

Marfat.com

"و لولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتهم سقفاً من فضة و معارج علیها یظهرون ـ و لبیوتهم ابواباً و سرراً علیها یتکئون ـ و زخرفاً ـ"[1]

اگر مردم همه یک طبقه و یک جنس نه می بودند و ترجیح بعضی بر بعضی مخالفت امت لازم نه می آمد هر آئینه سقف خانها و زینه پایها کسانی که کفر بخدای مهربان آورده اند از طلا و نقره زراندوده می ساختم تا ایشان بالای سقفها بر می آمدند و خود را بمباهات بمردم می نمودند چه ایشان چون از نعیم ابدی که برای مومنان در آخرت مهیا شده است محروم و مایوس آمدند ـ بایستی که بمقتضای رحمت رحمانی درین عالم چند روز استیفای لذت و عشرت می نمودند تا غبطه ایشان فردای قیامت بر مومنان و فقدان نعمت چنان بیشتر روی می نمود و حسرت افزون می گشت ـ زیرا که کافر درویش که هرگز در دنیا روی فراغت نه دیده باشد فردا بر اغنیا چه رشک خواهد برد ـ مصرع :

مرغ آتش خواره خود کی شناسد دانه را

و پیغمبر علیه السلام فرمود که لو لا کان للدنیا عند الله منزلة قدر جناح بعوضة ما شرب الکافر شربة منها ـ اگر دنیا را نزد خدای تعالیٰ مقدار پر پشه قدر و قیمت می بود هر آئینه کافر را بقدر یک آب نوشیدنی ازان روزی نه می شد ـ غایتش چون این تنعم کفار موجب نا امیدی و دل شکستگی مومنان فقیر می شد و بموجب کادالفقران یکون کفراً خلل در ایمان و عبادت ایشان پدید می آمد ـ حکمت الٰهی این اقتضا کرد که همه کافران را متاع دنیا بر وجه کمال نه باشد و بعضی درین میان درویش هم باشند و از دین و دنیا محروم مانند ـ و اکثری جزای اعمال خیر خود هم درین جهان یا بند تا الدنیا سجن المومن و جنة الکافر درست آید و در جهان از خیرات عاری و از حسنات خالی باشند[2] ـ [ص : ۲۰۹] پس مهلت دادن ایشان چند روز و افزونی در اموال و فرزندان و حشم و تیار را قبیل تدریج خواهد بود ـ کریمه :

---

۱ ـ سورۃ الزخرف ۴۳ ، آیت ۳۳-۳۴ ـ

۲ ـ مسودہ میں ایک لفظ آبخوردگی کی وجہ سے نہیں پڑھا گیا ـ

Marfat.com

"ایحسبون انما نمدهم به من مال و بنین ـ نسارع لهم فی الخیرات ـ"[1]
آیا گمان بردند ایشان که آنچه در اموال و فرزندان ایشان افزوده ایم ـ حاشا و کلا نه این چنین است بلکه مکری است در حق ایشان ـ

عارفی می گوید ـ بیت :

دنیا بمراد خواهی و دین درست
این هر دو نه باشد نه فلک بندۀ تست

نقل : آورده اند که روزی رسول علیه السلام از حجرۀ مطهره بر آمد و در یک دست طلا و در دست دیگر ابریشم داشت ـ فرمود هذان محرمان علی ذکور امتی ـ این دو جنس بر مردان امت من حرام است بخلاف زنان که بر ایشان حرام نیست ـ لمولفه :

طالب زر بت پرست است از چه باشد راست کار
چون الف را زر بپهلو می نشیند از زر است
خلعت زر کش اگر داری به بر چندین مناز
زان که کرم پیله را هم خلعت زر در بر است

و عزیزی گفته ـ بیت :

زر که زردی می زند دانی چراست
زر همیشه پیش مردان زرد رو است

چهاردهم : جامه ابریشم پوشیدن ـ

پانزدهم : در ظرف طلا و نقره خوردن و آشامیدن ـ قال علیه السلام ـ لا تلبسوا الحریر و الدیباج و لا تشربوا فی ابنیة الذهب و الفضة ـ ابریشم

---

۱ ـ سورة المومنون ۲۳ ، آیت ۵۵-۵۶ ـ

Marfat.com

و دیباج مپوشید و در ظرف طلا و نقره میاشامید و مخورید که این زینت کافران است در دنیا و زینت شما در آخرت خواہد بود ـ

حکایت : بر سبیل تمثیل ـ فقیری گرسنه تمام روز در بدر گشته و از ہیچ جای چیزی نه یافته و بهر خانه که رفته اورا نشان بخانهٔ دیگر داده وحواله کرده ـ و یکی اورا بچوبی و دیگری به سنگے زده سر و دست و پایش مجروح گشته ـ از غایت دل تنگی و نومیدی زیر درختی خواب رفته دید که بادشاہی شده تاج مکلل بر سر و خلعت زردوزی در بر و تخت مرصع زیر پا نهاده و حشم و خدم پیش او استاده و او از دار و گیر و طمطراق بجهان رو داده و صدای چاؤشان و ندای طرقوا ازان بآسمان رفته یکی را می زند و دیگری را می [ص : ۲۱۰] کشد ـ و یکی را خلعت می دہد و می بخشد و می نوازد ـ و بآن شوکت و حشمت مغرور است ـ بیت :

بخوابی دید موشی کو شتر شد
دلش از پری اندام پرشد

ناگاه آفتاب از روزن شاخے برو طلوع کرد و زاغی از گوشه پیخال بر سرو روی و ریش او انداخت تا بیدار شد ـ و ازان دبدبه باکو به خود ہیچ نه یافت ـ آن غرور و آن نخوت سروری از سر پرید و ہمان کاسهٔ سیاه را زیر سر نهاده دید و ہمان محنت را که زمانی فراموش کرده بود بیاد آورده و آه حسرت از دل برکشید ـ و اشک ندامت در دیده می گردانید و می گفت که از آن خواب کاشکه ہرگز بیدار نه می شدم تا باز این روز بد را نه می دیدم ـ و بآن دولت بی وفا که در خواب رویٔ نموده بود بزبان حال این زمزمه بنیاد کرد ـ نظم :

گر بخوابم نمودهٔ دیدار
نه شوم کاش تا ابد بیدار
ور به بیداری آمدی بنظر
خواب بر من حرام باد دیگر

Marfat.com

حکایت دیگر :- و برعکس این پادشاهی صاحب دستگاهی عالی شان جہان گیری اقلیم ستانی کد خدای فرمان روای از کاروبار ملک شده بر گوشه تخت خوابش ربود- ناگاه در خواب می بیند که گویا ازان جاه و جلال عظمت و کمال باز مانده و از آن تخت زرین بتخته سنگین افتاده و تاج حشمت و دراج رفعت از سرش رفته و خرقه پشمینه و دلقی کهنه بردوش انداخته گدای می کند و محتاج وار دست پیش از این و آن می کشاید و لقمه نه می یابد که ازان قوت سازد- و سگان در عقبش افتاده و ساق اورا مجروح گردانیده- و فریادکنان بهر طرف که روی می نهد جا نه می یابد- و از هر جای سیلی و قفای می خورد و می نالد و می زارد و فریاد می کند و فریاد رس نه می بیند تا ازان ورطه اورا خلاص دهد و بهر گوشه می خزد ناگاه نوبت زن درگاه نقارهٔ نوبت اورا فروکوفت و صدای آن زمین و زمان را فرو کوفت از غلغله آن کوس بیدار گشت و بر طرف چشم کشاده و اسباب و مراتب پادشاهی همه را بر جا یافت- و شکرانه حق تعالی [ص: ۲۱۱] بجای آورد و ازان خواب شیطانی لاحول فرستاد- نخست از نوبت زن گله کرد که چرا نسبت بروزهای دیگر در نواختن تاخیر کردي- بعد از آن اورا لباس داد و انعام فرمود-

آن گدا را که امروز مردودی است پادشاهی تصور کن که در دنیا خوابی و خیالی بیش نیست- از مقر دولت و مستقر عزلت خویش غریب افتاده و بیکس مانده و مهجور و مایوس گشته نه خوردنی می یابد نه پوشیدنی- و نه بر کام دل خویش روای دارد و نه با جهان و جهانیان آشنای- صد خار حسرت در سینه اش می خلد- چون نقارهٔ:

"یوم ینفخ فی الصور-"[۱]

خواهند کوفت و آدمیان ازین خوب غفلت که الناس نیام فاذا ماتوا انتبهو بیدار خواهند شد- همان گدا در مقام قرب و رضوان در روضه جنان خرامان گشته- گاهی این زمزمه خواهد سرود که :

۱- سورة النساء ، آیت ۱۸-

Marfat.com

"الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن - ان ربنا لغفور شکور ○[1]"

وگاہی این نغمہ خواہند پرداخت کہ :

"الحمد لله الذی صدقنا وعده و اورثنا الارض -[2]"

و آن پادشاہی کہ امروز خود را در خواب فقیر دیدہ است - در آن جاگدای باشد رسوا صد ہزار رشک بر آن بادشاہی حقیقی اصلی خواہد برد و خواہد گفت :

"یلیتنا اطعنا الله و اطعنا الرسول ○[3] یلیتنی کنت ترابا ○[4]"

قطعہ :

باش تا گل یابی آنہا را کہ امروز اند خر
باش تا گل بینی اینہا را کہ امروز اند خار

آن عزیزانی کہ این جا گلبنان حضرت اند
تا نہ داری خوار شان از روی نخوت زینہار

گلبنی کاکنون ترا آن ہیزم است از جوردی
باش تا در جلوہ اش آرد دست انصاف بہار

شانزدہم : رنگ معصفر و مزعفر پوشیدن - قال علیہ السلام ان ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسها بل اغسلها بل احرقها - صیغہ ہذہ اشارت بجامہ زعفرانی است و آنحضرت صلی الله علیہ وسلم بصاحب ان لباس فرمودہ کہ این جامہ از کسوت کفار است - این را مپوش بلکہ بشوی بلکہ بسوز - و این بنابر مبالغہ است و الا در شرع تضییع مال و اسباب نیامدہ است -

---

۱ - سورہ فاطر ۳۵ ، آیت ۳۴ -
۲ - سورة الزمر ۳۹ ، آیت ۷۴ -
۳ - سورة الاحزاب ۳۳ ، آیت ٦٦ -
۴ - سورة النبا ۷۸ ، آیت ۴۰ -

Marfat.com

چون آنحضرت خود صاحب شریعت بود اورا می رسد بلکه مستحسن ازین است که آن را بفروشد - و [ص: ۲۱۲] بهایش بمستحقی بدهد - و در حدیث دیگر آمده که شخصی دو جامهٔ سرخ پوشیده بر آنحضرت سلام کرد - جوابش نه فرمود - ازو رویٔ بگردانید - و اشارت برین ا ست:

سرخ و زردی که لائق مرد است
اشک گلگون و چهرهٔ زرد است

و در روایت فقهی آمده که کره لبس الثواب المصبوغ بالمعصفرة والزعفران - مکروه است پوشیدن جامهٔ که رنگ معصفر و زعفران داشته باشد - اما در شمائل ترمذی از روایتی حدیث می آرد که بر رسول علیه السلام (حله) سرخ بود - و حله عبارت از چادر است - و دیگر می گوید که من آن سرور علیه السلام را دیدم که بروی دو جامهٔ کهن بود برنگ زعفران - و آن جامه در حدیث اسمال به لفظ ملیئین واقع شده - و اسمال جمعی سمل است بمعنی کهنه - و ملیئین بصفر تثنیه ملاو است که نوعی است از جامه برین تقدیر این حدیث فقها منسوخ یا محمول بر پیش از منع دانسته - یا تاویلی دیگر می کرده باشند - و شافعیه لاٴباس می دارند - این همه ظاهر است - و لیکن فقیر از معنی تمام ممالک محروسه شنیده ام که در شهری که پوشیدن حریر سرخ و زرد شایع شده باشد آن جا پوشیدن اینها همه مباح است - و او خود هم حریر می پوشید - پرسیدم که شاید نظر باین معنی بوده باشد که مجرد حکم سلطان اکراه است - گفت - نی - حکم سلطان هم - باز پرسیدم - که روابتی درین باب دارید - گفت بلی - و العهد علیها -

هفدهم : شراب کشیدن و شراب فروختن - لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الخمر عشرة عاصرها و معصرها و شاربها و حاملها و المحمول الیه و ساقیها و بائعها و آکل ثمنها و المشتری بها و المشتری له - لعنت کرده است رسول علیه السلام در باب خمر ده کس را - کشنده خمر - و شیره سازنده - و آشامنده - و بردارندهٔ اورا و کسی که برایٔ او برداشته باشد - و ساقی و فروشنده و خورندهٔ بهای آن را - و خرنده و کسی را که از برایٔ او خریده باشند -

Marfat.com

پژدہم : ڈاتورہ و بنج و افیون و گل و مانند آن خوردن ۔ قولہ تعالٰی :

''و الشجرة الملعونة فی القرآن ۔''[1]

[ص : ۲۱۳] مراد ازین درخت ملعون در قرآن بقول بعضی مفسوین بنج است ۔ و بنج دو نوع است ۔ یکی بنج صغیرہ کہ مشہور است و بقولی آن را کنب می گویند و قنب کہ معرب است ہم می گویند ۔ و آن در ادویہ می انتد و دویم بنج کبیرہ است کہ آن را ناتورہ می نامند و برگ و بیخ آن ملعون است ۔ و بعضی مراد از بنج بر(لگ ؟) می دارند و بعضی گیاہی دیگر۔ می گویند چون اجوائن خراسانی در عرف ہند ۔ نزد بعضی نوعی از نباتات است کہ تاثیر آن این است کہ بہر حالتی کہ بیخ آن را بہ گیرند تا وقت کیفیت آن مردم بہ ہمان حالت می باشند ۔ اگر بگریہ گیرند گریان و اگر بخندہ گیرند خندان ۔ و سبب در نہی آن این است کہ بسیار خواب می آرد و بی خود می سازد و فتور در اعضا باز می دہد ۔

و ہر چہ در شرع از جنس مبغرات[2] است و خوردن آن ممنوع است یا مسکرات است چون خمر یا مہلک است چون زہر ۔ وگل و افیون و غیر آنہا منوم است چون تاتورہ[3] و بنج[4] کہ کرختی می آرد ۔ و جوز بو یا کہ آن را جوز ترا می گویند نیز از آن قبیل است ۔ اگرچہ اشتقاق او از جواز می نماید و در شرح ابن فرشتہ بر منار[5] کہ اصول فقہ است خوردن بنج را داخل رخصت داشتہ ۔ و لیکن قید تداوی نمودہ ۔ و از عبارت ہدایہ[6] فقہ نیز مثل این مفہوم می شود ۔ و در بعضی فقہ شافعی تصریح کردہ اند کہ خوردن افیون و بنج داخل بی مروتی است و مسقط عدالت است ۔ و این

---

۱ سورۂ بنی اسرائیل ، آیت ۶۰ ۔

۲ ۔ وہ مشروبات جن سے پیاس کی تسکین نہیں ہوتی ۔

۳ ۔ عرف عام میں دھتورہ کہتے ہیں ۔

۴ ۔ عرف عام میں بھنگ کہتے ہیں ۔

۵ ۔ حافظ الدین النسفی متوفی ۱۳۱۰ء کی تصنیف ہے ۔

۶ ۔ فقہ کی مشہور کتاب ہے جس کے مصنف برہان الدین المرغینانی الحنفی (متوفی ۱۱۹۶) ہیں ۔

Marfat.com

وقتی بوده باشد ـ کہ افیون لازم نہ شده باشد ـ اما بعد از لزوم ظاہر حکم بحرمت آن علی الاطلاق نہ توان کرد و درکراہیت او مسامحہ باشد بشرطی کہ مقدار بقدر ضرورت بود و توسعہ را کار نہ فرمایند ـ واللہ اعلم ـ

و بعضی ستم ظریفان روزگار صاحب وقایہ[1] را منسوب بہ بنج کرده می دارند و این عبارت محتمل را ازو می آرند ـ الکف منہ واجب ـ فقیر بسیار تفحص کردم لیکن ہیچ جا آن را نہ یافتم ـ

و ظریفی گوید :

اره برگ کنب ای نیک باز آن تیز شد

تا نہ برد بیخ عقل و شاخ ایمان شما

نوزدہم : باختن نرد و دیگر بازیہا ـ قال اللہ تعالیٰ :

''و ذر (ص : ۲۱۴) الذین اتخذوا دینهم لعباً و لهواً ـ[2]''

بگذارید آنان را کہ دین خود را بازی و بیہودگی گرفتہ اند ـ و ایشان را در آخرت عذاب عظیم است ـ و حق سبحانہ در آیت دیگر زندگی دنیا را نسبت بکسانی کہ اوقات بما لا یعنی می گذرانند ببازی کودکان تشبیہ داده کہ رستکی از نی ساختند و بر آن سوار شدند ـ و دلہای خود را خوش گذرانیدند ـ و یکی را بپادشاہی برداشتند و فریادہا و غلغلہا بلند کردند و از ہر دو جانب صف کشیدند و آن را جنگ نامیدند و ولایتہا بخش کردند ـ و تمام روز در گرما و سرما و باران گذرانیدند ـ نہ غم خوردن و نہ آشامیدن داشتند و نہ پروای خواب و آسایش ـ چون روز بسر رسید ہر کدام گرسنہ و تشنہ بخانہا باز گشتند مانده و سست ـ و پاہا از دویدن درد

---

۱ - وقایہ کا پورا نام وقایہ الروایۃ فی مسائل الهدایۃ ہے ـ اس کے مصنف برہان الدین محمود ابن صدر الشریعت الاول ہیں ـ

۲ - سورۃ الانعام ۶ ، آیت ۷۰ ـ متن میں قال علیہ السلام غالباً کتابت کی غلطی ہے ـ

کردہ سرہا گردیدہ نہ طاقت رفتار و نہ قوت گفتار ۔ خوار و خستہ عاجز و پریشان و حیران و سرگردان ۔ پختہ سبق فراموش گشتہ و بیم استاد در پیش و جور پدر باقی تا فردا چہ شود :

"انما الحیوۃ الدنیا لعب و لھو زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال و الاولاد الایۃ ۔[1]"

ازیں حالت خبر می دہد بتحقیق صفت حال دنیا بازی و بیہودگی بیش نیست و آرائشی ظاہری است ۔ و نازیدنی است بایک دگر در اموال و اولاد ۔ و بسیار شمردن اسباب اعتبار ست و سبکی و سبک روی وکشاکشی با یک دگر و عاقبت آن ہمہ ہیچ در ہیچ ۔ و زمان در زمان و حسرت در حسرت است ۔ قطعہ :

این جہان بر مثال مرداریست
کرگسان اند رو ہزار ہزار

این مر اوراہمی زند مخلب
و آن مر این راہمی زند منقار

آخر الامر بر پرند ہمہ
و ز ہمہ باز ماند این مردار

سوارگان آبی دیدہ باشی کہ لحظہ برباد گشتہ بر روی آب این سو و آن سو دویدند و چون کردند و باہم رسیدند و شکستند و چون وجود و ہمی داشتند آخر بباد فنا رفتند و از ایشان نامی و نشانی نہ ماندہ و موجودات ہم برین قیاس کن ۔ لمولفہ :

سوارگہای آبی دیدہ جولان گہ از ہر سو
[ص : ۲۱۵] ازین جاکن قیاس انجم افلاک و دورانش

قال علیہ السلام ۔ من لعب بالنرد شیر فکانما غمش یدہ فی لحم خنزیر

---

۱ ۔ سورۃ الحدید ۵۷ ، آیت ۲۰ ۔

Marfat.com

و دمه ـ فرمود ہر کہ بازی کند بہ نزدی کہ بنوشیروان مضاف است و او اختراع کرده است گویا دست خودرا در گوشت خوک و خون او آلوده (کرده) باشد ـ و شیر معرب نام نوشیروان است ـ

و امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ را از شطرنج پرسیدند ـ فرمود ـ آن قمارعجم است ـ و دیگری پرسید ه‍ فرمود ـ هو الباطل ـ آن از قسم باطل است ـ و باختن نرد و آنچہ قبیل کعبتین است از بازیہای دیگر مطلقاً حرام است خواه بشرط خواه بی شرط و مسقط عدالت است بخلاف شطرنج کہ در محل اختلاف است ـ و بعضی از مجتہدین بجانب اباحت آن رفتہ اند ـ و شافعیہ می گویند اگر در بازی شطرنج قمار نہ باشد و وقت نماز در باختن آن فوت نہ شود ـ و بایک دیگر کار بہ نزاع و خصومت و دشنام نہ کشد ـ و برسر کوچہ و بازار نہ بازند ـ از برای مشغولی یک دو مرتبہ باختن لا باس است ـ و بعضی شافعیہ مطلقاً آن را مباح می دارند چہ یک مرتبہ و چہ ده بشروط مذکور ـ اما حنفیہ اکثر در کتب میان بازی و بازیہای دیگر کم فرق می دانند ـ و این اختلاف در شطرنج صغیر است ـ و اگر نہ کبیره خود مطلقاً حرام است ـ چہ آن جا ہمہ صورتہا است ـ و عمر بیشتر در بیہودگی صرف می شود ـ و قساوت قلب و فراموشی از یاد خدا آن جا بیشتر از ہمہ است ـ

منقول است کہ روزی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بر جماعت شطرنج بازان گذشت و این کلمہ فرمود ـ لا تجعلوا قلوبکم مقابر الحیوانات ـ دلہای خودرا گور خانہ حیوانات مسازید ـ و الحق ہمچنین باید ـ چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید کہ ان کان المرء ذهبت ساعة من عمره فی غیر ما خلق لہ الحرمی ان یطول حسرتہ ـ اگر مردی را یک ساعت از عمر او غیر کاری صرف شود کہ اورا از برای ان کار آفریده اند البتہ سزاوار است کہ حسرت او دراز شود و انقطاع نہ باید ـ و جای دیگر فرموده من عمره اللہ اربعین سنة فقد اعذر علیہ ـ ہر کرا خدای عز و جل چہل سالہ گردانیده دیگر عذر را ازوی و اگر بدی کند [ص : ۲۱۶] اورا جای عذر خواہی نیست ـ

Marfat.com

ای بفسک بد بخت بی ہنر! ترا ازین نوشتنیہا بی اثر شرم باد -
یاد داری کہ ازان زمانی کہ شعوری پیدا کردی چندان مبتلا باین بازیہاگشتی
کہ از ہیچ شغلی کار آمدنی دیگر بیاد نیاوردی - و بسیار این چنین بود کہ
از اول شام تا بامداد تمام شب با جمعی از نا اہلان و معطلان در بازیہای
گوناگون صرف می کردی - و چند مرتبہ سوگند ہای شدید غلیظ ہم
خوردی و برسر آن نہ ایستادی و باز شکستی و حیلہ کنان مانند بد عہدان
کفارتہا دادی و حالا کہ عمر تو پنجاہ و چار رسیدہ ہنوز ہم ازین ادا ہا
خجل و ازین کردہا منفعل نہ می شوی و دست از بازیہا باز نہ می دادی -
نہ می دانم حیلہ است چیست و فریاد رست کیست - مگر حق جل و علا
ترا رہائی بہ نماید و انصافی بدہد کہ بمن خود بسیار توسنی کردہ و ہیچ باتو
بس نیامدم - بیت:

بغفلت می گذاری روزگاری
مگر در گور خواہی کرد کاری

بستم: سگ و خوک فروختن - قولہ تعالیٰ:

''لولا ینھھم الربانیون و الاحبار عن قولھم الاثم و
اکلھم السحت -[۱]''

چرا منع نہ می کنند عالمان ربانی این کافران نصرانی را از خوردن مال
حرام - و سحت بالا مذکور شد کہ عام است و اقسام مال بی وجہ را
شامل است - و ازان جملہ مالی است کہ از بہای جانوران خسیس حاصل
شود مثل سگ و خوک و غیر آن - و در حدیث آمدہ کہ - من رنجد (؟)
کلبا الا کلبا ماشیة صیدا و زرع ینقص من اجرہ کل یوم قیراط - ہر کہ
سگی نگاہ دارد غیر از برائے پاسبانی مواشی یا از برآئے شکار یا از برائے
نگہبانی زراعت - ہر روز از ثواب او مقدار درنگی نقصان شود - و نہی عن
ثمن الکلب و السنور - منع کرد پیغمبر علیہ السلام از بہای سگ و گربہ -

بست و یکم - با ددان انس گرفتن - قال علیہ السلام - لا تصحب

---

۱ - سورة المائدہ ۵، آیت ۶۳ -

Marfat.com

الملئکة رفقة فیہ کلب و جرس و نمر و جلد نمر ۔ ہمراہ نہ می باشند فرشتگان کاروانے را کہ دران سگ و جرس و پلنگ و پوست پلنگ است ۔ و نیز آن سرور علیہ السلام نہی فرمود از سواری پلنگ و امثال آن ۔ و وجہ نہی شاید[ص: ۲۱۷] ازین رہ گزر باشد اینہا حیوانات موذی اند از شر ایشان ایمن نہ توان بود ۔ یا ازین رہ گذر است کہ چون صحبت را تاثیری تمام است شاید کہ دونی و بدی آنہا در آدمی نیز اثر کند ۔ و ازین قبیل است با سگ و گربہ الفت گرفتن ۔ و حدیث حب الهرة من الایمان ۔ نزد نقادان حدیث بہ صحت نہ پیوستہ ۔ غایتش این قدر ہست کہ چون گربہ در مضایق دار می ماند و تحرز ازان متصور نیست و سور آن را صاحب شرع نجس نہ داشت ۔ فرمودہ کہ الهرة لیست نجس لانها من الطوافین علیکم ۔ و این از جہت عموم بلوی است ۔ و ازین جا از ارباب ذوق و محبت و وجدان فہمیدہ گفتند ۔ بیت :

دلت بر گربہ گر مہربان است
نشان صحت ایمان ہمان است

بخلاف سگ کہ از جملہ دوان است و اگرچہ گفتہ اند کہ در سگ دو خصلت خوب است کہ یکی از دنہا اگر در آدمی باشد اولیا می شود ۔ و ازان جملہ حقیقت شکر گذاری منعم و باقی صفات مشہور است ۔ و نظر بہ این معنی مقتضائی مروت آن است کہ دامن مہربانی ازین حیوان نہ کشند ۔ و حدیث دوست داشتن مجنون سگ کوے لیلیٰ را مشہور است ۔ شعر :

رأی المجنون فی الصحراء کلباً
فمد علیہ بالمعروف ذیلا
فعابوہ علی ما جاء منہ
فقالوا لم اسلت الکلب میلا

Marfat.com

فقال ادعوا لملامة ان عیی
رأته مرة فی دار لیلیٰ[۱]

یاد دارم کہ امیر کبیر سلالۃ اولیاء العظام میر ابوالغیث بخاری[۲] دہلوی روح اللہ روحہ کہ ۔ میر ستودہ سیر ۔ تاریخ فوت آن معدن اخلاق حمیدہ و صفات ملکی ملکات است ۔ ہرجا سگ گرگیں لنگ عاجز را می دید کسی را بر آن می گماشت تا ہر روز از حال او خبردار بودہ نان و گوشت و امثال آن می رسانیدہ باشد ۔ تا روزی جامع این اوراق آن نادرۂ روزگار را ازین معنی پرسید ۔ فرمود کہ چون ماہم نسبت سگ بدرگاہ آفریدگار خویش تعالیٰ و تقدس داریم ۔ شاید کہ بہ این بہانہ او نیز بر ما بہ نظر مہربانی نہ بیند ۔ اما ازین جا لازم نہ می آید کہ با خود سگی را ہم کاسہ و ہم نوالہ گردانند کہ سیرت نا حق ما حفاظان است ۔

[ص:۲۱۸] خاقانی

بہ گو با میر کاندر پوست سگ داری و جیفہ ہم
سگ از بیرون در گردد و ہم کاسہ مکر دانش ۔

نقل : در مقام خواجہ احرار[۳] قدس‌اللہ سرہ العزیز آوردہ اند کہ یکی از خوانین چنگیزیہ چون بر ماوراء النہر دسترس یافت ۔ شیخ عمر یا غستانی را قدس اللہ روحہ پرسید کہ بہ چہ سبب در دین شما خروس را می خورند و از خوک می پرہیزند ۔ جواب داد کہ خوک جانوری است بےغیرت ۔ از خوردن گوشت او بےغیرتی در آدمی سرایت می کند ۔ وخروس غیرت ناک

۱۔ ترجمہ مجنوں نے جنگل میں ایک کتا دیکھا اور اس پر مہربانی کرتے ہوئے اپنا دامن بڑھایا ۔
اس نے جو حرکت کی تھی اس پر اس کو عیب لگایا گیا ۔
انہوں نے کہا ۔ کہ تو نے کتے کی طرف رغبت کی ۔
اس نے کہا کہ ملامت نہ کرو کیونکہ میری آنکھ نے اس کو ایک مرتبہ لیلیٰ کے گھر میں دیکھا تھا ۔

۲۔ میر ابوالغیث بخاری کا ذکر بدایونی نے منتخب التواریخ (ص : ۳۲۱ نولکشور ایڈیشن) میں کیا ہے ۔ وہاں بھی ان کی تاریخ وفات ''میر ستودہ سیر'' سے نکالی ہے ۔ ۹۹۵ھ مطابق ۱۵۸۷ء ہے ۔

۳۔ حالات کے لیے دیکو نفحات الانس ص ۴۶۵

Marfat.com

است ۔ ازین سخن خاطر نشان او شد ۔ و در حال فرمود تا منادی در لشکر او گردانیدند ۔ ہیچ کس بعد ازین گوشت خوک را نہ خورد ۔

نقل است کہ یکی بر پلنگی سوار شدہ و ماری بجائی تازیانہ در دست گرفتہ می رفت ۔ درویشی دید گفت ۔ ای بوالفضول ازین کہ بر سگی سوار شدی و کرمی بدست آوردی چہ سود ۔ اگر نفس از و مار آرزو رام ساختی کار آن است ۔ رباعی :

تا یک سر موئے از تو ہستی باقی است

اندیشہ کار بت پرستی باقی است

گفتی بت و زنار شکستم دستم

این بت کہ زپندار پرستی باقی است

بست دوم : خود را بزنان مانند ساختن ۔ مثل آنکہ زیور پوشند و معجر بر سر انداختن و دیگر حرکات و سکنات کنند کہ خنوثت و انوثت ازان ظاہر شود۔قال علیہ السلام لعن اللہ المتشبھین بالنساء و المشبہات بالرجال ۔ لعنت خدائے باد برمردانے کہ خود را بزنان و زنانے کہ خود را بہ مردن مشابہ سازند ۔ و این باب وسیع است ۔ و افراد لا یتناہی دارد ۔ غرض آن است کہ از جمیع مواد تشبیہ پرہیز باید کرد ۔ و آن را منظور نہ باید داشت کہ بعضی از بندگان خداے تعالیٰ از سر غلبہ وجد و حال لباس زنان پوشیدہ اند ۔ خدمت ایشان دیگر و روش ایشان دیگر و دانش دیگر است ۔ تا چہ معنی خاص و مصلحتی تمام دران دیدہ باشند ۔

نقل است کہ حکیم ثنائی[1] رحمہ اللہ را نزد پادشاہے تعریف

---

۱ ۔ حکیم سنائی (متوف ۱۱۳۱ ء) کا نام عبدالمجید تھا ۔ غزنہ کے مشہور صوفی شاعر اور بزرگ تھے ن کی تصانیف میں حدیقۃ الحقائق سب سے زیادہ مشہور ہے ۔ اس میں تصوف کے بہت سے مسائل بیان کیے گئے ہیں ۔

Marfat.com

گردند - اورا [ص : ۲۱۹] میل دیدن حکیم شد و در مجلس خود طلبید - حکیم دستہا پس پشت بستہ و دستوانہ در دست انداختہ با کفش بر بساط بادشاہی رفت وہیچ تعظیم و تواضع نہ کرد و ناگفتہ بنشست - بادشاہ آن ہیئت او بسیار نا خوش آمد و گفت - من ترا حکیم شنیدہ آرزوی ملاقات تو کردہ بودم - اما اوضاع و اطوار ترا ہمہ مخالف حکمت یافتم - اول دستوانہ چون پوشیدہ و دستہا پس پشت چرا بستی و بی اذن من کفش پوشیدہ برین بساط نفیس چون نشستی - گفت جواب از اول آن است کہ خدائے تعالیٰ مرا بصورت مردان آفریدہ وتوفیق کار مردان نہ داد و زن ہم نیافرید تا یک روبہ می شدم - بہ‌ضرورت خود را بہ لباس مخنثان قرار دادم تا ظاہر و باطن یکسان باشد و دست پس پشت برائے آن آمدہ ام تا بہ دانی کہ ہرگز این دست پیش تو بطمع نہ خواہم کشاد - و بے ادبانہ پائے بر فرش تو برائے آن نہادہ ایم تا بدانی کہ مرد کے بے ادبم و دیگر مرا در صحبت خود نہ طلبی و خودرا و مرا رنجہ نہ گردانی این بگفت و بازگشت - بیت :

مانند زنان در پئے آرائش خویشم
سر بازی مردان وغا را نہ شناسیم
از دل چہ کشاید چو درو در نہ باشد
و زکعبہ چہ حاصل چو صفا را نہ شناسیم

بیست و سوئم - حیلہ آموزی - قولہ تعالیٰ -

"فضرب بینھم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ و ظاہرہ من قبلہ العذاب"[۱]

زدہ شود بحکم خدائے تعالیٰ میان منافقان و مومنان دیواری بزرگ ہمون بارہ شہری کہ مرآن را دری باشد کہ مومنان بدان در در می آیند و باطن آن سور یعنی داخل آن کہ مومنان بدان در در آیند رحمت بود زیرا کہ جانب آن بہشت است - و ظاہر آن سور کہ خارج است از جانب منافقان

---

۱ - سورۃ الحدید ۵۷، آیت ۱۳

عذاب است زیرا کہ بجانب دوزخ است ۔ و بعضی علما این آیت درشان حیلہ گران صرف کردہ اند ۔

چون حیلہ دو نوع است ۔ یکی محمود دیگری مذموم ۔ محمود آنکہ در آن ابطال حق کسی نہ بود مانند حیلہ اسقاط استبرا یا حیلۂ اسقاط شفعہ ۔ وکتاب حیل خصاف[1] و رفعہ مشہور است ۔ و ماخذ این نوع حیلۂ فعل ایوب [ص: ۲۰۰] علیہ السلام است کہ بحکم خداے تعالیٰ صد خس را یک جا کردہ و زوجۂ خود را بدان جاروب زد و سوگند تازیانہ را از خود دفع نمود ۔ و خداے تعالیٰ ازان خبرداد کہ فاضرب بہ و لا تحنث[2] زن خود را بہ این جاروب بزن و حانث مشو ۔

و ازین قبیل است حیلۂ خلیل علیہ السلام کہ در وقت دعوت بسوئے بت پرستی با قوم خود گفت ۔ انی سقیم[3] من بیمارم ۔

و حیلہ مذموم آنکہ برائے اسقاط حج یا اسقاط زکوٰۃ کنند ۔ چنانچہ شمہ از آن بالا گذشت ۔ و حق سبحانہ جزائے این حیلہ گران بہ این طور خواہد داد کہ بملایکہ فرماید تا ایشان را در صندوقہائے آہنین اندازند و مسیں اندازند و در دوزخ سر دہند و فریاد بر داہند کہ ما را چرا می سوزید ۔ جواب آید کہ شما را نہ می سوزیم بلکہ صندوقہا می سوزیم ۔ و این آتش بیرون صندوقہا را گرم می کند و بہ اندرون آنہا کاری نہ دارد ۔ چنانچہ شما در دنیا حیلہ می کردید و حق بندگان ضایع می ساختید ۔ مانیز با شما حیلہ می کنیم و شما را ضایع می سازیم ۔ قولہ تعالیٰ :

و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین ۝[4]

و بد آنکہ تا ہر چہ کنی یابی و ہر چہ بکاری بدروی ۔ بیت از مذہب :

مذہب دہقان خوش است ای مولوی
مذہب دہقان چہ باشد ہر چہ کاری بد روی ۔

---

۱ ۔ امام احمد ابن عمر (متوفی ۸۷۴ء) خلیفہ مہتدی کے لیے ''کتاب الخراج'' لکھی ان کی کتاب ''الحیل'' بہت مشہور ہے ۔
۲ ۔ سورۃ ص ۳۸ ، آیت ۴۴ ۔
۳ ۔ سورۃ الصفت ۳۷ ، آیت ۸۸ ۔
۴ ۔ سورہ آل عمران ۳ ، آیت ۵۴ ۔

Marfat.com

بست و چہارم : شبہا بطریق عیاران گشتن ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ و لباس التقویٰ ذلک خیرا[1] لباس تقویٰ شما را بہتر است از لباسہائے دیگر ۔ و نیز فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اتقوا من مواضع التھم ۔ از جاہائے تہمت بہ پرہیزید ۔

بدآن کہ آدمی را ظاہری و باطنی است و چنانچہ بہ باطن بہ اہل صدق و صلاح و سدد و عاف بودن لازم است ۔ و کریمہ کونوا مع الصادقین[2] ازآن خبر می دہد ۔ ہمچنان بظاہر نیز در لباس ایشان بودن و حذر از تشبہ بہ اہل فسق و فجور نمودن از ضروریات دینی است ۔ و بسیاری ہمچنان شدہ است کہ پارسایان در صحبت قطاع الطریق ہر چند بطریق ضرورت ہم بودہ کشتہ و غارت گشتہ اند ۔ و مسئلہ فقہی است کہ اگر مسلمانان در دار الکفر [ص : ۲۲۱] رفتہ و کافران جماعت ایشان را در جنگ وقایہ خود ساختہ باشند لشکر اہل اسلام را می رسد کہ بہ اسلحہ بہ زنند بہ دل نیت قتال بہ اہل حرب دارلد نہ کشتن مسلمانان ۔ چنانکہ گذشت ۔

حکایت : علامہ دوانی از امیر سید صفی الدین رنجی ۔ و سید مذکور بہ یک واسطہ از شیخ برہان موصلی رحمہم اللہ علیہم نقل می کند کہ گفت ۔ سالی از مصر قصد حج کردیم ۔ روزی ماری بزرگ سر راہ ما گرفتہ و جوانے شجاعی خوش منظری از قافلہ بر آمد آن را دو پارہ کرد و گرد بادی بر خاست ۔ و می دیدیم کہ آن جوان را گویا کشان کشان می بردند و اہل قافلہ از سوار و پیادہ برائے استخلاص او سعی بسیار نمود ۔ و بہ او نہ توانستند رسید ۔ بہ ضرورت ازان جا روان شدیم و از حسرت آن جوان محزون بودیم ۔ تا آخر ہمان روز باز آمد ۔ ہارنگ و روئے زرد و لاغر ۔ صورت حال ازو پرسیدیم ۔ گفت ۔ تا آن زمانے کہ تند باد برآمد و مرا ربود ۔ شما دیدہ باشید ۔ بعد ازان در چشم من عالمی دیگر نمود ۔ و خلقی انبوہے از جنیان پدید ارشد و بمن آویختند ۔ و یکی از آنہا آہستہ مرا تعلیم کرد کہ اینہا را بمحکمہ قاضی بخوان ۔ گفتم کہ بمن تعرض می رسانید

۱۔ سورۃ الاعراف ۷، آیت ۲۶ ۔(متن میں قال علیہ السلام سہو کتابت ہے) ۔
۲۔ سورۃ التوبہ ۹ ، آیت ۱۱۹ ۔

Marfat.com

تا بخانہ قاضی رفتیم و مدعیان مرافعہ کردند ۔ یکی گفت کہ این شخص پدر مرا و دیگری دعویٰ کرد کہ پسر مرا و برادر مرا کشتہ است ۔ ہمچنین دیگری و دیگر ۔ من گفتم ۔ ایہا القاضی حاش للہ ۔ ما جماعت قصد بیت الحرام داشتیم ۔ ماری سر راہ ما گرفت ۔ من آن را کشتم و غیر ازین گناہی نہ دارم ۔ بعد از تحقیق حال قاضی با اہل مجلس گفت ۔ روزی کہ در بطن النخل کہ نام وادی است در طایف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را ملازمت کردیم و ایمان باو آوردیم ۔ یاد دارید کہ می فرمود ۔ من تزی بزی غیرہ ثم قتل فلادیۃ و لا قصاص ۔ ہرکہ لباس بیگانہ غیر جنس خود بپوشد و دران لباس کشتہ شود بر قاتل نہ دیت نہ قصاص ۔

وکاتب این اوراق در سن نہ صد و شصت و شش این حدیث را ہنگام تحصیل علم در دارالخلافہ [ص : ۲۲۲] از استاد خود عالم ربانی ملکی صفات حقانی حاجی الحرمین الشریفین مولانای مرزای سمرقندی[1] علیہ الرحمۃ شنیدہ ام و اجازت یافتم و ایشان بشش واسطہ استاد[2] داشتند و فقیر بہفت واسطہ ۔ و مقدار آنکہ در سن نہہ صد و نود و نہہ کہ در بلدہ لاہور این عجالہ را می نوشتم از شیخ امام عامل و فاضل کامل شیخ یعقوب[3] مفسر محدث المشہور بصرف کشمیری سلم اللہ و ابقاہ استماع افتاد کہ می گفت یکی از اکابر علمای گجرات کہ تلمذ پیش او نمودہ ام ۔ در علم حدیث یگانہ زمانہ بود و در تقویٰ و ورع نشانہ ۔ محض از برای اسناد این حدیث ۔ علم دعوت و تسخیر جن را بریاضات و مجاہدات شاق بدست آورد ۔ و بعد از مرور ایام و کرور اعوام بادشاہ جنیان را باخیل وحشم استدعا نمود و ازو التماس آن قاضی جنیان کرد کہ راوی این حدیث بود و عبدالحی نام داشت ۔ و قاضی مذکور را از صحبت آن فقیہ و تحقیق نام پرسید و بیک واسطہ از حضرت رسالت پناہ علیہ الف صلواۃ اللہ روایت آن را درست کرد ۔ و شیخ مذکور

---

۱ ۔ حالات کے لیے دیکھو منتخب التواریخ صفحہ ۳۲۹ ۔

۲ ۔ یعنی چھ واسطوں سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے شاگرد تھے ۔ اس کا ذکر منتخب التواریخ میں ہے ۔

۳ ۔ حالات کے لیے دیکھو منتخب التواریخ صفحہ ۳۲۷ ۔

Marfat.com

که سند عالی بدو واسطه داشت فقیر را نیز اجازت فرمود تا سه واسطه ازآن حضرت صلی الله علیه وسلم درست کردم - و الحمد لله علی ذلک -

بیست و پنجم : سرود از زن بیگانه شنیدن - قوله تعالیٰ :

''و من الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم -[1]''

بعضی از مردم کسی است که حدیث بیهوده می خرد تا مردم را از بی دانشی خود از راه خدا گمراه سازد - و این آیت بقول بعضی مفسران در شان جماعت نازل شده که سرود می گفتند - و مراد از سرود این جا غنا و الحانی است که مشتمل بر فحش و ذکر جماع و سایر محظورات باشد - و شنیدن این چنین لحن از هر کس که باشد در شرع ممنوع است - و از زن بیگانه و امرد ممنوع تر خصوصاً وقتی که جوان باشد و خانه خالی بود - آن زمان خود نعوذ بالله منها - و بقول بعضی دیگوان این آیت در حق کسانی که افسانهای اذربیجان و عزیزان می شنیدند و می خریدند - و در معرکها خواندند و زرهای بسیار درین وادی خرج می کردند - [ص:۲۲۳] چنانچه گذشت -

سوال : در حدیث صحیح آمده که روز عید رسول صلی الله علیه وسلم در حجرهٔ بی عایشه رضی الله عنها از دو مغنیه سرود می شنید - و هم در آن وقت صدیق رضی الله عنه رسید و گفت - چه نیکوست ای رسول خدای بازی شما - فرمود که ای ابوبکر امروز هر قوم را عید است و عید ما این است - و این جا اباحت شنیدن سرود از زنان جوان بیگانه مفهوم می شود -

جواب گویم که نزد فقها این حدیث یا منسوخ است یا محمول است برین که از جملهٔ خصائص آن حضرت صلی الله علیه وسلم بوده باشد - و مسئله فقهی است که هر کس که سرود پیش مردم علانیه گوید یا بشنود عدل نیست - مگر آنکه در خانه خود تنها برای دفع وحشت بگوید و از کنیزک

---

۱ ، سوره لقمٰن ۳۱ ، آیت ۶ -

Marfat.com

خود یا از محرم دیگر شنود ـ و استماع غنا از امرد نیز ہمین حکم دارد و خطر کلی دران متصور است ـ و گفتہ اند :

خوبیٔ رویٔ خوبی آواز
می برد ہر یکی بتنہا دل
چون شود جمعی ہر دو در یک تن
کار صاحب دلان شود مشکل

حکایت : در زمان تالیف این رسالہ ببلدۂ لاہور فقیری حسین نام کہ کسب جامہ بافی داشت ترک کاروبار خود کردہ درمیان فقرا می بود ـ و با یکی متمولان درویش دوست آمد و رفت داشت ـ اتفاقاً در خانۂ آن مال دار کنیزکے سرود گوئے زیبا جمالے بود ـ و گاہے گاہے صاحبش آن فقیر را درون خانہ می برد ـ وآن پردگی را می گفت تا پیش او چیزی بگوید ـ روزی جاریہ سرودی بہ آواز خوش بنیاد کرد و درویش را وجد شد و حال ورزید تا از بالائے خانہ بلند بیفتاد و جان بجانان داد ـ صاحب شرع خود این ادا را نہ می پسندد و عند اللہ چگونہ باشد ـ نظم :

سرود و عاشقی چون شد بہم یار
معاذ اللہ بہ رسوائی کشد کار
سرود و عاشقی و می پرستی
سبب شد ہر سہ چیز از بہر مستی

بیست و ششم ـ سلاح بدست کافران فروختن ـ و این معنی سبب اعانت ظالمان و کافران است ـ و موجب تقویت ایشان و فتور در اہل اسلام و این حرام است و گناہ ـ قولہ تعالیٰ

''و اعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون (ص : ۲۲۴) به عدو الله و عدو كم[۱] ''

۱- سورۃ الانفال ۸، آیت ۶۰

مہیا دارید برای جہاد کافران آن قدر کہ بتوانید از آلات حرب واسپان کہ بترسانید بہ آن اسباب بحمل دشمنان خدا را کہ کافران انسی و جنی باشند و دشمنان خود را نیز کہ کافران انسی و جنی اند ۔

— و آوردہ اند کہ سلاح با خود داشتن موجب نفرت جنیان است و ایشان از آلات حرب چنان می گریزند کہ آدمیان ۔ پس ہر گاہ کہ اسلحہ باعث رعب اعدائے دین و دنیا باشد و بخشیدن آن بہ کافران و قطاع الطریق و دیگر مفسدان خلاف وضع است و عصیان و طغیان و بر حکام اسلام است کہ تیر و کمان و تفنگ و دیگر یراق بگزارند تا سوداگران در کفرستان بردہ بفروشند ۔

بیست و ہفتم : ماجرای زن بمردم گفتن ۔ قولہ تعالی :

"و کیف تاخذونہ و قد افضی بعضکم الی بعض و اخذن منکم میثاقاً غلیظاً ۔"[1]

چگونہ باز می گیرید آنچہ بزنان خویش از مہر و انعام دادہ اید و حال آنکہ بعضی از شما ببعضی از ایشان رسیدہ و خطے و تمتعی گرفتہ ۔ و این کنایت از جماع است ۔ و ایشان از شما در اوقات خلوت یا در زمان نکاح عہود موکد گرفتہ اند تا بی وفای نہ کنید و راز ایشان با کسی نہ گوئید و پردۂ ایشان بپوشید و بی موجب آزار ایشان را نہ دہید ۔

پس ماجرا کہ میان مرد و زن گزرد اظہار آن موجب افشاء و اطلاع بیگانہ بر عیبہا و باعث خندہ و استہزای و شماتت اعدا است ۔ رسول علیہ السلام فرمود کہ بدترین مردم نزد خدای تعالی در روز قیامت از روی مرتبہ مردی است کہ با زن خود خلوت کند ۔ بعد ازآن سر آن فاش گرداند و قبائح و نضائح[2] اورا بازگوید ۔ و اگر عوطر عجلانی[3] رضی اللہ عنہ

---

۱ ۔ سورۃ النساء ۴ ، آیت ۲۱ ۔

۲ ۔ نضائح سے زیادہ مناسب فضائح ہے ۔ بہر حال مخطوطہ میں صاف طور پر نضائح ہے ۔

۳ ۔ متن میں عوطر ہے عویمر ابن اشقر الانصاری البدری ہے ۔ تہذیب التہذیب جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ پر ہے کہ موطا میں قعنبی کی روایت میں لعان کے سلسلے میں ان کا نام لیا گیا ہے مگر وہاں العجلانی ہے اور یہ مازنی ہیں ۔

Marfat.com

سر زن خودرا آشکارا نہ می کرد آیت لعان یعنی لعنت بر یک دیگر گفتن چگونہ فرود می آید و این قصہ تا قام قیامة چگونہ ضرب المثل می شد۔

و آن قصہ بدین گونہ است کہ عویمر کہ یکی از اصحاب است رضی اللہ عنہم بخدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گفت کہ یا رسول اللہ اگر این زن خود مردی بیگانہ را ببیند چہ حال دارد و چہ کند۔ اگر اورا می کشد بقصاص می رسد وگر نہ بی غیرتی است۔ فرمود در حق تو وہم خوابۂ تو آیت نازل شدہ است۔ برو اورا بیار عویمر۔[ص : ۲۲۵] زن خودرا بیاورد و چہار مرتبہ گواہی بر خیانت او بر سر جمعی داد و مرتبہ پنجم گفت کہ درین گواہی اگر عویمر دروغ گو باشد لعنت خدائ تعالیٰ برو و خاموش گشت۔ انگاہ زن او نیز چہار مرتبہ بر دروغ گوئی شوہر خود گواہی داد و مرتبہ پنجم گفت کہ اگر عویمر شوہر او از راست گویان باشد غضب خدائ عز و جل بر آن زن باد۔ و ازین جہت حد دشنام زنا از ہر دو ساقط گشت۔ و رسول علیہ السلام حکم بجدائ ہر دو فرمود۔ و ہمچنین ہلال ابن امیہ زن خود را بحضور حضرت علیہ السلام متہم بشریک نام شخصی کرد۔ رسول علیہ السلام فرمود کہ چون گواہ بر زنائ او نہ داری می فرمایم تا در پشت تو درہ بزنند۔ گفت یا رسول اللہ ! یکی از ما با زن خود مردی بیگانہ بہ بیند بازدران وقت گواہان را نیز طلب کردہ باشد۔ فرمود۔ بلی۔ یا گواہ بیارد یا تازیانہ بخورد۔ ہلال گفت۔ سوگند بخدائ تعالیٰ کہ ترا براستی بر خلق فرستادہ است کہ من درین دعویٰ راست گویم و امید وارم کہ آیتی فرود آید تا پشت مرا از خوردن تازیانہ فارغ گرداند۔ دران اثنا مہتر جبرئیل علیہ السلام فرود آمد و آیت لعان کہ :

''والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھدآء الا انفسھم فشھادة احدھم اربع شھدات باللہ انہ لمن الصدقین۔ و الخامسة ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکذبین۔ ویدرؤوا عنھا العذاب ان تشھد اربع شھدات باللہ انہ لمن الکذبین۔ و الخامسة ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصدقین۔[۱]''

۱۔ سورة النور ۲۴، آیت ۶ تا ۹۔

Marfat.com

خواند - و ہلال چہار مرتبہ بر خیانت زوجۂ خود گواہی داد و لعان کرد - و رسول علیہ السلام فرمود کہ خدا می داند بر دوی شما یکی خود البتہ دروغ گوی است - و عذاب دنیا آسان تر است از عذاب آخرت - آیا تواند بود کہ یک کدام از شما توبہ بکند و راست بگوید تا این شبہ رفع گردد - و درین اثنا زن ہلال برخاست و چہار مرتبہ بدورغ گوئی ہلال گواہی داد و مرتبہ پنجم کہ لعان بایستی کرد توقف نمود و راوی گوید ما ہمہ خیال کردیم کہ مگر او از گفتن دروغ پشیمان شدہ است - و حد قذف را بر خود لازم ساختہ - درین ہنگام آن زن باز پس رفت و اندیشہ مند گشت - و گمان ما زیادہ شد کہ ظاہرا از گفتۂ خود رجوع خواہد کرد - ناگاہ بخود سخن می گفت کہ نی نی روز دیگر قوم من [ص : ۲۲۶]

رسوا می شوند و لعان گفت - و در آن حالت او حاملہ بود رسول علیہ السلام فرمود این زن را نگاہ دارید تازمانی کہ حمل بنہد - و بہ بینید کہ او اگر فرزندی بیارد شہلا چشم و سرینہاش سیر گوشت و ساقہای او پر بود بدالید کہ آن فرزند از شریک است - آخر ہمچنان کہ رسول علیہ السلام فرمودہ بود شد - و بعد از چندگاہ آن فرزندی زاد مشابہ شریک - و رسول علیہ السلام فرمود اگر خدای تعالیٰ در کتاب قدیم امضا نہ می یافت کہ عبارت این است از تاخیر حد زنا در حق زنان حاملہ مرا بااین زن کاری بود و اورا بحد می رسانیدم -

مخفی نہ ماند کہ ازین جا چنان ظاہر می شود کہ واقعہ ہلال پیش از واقعۂ عویمر بودہ باشد - رضی اللہ عنہما - و آیت لعان اولاً در شان ہلال نازل شدہ - واللہ اعلم -

فصل : چنانچہ مردان را ماجرای زن گفتن ممنوع است ہمچنان زن را نیز حرام است کہ عیب شوہر خودرا بگوید و افشای راز او بکند کہ مدار زوجیت بر محرمیت و نگاہ داشت اسرار است و نظام و قوام عالم بآن واسطہ مربوط است - و امر درین باب آن است کہ :

"فامساک بمعروف او تسریح باحسان -"[۱]

---

۱ - سورۃ البقرہ ۲، آیت ۲۲۹ -

Marfat.com

یا نگاه داشت زنان است بمعاش پسندیده یا گذاشتن ایشان است بنیکوکاری ـ و شق ثالث موجب نا فرمانی است و ناسازگاری است ـ و رسول علیہ السلام فرموده که حبب الی من دنیا کم الطیب و النساء و جعلت قرة عینی فی الصلواة از دنیای شما دو چیز محبوب من است خوشبوی و زنان ـ و روشنی چشم مرا در نماز نہاده اند ـ و این حدیث را بعبارتی دیگر نیز بر می آرند که مجموع محبوبات سہ باشند ـ اما باین عبارت کہ مذکور شد محدثان نقاد تصحیح نموده اند ـ و درین جا اسراری است کہ ذکر آن در اوراق لائق نیست ـ و شمہ از لطایف آن حدیث در شان زنان است ـ و میل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسوی ایشان در کتاب فصوص[1] بیان کرده شده است ـ و بعد از تامل دران معلوم می توان [ص : ۲۲۷] کرد کہ آدم علیہ السلام باغوای حوا و لغزش داؤد علیہ السلام بتکذیب زن اوریا و طلبیدن سلیمان علیہ السلام بلقیس را بواسطہ آصف بن برخیا چہ بود ـ قطعہ :

سخنم شد بلند می ترسم
کہ مرا خیری از دہان بجہد
رہ نوردی بیان قوی تند است
ترسم از دست من عنان بجہد

بیست و ہشتم : بستن شارع عام ـ قال علیہ السلام من ضیق منزلا او قطع طریقاً فلا جہاد لہ ـ ہر کہ منزلی را بر کسی تنگ کند یعنی پارۂ از زمین ہمسایہ بہ نا حق بہ گیرد یا راہے بزند یا را کہ گذر عامہ در آن باشد بر بندد او را جہاد نیست ـ و از ثواب کامل این طاعت بزرگ بر تقدیر وقوع آن محروم ماند و امثال این نفی کہ در تہدیدات واقع می شود بر نفی کمال است نہ آن کہ مطلقاً اجر راہے طاعت و عبادت نہ یابد ـ چنانچہ لا دین لمن لا دیانة لہ و لا صلٰوة الا بحضور القلب ـ و این نظایر نا معدود و

---

۱ ـ محی الدین ابن العربی کی مشہور کتاب فصوص الحکم ہے ـ

Marfat.com

نامحضور است ـ و بسیار از بطالان عاطل را دیده ام که چون ایشان را از سبب ترک نماز پرسیده اند جواب داده اند که دل ما حضور نه دارد و بے جمعیت خاطر نماز درست نیست ـ و بعضی را چنان یافته ایم که در تحریمهٔ با مداد چندان وسوسه داشته که امام و قوم فارغ شده اند ـ آن بیچاره در پے تحصیل حضور دل هنوز بگفتن تکبیر اول در مانده بود تا آنکه آفتاب بر آمده و نماز هائے دیگر هم برین قیاس است ـ

نقل است که پیر مردی را در وضو و نماز بسیار وسوسه داشت هر بار تحریمه می بست و می شکست ـ سبب آن را ازو پرسید جواب داد ـ می خواهم که دو رکعت بحضور دل بگذارم تاشایسته درگاه خداوندی باشد ـ پیر گفت ـ نادان ! تو کجا و دعوی تو کجا و نماز تو چه باشد که طمع قبول ازو داشته باشی ـ در دل همین است می گوید که خداوندا دو رکعت نماز فراخور ریش و بروت خود نه لائق درگاه کبریا و جبروت تو ـ چنانچه آید باید و شاید می گذارم و سری بر زمین نیاز می نهم خواه قبول کنی خواه نے بنده را با بندگی کار است ـ

و حکایت آن عابد بنی اسرائیل و رقم کردکشیدن بر طاعت هفتاد ساله و جواب گفتن او مشهور است ـ

[ص : ۲۲۸] **حکایت** : دو کس بیک دیگر صحبت گرم داشتند ـ وقت نماز رسید ـ و یکی از ایشان برخاست ـ دیگرے گفت ـ کجا می روی ـ جواب داد که برای نماز می روم تو هم مرافقت نمای ـ گفت ـ این چنین نمازها را گزارده گرفتم ـ بعد از فراغ جواب داد که اینکه گزارده گرفتم الحق تصحیح لیست ـ و کسب جمعیت را جانی باید کند و خونی باید خورد ـ تا بعد از مشقت شدید در مدت مدید بدست آید یا نیاید ـ بالفعل قدے افتان و خیزان باید در راه نهاد و در میها با صالحان شریک باید بود ـ و از نا اهلان و ابنهان احتراز واجب شمرد ـ گر نویسی قلمی می تراشی ـ چنانکه گفته اند ـ بیت :

قبول صحبت لیکان اگر نهٔ باری
یکی بکوش ز هم صحبتان بد بگریز

Marfat.com

بیست و نهم : بخانهٔ مردم بی اذن در آمدن ـ قوله تعالیٰ :

''ولا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستأذنوا و تسلموا علیٰ اهلها ـ[1]''

بخانهای مردم تا اذن در آمدن نه گیرید و بر ایشان سلام نه کنید در میائید ـ پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمود هر که بر خانه کسی مطلع شده پرده او بدرد و در او نظر ندارد بی آنکه اذن از صاحب خانه بگیرد مستوجب خدا می شود و اورا نمی رسد که این کار بکند و اگر دران حالت اہل آن بیت چشم بیننده را به سنگی یا کلوخی بر کند هدر است و من بران جراحت رسان ہیچ سرزنش نمیکنم ـ

نقل است که امیر المومنین عمر رضی الله عنه شبی برای حراست در کوچهای مدینه علیٰ ساکنها الصلواة و التحیة سیر می کرد ـ و از درون خانه آواز مستان شنید ـ خودرا از بالای دیواری درون حویلی انداخت تا احتساب فرماید ـ صاحب خانه گفت ـ باش یا امیر المومنین ! اگر ما یک گناه کرده ایم تو سه گناه کردهٔ ـ اول آنکه حق تعالیٰ می فرماید :

''ولا تدخلوا بیوتاً ـ[2]'' آخر آیت ـ

و توبی اذن در آمدهٔ ـ و دویم قوله تعالیٰ :

''و اتوا البیوت من ابوابها ـ[3]''

بخانهای مردم از در درآیند و از بالای دیوار در نیایند و تو از راه دیوار آمدهٔ ـ سیوم آنکه :

''ولا تجسسوا ـ[4]''

تجسس نه کنید و تو جاسوسی کردهٔ ـ و این هر سه امر ممنوع و نا مشروع است ـ امیر المومنین عمر رضی الله عنه اورا تحسین نموده عذر خواست ـ و خودرا ملامت کرد ـ قطعه :

ای غزالی گریزم از یاری
که اگر بد کنم نکو گوید

---

۱ ـ سورة النور ۲۴ ، آیت ۲۶ ـ
۲ ـ سورة النور ۲۴ ، آیت ۲۷ ـ
۳ ـ سورة البقره ۲ ، آیت ۱۸۹ ـ
۴ ـ سورة الحجرات ۴۹ ، آیت ۱۲ ـ

Marfat.com

من و آن ساده دل که[ص:۲۲۹]عیبی را
همچو آئینه رو برو گوید

سی ام : ضابطهای بد نهادن - و این عام تر است از آن که خواه مهمات دینی باشد خواه در امور دنیوی که داخل در ایذای خلق و ضرر عباد است و باعث فتنه و فساد و تخریب بلاد است - قوله تعالیٰ :

"أولئک الذین هدی الله فبهداهم اقتده -"[1]

اشارت بپیغمبران گذشته و خطاب بپیغمبر ماست علیه و علیهم السلام می فرماید که آن انبیا جماعت اند که بتوفیق خدا راه راست یافته اند بشریعت ایشان اقتدا بکن -

و هرگاه که آن سرور علیه السلام را باتباع سنت رسل سابق امر فرماید دیگران هم برین قیاس مامور اند بروش سلف و خلف - چه مقرر است که بموجب الفضل للمتقدم حسن ظن در گزشتنیها بیشتر است نسبت باهل زمان خود - و رسول علیه السلام فرمود که هر که خواهد که درکاری و سیرتی پیرو کسی باشد که پیروی شخصی کند که از عالم در گزشته - چه آن که زنده است از فتنه او ایمن نه توان بود - راوی این حدیث می گوید که ازان که گزشته اند مراد اصحاب محمد اند صلی الله علیه وسلم و رضی الله عنهم اجمعین - و راه راست راه این اصفیا است و باقی دیگر منسوب به هوس و هوا است -

فصل : عروج و زوال است - کاروبار دین را در سر هر چند قرنی و سالی عروجی است و نزولی و لهذا ملت یک پیغبر می باشد که با هزار سال باقی بود - چنانچه از بعضی تفاسیر مستفاد می گردد - و دین عیسیٰ علیه السلام نیز و شریعت از جهت کثرت و تحریف و تصحیف در انجیل بصر رفت اصلی نه مانده است - و همچنین بشرائع دیگر - و هر چند زمان قریب بعهد رسول علیه السلام بود رونقی و راحتی دیگر داشت - و

---

۱ - سورة الانعام ۶ ، آیت ۹۰ -

Marfat.com

این زمان که ہزار سال ازان عہد گزشته باشد لازم است که دین روی[*] در نقصان دہد ۔ چنانچه از بسیاری اختلاف علما و جدل و خلاف ایشان و وفور حیل و گریزی ارباب دخل کار بجای[*] که رسیدنی بود رسید ۔ و دیدیم آنچه بایستی دید ۔ و این نسبت در ہمه جا در ہمه دیار و بلاد نشان می دہند ۔ و تقوی و صلاح خود گویا در عہد اسمی است مسمی یا نامی است موہوم از معنا و ہم ازین جہت پیغامبر علیه السلام [ص : ۲۳۰] فرمود که دین ابتدای[*] حال غریب بود که آشکارا شد ۔ در آخر زمان باز غریب خواہد شد ۔ پس خوشی باد غریبان را :

رحم الله یا معاشر الماضیین
که بمردی جہان سپردندی
راحت غیر را زغایت رحم
راحت خویشتن شمردندی
آن کسان چونکه زنده می نشوند
کاش این ناکسان بمردندی ۔

نقل است که شخصی استفتا بمہر اکابر حرمین شریفین درست کرد ۔ مضمونش این که با این حدیث که آن حضرت صلی الله علیه وسلم فرمود که من پیش از ہزار سال در خاک نه خواہم آسود ۔ و آن حدیث دیگر که مدت بقای[*] آدمیان ہفت ہزار سال است و آدم علیه السلام در سر ہزار سال اول مخلوق گشته و پیغمبر صلی الله علیه وسلم در سر ہفتم ہزار سال مبعوث شده بود ۔ صحیح است یا نه ۔ و شیخ جلال سیوطی[1] بعد از تامل بسیار

---

۱ ۔ جلال الدین سیوطی (متوفی ۱۵۰۵ء) قاہرہ میں پیدا ہوئے آٹھ سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کیا ۔ علوم مروجه مثلاً تفسیر ۔ حدیث ۔ فقہ ۔ لغت ۔ نحو ۔ معانی بیان وغیرہ میں کمال حاصل کیے ۔ بہت سے ممالک کا سفر کیا جن میں حجاز، شام، یمن اور ہندوستان قابل ذکر ہیں ۔ ان کی تصانیف پانچ سو بتائی گئی ہے جن میں طبقات الحفاظ اور طبقات المفسرین سر فہرست ہیں ۔

Marfat.com

مابین قبول و انکار در صحت این حدیث با آنکه از قبیل احاد است بلکه ضعیف معترف نموده ـ و مدت بقای ایام این امت را بدلایل تا هزار و سی صد ثابت گردانیده ـ و بعد ازان فرمود ، که چون علامت کبریٰ مثل خروج عیسیٰ و مهدی و طلوع آفتاب از جانب مغرب بتمام ظاهر شوند ـ انگاه نفخ صور اول واقع شود و بعد از پانصد سال درست صور ثانی بدمد و حشر و نشر و قیامت قائم گردد و رساله درین باب نوشته اند ـ والله اعلم ـ

و راقم این سطور تجاوزاً عنه و عن اسلافه و اخلافه در رسالهٔ که منسوب بقدوهٔ ارباب شهود و قبله القائلین بوحدة الوجود شیخ محی الدین ابن عربی قدس الله تعالیٰ روحه ـ سطری چند بعبارت عربی یافته و مضمون آن را درین عجاله بفارسی ترجمه نموده شد ـ شیخ رضی الله عنه می فرماید ـ در بعضی مشاهدات خود معاینه کردم و روزی بطواف خانه کعبه مشغول بودم ـ جماعت را دیدم که طواف می کردند ـ و من ایشان را نه می شناسم ـ و دو بیتی خواندند ـ ازان جمله یک بیت از یاد من فراموش شد و دیگری بخاطر من ماند و این است :

لقد طفنا کما طفتم سنینا

بهذا البیت طراً اجمعینا

پس ماهم سالهای [ص : ۲۳۱] بسیار طواف این خانه کرده ایم چنانچه شما حالا طواف می کنید ـ انگاه یکی از آن طائفه سوی من دید و گفت ـ من از جمله پدران توام ـ پرسیدم چند سال است که تو ازین عالم وفات یافته ـ گفت چهل و چند هزار سال ـ باز گفتم ـ خلقت آدم علیه السلام را خود این قدر مدت هست ـ چه آفرینش او هنوز هفت هزار سال درست نه گزشته است ـ گفت ازین آدم می گوئی که در نزدیکی شما گذشته و بر سر این هفت هزار سال پیدا شده بود ـ شیخ رحمه الله می گوید ـ من نگاه آن سخن رسول الله صلی الله علیه وسلم را یاد کردم که فرمود ـ خدای عز و جل صد هزار آدم پیدا کرده است و باوجود این دنیا حادث است و از فنای او چاره نیست ـ کلام شیخ رضی الله عنه تمام شد ـ

Marfat.com

و جای[*] دیگر می آرد که در قبه ہرمان[1] که عمارتی است عالی در مصر این عبارت نوشته یافته اند ـ که تم بناء الهرمان و النسر الطائر فی السرطان ـ تمام شد بناء ہرمان و نسرطائر در سرطان بود ـ و نسرطائر حالا در جدی[2] است ـ پس برین تقدیر مدت بنای[*] او دوازده ہزار سال و سی (سه؟) صد و چند باشد اگر دورهٔ اول فرض کنم ـ اضعاف بر مضاعفه باشد اگر ادوار متعدده تقدیر نمایند ـ چه نسر طائر در ہر برجی یک ہزار و شش صد سال تقریباً می ماند و این جا اسرار دیگر است که مقام بیان آن و افہام اعلان آن را بر نه می تابد ـ امنت باللّٰہ کما ہو باسمائہ و صفاتہ و قبلت جمیع احکامہ ـ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ـ لمولفہ :

منجم طالعی عالم حمل گوید نه می دانم
که در وقت آفرینش خود حمل کی بود میزانش

کشایدکارت از سنت نه از منطق نه از حکمت
که تازی از عرب خیزد مجو از گنج دگرانش

سخن در فصل متقدمین بود ـ رسول علیہ السلام فرموده که بہترین قرنہا قرن من است ـ پس قرنی که بعد ازان است ـ پس تر قرنی که متصل از آن است ـ بعد گذشت این سه قرن دروغ شائع شود ـ و قرن اول عبارت از صحابہ است و دوم تابعین و سیوم تبع تابعین ـ

سوال که در حدیث دیگر آن سرور صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرموده که حال امت من مانند باران است و معلوم نه می شود که اول باران خوب است یا آخر ـ لہذا جنگہا و فتنہای[*] عظیم در زمان صحابہ و تابعین و دیگر

---

۱ ـ ہرمان کی جمع اہرام ہے ـ مصر قدیم بادشاہوں کے مدفن ہیں ـ اور ان میں سب سے بلند ساڑھے چار سو فٹ سے زیادہ اونچا ہے ـ

۲ ـ نجومیوں نے کرۂ فلک کو بارہ برجوں میں تقسیم کیا ہے اس میں سرطان چوتھا اور جدی دسواں ہے ـ نسر طائر ایک ستارے کا نام ہے ـ

Marfat.com

قرون [ص : ۲۳۲] شده ـ و یزید[1] شقی و حجاج[2] ظالم در دو قرن اول بودند که ہیچ ظالمی و بدبختی بر آمون لشان نہ می تواند و در آخر زمان امید خروج مہدی و نزول عیسیٰ و ظہور عدل در جہانیان متحقق است ـ پس من جمیع الوجوہ متقدمان را چگونہ فضل باشد ـ

جواب ـ گویم کہ حضرت رسول علیہ السلام و صحبت صحابہ و تابعین و تبع تابعین را رضی اللہ عنہم اجمعین بجہت قرب عہد و وحی و قوت اسلام و نزول قرآن بترتیب شرفیت کہ قرون دیگر را نیست ـ و بعد ازان چون خلاف شایع و بدعت و ہوا آشکارا گشت ـ مذہبہای فاسد و عقیدہای رکیک و کاسد درمیان آمد و حق از میان کران رفت ـ و از نہایت تعصب کار امت بتفاخر و تقابل کشید ـ چنانچہ می بینم ـ و جنگہای کہ صحابہ رضی اللہ عنہم داشتند ہمہ محامل و تاویلات نمودہ اند ـ و محاربات و منازعات ایشان ہیچ مانع رواج اسلام و رونق دین نہ شد ـ و عالم از علمہای مجتہدین و زہاد متبرعین و اصحاب حالات و ارباب کشف و کرامات مملو و مشحون بود ـ بر خیریت قرون اولیٰ دلیل وافی است و برہان شافی کہ از برای ہدایت و ارشاد ایشان ہیچ حاجت نزول عیسیٰ و مہدی نہ بود ـ چہ احتیاج بہ وجود رہ باین دو ہادی دین و مجد شریعت خیر النبیین علیہ السلام نہ شد مگر نزد قیام قیامت کہ جور و ظلم تمام روی زمین را گرفتہ خواہد بود بحمد اللہ و حسن توفیقہ متاخرین را این دولت کافی و این سعادت تمام است کہ باوجود آن کہ عہد بعید از زمان وحی گزشتہ و معجزات و کرامات و خوارق عادات منقطع شدہ ہنوز ایمان بغیب می آرند

---

۱ ـ یزید ابن معاویہ (متوفی ۶۸۳ء) اموی خاندان کا دوسرا خلیفہ تھا اس کے عہد میں واقعہ کربلا پیش آیا ـ

۲ ـ الحجاج ابن یوسف (متوفی ۷۱۸ء) طائف میں پیدا ہوا ـ عبد الملک ابن مروان نے اس کو حجاز اور بعد میں عراق کا والی مقرر کیا ـ یہ ایک ظالم حکمران تھا جس نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کرایا کعبہ مکرمہ پر سنگ باری کے لیے بد نام ہے محمد ابن قاسم جو اس کا داماد تھا اسی کے حکم سے بر صغیر میں آیا اور سندھ کو فتح کیا ـ

Marfat.com

و بر دین راسخ و ثابت و بر عقیدهٔ اسلام صادق و واثق اند ـ از این فضل خیر است و لیکن سخن در فضل کلی دایم و مشهور است که ددون سلف بهتر از صالحان خلف اند ـ

حکایت : می گویند که در ایام سالفه و قرون سابقه وقتی قطاع الطریق قافله را غارت کردند و کاروانیان را دست و گردن بسته گفتند ـ درین حال مارا قدرت است که تمامی شما را بقتل [ص: ۲۳۳] رسانیم و با این همه کار اگر بجان امان دهیم اموال شما را که گرفته ایم بما می دهید ـ گفتند ـ منت بجان دارید اگر مارا خلاص می سازید هر چه در ملک ماست بشما داده ایم ـ راهزنان گفتند چون است که پارهٔ خرج راه تا بمنزل خود توالید رسید ـ جواب دادند که غایت لطف و احسان است ـ بعد از زمانی پرسیدند که ز جمله امتعه و اقمشه که فروختند چه قدر سود گردید و چه قدر سرمایه داشتند ـ حساب کرده گفتند ـ که چنین و چندین سرمایه و سود بود ـ گفتند خوش زر سود خودرا بما وا گذارید و سرمایه را بگیرید و بدانید که درین تجارت هیچ نفعی بما نه رسید ـ همه ها زبان تشکر و ثنا کشادند و خواستند که رجوع بدیار خود نمایند ـ باز غارت گران گفتند که تمسک زری که بشما گرفته ام نوشته می دهم که نزد ما قرض اهت ـ همچنان کردند ـ بعد از چند گاه قطاع الطریق آن قرض را بصاحبانش واپس فرستادند ـ این حال اشرار آن زمان بود تا اخیار چه باشند ـ مصرع :

ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا

و مردم زمانه حال که اگر کسی را ببدی متعرض نه شوند از خوبی و لطافت ذاتی ایشان است :

چشم نیکی ز کس داریم بعهدی که درو
گر کسی بد نه کند غایت احسان باشد

سی و یکم :از زدن زیر دستان ـ و این وقت است که بی قصد تادیب غرض تهذیب ایشان باشد و بی موجب ایشان را ایذا رساند ـ قال علیه السلام ـ الصلوٰة و ما ملکت ایمانکم ـ نماز بردارید و بندگان خودرا

Marfat.com

میازارید - و در عبارت این حدیث تقدیر کلمه اتقوا - و الزموا - و مانند آن است یعنی لازم گیرید نماز و ملک یمین را - باین معنی که حق ایشان نیکو بجا آرید - و نیز فرموده هرگز مملوک خودرا بانچه دروی نه باشد متهم سازد و دشنام دهد او سزاوار حد تعزیر است - مگر آنکه آنچه می گوید درو باشد آن زمان ابراء ذمه می شود - راوی حدیث می گوید که در مرض موت زمانی که آنحضرت صلی الله علیه وسلم بر کنارهٔ بی بی عایشه صدیقه رضی الله عنها بود - حدیث اول فرمود - الصلواة و ما ملکت ایمالکم باشد - و آخرین وصایاۓ آن سرور علیه السلام [ص : ۳۳۴] همین بود - و انصاف آن است که آنچه خود خورند زیر دستان را به خورانند - و بی تقریب ایشان را زنند - و اگر گناهی از ایشان صادر شود بخشند - بهر چیزی اندک گرفت و گیر نه کنند و خدمتهای دشوار نه فرمایند - چنانچه اہل و عیال خود تعلیم احکام اسلام نمایند - ایشان را نیز تعلیم فرمایند - و آن چنان معاش پسندیده و سلوک برگزیده کنند که موجب نفرت ایشان نه شود - و در کتب اخلاق نوشته اند که مرد بوضعی باید که اگر در مجلس رود مهابت او در دل مردم باشد و استخفاف نه ورزد - و اگر بخانه در آید با اهل بیت چنان تازه رویٔ و خوش خویٔ باشد که هیچ وحشتی و دهشتی ازو در دل ایشان نه ماند - و رسول علیه السلام چون در خانه می آمد اهل بیت مطهره را در کارها یاری می داد و جاروب می کرد - و جامهٔ پاره می دوخت - و طعام با ایشان طبخ می نمود و در جمیع مونت معونت می فرمود - و نیز زیر دستان شخص بمنزله اعضا و جوارح اویند و حکم اجزایٔ بدن دارند - و امر تمدن بی ایشان صورت نه بندد - پس اگر بهر تقصیری جفا و ایذایٔ ایشان روا دارند گویا در قطع اعضا و تفریق اجزایٔ خود سعی نموده باشند - و چون نیکو نظر می کنم اکثر خدم و رعایا را از تقصیرات و خلاف مرضیات خالی نه می یابم - اگر همه عمر مصروف احوال ایشان سازیم و بهر حرکتی و سکوتی و حیلتی و مرکوز طبیعی ایشان است و دل خودرا مشوش و عیش را منغص گردانیدیم - و سبک روی را کار فرمائیم - از صفایٔ وقت نقد زندگی محروم می مانیم و چندان کج خلقی و بی اعتدالی لازم می آید که از حیات بیزار باید شد - و یکی می گفت

Marfat.com

که اگر کسی را نا همواری و جان کاهی چاکران و نوکران باعث بر ترک نوکری نه شد ـ دیگری ہرگز دنیا از دست او نه می آید که او خودرا بر جفا محنت روزگار قرار دادهٔ خورسندگی [ص : ۲۳۵] اختیار نموده است ـ بنابرین مقدمات مسامحه و مساہله در معاملات با جمیع خلق خدا خصوصاً با حشم و خدم خواہی و نه خواہی لازم باید دانست وگرنه ہمان سخن است :

گر با ہمه کس بهر خلاف که رود
گر کار زکار شوی دراز کاری داری

نقل است از امام زین العابدین[1] رضی الله عنه که روزی خادمی طبق شور بای گرم بر سر ایشان ریخت ـ امام معصوم بجانب او تیز نگریست او گفت :

''و الکاظمین الغیظ ـ[2]''

فرمود خشم فرو خوردم ـ گفت ـ :

''والعافین عن الناس ـ[2]''

فرمود عفوت کردم ـ او باز خواند :

''والله یحب المحسنین ـ[2]''

فرمود آزادت خواستم رحمة الله علیه ـ

نقل است ـ روزی امام ہشتم[3] یعنی امام قبله اہل صفای علی ابن

---

۱ ـ امام حسین کے صاحبزادے اور اثناعشری گروہ کے چوتھے امام تھے آپ کی پیدائش ۶۵۹ء میں ہوئی اور وفات ۷۱۳ء میں ہوئی ـ
۲ ـ سورۃ آل عمران ۳ ، آیت ۱۳۴ ـ
۳ ـ امام علی الرضا ابن امام موسیٰ کاظم کا سال ولادت ۷۶۵ء ہے اور سال وفات ۸۱۸ء ہے ـ خلیفہ مامون الرشید نے اپنی لڑکی سے شادی کر کے ان کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا ـ لیکن ان کی وفات اس کی زندگی میں ہو گئی ـ

Marfat.com

موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ چون ماه در برج آبی در حمام جا کرده بود ـ یک بار ترکمانی بی خبر سر زده در آمد و امام را کہ رنگ اندام مبارکش سبز فام بود ـ غلامی خیال کرده خدمت فرمود ـ و امام بهرچہ او امر می کرد قیام داشت ـ بجا می آورد و بطل آب بر وی می ریخت و دلاکی می نمود ـ و بعد از فراغ چون حشم و خدم امام رسیدند ـ ترک آن شوکت و عظمت دید و زبان بعذر خواهی کشاد و استغفار می نمود ـ امام جواب دادند ترا هیچ گناهی نیست ـ نسبت این سزای آن است کہ داهی سیاه بگیرد و ازو فرزندی پیدا کند ـ هر آئینہ خلق عظیم جز در اهل بیت طیبین طاهرین جائے دیگر کجا توان یافت ـ و اگر فی الجملہ هست از پرتو محبت و صدق و اخلاص باین خاندان نہ توانسیت ـ

سی و دوم رنجانیدن همسایہ ـ قولہ تعالیٰ ـ

و الجار ذی القربی و الجار الجنب و الصاحب بالجنب و ابن السبیل و ما ملکت ایمانکم[1]

حق تعالیٰ امر فرماید کہ بر غایت حقوق این چند کس اول ایشان همسایہ است خصوصاً همسایہ کہ قرابت قریبہ دارد ـ بعد ازان همسایہ نزدیک کہ قرب حق جواز دارد و پس آن کہ رفیق هم سفر و مصاحب در حضر باشد و غریب و مهمان بود و دیگر خدمت گاران و زیردستان علی العموم و الخصوص کہ بعبارت نصوص ادائے حقوق و رعایت احوال ایشان حسب الاستطاعت از جملہ معظمات [ص : ۲۳۶] طاعت است ـ چون آدمی از دو حال خالی نیست یا سفر یا حضر ـ اگر در سفر است الرفیق ثم الطریق ـ وارد شده ـ اگر در حضراست الجارثم الدار ـ پس در حال صحبت نیکان وراستان اختیار نمودن لازم است ـ و صحبت متصور نیست تا آنکہ رعایت ادب و حفظ مراسم و لوازم آن نہ نمایند ـ و رسول علیہ السلام فرمود کہ مسلمان نیست آن کہ همسایہ از مکر و خیانت او ایمن نہ باشد ـ

در بعضی کتب اخلاق بنظر آمده حکایت می گویند کہ صالحے مقداری

۱ـ سورة النساء ، آیت ۳۶

زر از کسب حلال خود بنیت حج اندوخته نگاه داشته بود - روزی طفل او بخانهٔ ہمسایہ رفت و دید کہ نشستہ زن و مرد باہم طعام می خورند - ازان جا کہ عادت طفلان است خواست کہ با اوشان شریک شود - او را نہ گذاشتند - گریہ کنان نزد مادر و پدر شکایت برد - آن صالح بہ ہمسایہ گفت کہ در دین اسلام روا باشد کہ طفل گرسنہ بہ خانہ شما بیاید و لقمهٔ ہم از طعام خود برائے او نہ پسندند - او تغافل نمود و جواب نہ داد گفت - چرا جواب ما نہ می دہی - بعد الحاح بسیار جواب داد کہ آن طعام بر ما حلال بود و بر شما حرام - سایل را حیرت افزود - پرسید کہ سبحان اللہ یک طعام چگونہ بر ما حرام و بر شما حلال باشد - گفت - از برائے آنکہ برما سہ فاقہ گذشتہ بود و حالت مخمصہ داشتیم و از جہت ضرورت گوشت مرداری پختہ می خوردیم - و بر عیال و اطفال تو روا نہ داشتم - آن زردار گریہ بسیار کرد و گفت - ہنوز حج بر من فرض نہ شدہ است - بہتر ازین ایں است کہ این ذخیرہ را بہ این ہمسایہ بدہم تا سد رمق او و عیال او شود - پنہانی آن زر را بخانهٔ او فرستاد - و حاجیانے کہ در آن سال از حج باز گشتند آن صاحب خیر را در وطن دیدہ تعجب می کردند و می گفتند کہ ما ترا امسال در عرفات دیدہ ایم - پیشتر از ما چگونہ رسیدی -

چون حق سبحانہ و تعالیٰ اندک پذیر و بسیار بخش است اگر امثال شخصی را دو جا نماید از قدرت او چہ عجب - و این قضیہ و امثال آن محال نیست - و ہمہ در حیز امکان است - و ہر چہ ممکن است قریب الوقوع است - و مخبر صادق بہ مثل آن [ص : ۲۳۷] خبر دادہ است - عالم مثال برزخی است میان عالم غیب و شہادت کہ این است - و محققان راسخ در علم و ارباب کشف و ذوق و وجدان بوجود آن قایل -

نقل است کہ در ماہ رمضان المبارک چند از مریدان حضرت خواجہ نقشبند[1] را - قطعہ :

---

[1] - خواجہ بہاء الدین نقشبندی محمد البخاری (متوفی ۱۳۸۹ء) حالات کے لیے دیکھو "نفحات الانس" صفحہ ۴۲۹ -

Marfat.com

تاج بہا بر سر دین او نہاد
فضل ہوا از در دین او کشاد

سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند
نوبت آخر بہ بخارا زدند

قدس اللہ روحہ استدعا نمودہ اند و ایشان را ہمہ جا حاضر یافتہ اند :

چہ بشنوی اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہ دلبرا خطا این جاست

سی و سیوم : قولہ تعالیٰ[1] زنہاری را کشتن ۔ قولہ تعالیٰ :

''و ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتیٰ یسمع کلم اللہ ثم ابلغہ ما منہ ۔''[2]

ای محمد ! اگر یکی از مشرکان دارالحرب از تو امان طلبد تو اورا امان دہ تا آنکہ کلام خدای تعالیٰ و دعوت اسلام بشنود پس ازان اورا بجای گاہ رسان ۔ و این ذمیمہ در حقیقت عذر و مکر است ۔ و رسول علیہ السلام فرمود ۔ ہر کہ سوگندی را بکشد ہرگز بوی بہشت نہ یابد ۔ و جای دیگر فرمود (ہرکہ) بر امت من تیغ بکشد تا ہر نیک و بد را کہ بیابد بقتل آرد و از ہیچ مومنی باک نہ دارد و باہم عہد خویش وفا نہ کند نہ او از من است و نہ من ازویم ۔

نقل است ۔ شبی کہ فردای آن فتح مکہ مبارک خواہد شد عم خیر الناس امیر المومنین حضرت عباس رضی اللہ عنہ را نسبت قرابت و حمیت و عصبیت قریش باعث آن شد کہ بتقریب حراست لشکر ظفر اثر آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بعدد الحجر و الشجر و الجن و البشر از منزل بیرون آمد ۔ و از رسول علیہ السلام رخصت گرفتہ بود تا ہر کرا او امان

---

۱ ۔ قولہ تعالیٰ کا لفظ غالباً کتابت کی غلطی ہے ۔
۲ ۔ سورۃ التوبہ ۹ ، آیت ۶ ۔

Marfat.com

دہد یا در سرای ابو سفیان در آید یا پناه بحرم محرم برد یا سلاح اندازد یا بشرف اسلام پیش از فتح و غلبہ مشرف گردد او در امان باشد ۔ و از برای رساندن این مژده فرصت می جست تا کسی از اہل مکہ یابد و این پیغام بایشان فرستد ۔ چون قدری راه رفت ابو سفیان[1] را در آن تاریکی شناخت کہ از بہر جاسوسی لشکر اسلام و تخمیناً قیاس عدد آن برآمده [ص : ۲۳۸] بود ۔ بعد از ملاقات یک دیگر عباس رضی اللہ عنہ باو گفت کہ ویحک یا اباسفیان ! اگر ہمین زمان ہمراه من در ملازمت پیغمبر علیہ السلام رفتہ اسلام آشکارا نہ کنی و کلمہ طیب نہ گوی فرد اپگاه ننگ و ناموس قریش را بباد می دہی و چندین خونہا ہمہ درگردن تو خواہد بود ۔ او بنابر ضرورت بعد از رد و بدل بسیار این مصلحت قبول کرد ۔ و بر اشتر خاصہ پیغمبر علیہ السلام ردیف او گشت ۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کہ با جمعی کثیر مسلح و مکمل گرد آتشی نشستہ پاسبانی می کرد کہ نا گاه گزشتند ۔ و عمر رضی اللہ عنہ کہ بابی سفیان بسیار و عداوت داشت پرسید کہ این اشتر خود خاصہ رسول عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم است کہ عم او بران خوار است ۔ اما نہ می دانم کہ ردیف او کیست ۔ امیر المومنین عباس[2] رضی اللہ عنہ گفت ۔ منم کہ حلیف خود بامان می برم و تعمیہ کرد ۔ و بتعمیہ تمام بسرعت گزشت ۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بفراست دریافت یا بآواز شناخت کہ ثانی ابو سفیان بود ۔ و شمشیر برہنہ کرده از عقب دوید ۔ و آن ہر دو خودرا در خیمہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم باضطراب تمام انداختند ۔ و عباس رضی اللہ عنہ گفت ۔ یا رسول اللہ ! اینک ابی سفیان ۔ بہ امان من در آمده و دعوت دین اسلام قبول نموده است ۔ اما از عمر ایمن نیست کہ قصد او دارد ۔ و در ہمین حین عمر رضی اللہ عنہ نیز رسید و گفت یا رسول اللہ ! بگزار تا سر این دشمن خدا و رسول خدا بردارم

---

۱ ۔ ابو سفیان (متوفی ۶۵۲ء) قریش کے سردار امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد تھے ۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے ۔ ان کی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہ آنحضرت کی زوجہ محترمہ تھیں ۔

۲ ۔ حضرت عباس ابن عبدالمطلب (متوفی ۶۵۳ء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم تھے بغداد کے عباسی خلفا انہی کی نسل سے تھے ۔

Marfat.com

که ایذای بلیغ بمسلمانان رسانیده است ـ رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود که او بامان در آمده است ـ و آن آیت را که گذشت خواند ـ و نیز فرمود که اسلام آنچه پیش ازو است از کفر آن را محو می‌کند ـ و توبه آنچه قبل از آن است از گناه نیز نا چیز می سازد ـ

سی و چهارم : فریاد از بیرون در کردن ـ این فعل اگرچه ظاهر عقوبت چندان نه دارد اما داخل بی مروتی است و موجب ضرر عباد است ـ و چون در کلام خدای تعالیٰ نهی صریح از آن واقع شده این جریمه در یک سلک کشیده آمد ـ قوله تعالیٰ :

"ان الذین ینادونک من ورآء الحجرات اکثرهم لا یعقلون ـ[1]"

کسانی که [ص : ۲۳۹] فریاد می کنند ترا ای محمد ! از پس حجرها اکثری از ایشان عقل نه دارند ـ اگر این جماعت صبر ورزند تا زمانی که تو برآئی و عرض حاجات خود نمایند ایشان را بهتر باشد ـ و نزول این آیت در حق اعرابی است که از پس دیوارهای اهل بیت می آمدند و رسول علیه السلام را ببانگ بلند آواز می کردند و بر آن سرور این معنی بسیار دشوار می نمود ـ و از حیا هیچ بر روی ایشان نه می آورد ـ و گه گاه چنان بودی که خواب را بروی می شوراندند و بیداری می ساختند ـ و گاهی از اور دیگر باز می داشتند ـ و حق سبحانه و تعالیٰ از نهایت شفقتی که درحق او داشت اعراب را ازیں اداهائے ناخوش منع فرمود و دریں آیت اگرچه مخاطب خاص است اما خطاب عام است از جهت تعلیم عبادت و سلوک ایشان بر نهج ارشاد آن است ـ و چنین می گویند که این رسم بی تکلفی هنوز درمیان عرب است که شریف مکه معظمه اگر درون خیمه است بر در فریاد می زنند واورا بیرون می طلبند ـ و اگر در مجلسے است کفشها بدست گرفته بی محابا در مجلس می در آیند و بدستی دیگر ریش اورا می گیرند و حرکات غریب می کنند و حاجات خود عرض می دارند ـ و جایها دیگر نیز روش هست ـ اما انصاف آن است که قبح این فعل نسبت به هر قومی و هر دیاری باشد نه علی العموم ـ

---

۱ ـ سورة الحجرات ۴۹ ، آیت ۴ ـ

Marfat.com

چه شاید که در بعضی دیار این شوخ را بد نه شناسند و بد ندانند بلکه مستحسن شمرند یا آنکه نسبت خصوصیت میان دو کس آن چنان بود که از فریاد زدن هم خوش حال می شده باشد و در غیر این صورت ظاهر است که بد است ۔

حکایت : روزی امام شافعی[1] در منزل امام زعفرانی[2] رحمهما الله رفت ۔ و امام زعفرانی بنابر رسم مستمر و آئین معهودی که داشت نام طعامی چند که بایستی طبخ کرد ۔ در کاغذ پاره نوشت و زیر بساط خود گذاشت ۔ و تا آنکه خادم بیاید و بوی امر فرماید خود بقضای حاجتے رفت ۔ و امام شافعی از تهه بساط آن را کشید و خواند ۔ و دوات و قلم که طیار بود گرفته ۔ چنانچه کسی نه داند اسامی چند طعام دیگر را بر آن اضافه ساخت و هم آن جا نهاد ۔ خادم آن را برد و بموجب آن نوشته الوان پخت و پیش امام آورد ۔ امام زعفرانی گفت که این [ص : ۳۳۰] چند خوردنی خود من نه فرموده بودم تو چرا پختی ۔ او گفت بموجب آن رقعه که بخط شما بود ۔ و رقعه را نمود ۔ امام زعفرانی دانست که آن کار امام شافعی است ۔ و از نهایت خوش حالی خادم را آزاد ساخت و اورا بصله انعام و اکرام فرمود ۔

سی و پنجم : چشمک زدن ۔ و این فعل اکثر از مفتیان جهال یا از سفیهان ارذال یا از مفاعیل تفاعیل بطال سر بر می زند و عمل قوم لوط علیه السلام است ۔ که چون مردی را می دیدند بیک دیگر چشمکها می زدند ۔ و لهذا چون فرشتگان عذاب بصورت امارد ملاح برای هلاک آن

---

۱ - محمد ابن ادریس الشافعی (متوفی ۸۲۰ء) اہل السنت و الجماعت کے چار فقہی مذاہب میں سے ایک کے بانی ہیں ۔ ان کی تصانیف میں ''کتاب الام'' کی شہرت ہے ۔ ان کا مزار مصر میں جبل المقطم کے پاس ہے ۔

۲ - امام زعفرانی (متوفی ۸۷۳ء) کا نام الحسن ابن محمد ابن الصباح تھا اور کنیت ابو علی تھی ۔ یہ زعفرانیہ کے رہنے والے تھے ۔ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے پیرو تھے اگرچہ امام شافعی کے پاس بھی آتے جاتے تھے اور ان سے روایات بھی کی ہیں حالات کے لیے دیکھو تہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ ۔

Marfat.com

اشقیاء سفاح بی لکاح در خانہ لوط علیہ السلام سہمان شدند ۔ ایشان را از دیدن آن صورتہای روحانی و پیکرہای جسمانی حیرتی دست داد ۔ زیرا کہ ہرگز بدان خوبی آدمی نہ دیدہ بودند و بیک دیگر اشارتہا می کردند کہ تااینہا از خانہء لوط علیہ السلام بر آیند ایشان را ہم چوگرگان برار یابند ۔ ولوط علیہ السلام از حال ملائکہ غافل بودہ در دست و پای قوم خود می افتاد و بزاری می گفت کہ مرا و مہمانان مرا رسوا مسازید و ر می خواہید عوض این مہمانان گرامی دختران خودرا در حبالہء نکاح شما بتمامی در می آرم ۔ قبول نہ می‌کردند ۔ و ملائکہ پنہانی باو گفتندکہ ما قدسی نہادیم و از خیالات بیہودۂ این گمراہان پاک دامان ایم تو خاطر خود جمعی دار و ایشان را بماسپار :

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چین
کاین جا ہمیشہ باد بدست است دام را

و تمامی این قصہ در تفاسیر قرآن مذکور شدہ و این جا تطویل لا طایل است ۔ قولہ تعالیٰ :

"یعلم خائنة الاعین و ما تخفی الصدور ۔"[1]

حق سبحانہ می داند خیانت چشمہا و اندیشہء سینہا را کہ پنہان می دارند ۔

و حکما گفتہ اند کہ وقت سخن گفتن و حرکت چشم و ابرو و امثال آن علامت کریزی است و خیانت شامل است ہم جنب او شرارت را کہ عبارت از عر و مر است و غماز و لماز صاحب این فعل را می گویند و ہم نظر بد را کہ بجانب نا محرمی الدازد ۔ چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ النظر سہم مسموم من سہام ابلیس ۔ لظر تیری است زہر آلودہ از تیرہای شیطان :

کشیدہ دار بدست ادب عنان لظر
کہ فتنہ دل آمد شد و نظر باقی

---

۱ - سورۃ المومن ۴۰ ، آیت ۱۹ -

Marfat.com

و ہمین چشم است کہ دل را لقمہ بلا و طعمہ فتنہ می سازد ـ [ص : ۳۴۱] و جان را در معرض خطر می اندازد ـ قطعہ :

منگر در بتان کہ آخر کار
نگرستی گرستن آرد مار
دلبران زمانہ خورد و بزرگ
دیدہ رایوسف اند ودل را گرگ

بحق آن دانای غیب و بینای بی عیب کہ من از دست این چشم بیہودہ گرد و یاوہ تاز این دو مفاجر شوخ طبع حقہ باز مہرہ پرداز خود چندان آزار کشیدہ و آن چنان دل افگار گشتہ ام و از سعادت جاودانی و کمالات انسانی باز ماندہ کہ اگر اینہا را بدست خود بر کنم و در خرابہا پیش زاغ و زغن افگنم پیشکی از صد یکی و از بسیار اندکی ہم عقوبت بر صعوبت این ظالمان نہ کردہ باشم ـ پشت دست خویش می گزم و خاک بر فرق ریزم و با دل خود بجنگ بر می آیم و بر نہ می آیم ـ و نہ می دانم کہ این شکایت از چشم کنم یا از دل :

''ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ـ''[1]

بدرستی کہ خدا تغیر نہ می کند[2] :

آتش بدو دست خویش در خرمن خویش
چون خود زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
ای وای من و دست من و دامن خویش

بتلافی این خیانت اگر خون از دیدۂ غم دیدہ چکد رواست و بتدارک

---

۱ ـ سورۃ الرعد ۱۳ ، آیت ۱۱ ـ
۲ ـ مخطوطے میں حذف کا نشان (ــــ) بنایا گیا ہے ـ

Marfat.com

این خیانت اگر جگر محنت کشیده پاره پاره شود سزا است ـ انشاء للہ این دولت پیش از اجل میسر شود ـ لمولفہ :

جنب شد صوفی از اندیشہ' حوری بهشتی او
نہ سازد پاک زین آلودگی جز چشم گر یانش
کند بی باکی و نا پاکی آرد بار در نسخت
جنابت خود خیانت ہست اوزانش

سی و ششم : سر گوشی در مجلس کردن ـ و این وقتی است کہ از روی' نفاق و خیانت باشد ـ اما اگر بجهت بعضی مصالح و حکم با خدم خود شخصی در گوش آہستہ بگوید چنانچہ عادت کرام است عیب نیست بخلاف اول کہ باعث بد گمان و موجب خلل در تودد و تالف کہ سبب نظام و قوام عالم است می شود و حاضران را در وہم اندازد و ازان فتنہ ہا می خیزد و قولہ تعالیٰ :

''لا خیر فی کثیر من نجواهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس ـ''

ہیچ نکوئی نیست در بسیاری از سرگوشی این کافران مگر در سرگوشی کسی کہ امر بصدقہ [ص : ۳۸۲] و احسان و اصلاح مردم فرماید کہ آن سعی عقل است ـ و آنچہ منہی است سرگوشی در امری جامع کہ اہل حل و عقد برائے مشورتے جمع شدہ باشند و پنہان از ایشان کسی درگوش دیگری سخن آہستہ گوید و مستوجب تفرق جماعت شود ـ و امثال این قضایائے ایشان بہ تجربہ پیوستہ است کہ خرابیہا بار آوردہ و رسوائیہا تخاص کردہ و ہیچ اصلاح نہ یافتہ و خانہہا بر سرآن رفتہ :

ستیزہ بجائے رساند سخن
کہ ویران کند خان و مان کہن

و درنص دیگر وارد شدہ کہ :

۱ـ سورۃ النساء ۴ ، آیت ۱۱۴

"انما النجوٰی من الشیطان لیحزن الذین آمنوا"[1]

بتحقیق راز گفتن فعل شیطان است تا مومنان را اندوہگین سازد و در دلہائے ایشان وسواس اندازد ۔ و این آیت در شان کفار قریش مکہ یا یہود بنی قریظہ یا بنی النضیر است کہ عذری در باب آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم اندیشیدہ بمشورت نشستہ بودند ۔ و حق سبحانہ و تعالیٰ اورا ازان خبر داد و کریمہ :

"و اللہ یعصمک من الناس ۔"[2]

از روی امتنان برو فرستاد ۔

نقل است کہ در اول اہل اسلام صحابہ کرام علیہم الرضوان وقت راز گفتن با رسول اللہ علیہ السلام بہ امور بہ تقدیم صدقہ شدند تا اول شکرانہ محرمیت آن خیر البریہ علیہ الف صلوٰۃ و التحیۃ لقمۂ بفقرا رسانند بعد ازان با او ہم راز شوند ۔ و کریمہ ۔ :

"یآیہا الذین آمنو اذا نا جیتم الرسول فقدموا بین یدی نجولکم صدقۃ ۔"[3]

در امثال این عبارت ارادت مقدر است ۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرمودہ :

"اذا قمتم الی الصلوٰۃ ۔" ای اذا اردتم القیام فاغسلوا وجوھکم ۔"[4]

و اذا دخلت الامیر فتاھب ۔ و قولہ تعالیٰ :

"فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔"[5]

چون قرآن خواندن ارادت کنی پناہ بخدای جوی از شیطان راندہ از رحمت حق و درماندہ ۔ و معنی آیت این است کہ ای مومنان ! چون خواہید کہ بدولت رازداری پیغمبر علیہ السلام مشرف گردید پیش ازان صدقہ

۱۔ سورۃ المجادلہ ۵۸ ، آیت ۱۰

۲ ۔ سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۶ ۔

۳ ۔ سورۃ المجادلہ ۵۸ ، آیت ۱۲ ۔

۴ ۔ سورۃ المائدہ ۵ ، آیت ۶ ۔

۵ ۔ سورۃ النحل ۱۶ ، آیت ۹۸ ۔

Marfat.com

بشکرانه بدهید - [ص: ۳۴۳] و هنوز هیچ صحابی بر مضمون این آیت صدر مشحون عمل نه کرده بود که در همان اثنا رسول علیه السلام امیرالمومنین علی رضی الله عنه را برای گفتن رازی طلبید و امیر علیه السلام صدقه داد و سر گوش بآن سرور علیه السلام نمود و در همان تتمه این آیت فرود آمد که :

''فان لم تجدوا فان الله غفور رحیم -''[۱]

اگر چیزی برای تصدق نه یابید و دانید که این امر بر شما گران است پس خدای تعالیٰ آمرزنده تقصیرات جماعت است که صدقه نه دارد و مهربان بر کسانی که تصدق نموده اند با آنکه آمرزنده گناهان صدقه دهندگان است و مهربان است بر جماعت که قدرت خیردادن نه دارد که تکلیف ما لا یطاق را از ایشان بر داشته است - و این حکم آخر ناسخ صدر آیت شد - بعد ازان امیر بافتخار و مباهات می گفت که در امتثال جمیع اوامر قرآنی دیگر افراد انسانی بامن شریک اند بخلاف حکم این آیت کافی کفایت که من تنها بآن سعادت مستفید شده ام - و ازین جا بود که رسول علیه السلام در حق او فرمود ما انجیته و لکن الله انتجاه - من خود راز باو نه گفتم بلکه خدای تعالیٰ باو راز گفت - و بعبارت دیگر ما اجتبته و لکن الله اجتباه - من اورا نه برگزیدم بلکه خدای تعالیٰ اورا برگزید :

از ذات او مپرس که اصل لطائف است
وز سر او مگوی که بحر حقایق است

بر علم او دلائل تنزیل شاهد است
بر فضل او شواهد انجیل ناطق است

نامش که مسبحان را وردی محافل است
یادش مقدسان را ذکر خوانق است

با داغ او بزاید و میرد هر آن که هست
هرچند در جزائر یا در شواهق است

---

۱ - سورة المجادله ۵۸ ، آیت ۱۰ -

Marfat.com

سی و ہفتم : گر و بستن ۔ و این شرط اگر دو جانب است داخل قمار است و حرام محض است ۔ و اگر از یک جانب است باک نیست ۔ چنانچہ در دوانیدن اسپان و شتران و آن را بزبان شرع رہا می گویند و در عرب ده اسپ را بترتیب می دوانند و ہر اسپی کہ می گذرد نام علیحده دارد ۔ چنانچہ مشہور است ۔ رسول علیہ السلام فرمود کہ من و ابوبکر دو اسپ تیز بودیم کہ بکر و [ص : ۳۳۲] می دوانند ۔ اگر من برو سبقت نہ می گرفتم او پیش می رفت ۔

نقل است کہ پیش ہجرت خیر الانام علیہ الصلواۃ و السلام من اللہ خالق الجن و البشر ما طلع الشمس و القمر بمکہ معظمہ خبر رسید کہ فارسیان بر رومیان در جنگ غالب آمدند و کفار قریش خوش حال شدند و گفتند کہ مہدیان و رومیان ہر دو اہل کتاب اند و ما و مجوسیان کتاب نہ داریم چنانچہ یاران ما بر مخالفان خویش غالب آمده اند ۔ ما نیز بر اہل اسلام دست خواہیم یافت ۔ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از شنیدن این خبر ناخوش و مشوش گشتند ۔ و این آیت نازل شد :

”الم ۔ غلبت الروم فی ادنی الارض و ہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین ۔[۱]“

سوگند باش باین حروف مقطع یا باین سوره کہ اہل روم در زمین کہ عرب است در جنگ فارسیان مغلوب شدند و ایشان بعد ہزیمت در مدت اندک کہ عبارت از بست سال است بر مخالفان خویش غالب می آیند و کار ملک ہمیشہ بر دست قدرت خدای تعالیٰ است اولاً و آخراً ۔ و در آن ہنگام مومنان از مژده فتح رومیان بنصرت و تائید خداوندی عز شانہ خوش حال می شوند ۔ بعد از نزول این آیت ابوجہل و دیگر سفہاء قریش باستہزا می گفتند کہ مہدیان خاطر خودرا خوش تسلی می کنند و الا ظفر یافتن محال است ۔ و ہمچنین دست بردن اسلامیان نیز بر ما خیال است ۔ چہ بعد ازین کار ایشان روز بروز در شکیب خواہد بود ۔ و باستظہار وعدۂ مصدوق صادق امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صد شتر مایہ قیمتی گران مایہ بابوجہل گر و

---

۱ - سورة الروم ۳۰ ، آیت ۱ تا ۳ ۔

بست کہ اگر رومیان غالب آمدلد شرط ازو ببرد و الا باو بدہد ۔ در ہمین اثنا حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم بعدد الشجر و الحجر و المدر جانب مدینہ با سکینہ ہجرت فرمود و ہنوز ہفت سال درست نہ گشتہ بود کہ خبر فتح اہل روم بر مجوس رسید و اہل اسلام را انشراح و انفراح تمام حاصل آمد و ابوجہل شتران را بشرط از مکہ فرستاد و صدیق رضی اللہ عنہ آن ہمہ را بشکرانہ تصدق فرمود ۔ بعد ازان کر و بستن از ہر جانب حرام گشت ۔

چون در سن ہشت صد ہجرت در بلد روم بایزید[1] روم از پیش صاحب قرانی سکندر زمانی امیر تیمور [ص : ۲۳۵] گورگان علیہ الرحمة و الرضوان کہ رضوان[2] بی سروپایان تاریخ وفات ایشان است شکست یافت ۔ بعضی از فضلای آن عصر استدلال نمودند کہ تاریخ سن ہشت صد و ہفتاد و دو باز رومیان بر ملک خویش استیلا خواہند یافت باین دلیلے کہ خرد ترین صیغہ ارض بعمل معما ضاد است کہ بحساب جمل ہشت صد باشد و ہزیمت رومیان دران سال واقع شد و عدد لفظ بضع ہشت صد و ہفتاد و دو است ۔ و چنانچہ ایشان یک مرتبہ بعد از شکست غلبہ یافتند ۔ در مرتبہ ثانی نیز می یابند کہ چنین واقع شود و بقرینہ قولہ تعالیٰ :

"للہ الامر من قبل و من بعد ۔[3]"

و این واقع ہمان طور روی نمود ۔ اینہا از معجزات قرآن عزیز است کہ :

"لا رطب و لا یابس الا فی کتب مبین ۔[4]"

---

۱ - بایزید یلدرم عثمانی سلطان تھا جس کو امیر تیمور نے ۱۴۰۲ء میں انقرہ کے مقام پر شکست دے کر گرفتار کر لیا اور ۱۴۰۳ء میں اس کی وفات ہوئی ۔

۲ - رضوان کے سر یعنی ر کو علیحدہ کیا اور پا یعنی نون کو خارج کیا تو ضوا رہا اس کے عدد ۸۰۷ ہوتے ہیں یعنی ۸۰۷ھ مطابق ۱۴۰۵ء امیر تیمور کی تاریخ وفات ہے ۔

۳ - سورة الروم ۳۰ ، آیت ۴ ۔

۴ - سورہ الانعام ۶ ، آیت ۶۰ ۔

Marfat.com

اول و آخر قرآن ز چه با آمد سین
یعنی اندر ره دین رهبر ما قرآن بس

سی و هشتم : گریختن بنده از خواجه ـ قال علیه السلام اذا ابق العبد الی الشرک فقد حل دمه ـ چون بنده گریخته در اہل شرک در آید خون او حلال است ـ اگرچه حکم این جریمه سابقاً از سکوئت در دارالحرب معلوم شده بود و این جا تخصیص بعد از تعمیم است ـ و در حدیث آمده که سه کس اند که بنماز از گوشهای ایشان تجاوز نه می کند و بالا نه می رود و تا مقبول درگاه خداوندی باشد بندهٔ گریز پای تا زمانی که باز آید و زنی که شب بجای دیگر کند و امامی که قومی از امامت او کاره باشد ـ و چون نیکو نظر می کنم خود هم بنده گریز پایم که از درگاه خداوندی که بصد وقت باوکار است بهوا و هوس گریخته می گردم و این نماز های ما اگر مقبول نیفتد جای آن دارد ـ و این دعا های ما اگر مستجابه نه شود جای که نه بود :

طاعت ناقص ما موجب غفران نه بود
را ضیم گر مدد علت عصیان نه شود

فی الواقع شرم مارا ازین نماز و روزه ریای باد که تن در طاعت و دل بصد جا در تگ و پو ست ـ قطعه :

بمحراب طاعت چه گیرم قرار
دلم مایل طاق ابروی یار

بکف دانهٔ سبحه ام متصل
می و نقل مستان تمنای دل

و بصدق که خدمت مخلوق کرده ایم و می کنم اگر یک لحظه بآن حضور و اخلاص معبود حقیقی را می پرستیدم خدا داند که کار ما پس فطرتان کوته اندیش چه بالا می گرفت ـ واویلا و احسرتا ! از چه سعادات محروم

Marfat.com

مانده - چه وبطه افتادیم و چه گوهر قیمتی از دست داده کدام کدا م خرمهره خریدم[ص : ۲۴۶] مگر نسبت بحال مدبران گفته :

اندر همه عمر من شبی وقت نماز
آمد بر من خیال معشوق فراز
برداشت نقاب از رخ و می گفت نیاز
آخر بنگر که از که می مانی باز

نقل است : هارون رشید[1] روزی محمد پسر خودرا در نمازی دید و زمانی دراز انتظار برد تا از سلام فارغ شود - هارون رشید باو گفت که فرزند من ! می خواهم که ترا ولی عهد گردانم - در عین جوانی که هنگام نشاط و کامرانی است چه وقت آن است که خود را چون پیران از آرزوها و هواها بگذرانی و در گوشه محراب عبادت قرار بگیری - محمد امین[2] گفت که خلیفه ! چندین سال در ملازمت شما عمر گذاردم و شبها تا بروز استادم هرگز نه فرمودید که بنشین - حالا در خدمت کسی باشم که هنوز دو رکعت درست نه گذاردم که حکم بنشین می فرماید - قطعه :

ستادی دست بسته پیش شه عمری و با حاجت
درین مدت نه گفت اصلا که نزدیک آر و بنشانش
چرا طاعت نیاری آن شهنشه را که دو رکعت
هنوز از تو ادا ناگشته بنشین است فرمانش

سی و نهم : غله بامید گرانی نگاه داشتن - و ازین قبیل است از شهری بصحرا رفتن و غله و دیگر اشیا را کشیده برای خود آوردن - و این معنی موجب گرانی و ضرر عام است - قال (علیه السلام) - المحتکر ملعون - معنی احتکار نگاه داشتن غله است از جهت گران فروختن - و در

---

۱ - خلیفه هارون الرشید عباسی (متوفی ۸۰۹ء) -

۲ - محمد امین (متوفی ۸۱۳ء) ابن هارون الرشید زبیده بنت جعفر المنصور کے بطن سے تھا -

Marfat.com

حدیث دیگر آمده که نهی فرمود پیغمبر علیه السلام از حلق بلیبی که عبارت است از کشیدن چیزی برای[۱] نفع خویش ۔ و دیگر بندگان خدای تعالی را ازان محروم داشتن ۔ مثل آنکه چون خبر کاروان یا غله فروشان شنوند پیشواز بر آمده آن را خالصه خود سازند ۔ و جمع غله از جهت نیت شوم مذموم است ۔ اما اگر مصلحتی عام در آن باشد تا برای خرج روزمره مدت معین نگاه دارند که در آن نفعی خاص است لا باس است ۔ چنانچه یوسف علیه السلام در قحط ہفت ساله غله را جمعی کرد و از عزیز درخواست که :

''قال اجعلنی علی خزآئن الارض انی حفیظ علیم ۔''[۱]

مرا بر خزائن های زمین که غله زراعت است بکمار که در نگاه بانی امین و دانا بمصالح ۔ و ہمچنان بادشاہان اگر در ایام امساک باران غلات و محصولات را یکی را سازند تا وقت حاجت صرف مصالح نمایند مستحسن است ۔

و حکایت سلطان علاءالدین خلجی[۲] در تواریخ ہندی [ص:۲۷۴] نہایت اشتہار دارد ۔ و بر ہمین قیاس است نگاهداشتن مصالح و لوازم قلعه بندی در وقت حاجت ۔ و حکما در تدبیر معاش گفته اند که از مجموع مال خود یک قسم نقد نگاه باید داشت و یک بخش را غلهٔ و مواشی و حصه سیوم را اقمشه و امتعه باید گرفت ۔

نقل است که در ایام تنگی و گرانی یکی از مقربان یوسف علیه السلام را دید که بسیار زرد و لاغر شده و گل رخسارش در عین جوانی زعفرانی گشته سبب آن را پرسید ۔ جواب داد که چون چندین گدایان ابتر و بینوایان مضطر درین شہر و کشور مرا بنظر در می آیند طعام اندک که ہم بر حسب ضرورت تناول می نمایم گوارا نمی گردد و از انصاف و منفعت دینی بسیار دور می دانم که عالمی در غم نانی جانی دہند و من سیر خورم ۔ و ازین جہت

---

۱ ۔ سورۂ یوسف ۱۲ ، آیت ۵۵ ۔

۲۔ سلطان علاءالدین خلجی (متوفی ۱۳۱۶ء) نے غلہ اور دیگر اشیائے صرف کی قیمتیں بہت کم کر دی تھیں اس لیے غلہ ذخیرہ کر کے سرکاری دکانیں کھولنا پڑیں ۔ اس کی یہ اصلاحات تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہیں ۔

Marfat.com

دائماً بیمار می باشم و درین اندوه کاهم و عقل این معنی را چگونه نه قبول نماید که کسی سایه یزدان در عصر باشد و همسایها در قصر او از گرسنگی می مرده باشند - تا آنکه منهیان و بریدان از برای جمعی مال میت و غایت در اطراف و اکناف نامزد فرماید و اخبار پنهان دم بدم باو می رسیده باشد - اما از حال رعایا و زیر دستان که ودیعت حق اند چنان غافل ماند که هیچ پروای نه کند و خبر ایشان نه گیرد - و بسیاری از سلاطین گذشته شبها بلباس اہل تجسس تلبس نموده در اماکن مختلفه خبر از فقرا و غربا و ضعفا می گرفته اند -

حکایت : یکی ز ارباب غنا امام زین العابدین رضی الله عنه را از سبب فرضیت روزه پرسید - جواب داد تا امثال محنت گرسنگی و تشنگی بکشند و قدر محتاجان درویش بدانند که سیر همه را چون خود خیال می کند - و گفته اند که اگر فرعون و شداد شبے محنت فاقه و گرسنگی کشیده بودندی ہرگز بدعوی خدای نه پرداختندی - و این همه بلاہا و سوداہا بر ایشان سیری آورد - قطعه :

ز سیری یاد می آید شراب و شهوت و نخوت
کسی کو گرسنه باشد نه باشد جز غم نانش

نبی - دانی - چرا می بست سنگ اندر شکم یعنی
شکم گر طعمه خواہد سنگ ده بی مرغ الوانش

و این بدان ماند - که حکایت است - روزی حسن بصری رابعه[1] رضی الله عنها را گفت - شما چندین چه می نازید که زنی به پیغمبری [ص: ۲۲۸] نه

---

۱ - حضرت رابعہ بصری کا سال پیدائش ۷۱۳ء اور حسن بصری کا سن وفات ۷۲۸ء اس لیے یہ واقعہ محل نظر ہے - مگر یہ مشہور ہے کہ حضرت رابعہ کی یہ گفتگو کسی اور بزرگ سے ہوئی ہے - رابعہ بصری کا سال وفات ۸۰۱ء ہے -

Marfat.com

رسیده ۔ او جواب داد کہ آری ! اما ہیچ زنی دعوای خدای ہم نہ کردہ است ۔

چہلم : افسون خواندن ۔ و مناسب این بود کہ این جریمہ در جنب افسانہ مذکور می شد یا داخل در سحر می بود ۔ کہ ہر دو از یک قبیلہ اند و در حکم مساوی ۔ لیکن فرق این است کہ سحر باطلاق ممنوع و نا مشروع است و افسون نہ این چنین است ۔ چہ افسون کہ موافق شرع باشد خواندن آن حرام نیست ۔ بلکہ حرام ہمان است کہ دران نامہای بتان و جنیان بزبان ہندوی و امثال آن باشد ۔

نقل است ۔ روزی صحابہ رضی اللہ عنہم بر رسول علیہ السلام افسون زہر مار و کژدم خواندند و ازو اذن گرفتند ۔ تجویز فرمود و گفت ۔ کہ رقیہ افسون جن است و آن این است ۔ بسم اللہ شجۃ قرینۃ ملحۃ بحر قفطا ۔ و این نقل از حصن حصین[1] امام جزری است رحمہ اللہ ۔

حکایت : استماع دارم از بزرگان کہ روزی سلطان المشائخ شیخ نظام الدین[2] اولیا قدس اللہ سرہ العزیز مار گیری دید کہ ماری را بافسون از سوراخی بر آوردہ در کوزہ کرد و آن خود جنی بود ۔ شیخ ازان پرسیدند کہ شما چرا بافسون بفریفتہ شوند ۔ او گفت ۔ آن چنان در وقت خواندن این افسون اگر بیچارہ می شوم کہ بغیر از در آمدن در کوزہ علاجی نہ می یابم و چنان مے بینم کہ در تمام عالم آتش افتادہ است بجز در دہن این کوزہ و بضرورت گرفتار می شوم ۔ سلطان المشائخ افسون گر را طلبیدہ افسون را ازوے شنیدہ اند ۔ بعد از تحقیق معنی آن چنان معلوم شد کہ ہمہ موافق

---

۱ - حصن حصین مصنفہ شمس الدین ابوالخیر محمد ابن محمد (متوفی ۸۳۳ھ) المعروف بہ ابن الجزری دمشق میں پیدا ہوئے۔ امیر تیمور اپنے ساتھ ہندوستان لائے ۔ شیراز میں وفات ہوئی ۔ حصن حصین مشہور تالیف ہے جس میں وہ اوراد و وظائف ہیں جو احادیث میں ملتے ہیں ۔

۲ - چشتی سلسلے کے مشہور بزرگ ہیں جن کی وفات ۷۲۵ھ میں ہوئی اور مزار دہلی کی مشہور عمارات میں ہے ۔

Marfat.com

مضمون آیتی از آیات قرآنی بوده ۔ و این نقل از غیر ایشان ہم شنیده شده ۔ والله اعلم ۔

قوله تعالیٰ :

''و من شر النفثت فی العقد ۔''[1]

بگو ای محمد ! پناه می گیرم بخدای که آفریدگار سپیده دم است از شر زمانی که دمنده افسون اند در گرهها جادو ۔ و نزول این آیت در شان دختر حیی ابن اخطب یهودیه است ۔ که رسول علیه السلام در جنگ خیبر پدر اورا بجهنم فرستاده بود ۔ و آن دختر از جهت انتقام پدر موی چند در شانه کرده بسته و افسونی [ص : ۲۴۹] و افسونی[2] بر آن خواند و صورت رسول علیه السلام را از موم ساخت و بآن شانه بر در بیر آرومه که نام چاہی بود در مدینه پنهان کرد ۔ و از برای دفع تهمت ساحری از پیغمبر علیه السلام و تکذیب منکران آن سحر در وجود مبارک آن حضرت تاثیر کرد ۔ چه مقرر است که ساحر را سحر کار نه می کند ۔ تا آنکه روز بروز ضعیف و نحیف شد و صاحب فراش گشت ۔ و از قوت و حرکت باز ماند و طاقت گفتار نه داشتند ۔ روزی میان خواب و بیداری دید که دو مرد که در حقیقت دو فرشته اند آمده یکی بر سر بالین و دیگری پائین خیرالنبیین نشستند ۔ و یکی از دو مین پرسید که این مرد را چه حالت پیش آمده که کار او تا این جا کشید ۔ او گفت ۔ دختر یهودیه سحر کرده است ۔ اگر کسی از چاہی (که نام او بالا گذشت) جادوئے اورا کشید این جادو زده زود خلاص یابد ۔ این سخن بگفتند و رفتند ۔ و رسول علیه السلام ازان خواب بیدار شد و امیر المومنین علی رضی الله عنه را آن جا فرستاد ۔ و امیر در آن چاه تشریف بر دو دید که از تاثیر جادو آب آن چاه برنگ خون گشته است ۔ و آن شانه و موہا را بهان صورت بحضور حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم آورد ۔ و یازده گره بر آن زده بودند ۔ ہر چند خواستند که بکشایند نه توانستند کشاد ۔ و جبریل علیه السلام این دو سورت که :

---

۱ - سورة الفلق ۱۱۳ ، آیت ۴ ۔

۲ - و افسونی کا مکرر لکھا جانا سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ۔

Marfat.com

"قل اعوذ برب الفلق -۱ و قل اعوذ برب الناس -۲"

باشد مشتمل بر یازده آیت آورد - و بعدد ہر آیتی عقده ازان عقدہا حل می شد - و بمجرد وا شدن آنہا آن سرور علیہ‌السلام بجملہ تمام معاً برجست و شفای عاجل یافت - و آن نام این دو سورت بمعوذتین بر آمد - و رقیۃ الاسلام ہم می گفتند و لہذا [در] مصاحف مثل مصحف ابن مسعود رضی‌الله عنه معوذتین مکتوب نہ بود - و آن قنوت حنفی کہ مشہور است مسطور بود -

و رسول علیہ السلام فرمود کہ اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقا مالم یکن فیہ شرک - افسونہای خودرا بر من عرض بکنید چہ در افسون باکی نیست ما دام کہ در آن الفاظ اہل شرک نہ باشد - و این جا معلوم شد [ص : ۲۵۰] کہ افسون ہمان حرام است کہ در آن ذکر اصنام است - بخلاف آیات قرآنی مثل فاتحہ و معوذتین و غیر آن از توریت و انجیل کہ سحر حلال است و بزرگان بآن توسل جستہ اند - و یکی از نام فاتحہ سورۃ الشفا است - و کاتب حروف در افسونہای دانایان ہند سطری چند دیده بصورت بسم الله الرحمن الرحیم نوشتہ باندک تغیری - و چون از ایشان پرسیده کہ این چہ نقش است - گفتند ما ہم نمی توانیم خواند - اما چنین گفتہ اند کہ این خط مسلمانی است والله اعلم -

فصل ششم : در بیان جرایم دیگر مختلف کہ بعضی از قبیل محرمات و منہیات ازان قبیل کہ در اتیان آن بزرگ مصلحتی و حکمتی است - و بعضی از جملہ عیوب و آفات نفس و امثال آن - و آن تقریباً چہل است -

اول قرآن فراموش کردن - قولہ تعالیٰ :

"قال کذلک اتتک ایتنا فنسیتہا و کذلک الیوم تنسی -۳"

---

۱ - سورۃ الفلق ۱۱۳ ، آیت ۱ -

۲ - سورۃ الناس ۱۱۴ ، آیت ۱ -

۳ - سورۃ طہ ۲۰ ، آیت ۱۲۶ -

Marfat.com

خطاب باہل دوزخ است ۔ می فرماید ۔ کہ ہمچنان در دنیا آیات ما بر تو آمد و خوانده شد و آن را فراموش کردی ۔ و ہمچنین بتوہم امروز از جملہ فروشانی در حق ایصال نعمتہای آن جہانی ۔

قال علیہ السلام ۔ عرضت علی ذنوب امتی فلم ارد بنا اعظم من سورة من القرآن او آیة حفظها رجل ثم نسیها ۔ گناه امت مرا بر من عرض کردند ۔ ہیچ گناہی بد تر ازان نہ دیدم کہ مردی سورة یا آیتی از قرآن مجید یاد گرفتہ و آن را فراموش کرده باشد ۔ و در حدیثی دیگر آمده اہل قرآن خاصہ اہل اللہ الد ۔ پس کمال بے سعادتی باشد کہ کس بعد از شرف ہم زبانی بحضرت باری تعالیٰ ازین دولت محروم ماند ۔

نقل است ۔ کہ قدوة المشائخ المتاخرین زبدة العارفین المحققین شیخ شرف الحق والدین المنیری[1] قدس اللہ سره در صغرسن کتاب تاج الاسامی و تاج المصادر را در لغت یاد گرفتہ بودند و در آخر حال می گفتند ۔ شکایت از والدین خود دارم کہ بجای این دوکتاب چرا کلام رب الارباب بمن یاد نہ دادند ۔ سبحان اللہ بزرگان سابق بر یاد نہ گرفتن [ص: ۲۵۱] قرآن چندین افسوس داشتند و بزرگان عصر ما نام حافظ و کاتب را کودن مانده اند یعنی ابلہی کہ ہرگز بدولت نہ رسد ۔ چنانکہ گفتہ اند :

سرگین سال خوردۂ آن خواجگان پیش
بہتر ز ریش و سبلت این خواجگان ما

و ازین مقولہ است قرآن بآواز بلند خواندن ۔ قولہ تعالیٰ :

”و رتل القرآن ترتیلاً ۔“[2]

قرآن را بتانی و آہستگی بخوان چنانچہ لحن نہ باشد ۔ و باید کہ باواز نرم و حزین بخوانید و مدہا زیادتے نہ کشید ۔ رسول علیہ السلام قرآن را چنان می خواند کہ اگر کسی می خواست حرف آن را می توانست شمرد ۔ و گاه

---

۱ - شیخ شرف الدین منیری بہار کے مشہور بزرگ ہیں ۔ ان کے مکتوبات بہت مشہور ہیں ۔

۲ - سورة المزمل ۷۳ ، آیت ۴ ۔

Marfat.com

گاہی آن سرور علیہ السلام از جہت نہایت شوق و آرزو در تبلیغ احکام کلام اللہ را پیش از تمام شدن وحی بر مردم می خواند ۔ و این آیت نازل شد :

"ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ و قل رب زدنی علما ۔"

پیش از تمام وحی شتاب منما و بگو ای پروردگار حق در علم من بیفزای[۱] ۔ و شرف علم ازین جا معلوم شد کہ آن سرور علیہ السلام باوجود مرتبہ نبوت و رسالت مامور بطلب افزونی علم شد ۔ نہ زیادتی مال و جاہ ۔

و ازین قسم است قرآن را دام تزویر ساختن و آن را بجہت طمع در مجلس خواندن بخوش آوازی چندان مقید شدن کہ تاملی در معانی و حقایق قرآنی بی بہرہ ماند و ہمہ لفظ شود ۔ بیت :

لعنت است اینکہ بہر لہجۂ و صوت

شود از تو حضور خاطر فوت

تا آخر ابیات کہ درین باب در سلسلۃ الذہب واقع شدہ ۔

و حضرت خواجہ نقشبند قدس روحہ را معنی ازین عبارت کہ از عرفای متقدمین مشہور است پرسیدند و صل الصوفین و اقطع القارین یعنی باصوفیان پیوند کن و از قاریان قطعہ نمای چہ معنی دارد ؟ و صوفی کیست ؟ و قاری کدام است ؟ فرمود کہ صوفی آنکہ از اسم بمعنی آرام گرفتہ بود و قاری آنکہ بلفظ آشنا باشد و بہ ہمان قناعت کند ۔

نقل است کہ عزیزی را پرسیدند کہ قرأت قرآن بہتر یا مشغولی بذکر ؟ گفت ۔ خواندن نامۂ محبوب در وقت مشاہدۂ دیدار او از ادب دور است و ازین مقید [ص : ۲۵۲] بعلم قرأت پیش از چہاردہ روایت شدن و عمر را در قرأت سادہ صرف گذرانیدن ۔ و ازین اشارت اہل ذوق و وجدان ارباب عرفان محروم ماندن با غلو در علم تفسیر و بیان وجوہ اعراب و

---

۱ - سورہ طہ ۲۰ ، آیت ۱۱۴ ،

Marfat.com

غور در تاویل و تعاویل بعیده نمودن و بهواؤ ہوس در میدان عبارت قرآنی جولان کردن چنانچه بالا اشارت برین معنی رفت ۔

نقل ۔ زمخشری[1] بعد انتهایٔ فرصت تفسیر کشاف را بر امام حجة الاسلام غزالی[2] رحمة الله علیه عرض کرد ۔ و امام را از علو شانہا از بس مشغولی درس و ازدہام عام مجال مطالعه آن نه بود تا روزی بنظر اجمال عبوری بر آن نمود ۔ گفت یا هذا لعلک قشری ۔ تو مگر از علمایٔ ظاہری که از پوست بی بمغز نه بردهٔ ۔ و در آن تفسیر از بس که الفاظ رکیک واقع شده عارف جلستری قدس الله روحه در حق او چنین می گوید ۔ نظم :

آخرالامر صاحب کشاف
در بیان کلام حق بگزاف

ہر زمان گوید او که لاتسأل
در صفات خدایٔ عز و جل

فحش و دشنام ہم چولہوبیین
با کلام خدایٔ کرد قرین

بی اصولی که آن سماع کند
دینش از باطل انتزاع کند

---

۱ ۔ جار الله زمخشری (متوفی ۱۱۴۴ء) مشہور معتزلی مصنف ہیں ۔ ان کی تصانیف میں تفسیر کشاف کا مرتبہ بہت بلند ہے اور مستند سمجھی جاتی ہے ۔

۲۔ ابو حامد محمد الغزالی (متوفی ۱۱۱۱ء) جو حجة الاسلام کے نام سے مشہور ہیں ۔ اسلام کے اعلیٰ مفکر سمجھے جاتے ہیں ۔ دینی علوم پر متعدد کتابوں کے مصنف ہیں ۔ تصوف کا رنگ غالب تھا ۔ احیائے علوم عربی میں اور کیمیائے سعادت فارسی میں بہت مشہور ہیں ۔ اردو میں علامہ شبلی نے ان کے حالات اور تصنیفات پر ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے ۔

Marfat.com

جاہل کور بخت را بنگر
کہ بہ تقلید او شود کافر
نسخہ را گرفتہ اند پیش
خودنہ دانستہ اصل مذہب خویش
نحووصرف و معانی است و بیان
خاصہ آن بحصہ قرآن

و ازین جملہ است قرآن را یاد گرفتن و آن را بمعاصی و مناہی و ملاہی اندودن ۔ بزرگی می فرماید بیت :

حافظ قرآن و خورد بادہ
کفر بود شستن مصحف بہ مے

و ازین جملہ است قرآن را بجای انسون بہ کار بردن ۔ و در ہر نیک و بد خصوصاً در ہر مہالک و مخاوف دست او بر ساختن و بخط باریک بی نقط و اعراب نوشتن ۔ و مانند بعضی اہل بدعت فال کشادن و بخلاف شرع مطہر حکم بر آن کردن ۔

حکایت : چندگاہی مرا بایکی از دولت مندان مستعد مستسعد بہ شر شد کہ بعضی [ص : ۲۵۳] آثار و اطوار پسندیدہ او درکتاب منتخب التواریخ مسطور است صحبتی اتفاقاً افتادہ بود و او در امور و وقایع بفال کلام قدیم تقیید تمام داشت ۔ آخریکی از اہل بدعت کہ خود را از اہل بیت می گرفت فال تبسیح باو دادہ گفت کہ این فال از امام بحق ناطق امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ است در نقش آنکہ دست انداخت دانہ چند از تسبیح بیک دفعہ بگیرند و سبحان اللہ ۔ و الحمد للہ ۔ و لا گفتہ از دانہ اول بترتیب خواندہ بپایند ۔ اگر ختم بر سبحان اللہ شود کردن آن کار ثواب است ۔ و اگربر الحمدللہ شود میانہ است ۔ اگر ختم برلا شود آن کار نہ باید کرد ۔

Marfat.com

تا روزی پسر صاحب جال را از دیہی گرفتہ آوردند گفتند کہ او مسلمان می شود و خود ہم می گفت کہ من مسلمان می شوم و الحاح می کرد ۔ تسبیح راطلبیده گفت ۔ ببینم کہ حکم خدا در حق این چہ شود ۔ اتفاقاً مگر۔ سبحان اللہ بر آمد ۔ ہر چند گفتم کہ بدین امثال فالہا در اموز مباح است نہ در قتل ۔ چہ جائے آنکہ او مسلمان شده باشد ۔ گفتہ ما سود و فائده نہ کرد و بکشت ۔ و باعث جدائی فقیر ازو این بود ۔ و آن صاحب بدعت ضال و مضل نیز در اندک فرصت بتہمت رفض گرفتار آمد و بصد حیلہ جان بہ تنگ نائے ازان معرکہ بیرون برد ۔ تا در حبس بادشاہی در قلعہ رنتھنبور در گذشت ۔

و این جملہ از اسباب بعد و حرمان است و از موجبات لعن بزبان قرآن و رسول علیہ السلام در کلمہ جامعہ باین معنی اشارت می فرماید کہ رب قال القرآن و القرآن یلعنہ ۔ بسا تلاوت قرآن کہ لعنت آرد باو ۔ و این حال جاعتی است کہ قائل بحقیقت آن باشد تا حال کسانی کہ حقیقت آن را منکر شوند ۔ و بہ افترا و بہتان و اقاویل مختلفہ درشان آن بگویند و گاہی بپشت اندازند ۔ چہ باشد ۔ و کلام مجید خود چنین می فرماید :

"و اذ لم یہتدوا بہ فسیقولون ہذا افک قدیم ۔"[1]

آری در ازل ہر کرا با ہر چہ نسبتی داده اند فراخور آن عمل می نمایند ۔ قطعہ :

بتاثیر سعادت لامع از امثال او لیکن
شقاوت بین کہ انکار آورند ارباب خذلانش

[ص : ۲۵۴] عقاقیر ہدایت جملہ در دکان او اما
نہ دارد خواجہ درد دین چہ باید کرد درمانش[2]

---

۱ ۔ سورة الاحقاف نمبر ۴۶ آیت ۱۱ ۔
۲ ۔ مخطوطہ میں بیت ہے جو صریحاً غلط ہے ۔

کلام او شفاء و رحمۃ للمومنین است
چہ غم گر سحر می گوید فلان و شعر بہالش

دوم : در خطبہ و اذان سخن گفتن ۔ و این در معنی سخن گفتن است در وقت قرأت قرآن قولہ تعالیٰ :

''و اذا قری القرآن فاستمعوا لہ و انصتوا لعلکم ترحمون[۱] ۔''

چون قرآن خواندہ شود آن را سامع شوید و خاموش شوید تا قابل رحمت الٰہی گردید ۔ مراد بقرآن بقول اکثر مفسران درین جا خطبہ ست ۔ و نزول این آیت در بیان شان است و سکوت در وقت خواندن خطبہ خواہ قریب بخطیب باشد خواہ بعید نزد جمہور واجب است ۔ و اگر در جائے باشد کہ آواز خطیب نہ شنود بعضی در تکلم رخصت دادہ اند ۔ و جمعی گفتہ اند کہ چون خطیب شروع در تعریف ظالم بکند رواست کہ بذکر و تلاوت و تسبیح مشغول باشد تا دروغ نہ شنود ۔ و بعضی علمائے وقت در مدح ظالمان از مسجد برخاستہ اند ۔ و قول اصح آن است کہ تکلم مطلقاً در آن زمان ممنوع است ۔ چہ خطبہ از شعار اسلام است و قائم و مقام دو رکعت فرض نماز است و تعظیم آن از لوازم دین است ۔ و ہمچنین در نماز جہریہ مقتدی را بمذہب حنفیہ استماع قرآن لازم است بموجب حدیث نبوی علیہ السلام کہ الائمۃ ضمنا القوم ۔ اماماں ضامن قوم اند ۔ و عہدۂ قرأت مقتدی در ذمہ ایشان است ۔ و در غیر این دو صورت کہ مذکور شد سکوت در وقت قرات قرآن مطلقاً مستحب است ۔ و شافعیہ می گویند کہ در نماز سری و جہری بموجب این حدیث کہ لا صلواۃ الا بفاتحۃ الکتاب ۔ نماز بے سورۂ فاتحہ (نہ شود الا) در ہر رکعت می خواندہ باشد ۔ پس اولیٰ این است کہ وقتی کہ امام ضم سورہ شروع نماید او فاتحہ را بنیاد کند و نزد حنفی این حدیث محمول بر نفی کمال است نہ اصل نماز ۔ و ہم ازین جہت قرأت فاتحہ را واجب شمردہ اند و نظایر آن بیسار است ۔ مثل لا صلوۃ الا بحضور القلب ۔ ولا وضوء ما لم یسم ۔

---

۱ ۔ سورۃ الاعراف ۷ ، آیت ۲۰۴ ۔

Marfat.com

و امام محمد[1] شیبانی رحمہ اللہ کہ شاگرد امام اعظم و استاد [ص : ۲۵۵] امام شافعی است رحمہم اللہ قرأت فاتحہ را عقب امام مستحسن داشتہ و عمل چہار مذہب مجتہد سنی المذہب از جہت احتیاط این بود کہ قرأت فاتحہ می کردند ۔ و این حقیر اکثری مشائخ این زمان را برین عمل دریافتہ ۔ و چون صوفی مقید بمذہب نیست عمل بر آنچہ احتیاط و مشقت و ریاضت بیشتر است می کند ۔ لا جرم کار بر متفق علیہ کردن بہتر است از مختلف فیہ ۔

حکایت : آورده اند کہ شیخ فرید گنج شکر[2] و شیخ بہاؤ الدین ابن زکریائی[3] ملتانی قدس اللہ سر ہما بنیت ارادت بغداد بملازمت شیخ الشیوخ فی العالم مرشد طوائف الامم شہاب الدین السہروردی[4] روح اللہ روحہ رفتہ اند و شیخ الشیوخ بہ مخدوم گنج شکر فرمود کہ حوالہ تکمیل شما در دہلی بخواجہ[5] بزرگ قطب الملۃ و الحق و الدین ابن بختیار اوشی[5] رحمہ اللہ می رود آن جا باید رفت ۔ و خدمت شیخ بہاء الدین را در خدمت خود

---

۱ ۔ امام محمد شیبانی (متوفی ۸۰۴ء) واسط میں پیدا ہوئے کوفہ میں تعلیم حاصل کی ۔ امام ابو حنیفہ کے خاص شاگرد تھے ۔ ان کی تصنیفات الجامع الصغیر اور الموطا مشہور ہیں ۔

۲ ۔ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر (متوفی ۱۲۶۵ء) چشتی سلسلہ کے مشہور شیخ ہیں ۔ پہلے ہانسی میں قیام رہا بعد میں اجودھن میں جو اب پاک پٹن کہلاتا ہے مقیم ہوگئے ۔ یہیں وفات پائی ۔

۳ ۔ بہاء الدین زکریا ملتانی (متوفی ۱۲۶۲ء) ہند پاکستان کے اکابر اولیا میں تھے ۔ بر صغیر میں سلسلہ سہروردیہ کے بانی تھے ۔ مزار ملتان میں ہے ۔

۴ ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی (متوفی ۱۲۳۴ء) سلسلہ سہروردیہ کے بانی تھے ۔ ان کی کتاب عوارف المعارف مشہور ہے ۔

۵ ۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے خلیفہ اعظم تھے ۔ سلطان شمس الدین ایلتمش کو آپ سے بے حد عقیدت تھی چنانچہ قطب مینار آپ ہی کے نام سے موسوم ہے جس کی تکمیل اس زمانہ میں ہوئی ۔

Marfat.com

نگاه داشته فرموده که در پیری و مریدی اتحاد مذہب شرط است تو عما حنفی و ما شافعی ایم صحبت چگونه راست می آید ۔ شیخ بموجب این که مرید پیش پیر حکم میت پیش غسال دارد ۔ خواست که بالکل از مذہب خود بر آید ۔ شیخ الشیوخ باین انتقال راضی نه شدند ۔ گفتند که بر مذہب حنفی باشید ۔ اما این چند چیز از مذہب شافعی در صلوات لازم گیرید که تفصیل آن بجائے خود مذکور است ۔ و از آن جمله قرأت فاتحه است عقب امام و دست بر سینه نهادن و انگشت در تشہد برداشتن و سمع الله لمن حمده بوصل خواندن و در سلام لفظ برکاته زیاده ساختن ۔ و چون شیخ بهاؤ الدین رحمه الله در ملتان آمدند علماء متعصب و متعنت بصریح و اشارت تعرض می کردند ۔ شیخ ابو الفیض فیض الله صوفی از جمله مریدان شیخ که در فقاہت ثانی نه داشت روایات از مذہب حنفی درین باب جمع کرد و قاضی القضاة و صدور حضرت دہلی بران امضا کردند و باتفاق همه آن روایات ہرچند مختلف فیه بود متفق علیه گشت ۔ و این بود [ص : ۲۵۶] سبب تصنیف فتاوی[۱] ۔ صوفیه بهائیه نیز می خوانند ۔ و ازان روز باز زبان منکران از حضرت شیخ فروبست ۔ حق سبحانه و تعالیٰ همه را از انکار اہل الله نگاه دارد ۔ بیت :

گر خدا خواہد که پرده کس درد
میلش اندر طعنه پاکان برد

و ہر گاه که سخن کردن در وقت خطبه ممنوع باشد وقت اذان نا مشروع بود ۔ چه اذان گوینده داعی و منادی حق است و اجابت قبول داعی واجب ۔ قوله تعالیٰ :

''و من احسن قولا ممن دعا الی الله[۲] ۔''

کیست خوش گفتار و نیکو گوئے تر از کسے که مردم را بجانب حق سبحانه دعوت کند وگوید که مسلمانم و بقول بعض مفسران مراد ازیں داعی موذن است ۔ و رسول علیه السلام فرمود که ہر که وقت اذان گفتن

---

۱ ۔ مخطوطه میں کچھ کتابت کی غلطی ہے ۔

۲ ۔ سوره حم السجده ۴۱ ، آیت ۳۳ ۔

Marfat.com

سخن دنیا کند بر وی از زوال ایمان می ترسم ۔ و ہر چند محدثان این حدیث را مرفوع (موضوع) گفتہ اند اما فقہا آن را در دلائل آوردہ و صاحب منظومہ فقہ ہمین مضمون را منظوم ساختہ :

فی التکلم حالۃ الاذان

خشیۃ من زوال الایمان[1]

و بعضی شارحان تاویل چنین کردہ اند کہ اگر موذن در حالت تاذین خود سخن بنا کشد مسلوب الایمان شود ۔ نعوذ باللہ منہا و اللہ اعلم ۔

سیوم خرید و فروخت در مسجد کردن ۔ ہر چند این حکم در اول کتاب بطریق ضمن معلوم شدہ ۔ اما این جا غرض تصریح است ۔ قولہ تعالیٰ :

"و ان المسجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احداً[2] ۔"

مساجد ہمہ خاصتہ برای خدائی تعالیٰ است و عبادت اوست ۔ پس دیگر برادران مکان شریف می خوانند ۔ و نام دیگری مبرید و نماز دیگر مکنید ۔

و کفار عرب چون بیع و شریٰ بلکہ خواب و خور در بیت الحرام می کردند این نہی دران باب واقع شدہ و نہی ازین امور در غیر حالت اعتکاف است ۔ اما در آن حالت رخصت است ۔

چہارم مقبرہ و حمام را مسجد ساختن ۔ قال علیہ السلام الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ و الحمام ہمہ روئی زمین سجدہ گاہ ہست مگر گورستان و حمام کہ در آن جا نماز گزاردن نہ شاید ۔ نہ آن کہ حمام را ویران کردہ مسجد نہ تواند ساخت ۔ چہ این صورت خود از جملہ عبادات است و مقرر است کہ حمام و بازار بموجب حدیث نبوی علیہ السلام [ص : ۲۵۷] جائی شیطان است ۔ و اکثر اوقات اہل غفلت در آن می

---

۱ ۔ (ترجمہ) اذان کے درمیان گفتگو کرنے سے ایمان کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے ۔

۲ ۔ سورۃ الجن ۷۲ ، آیت ۱۸ ۔

Marfat.com

باشند ۔ و در حدیث دیگر کہ رسول علیہ السلام از نماز گزاردن در ہفت مقام منع فرمودہ اند ۔ و آن مزبلہ و قصابخانہ و گورستان و کوچۂ عام و حمام و پایگاہ شتران و اسپان و بام خانہ کعبہ است ۔ و شاید کہ وجہ نہی ازگزاردن نماز در حمام این بودہ باشد کہ درآن جا چون مرد و زن برہنہ می مانند و آواز اہل لہو و لعب بلند می شود و اکثر بیاران در می آیند مناسب اہل عفت و صلاح این است کہ نماز در جای کہ موضوع برای عبادت است با جماعت بگزارند مگر عند الضرورت کہ ضرورت مطلقاً خارج مبحث است ۔

و در کراہت نماز مقبرہ شاید از جہت بودہ باشد کہ صورتہای قبور درپیش مصلی حایل می شود ۔ و تماثیل اہل قبور در خاطر عبور می کند ۔ و نیز مقابر محل عبرت است نہ موضع از برای عبادت ۔ و رسول علیہ السلام در اوائل حال صحابہ رضی اللہ عنہم را از زیارت قبور منع می فرمود و بعد ازان آن حکم را منسوخ ساخت ۔ و مامور بزیارت راہ گشتند ۔ و دلیل گفت زیارت موتی آخرت را بیاد شما می آورد ۔ این جا معلوم می شود کہ صورت قبری را بخیل در آوردن و سجدہ بآن جالب گردن چنانچہ عادت بعضی جہال است چہ حایل داشتہ باشد ۔ اما بوسیدن قبر بدست نزدیک فقہا لا باس است باین دلیل کہ تقبیل قبور منزلہ مصافحہ احیا است ۔ و در حدیث آمدہ ۔ اذا تحیرتم فی الاسور فاستعینوا من اہل القبور ۔ اگر در کارہائی دشوار حیران شوید اعانت از اہل گورستان طلبید ۔ اگرچہ ظاہر این حدیث بمضمون آیت :

"ایاک نعبد و ایاک نستعین[1] ۔"

منافات دارد ۔ چہ استعانت منحصر است از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ و مدد طلبیدن از غیر او شرک خفی است ۔ اما در حقیقت منافی نیست زیرا کہ مراد از استعانت در حدیث بطریق ظاہر است کہ مجازی باشد و در آیت از روی حقیقت باشد ۔ و در حقیقت ہیچ ممدی و معاونی [ص : ۲۵۸] غیر از باری تبارک و تعالیٰ نیست و کریمہ :

---

۱ ۔ سورۃ الفاتحہ ۱، آیت ۴ ۔

Marfat.com

"و ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمی[1] ۔"

ازیں معنی خبر می دہد :

ہر بوئی کہ از مشک و قرنفل شنوی
ہر نغمہ بلبل کہ پئی گل شنوی
گل گفتہ بود گرچہ ز بلبل شنوی

بسیارے از اہل اللہ را فتوحات غیبیہ از زیارت قبور مشائخ کرام و رسائل و کتب ایشان از مضمون مملو و مشحون است ۔ و گفتہ اند کہ تصرف ایشان بعد از ممات چون حالت حیات است ۔ و ازان جملہ غوث الثقلین کہف الخافقین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا و حکایت صلحا درین باب از عد و احصا متجاوز است ۔ و ذکر گذاردن دوگانہ و توجہ نمودن بقبر انور و اطہر آن حضرت کہ ولی مالک الرقاب[2] تاریخ ولادت با سعادتش و سرور اہل جہان[3] تاریخ وفاتش یافتہ شدہ ۔ درین سلسلہ علیہ قادریہ علی اصحابہا منی التحیہ" معمول و مشہور است ۔

و بعضی از زہاد متقشف و علماء متعسف کہ در باب منع این شیوہ تعصب و تعنت بلیغ داشتند ۔ در زمان خود دیدم کہ با قبح وجوہ از جہان در گذشتند :

پیش تیغ تیز بی اسپر میا
کز بریدن تیغ را نہ بود حیا

پنجم : علم بنا اہل آموختن ۔ قال اللہ تعالیٰ :

---

۱ ۔ سورۃ الانفال ۸ ، آیت ۱۷ ۔

۲ ۔ ۴۷۱ھ مطابق ۷۹-۱۰۷۸ء قادریہ سلسلہ کے بانی ہیں ۔ مزار بغداد میں ہے ۔

۳ ۔ ۵۶۱ھ مطابق ۱۱۶۶ء غنیۃ الطالبین ان کی مشہور تصنیف ہے ۔

Marfat.com

"ان الله يامركم ان تودوا الامنت الى اهلها[1]"

حق سبحانه و تعالیٰ می فرماید شما را که امانتها را باہل آن بسپارید۔ و علم چون امانتی است لطیف نفیس ودیعتی است شریف از گنج خانه:

"له مقاليد السموات و الارض[2]۔ و عنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو[3]"

آن را بمصرف باید رساند که قدر آن داند و کتمان اسرار آن نماید۔ و قوله علیه السلام آفة العلم النسیان و اضاعته ان تحدث بغیر اهله۔ آفت علم فراموشی است و ضایع ساختن آن این است که بناہل بیاموزی آن علم او را بمنزلت آلت حارم است برای ایذای خلق یا در حکم چراغ بدست دزد۔ چنانکه گفته اند:

علم کز بہر کاخ و باغ بود
ہم چو شب دزد را چراغ بود

و با امیرالمومنین و یعسوب المسلمین امام المتقین رضی الله عنه منسوب است:

اری التعلیم [ص : ۲۵۹] للاحرار حسنا
و للارذال منقصة و ذما

فان الماء فی الاصداف در
و فی فم الافاعی صار سما

تعلیم آزادان را ہنر و سفلگان را نقصان و ضرر است از آن که یک قطرۂ ابر نیسانی که از یک جوہری ست در صدف مروارید و در

---

۱ - سورة النساء ۴ ، آیت ۵۸ ۔
۲ - سورة الزمر ۳۹ ، آیت ۶۳ ۔
سورة الشوریٰ ۴۲ ، آیت ۱۲ ۔
۳ - سورة الانعام ۶ ، آیت ۵۹ ۔

Marfat.com

دہن مار زہر می شود - و این تفاوت باعتبار اختلاف مکان است چنانکہ گفتہ اند :

ہیچ سودی نہ کند تربیت ناقابل
گرچہ برتر نہی از خلق جہان مقدارش

سبز خورم نہ شود از نم باران ہرگز
خار خشکی کہ نشانی بہ سر دیوارش

ابو ہریرہ[۱] رضی اللہ عنہ می گوید کہ من از رسول علیہ السلام دو طرف از علم برداشتم و یکی را ازان بر شما نشر کردم و دیگری را اگر عیان سازم رگ گردن من بریدہ شود - چہ بسیاری از علوم است کہ پوشیدن آن از عوام بنابر قصور فہم و تنگی حوصلہ ایشان لازم است - و در اشاعت آن مفاسد بسیار است - و قصہ حسین منصور[۲] و شیخ مقتول[۳] و عین القضاۃ ہمدانی و غیر ایشان رحمہم اللہ مشہور است - و قرۃ عین الرسول و فلذہ کبد البتول امام مظلوم زین العابدین علیہ و علی الکرام التحیۃ و السلام اشارت بسینہ بے کینہ خود نمودہ فرمود کہ این جا علوم غریبہ و اسرار غامضہ بی نہایت است کاشکی آن را قابل و حاصل می یافتم - و ازان جملہ است اسرار علم توحید و دعوت اسما و دعوت کواکب و علم جفر کہ از خاصۂ اہل بیت است - و نیز درین باب اشعاری فرمود کہ این ازان جملہ است - شعر :

و رب جوہر علم لو الوح بہ
لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا

---

۱ - ابو ہریرہ (متوفی ٦۷٦ء) مشہور صحابی ہیں جن سے کثیر تعداد میں احادیث روایت کی گئی ہیں -

۲ - ابو المغیث الحسین الحلاج البیضاوی (متوفی ۹۲۲ء) مشہور صوفی بزرگ ہیں ان کی کتاب الطواسین مشہور ہے -

۳ - شیخ شہاب الدین السہروردی المقتول (متوفی ۵۸۷ھ مطابق ۱۱۹۱ء) علمائے حلب نے ان کے قتل کا فتویٰ دیا تھا -

Marfat.com

بسیار جوہر علم است کہ اگر آن را آشکارا سازم بگویند کہ از جملہ بت پرستانی :

زاہد ظاہر پرست از حال ما آگاہ نیست
در حق ما ہر چہ گوید جای ہیچ اکراہ نیست

و ما را بسیاری بتجربہ معلوم شدہ کہ بعضی ارذال علم خواندلد و این معنی سبب فسادہا در ملک و ملت شد و عاقبت بسزای رسیدہ الد۔ مصرع :

ہر عمل اجری و ہر کردہ جزای دارد

ششم : با علما جدل در عرض کردن ۔ قال اللہ تعالیٰ :

"ولا تجادلوا باہل الکتب الا بالتی ھی احسن[1] "

جدل مکنید با اہل کتاب مگر بر وجہی صواب کہ نیکو تر باشد۔ [ص : ۲٦۰] کہ آن را مناظرہ گویند نہ مجادلہ و مشاعبہ کہ مقصود ازان نفسانیت و خودنمائی و رعونت است ۔ و مناظرہ را علامت و دلایل است کہ بدان از مجادلہ ممتاز می شوند (شود؟) ۔ و ازان جملہ این است کہ بحث بنرمی و آہستگی باشد نہ بزور کردن ۔ و اگر سخن حق از خصم شنود فی الحال از گفتہ خود پشیمان شود ۔ و بجانب او رود و ستیزہ بر باطل نہ نماید کہ عاقبت ستیزہ در دو جہان شوم شود و ستیزہ کار مشئوم :

ستیزہ بجای رساند سخن
کہ ویران کند خان و مان کہن

و ہرگاہ کہ مجادلہ درین آیت بمعنی مناظرہ است با اہل کتاب کہ عبارت از اہل یہود و نصاریٰ است منہی باشد و حرام بعلمای اہل اسلام بطریق اولیٰ ۔ و بعد از تامل معلوم می شود کہ ہر جا کہ درین امت خرابی واقع شدہ از شامت جدل علما بودہ و چہ سرہا و خاندان ہا کہ بر سر بحث بباد رفتہ است ۔

---

۱ - سورۃ العنکبوت ۲۹ ، آیت ٤٦ ۔

نقل است از صاحب معجم البلدان[1] - می گوید که قریب بفتنہ ہلاکو[2] خان بر شہر ری کہ در جمعیت و انبوہی رشک مصر بود گذشتم و آن را خرابہ یافتم - سبب ویرانی آن پرسیدم - گفتند - درین شہر سہ طائفہ بودند حنفی و شافعی و شیعی - اول سنیان با شیعان چندان قتال کردند کہ شیعان مستاصل شدند - بعد ازان دو طائفہ سنی با یک دیگر در افتادند و حنفیان بر شافعیان غالب آمدند - و از شافعی اثری نہ ماند - تا آنکہ لشکری بیگانہ در آمد و ایشان را ہم نابود ساخت -

آتش اندر بیشہ چون افتد نہ تر ماند نہ خشک -

و امام فخر[3] رازی را کہ امیان(؟) بدرجہ شہادت رسانیدند و مثل این واقعہ چندان روی داد کہ محاسب وہم از احصای آن عاجز آید -

و سبب خرابی بغداد بر افتادن خلافت از خاندان عباسی و کشتہ

---

۱ - یاقوت رومی الحموی (متوفی ۱۲۲۹ء) اس کا نام یعقوب تھا - بچپن میں گرفتار کر لیا گیا تھا - اس کو بغداد کے ایک تاجر نے خرید لیا اور اس کی تعلیم کا بندوبست کیا پھر اس کو آزاد کر دیا - اس نے مختلف مقامات کا سفر کیا - اس کی تصنیفات میں ''معجم الادبا'' اور ''معجم البلدان'' بہت مشہور ہیں -

۲ - ہلاکو خان (متوفی ۱۲٦۵ء) چنگیز کی نسل سے مغلوں کا مشہور سردار تھا جس نے بغداد پر حملہ کر کے اس کو تباہ کر دیا اور عباسیہ خلافت کو ختم کر کے اپنی حکومت قائم کی -

۳ - فخرالدین الرازی (متوفی ۱۲۰۹ء) رے میں پیدا ہوئے 'ہرات' کے شیخ الاسلام تھے - ان کی ''تصانیف'' میں تفسیر کبیر بہت مشہور ہے - متکلمین میں بہت بلند پایہ رکھتے ہیں - دینی امور میں استدلال سے بہت کام لیتے تھے جن کی طرف مولانا روم نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے :

گر باستدلال کار دین بودی
فخر رازی راز دار دین بودی

پای استدلالیان چوبین بود
پای چوبین سخت بی تمکین بود

Marfat.com

شدن امیر المومنین مستعصم که ختم خلفای بغدادی بود ـ و اسیر شدن اہل بیت او در سن ست و خمسین وست مالۃ غیر از تعصب ابن علقمی[1] رافضی وزیر در مذہب و عناد با اہل سنت چیزی دیگر نہ بود چنانچہ در تواریخ مشروح و مفصل مذکور است ـ اگر خواہند ہمان جا بینند :

آسمان را حق بود گر خون ببارد بر زمین
بر زوال ملک مستعصم امیر المومنین

[ص : ۲۶۱] و اکثر اہل زمان خود را برین روش یافتم و می یابم الا ماشاء اللہ کہ در حکم اقل قلیل اند و تا ہنوز ہم چہ نتیجہ دہد :

از بہر فساد و جنگ بعضی مردم
کردند بکوئ گمرہی خود را گم

در مدرسہ ہر علم کہ آموختہ اند
فی القبر یضرہم و لا ینفعہم

و امام رازی فرماید ـ شعر :

و لم نستفد من بحثنا طول عمر نا
سوی ما جمعنا فیہ قیل و قالوا[2]

(رباعی)

در خانقہ و مدرسہ گشتیم بسی
انصاف کہ در ہر دو نہ دیدیم کسی

دیدیم یکی فسانہ گوی چندی
قانع شدہ از دور ببانگ جرسی .

۱- موید الدین محمد العلقمی (متوفی ۱۲۵۸ء) عباسی خاندان کا آخری وزیر تھا ـ اس نے کتابوں کا زبردست ذخیرہ جمع کیا تھا ـ

۲ - (ترجمہ) اپنی عمر میں مباحثہ سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا بجز اس کے کہ ہم نے یہ جمع کر لیا ہے کہ یہ کہا گیا ہے اور انھوں نے کہا ہے ـ

Marfat.com

و رسول علیہ السلام در مناجات گفتی اللهم انی اعوذبک من هولاء الاربع من علم لا ینفع و من قلب لا یخشع و من نفس لا یشبع و من دعاء لا یسمع[1] ـ و علم غیر نافع افراد بسیار دارد و فرد کامل آن علم جدل است ـ و ہم ازین جهت در استعاذه پیشتر از آن سہ دیگر مذکور شده ـ مصرع :

علمی کہ راه حق نہ نماید ضلالت است

ہفتم : کسی را آزمودن بدانش ـ قال رسول[2] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الممتحن ملعون ـ و این حدیث را کاتب در کتابی سند نہ کرده ـ اما از بعضی اساتذه و ثقہ شنیده واللہ اعلم ـ امتحان وقتی مذموم باشد کہ غرض تفوق و خود نمائی بود ـ لیکن اگر بغرض دیگر آزمائش چنانچہ استحقاق طالب علمی بصدر معلوم گردد او در مسائل مشکل و غوامض دقایق خوض نماید و جامد و خامد نہ شود ہیچ باکی نیست ـ و قسم آخر را تمرین می گویند کہ عبارت است از آن کہ کسی را برنج الدازند ـ و بحث صلہ و موصول در بعضی کتب نحوی و مسائل دشوار دورازکار در کتب فقہی ازین قبیل است ـ و کتاب خیر الفقہا و فروق نیشاپوری از آن جملہ است کہ غرض از آنہا اظہار ثواب است ـ و گفتہ اندکہ در دانستن مسئلہ فقہی کہ ہرگز بوقوع نہ خواہد آمد و آموختن آن بمردم نزد حق سبحانہ و تعالیٰ بہتر است از حجی کہ پیاده کرده باشند ـ چہ جای[3] تعلیم و تعلم مسائل کہ در عبادات و معاملات و عادات دانستن آن ضروری است و شرف علم فقہ ازین جا ظاہر بر رغم ارباب جدل ـ بیت :

علم دین فقہ است تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر این گردد خبیث

---

۱ - (ترجمہ) اے اللہ ! میں ان چار چیزوں سے پناه چاہتا ہوں ایک ایسے علم سے جو نفع نہ دے ـ ایسا قلب ـ جو نہ ڈرے ایسا نفس جو سیراب نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے ـ

۲ - متن میں "قال اللہ تعالیٰ" ہے جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے ـ

Marfat.com

نقل است کہ قاضی امام ابو یوسف [ص : ۲۶۲] از امام مالک¹ رحمہما اللہ روزی پرسید کہ سجدۂ سہو بعد از سلام بکنند یا قبل ازان ـ گفت ـ اگر سہو از ممر نقصان است پیش از سلام و اگر از زیادت است بعد از سلام ـ باز قاضی پرسید کہ اگر در یک نماز زیادت ہم نقصان شدہ باشد آن زمان حکم چیست ؟ امام ساکت ماند ـ

و حکایت الزام امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہ در صغر سن قتادہ² مفسر را در باب مورچہ سلیمان علیہ السلام پرسید کہ نر بود یا مادہ ـ مشہور است ـ و این را نظایر بی نہایت است ـ و بر متبع و متفحص مخفی نہ ماند و نہ خواہد بود ـ

و مقولہ امتحان در علم است کسی را در مغلطہ انداختن مثل آن کہ بدروغ بشارتی بدہند کسی را یا اورابترسانند ـ اما اگر اغلوطہ بطریق مطایبہ و ملاعبہ باشد لا باس است ـ چنانچہ پیرزالی در ملازمت آن سرور علیہ السلام آمدہ پرسید کہ من در بہشت خوا م رفت ـ فرمود ہیچ پیرزالی در بہشت نہ خواہد بود ـ او گریہ بنیاد کرد ـ حضرت فرمود برای چہ گریہ می کنی ؟ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ اہل بہشت را اول جوان خواہد ساخت بعد ازان در آن جا خواہد برد ـ و امثال اینہا بسیار است ـ و بغیر این صورت مغلطہ حرام است ـ و در حدیث آمدہ کہ نہی کرد علیہ السلام عن الاغلوطات ـ و اغلوطہ بر وزن اعجو بہ و احدوثہ چیزی است کہ بدان بازی دہند ـ و دروغ گفتن چنانچہ بجد حرام است بہزل نیز حرام است مگر بجہت ضرورت یا بتاویل ـ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام سہ چیز بتاویل گفت ـ

ہشتم : پیران را اہانت کردن ـ و این حکم ضمناً سابقہ گذشتہ است ـ و مراد از پیر عام تر است ازین کہ بصورت پیر باشد یا بمعنی ـ اگر شق

---

۱ ـ امام مالک ابن انس اصبحی (متوفی ۱۷۹ھ) فقہ مالکی کے بانی ہیں ـ ان کی کتاب موطا جو احادیث کا پہلا مجموعہ ہے ، بہت مشہور ہے ـ

۲ ـ قتادہ ابن دعامہ ابن قتادہ السدوسی البصری (متوفی ۱۱۸ھ مطابق ۷۳۵ء) ـ ان کے حالات کے لیے دیکھو "تہذیب" جلد ۸ صفحہ ۳۵۱ ـ

Marfat.com

آخر است. تحقیر چنان پیر موجب سلب ایمان است ۔ نعوذ باللہ ۔ و خلاف ادب ۔ و بی ادب ہیچ جوانی مشکل است کہ بہ پیری رسد ۔ چنانچہ بکرات و مرات بتجربہ معلوم شد ۔

ہر جوانی کہ بی ادب باشد
گر بپیری رسد عجب باشد

و کرامات پیران قائم مقام معجزۂ پیغبران علیہم السلام است ۔ و انکار آن کفر صریح است ۔ و اگر شق اول است ہم پیران را بخشم نہ باید دید چہ او [ص : ۲۶۳] مرحوم است ۔ و حکم مسافری و مہمانی دارد کہ در پی رحیل باشد و مسافر و مہمان را رنجانیدن از قساوت قلب است و بی مروتی و بی دیانتی است ۔ و قاعدہ اسلام این است کہ اگر کسی را از خود بسال مہتر بینند اورا در شناخت خدای عز و جل و ایمان و عبادت بیشتر و بہتر از خود تصور باید کرد ۔ و اگر کہتری یابند اورا پاکیزہ تر و بی گناہ تر از خود خیال باید نمود ۔ و رسول علیہ السلام چنین می فرمایند کہ لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا ۔ از دین ما نیست کسی کہ بر خوردان امت من رحم نہ کند و پیران امت مرا تعظیم نہ نماید ۔

و سنت اللہ جاری برین است کہ اگر طبائع افراد انسان را رحم بر اطفال مذکور نہ باشد متکفل تربیت ایشان کہ شود ۔ و اگر احترام پیران در ذہن خوردان قرار نہ گیرد فرزندان آبا و امہات را چگونہ اطاعت نمایند ۔ فسبحان من اوقع التودد و التالف بین القلوب ۔

نہم : طفلان را زدن ۔ و این حکم بالا نیز معلوم شدہ است ۔ بدلیل حدیث سابق ۔ و چون اطفال ہم معصوم اند و ہم مرحوم رنجانیدن ایشان بی جہت گناہ است ۔ بی گناہ حرام است ۔ و رسول علیہ السلام ہر نوباوہ را از جہت شفقت اول بدست طفلی می داد بعد ازان خود تناول می فرمود و می گفت کہ اینہا قریب العہد اند از پروردگار من ۔

و قصہ بانگ شتر کردن آن سرور علیہ السلام برای خاطر شہزادگان کونین و امامین مظلومین علیہما السلام در حجرہ مشہور است ۔ و نیز

Marfat.com

حکمت مبالغه چنان اقتضا کرد که خوردان بمحبت انگیز باشند تا نوع انسانی باقی ماند - پس زجر و ضرب و تهدید ایشان خروج است از دائره حکمت حکیم قدیم عزشانه - و سر درین باب آن است که حق سبحانه و تعالی آدم علیه السلام را بی پدر و مادر آفرید و ازو فرزندان شدند - پس او بطبع مائل بایشان شد - همچو میل مایل کامل بجزو و قدر ایشان دانست - و اگر اورا والدین می بودند او هم بذات خواهان و دوست دار ایشان می شد - و ازین جا است که مهربانی پدران را بفرزندان است [ص : ۲۶۴] اصلا فرزندان را بپدران نیست - و این است سنت آدم علیه السلام که گوئی سنت الله است در بشر ماند و بر همین قیاس خواهشے که حق تعالی را با بندگان است از جانب ایشان عشر عشیر آن هم نیست - و اگر هست معلوم است - لهذا تقدیم یحبهم بر یحبونه فرمود - و در معنی همه خواهش کل بسوی جزء است لا غیر :

یحبهم و یحبونه چه اسرار است

بزیر پرده مگر خویش را خریدار است

پوشیده نه ماند که زدن طفلی وقتی ممنوع است که بی جهت شرعی یا مصلحت حکمی باشد - اما اگر برای تهذیب اخلاق و تعلیم احکام دین تادیب نمایند گناه نیست بلکه طاعت است - و کشتن خضر علیه السلام آن طفل را مشهور است - وکتب نحوی ازیں عبارت که ضربته تادیباً پر است - و اگر ضرب و زجر پدر و استاد معلوم نه باشد اطفال از درکه جهل بدرجه علم چگونه رسید زیرا که طبائع ایشان بموجب جذب منافع و دفع مضار از زمان تولد تا بلوغ بر شوخی و بی باکی و نادانی و دیگر رذایل اگر مانعی درانجری قوی نه باشد مجبول است - مانعی یا شرعی است یا عقلی - و عقلی خود درین ایام مفقود است - لا جرم در مانعی شرعی شد - و رسول علیه السلام فرمود که خوردان خودرا برای نماز امر فرمائید چو هفت سالگی رسند - و زمانی که ده ساله شوند ایشان را بر ترک نماز بزنید -

نقل : حکیمی مردی را دید که خوردسالی اورا می زند - پرسید که این کودک چه چیز تو می شود - گفت - پسر من است - باز پرسید کهاو

اورا ہیچ بمکتب فرستادۂ ـ گفت ـ نہ ـ گفت ـ خود تعلیم او کردۂ ـ جواب داد ـ کہ نی ـ گفت ـ پس اورا بچہ کار مشغول می داری ؟ گفت ـ گاوان مرا نگاہ می دارد ـ حکیم تبسمی نمود و گفت ـ چون تو اورا علم و ادب نہ دادی ترا ہم چو گوی خیال کردہ می زند ـ برین ایذا صابر باش کہ حق بجانب اوست چہ اگر او ضربت معلم می خورد حق ترا می شناخت و نہ می زد ـ و روش ملوک و حکماء یونان این بود کہ فرزندان خود را برای تحصیل علم و حکمت و کسب ادب [ص : ۲۶۵] در ولایات دور می فرستادند تا در سفر محنت کشند و تجارب حاصل کنند ومودب و مہذب شدہ باز گردند ـ

نقل است شخصی نزد رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد و پرسید کہ یا رسول اللہ ! با کہ نیکی کنم ؟ جواب داد ـ با مادر و پدر ـ بار دیگر پرسید ـ جواب شنید ـ تا مرتبہ چہارم گفت ـ اگر مادر و پدر حیات نہ باشند با کہ احسان نمایم ؟ فرمود کہ بہ فرزندان خود کہ چنانچہ والدین را بر تو حقی است ـ ہمچنین اولاد نیز بر ذمہ تو حقے دارد ـ آن این است کہ اول فرزند را نام نیکو کہ نہی و روز ہفتم عقیقہ کنی بعد ازان مختون سازی و تعلیم احکام شرائع نمایٔ و در ہفت سالگی برایٔ نماز بزنی و چو بسن بلوغ رسد در جایٔ مناسب کد خدا سازی ـ چون ازین حقوق فارغ شوی اورا بگویٔ کہ اگر توفیق صلاح یافتی من با تو شریکم و اگر بر خلاف آن ظاہر شدی از شر تو بخدایٔ عز و جل پناہ می گیرم ـ و باتو کاری نہ ماند ـ

نقل است کہ شخصی نزد جنید[۱] قدس اللہ سرہ آمد و گفت ـ من در جہان یک فرزند دارم و دل من برو ہیچ نگران است ـ تا عاقبت او چہ باشد ـ گفت اگر فرزند تو صالح :

"ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ـ"[۲]

و اگر طالح است غم او نا خوردہ بہ ـ

۱ـ جنید بغدادی (متوفی ۰۹۱۰ء) مشہور صوفی ہیں ـ
۲ ـ سورہ ہود ۱۱ ، آیت ۱۱۵ ـ

Marfat.com

۱۰[1] - چون وفات عمر بن عبدالعزیز که خلیفهٔ خامس[2] بود نزدیک رسید - یکی از خویشان او در آن حالت بر وی می گریست - عمر چشم باز کرد و از سبب گریه پرسید - او گفت - یا امیر المومنین ! چرا نه گریم که تو سیزده فرزند گذاشته می روی و هیچ ذخیره نهادی؟ اوقف کنون ایشان نه گذاشتی - از این سخن متغیر شد و گفت - مرا بر نشانید و گواه باشید که نه من حق مسلمان را بی جا صرف کرده ام و نه بکسی دادنی دارم - الحمدلله - رزاق فرزندان کسی دیگر است - اگر ازان اویند در عهده تربیت او خواهند بود - وگرنه من یاری شریک در اعمال و افعال بد ایشان نه باشم - این بگفت و جان بحق سپرد - بیت :

فرزند بند، ایست خدا را تو غم مخور
تو کیستی که به ز خدا بنده پروری[3]

دهم : سائل را زجر کردن - قوله تعالیٰ :

"و اما السائل فلا تنهر -"[4]

سائل را زجر مکن که از کرم و مروت دور است - [ص : ۲۹۶] در شان نزول این آیت چنین آورده اند که روزی رسول علیه السلام را غیر از پیراهنی که در بر داشت پیراهنی دیگر نه بود - سائلی آمد و سوال کرد - آن حضرت همان پیراهن را باو بخشید - بعد از اطلاع حال یکی از صحابه رضی الله عنهم آن را ازان درویش خرید و باز بحضرت گذرانید و پرسید مگر این همان جامه است که پوشیده بودم - گفت - بلی یا رسول الله ! اما بجهت خریدن تبرک ملک از سائل شده است - پیغمبر صلی الله علیه وسلم آن را پوشید و ساعتی نه گذشته که همان بی نوا باز آمده سوالی کرد - پیغمبر علیه

---

۱ - مخطوطہ میں 'نہم' سہو کتاب ہے :
۲ - خلفائے راشدین کے بعد عمر بن عبدالعزیز (متوفی ۱۰۲ھ) کو پانچواں راشد خلیفہ کہا ہے -
۳ - حاشیہ پر یہ شعر درج ہے :

گر مقبل است گنج سعادت از آن اوست
ور مد بر است رنج زیادت چه می بری

۴ - سورة الضحیٰ ۹۳ ، آیت ۱۰ -

Marfat.com

السلام باز باو داد ۔ و چون این قصہ مکرر روی نمود بار ششم یا ہفتم فرمود کہ تو سائلی یا تاجری ؟ او ملول شد و دل شکستہ رفت ۔ و این آیت نازل گشت ۔ و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عذر خواہی آن درویش بیش از بیش فرمود ۔

و ہم درین قضیہ یا قضیہ دیگر کہ مثل آن بود باین خطاب مخاطب شد کہ قولہ تعالیٰ :

"ولا تجعل یدک مغلولة ۔"[1]

تا آخر آیت ۔ دست خودرا با گردن پیوستہ مدار و این کنایت از بخل است ۔ و بسیار فراخ وکشادہ ہم مساز ۔ و این اشارت باسراف است ۔کہ درین صورت ملامت زدہ برہنہ در خاطر نشینی ۔ و در مسجد بجماعت نہ توانی رسید ۔ و این حکم از برای تعلیم امت است تا تعدیل اخلاق بنمایند ۔ و از افراط و تفریط در بخشش محسب باشند و اگر بی وفا کہ خوش باز بسیار و بدش باز کم باقی ماند ۔ و آن ہم در توہم است کوتاہی نہ کند و توفیق ہم راہی نماید ۔ و دفتری در باب اخلاق بطرز ارباب حدیث و سر نہ بر اسلوب اہل حکمت و نظر نوشتہ خواہد شد و کمال اقتصار و اختصار مرعی خواہد داشت ان شاء اللہ ولی التوفیق و بیدہ سواء الطریق :

گر بمانیم زندہ بر دوزیم
جامہ کز فراق چاک شدہ

ور بمردیم عذر ما بپذیر
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ

یاز دہم : بر یتیم قہر کردن ۔ قولہ تعالیٰ :

"فاما الیتیم فلا تقہر ۔"[2]

بر یتیم اعراض مکن کہ یتیم خود دل شکستہ است و برنجانیدن آزار او را

---

۱ - سورہ بنی اسرائیل ۱۷ ، آیت ۲۹ ۔
۲ - سورة الضحیٰ ۹۳ ، آیت ۹ ۔

Marfat.com

زیادہ می شود ۔ و نیز چون رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم بے پدر و مادر نشو و نما یافتہ [ص: ۲۶۲] نسبت محبت بآن حضرت تقاضا می کند کہ بر یتیمان مہربان باید بود نہ خشمگین ۔

و در صفت حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ این آیت فرود آمد کہ :

''و یطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیراً ۔''

طعام می دہند با کمال حب آن و آن احتیاج بآن درویش بے پدر و مادر او زمانی کہ امیر رضی اللہ عنہ بعد از فاقہ سہ روز یک قرص نان جو را کہ بتردد تمام از جای بہم رساندہ و خاتون جنت رضی اللہ عنہا آن را بدست خود پختہ بود بمسکینی و دیگر بیتیمی و سیومی را باسیری دادی ۔ حق تعالیٰ این ہفدہ آیت بمناقب او فرستاد ۔ و آنچہ نوشتہ شد یکی از آنہا است ۔ و پیر انصاری قدس اللہ سرہ بہ این معنی اشارت می فرماید :

آن شنیدی کہ حیدر کرار
کافران کشت و قلعہا بکشاد

تا نہ داد او سہ قرص نان جوین
ہفدہ آیت خدای نہ فرستاد

و رسول علیہ السلام انگشت شہادت و انگشت میانہ را ضم ساختہ فرمود ۔ من و غم خوار یتیم ہر دو با ہم در جنت خواہم بود کہ این دو انگشت ۔

نقل است کہ در زمان جاہلیت وقت قسمت از ترکۂ میت اندک چیزی بدرویشان و یتیمان می بخشیدند ۔ تا روزی یکی از صحابہ رضی اللہ عنہم وفات یافت و بدستور قدیم مال او بخشش می کردند ۔ و یتیمی در زمان

---

۱ ۔ سورۃ الدہر ۷۶ ، آیت ۸ ۔

Marfat.com

قسمت در آن مجلس حاضر شد و یکی از حاضران اورا زجر کرد و چیزی نه داد ۔ این آیت نازل شد :

''ولیخش الذین لو ترکوا من خلفهم ذریة ضعفاً خافوا علیهم ۔۱''

باید که بترسند از خدا آنان که اگر بعد از وفات خود فرزندان صغیر وارث گذارند از مهربانی بر ایشان بترسند دل سوزی نمایند ۔ و هر گاه که حال چنین باشد مناسب چنان است که حال یتیمان را بر حال فرزندان خود بعد از وفات قیاس کنند تا باشد که دیگران نیز بر ایتام این جماعت رحم آرند و تربیت نمایند ۔ و الا کما تدین تدان ۔ بعد ازان این حکم منسوخ شد و نصب وصی بر مال میتی و تعهد ایتام واجب گشت ۔ و بالا مذکور شد که اکل مال یتیم از کبایر است ۔

و بعضی اہل ورع طعامی را که بروح میت روز سیوم یا ہفتم می پزند نه می خورند ازین جہت [ص : ۲۶۸] که ہنوز میراث قسمت نه یافته و مشوت منسوب بحق ایتام است ۔ و بعضی در سایهٔ دیوار یتیم نه می نشینند ۔ ای وای بر آن جماعت که پدران را می کشند و مال پسران را از شیر مادر حلال تر می دانند ۔

حکایت : آورده اند که یکی از خلفای عباسیه دو بدره زر نزد حضرت غوث الثقلین الشیخ السید محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه بطریق لذر برد قبول نه فرمود ۔ او رنجید و گفت ۔ چرا نه گیرید که از وجه حلال است ۔ شیخ فرمود که این ہمه زر خون یتیمان است ۔ پس بہر دو دست مبارک خود ہردو صره بیفشرد و ازان خون ظاہر شد ۔ نظم :

ای نازنین پسر تو چه مذہب گرفتهٔ
کت خون ما حلال تر از شیر مادر است
آن شنیدستی که روزی ابلہی فرزانهٔ
گفت کین والی شہر ما گدای بی حیاست

---

۱ ۔ سورة النساء ۴ ، آیت ۹ ۔

Marfat.com

گفت چون باشد که آنان کز کلامش تکنند
صد چو مارا آرزوهای سالها برگ و نواست

گفتش ای مسکین غلط اینک ازین جا کردهٔ
آن همه برگ و نوا دانی که آن جا از کجاست

در و مروارید و طوقش اشک اطفال من است
لعل و یاقوت ستامش خون ایتام شماست

او که تا آب و سبوستش از ما خواسته است
گر بجوی تا بمغز استخوانش زان ما ست

خواستن گدیه است خواهی جزیه دان خواهی خراج
ز آنکه کرده نام باشد یک حقیقت را رواست

چون گدای چیزی دیگر نیست جز خواهندگی
هر که خواهد گر سلیمان است و قارون آن گداست

دوازدہم : از خیر مانع شدن ۔ قال اللہ تعالیٰ :

''ولا تطع کل حلاف مهین هماز مشآء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم ۔''[۱]

فرمان مبر ای محمد ! سوگند خوری دروغ گوی عیب کنی سخن چینی از خیر باز دارنده تعدی کننده بزه کاری درشت خوی حرام زاده را که مدرک همه اوست ۔ نزول این آیت در شان یکی از رؤسای قریش است ۔ که نسبت بآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یک سخن بی ادبانه گفته بود ۔ حق تعالیٰ برای تسلی خاطر مبارک حبیب خود بعوض آن یک سخن ده دشنام گوناگون برای کافر نا پاک ملعون و بی باک داد که مومنان [ص : ۲۶۹] تا قیام قیامت این آیت را می خوانده باشد اورا نفرین کنند ۔ و قیاس برین قضیه هر یک مرتبه بر آن سرور درود می گوید حق سبحانه بر او ده تحیه می فرستد:

''من جآء بالحسنة فله عشر امثالها ۔''[۲]

---

۱ - سورة القلم ۶۸ ، آیت ۱۰-۱۳ ۔
۲ - سورة الانعام ۶ ، آیت ۱۶۱۔

Marfat.com

و رسول علیہ السلام فرمودہ من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشراً ۔ مضمون این حدیث ہمان است کہ مذکور شد ۔ و نیز فرمودہ کہ ہر کہ بر من یک سلام فرستد خدایٔ تعالیٰ برو دہ سلام می فرماید ۔ خدایٔ تعالیٰ روح مرا باز در بدن گرداند تا جواب سلام بدہم ۔ رباعی :

عالی نسبی قدوۂ ارباب کرام
یسین لقبی محمد مکی نام
یا رب علیٰ سیدنا خیر انام
بلغ عنا صلواۃ و سلام

و از جملہ بخل است این کہ نام آن سرور مذکور شود و درود نہ فرستد ۔ و مضمون مخبر صادق برین معنی ناطق است ۔ کہ دال بر خیر در ثواب شریک فاعل خیر است ۔ نا چار مانع با تارک آن ہم باشد و از جملہ منع است کہ آب و آتش و مانند آن عاریتی از ہمسایہ باز دارند ۔ و حق سبحانہ و تعالیٰ مانع این اشیا را با تارکان صلواۃ و مرائیان را در یک سلک کشیدہ می فرماید ۔ قولہ تعالیٰ :

"فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون الذین ہم یرآءون و یمنعون الماعون ۔[1]"

وای ہر نماز گذارانی کہ از نماز خود غافل اند ۔ خواہ بہ ترک آن در اوقات خواہ بگزاردن آن بی حضوری دل و جمعیت خاطر و ریا می ورزند ۔ و اشیایٔ کم بہا را کہ ماعون عبارت ازوست از اہل جوار باز می دارند ۔

و در حدیث آمدہ کہ روزی بی عائشہ رضی اللہ عنہا از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پرسید کہ یا رسول اللہ چیز ہایٔ کہ منع آن حلال نیست کدام است ۔ فرمود آب و آتش و نمک ۔ بموجب اقتضاء نص حدیث سایر اموری کہ دست بدست گردان باشد مثل جاروب و غلہ افشان و غربال و مانند آن کہ مصالح بیت بودہ باشد ہمین حکم دارد ۔ و ایثار

---

۱ - سورۃ الماعون ۱۰۷ ، آیت ۴-۶

بعضی فقرا تجربہ بود کہ دہ کس در بادیہ قدم توکل و تجرید می رفتند ۔ تشنگی بر ایشان غالب آمد و افتادند ۔ شخصی از اہل حلقہ در قدحی آب قدری داشت کہ یکی را کفایت کند از ایشان نہ خورد و ہمہ تشنہ رحلت بآن جہان بردند ۔ سقی اللہ ثراہم ۔

و در شان صحابہ می فرماید رضی اللہ عنہم کہ [ص : ٢٧٠] :

"و یوثرون علی انفسہم و لو کان بہم خصاصۃ ۔[1]"

ہر چہ داری برای او بگذار
کز گدایان ظریف تر ایثار

سیزدہم: نصیحت باز داشتن از مستحق آن ۔ و این فعل امر معروف و نہی بمنکر است و داخل منع خیر است ۔ قولہ تعالی :

"و لم یجعلنی جبارا شقیا ۔[2]"

حکایت : از عیسی علیہ السلام است کہ در مقام شکر گفت کہ خدای تعالی از نہایت منت و احسان خود مرا جبار و بدبخت نہ ساخت ۔ گفتہ اند کہ جبار آن است کہ سخن حق از تکبر بکسی نہ گوید و شقی آن کہ نصیحت نہ شنود :

چو می بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

و از گناہان عظیم است کہ کسی را براہ بد نشان دہند ۔ رسول علیہ السلام فرمود المستشار موتمن ۔ از کسی کہ مشورت می پرسند او امین باشد تا آنچہ بر مشورت پرسندہ اصلح باشد بگوید ۔ غرضہای خود را منظور نہ دارد ہر چند دشمن ہم باشد ۔بیت :

---

١ ۔ سورۃ الحشر ٥٩ ، آیت ٩ ۔
٢ ۔ سورۃ مریم ١٩ ، آیت ٣٢ ۔

کیسهٔ عمر سپردیم بدہر

دہر غدار امین بایستی

نقل است کہ روزی رسول علیہ السلام از منزل شریف خویش بدر آمد ۔ و صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما نیز در راہی بآن سرور ملاقات نمودند ۔ پرسید کہ شما را چہ چیز از خانہ بر آورد ۔ گفتند ۔ گرسنگی ۔ فرمود ۔ واللہ مرا باعث گرسنگی بود تا بر آمدم ۔ و ہر سہ در خانہ ابی الہیثم انصاری رضی اللہ عنہ رفتند ۔ او برایٔ آب دادن خرماستان رفتہ بود ۔ زنش اظہار سرور بسیار بمقدم شریف آن سرور نمود ۔ و شوہر را طلبیدہ فرستاد ۔ کاسۂ شیر از گوسپندی بمہانی آورد و آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنوشیدن آن مشغول بود تا آنکہ ابی الہیثم آمد ۔ و فداک بابی و امی گفت و مرحبایٔ داد ۔ ہمان گوسپندی را ذبح کرد ۔ و خود با زن بطبخ قیام نمود ۔ حضرت پرسید تو خادمی نہ داری ۔ گفت ۔ نی ۔ فرمود ۔ چون غنیمت از جایٔ بیاید حاضر شو کہ بندی بتو خواہم داد ۔ در آن نزدیکی دو بندۂ را باسیری در ملازمت آن حضرت فرستادہ بودند ۔ بہ ابی الہیثم فرمود کہ ازین ہر دو یکی را برایٔ خود انتخاب کن ۔ عرض داشت ۔ کہ یا رسول اللہ ! شما خود از برایٔ من اختیار فرمائید ۔ [ص : ۱۷۲] کہ من چندانی بصارت نہ دارم ۔ فرمود ۔ آری مستشار موتمن است ۔ آن گاہ غلامی را باو بخشید و دیگری بدیگری داد ۔

چہار دہم : فحش گفتن ۔ قولہ تعالیٰ :

''و لو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک''[۱]

اگر تو ای محمد ! درشت گویٔ و سخت دل می بودی ہر آئینہ یاران از تو می رمیدند ۔ و از گرد تو پراگندہ می شدند ۔ چہ زبان خوش و تواضع است کہ دلہا را صید و مردم را قید می سازد ۔ و عمدہ در انتظام امور خصوصاً در نبوت و امامت و امارت و ریاست خواہ صغیری باشد خواہ کبیری جذب قلوب است ۔ و این معنی بعضی را موہبی است و بعضی راکسبی و بعضی را ہر دو ۔ نظر باین گفت آن کہ گفت ۔ قطعہ:

---

۱ ۔ سورۂ آل عمران ۳ ، آیت ۱۵۹ ۔

Marfat.com

ایزد که جهان بقبضهٔ قدرت اوست
داد است ترا دو چیز کان هر دو نکوست

هم سیرت آنکه دوست داری کس را
هم صورت آنکه کس ترا دارد دوست

و سلف و خلف دریں باب ضوابط و آداب نوشته اند و رسایل پرداخته ـ و گفته اند که یکی از علامات ولایت آن است که دل بی اختیار بجانب او کشد که از دل او خدا یاد آید ـ و اقوال و افعال و حرکات و سکنات او ہمہ موزون باشد :

دیدنش از خدا دہد یادم
سازد از دیدن خود آزادم

گوش باشم چو نکته فرماید
ہوش باشم چو مجلس آراید

آن کزین یک نشانه پیدا نیست
اثری در زمانه قطعاً نیست

و رسول علیه السلام عائشه صدیقه رضی الله عنها را فرمود که بدگوی و فحش گویٔ و لعنت کننده مباش :

پیش طلبی ز ہیچ کس پیش مباش
چون مرہم و موم باش نیش مباش

خواہی که ز ہیچ کس ترا بد نه رسد
بد گوی و بد آمیز و بد اندیش مباش

و گفته اند که حرم یکی را زن گفتن فحش است ـ و برین قیاس است تعبیر از اعضایٔ مخصوص باسامی آن کردن ـ و ادب آن است که بعربی قبل و دبر و آلت و امثال آن و بفارسی پس و پیش و غیر آن می باید گفت ـ

Marfat.com

حکایت: کہ یکی از شیعیان غالی با امام حجة الاسلام غزالی رحمہ اللہ ہم سفر و ہم حضر بو دو بہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بسیار نا سزا می گفت۔ روزی امام وقت تناول طعام اورا فرمود کہ این طبق را برائ زن بفرست۔ او رنجید و گفت۔ کہ شما را چہ لازم بود کہ در مجلس نام حرم مرا باین عبارت بگیرید۔ امام فرمود۔ ہر گاہ [ص: ۲۷۲] کہ تو در حق ہم خوابۂ خود این قدر بی حرمتی روا نہ داری چرا در حق زوجۂ مطہرۂ رسول علیہ السلام این بی ادبیہا می کنی و این ستمہا می پسندی۔ می گویند بعد ازان روز آن غالی توبہ کرد۔ واللہ الهادی۔

بدترین اقسام فحش آن است کہ در حج و عمرہ ذکر جماع بکنند و با ہمراہان فحش گویند و ستیزہ نمایند کہ این ہر سہ مبطل ثواب حج است۔ و شیخ سعدی[۱] شیرازی رحمہ اللہ مگر در آن باب می فرماید کہ پیادہای عاج بہتر از پیادہای حاج اند۔ چنانچہ فرمود:

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود
چون بیاید ہنوز خر باشد

فی الواقعی حیفی عظیم باشد کہ مردم بہ ہمان زبان نام خدای تعالیٰ و رسول علیہ السلام گیرد و قرآن خواند و تسبیح گوید باز ہمان را بہرزہ و دشنام و مالا یعنی بیالاید۔

نقل است کہ روزی از رسول علیہ السلام پرسیدند کہ بدان چہ از زبان ما می بر آید آیا ما خوذ می شویم۔ فرمود کہ مردم را از آنچہ بر زبان ہائے ایشان می رود چیزی دیگر ہم ہست کہ در دوزخ بر روی اندازد۔

و فقیر بعضی طالبان فقر را دیدہ ام کہ ہمیشہ زیر دندان سفالی می گرفتہ اند و لبہا را مہر کردہ بودہ اند۔ تا سخنہای بیہودہ نہ گویند۔

حکایت: پادشاہی پسری داشت خوش صورت و پاکیزہ سیرت باوصاف

---

۱ - شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (متوفی ۶۹۱ھ) عالم گیر شہرت کے مالک ہیں۔

Marfat.com

حمیده مودب و باخلاق پسندیده مهذب ـ دانش آموختہ و حکمت اندوختہ ہمیشہ فکرش غیرت را سرمایۂ اعتبار و سکوت و وقار را زینت خود ساختہ ـ ہرچند بادشاہ خواست کہ در خلا و ملا سخن ازو بشنود صورت نہ بست ـ وزرا و حکما حیلہا و وسیلہا برای تکلم او انگیختند فائدہ نہ داد ـ و ازین مردم را حیرت بر حیرت افزود ـ عاقبت قرار بران یافت کہ اورا ببہانۂ سیر شکار گاہ برند تا باشد کہ بموجب آنکہ :

شہر گنجایش غمہای دل ما چو نہ داشت
آفریدند برای دل ما صحرا را

دلش از تنگہای شہر و کدورت آب و ہوای آن نجات یافتہ نزہت صحرا و فصحت دلکشای آن را تفرج کند و قدم در بساط انبساط نہادہ منشرح و منبسط گردد و سخن گوید کہ دلیل بر اصل حقیقت و جوہر فطرت او باشد ـ ناگاہ دراجی از گوشۂ آواز کردہ پرواز در آمد ـ [ص : ۲۷۳] و کشیدن آواز ہمان در افتادن در چنگل باز ہمان بیک بار ـ پس پسر لب بتبسم کشاد و گفت ـ صدق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! من سکت سلم و من سلم نجا ـ یعنی اگر این جانور فریاد نہ می کرد قطعۂ بلا نہ می گشت :

بگفتار اگر در فشاند کسی
خموشی ببسیار ازان بہتر است

خرد مند خامش بود چون صدف
وگر خود درونش پر از گوہر است

کہ حکیمی را پرسیدند کہ شنیدن تو بیش ازگفتن چراست ؟ جواب داد کہ مرا دو گوش و یک زبان دادند ـ باید کہ شنیدن دو در برابر آن باشد کہ بگویم ـ و زیرکی گفتہ کہ ہیچ نا گفتہ خود پشیمان نہ شدم ـ اما بسیار گفتہا است کہ تا آخر عمر ازان ندامت می برم و خواہم برد ـ

رسول علیہ السلام فرمود کہ اعدیٰ عدوک نفسک التی من جنبیک ـ دشمن ترین دشمنان تو نفس است کہ میان دو پہلوی تست ـ و مراد ازآن

Marfat.com

آلت جماع است و زبان ۔ چه از جمله سه لذت عقلی و خیالی و حسی و لذت اکل و شرب و جماع رد ترین لذات نفسانی و خوش ترین شهوات بهیمی و حیوانی است ۔ و از برای این دو لذت که مآل آن معلوم است آدمی چه خطرہای بدنی و جانی بلکه دینی و ایمانی ارتکاب می نماید ۔ و مانند آن زن جوان دو جنگ پر روغن بر داشته و در بازار عرب عکاظ نام بدست مفردی که خوات انصاری نام و نسب او بود عاقبت بشرف اسلام مشرف شد گرفتار شده بجهت طمع ننگ و ناموس برباد داده تن بفریب شیطان می دہد تا بکند باو آنچه خواہد ۔ هدو در انبانش تصرف کند آنچه داند و ازان روز باز این مثل مشهور شد که فلان اشغل من ذات النحیین مشهور تر ازان زن است که ہر که ز دو دست بدو مشک روغن بند کرده بود ۔ لمولفه :

تنت رنجور و دل معیوب در راه اخوت نیست
شتر افگار و کرم افتاده و ره دوراست و کرمانش
ترا شیطان زبون دارد چون آن سرہنگ آن زن را
که خود در مانده با انبان و او بکشاد [ص : ۲۲۳][1]
اسیر شش جهت گشتی مکن دعوی آزادی
فتادت بر در شش در گذشتن نیست امکانش

پیری می گوید که ہر گاه آفتی که بآدمی می رسد خواه دینی و دنیوی خواه عرضی و مالی بسبب حرص و طمع و دون ہمتی می رسد ۔ و الحق نیکو سخنے است این ۔ و فی الواقع بتجربه معلوم شده که اقسام ضررہای و خطرہا را باعث ہمین حرص است ۔ لمولفه :

در جہاں پای بند حرص مشو
تا سر تو بآسمان ساید

---

۱ ۔ اس مصرع میں کوئی لفظ کتابت میں رہ گیا ہے ۔

Marfat.com

دیده باشی که از اشارت حرص
پر از آسمان فرود آید

بیک قول مراد از لهو الحدیث فحش است در آیتی که گذشت ـ
پانزدہم : ترک دوستی کردن ـ قال علیه السلام لیس للمومن ان یهجر اخاه المسلم فوق ثلث لیال ـ مومن را نه می رسد که از برادر مسلم خود را بیش از سه شب دور می نماید ـ و مراد ازین دوری آن است که منشاء غرض دنیوی بوده باشد بخلاف آن باعث آن مصلحت دینی بود ـ که الحب لله و البغض لله اصلی نهد درین باب ـ و محبتی که نه برای خدای عز و جل بود بقا را نه می شاید و هم در دنیا باندک غرض زوال می پذیرد چه جای آخرت ـ قوله تعالیٰ :

"الا خلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین ـ[1]"
همه دوستان دران روز دشمن هم دیگر خواهند شد مگر متقیان که نتائج محبت ایشان دران نشاء بیشتر ازین جهان باشد :

مرد آن بود که دوستی آن بود بجا
لو بست الجبال او انشقت السما

فصل : بدان که مردم چهار قسم اند ـ اول زود آشنا و زود رنج و این طائفه بسیار اند ـ دوم دیر آشنا و زود رنج و اینها بد تر از اول اند ـ و عمر به صحبت اینها صرف کردن بجمع ساختن ریگی بلند می ماند که بروزگاری دراز محنت این وادی کشند و بیک تند بادی ویران گردد ـ سیوم دیر آشنا و دیر رنج ـ این آشنایان اگرچه بهتر از دو قسم سابق اند ـ اما اعتماد را نه شاید ـ چهارم زود آشنا و دیر رنج و این چنین قسم دوستی اگر [ص: ۲۷۵] در همه عالم یکی هم پیدا شود برای دوستی بسیار است ـ و غیر این اقسام دوستی یا بیگانگی است یا دشمنی است ـ و بسیار بتجربه معلوم شده که میان دو کس دوستی مفرط بوده و باندک چیزی چنان رنجیده

---

۱ ـ سورة الزخرف ۴۳ ، آیت ۶۷ ـ

Marfat.com

اند که کار بجنگ افتاده :

دیده ام بسیار کز سیری شهری بی مدار

دوستان دشمن شدند و دشمن دوست

و همه اینها از سر هوا و کین و هوس می خیزد - و اما خلقی که لله و فی الله است اول آن امتحان و تجربه است و واسطه آن صدق و حسن معامله - دویم آن فضیلت و کرامت :

"یهدی الله لنوره من یشآء -"[1]

هر گاه سلوک راه دین بی مصاحبان صاحب صدق یقین میسر نیست صحبت داشتن باین جماعت معظم مطالب است - و رسول علیه السلام می فرماید که صحبت با خدا دارید و اگر نه توانید صحبت با مصاحبان خدا دارید - و مصاحب خدا آن است که دایم بیاد او باشند و معرفت دیدار بقدر استطاعت حاصل کنند و مراتب و درجات آن را تفاوت بسیاراست :

گر نقطهٔ ذات را بدانی

دانی که وجود را بقا نیست

گر نقطهٔ ذات را بدانی

دانی که خدا ز تو جدا نیست

گر نقطهٔ ذات را ببینی

دانی که دگر بجز خدا نیست

و این قسم سخنان بظاهر خود از طامات و شطحیات است - مگر آن که خدایٔ عز و جل کسی را بحقیقت آنها برساند - تا آنچه گفته اند بیان و حال او شود و چون درخت موسیٰ علیه السلام فریاد انی انا الله برآرد[2] و بی رسیدن بدین مقام این چنین دعاوی باطله فضولی است و موجب نا قبولی -

---

۱ - القرآن سورة النور ۲۴ ، آیت ۳۵ ،

۲ - القرآن سورة طه ۲۰ ، آیت ۱۲ -

Marfat.com

نقل است که پیری مریدی را تلقین بذکر لا اله الا الله می نمود ـ او گفت معنی این کلمه را چگونه تصور کنم ـ جواب داد که در هر نفس همین را بدل می گذارنده باشی که هیچ موجودی غیر از خدا نیست که لا موجود غیر الله ـ آن نقیر چون آشنا بود روزی چند ذکر گفت در بیفتاد ـ با شیخ گفت ـ تا چندان این دروغ را تکرار کنم ـ او گفت هیچ چیزی بجز خدا موجود نیست ـ و حال این است که از آسمان و زمین و آنچه درمیان [ص : ۲۷۶] اینها است چندان هزار چیز می بینم ـ گفت ـ جان بابا ! این دروغ را چندان می گفته باش که راست گردد :

گوید آن کس درین مقام فضول
که تجلی نه داند او زحلول
هرچه روی دلت مصفا تر
زو تجلی ترا مهیا تر

شانزدهم : جواب سلام تحیة نه دادن ـ قوله تعالیٰ :

"و اذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها اوردوها ـ۱"

اگر شما را تحیتی گویند یا تحفه فرستند مهتر ازان جماعت که بشما پرداخته اند تحیت بکنید که زیادتی لازم آید وگرنه همان قدر را مرعی دارید ـ

و تحیت قوی اینکه بغیر کسی السلام علیکم بگوید شما و علیکم السلام و رحمة الله بگوئید۲ ـ لفظ برکاته زیاده سازید ـ لا اقل هر چه گفته او است بغیر نگوئید ـ و اگر هدیه بیارد و یا انسانیتی بکند حساب آن را نگاه داشته اضعاف مضاعفه آن را باید داد لا اقل بمثله ـ و اگر از مکافات عاجز باشید خیر و احسان او را بشکر و ثنا و دعا و رضا مقابله نمائید تا از جمله ناسپان نه باشید ـ و در حدیث آمده که هیچ گاه بر آن سرور علیه السلام در سلام سبقت نه جسته است و تا حاضر شدن بدایت ازان حضرت روی نموده :

---

۱ ـ القرآن سورة النساء ۴ ، آیت ۸۶ ـ
۲ ـ مخطوطه میں بگوید ہے ـ

Marfat.com

"و انک لعلیٰ خلق عظیم ـ[1]"

سر این است ـ و عجب از بزرگان زمان خود داریم که بگفتن جواب سلام سرگرانی می کنند و کلمه 'ردوها' را مگر بر معنی عدم قبول تحیت حمل می نمایند ـ و عجب تر اینکه بعضی متکبران از ادای سلام مسنون چین در ابرو کشیده عداوتی بسلام کننده ظاهر می سازند ـ و سری در اجابت اصلا فرو نه می آرند ـ و حالا خود هم جا بجا کلمه تحیت 'پناه خدا باشد' شائع شده با آنکه بی معنی است ـ و از مولوی رومی قدس الله سره العزیز منقول است که روزی سواره می گذشت و نصرانی اورا تعظیم کرد ـ مولوی پیاده شد و اورا دریافت ـ مردم اعتراض برو کردند که کافر را چندین تواضع کردن چگونه باشد ـ گفت ـ کی روا باشد که عیسوی در خلق بر محمدی علیه السلام غالب آید ـ

نقل است که بزرگی می گفت ـ من حسب مقدور خویش جمیع سنن نبوی [ص : ۲۷۷] علیه السلام را در عمل آوردم غیر از سه سنت که یکی را نه دانستم و یکی را بمن نه گذاشتند ـ یکی خوردن خربزه است که معلوم نه شد که آن سرور علیه السلام آن را بدست شکسته یا بکارد بریده یا بر زمین زده و بنابر عدم یقین همه شوق را گذاشتم تا باعتقاد جواد در بدعتی نیفتاده باشم ـ و آنچه نه گذاشتند سواره در حرم کعبه معظمه در آمدن است ـ که آن حضرت[2] روز فتح مکه جازه سوار طواف فرمود ـ و مرا این قدرت نه شد ـ و آن ماده شتری که قصویٰ نام داشت در کتب سیر مشهور و مسطور است ـ و هر چند که سلام از شعار اسلام است و جواب آن فرض کفایت است اما بکودک و دیوانه و زن جوان و کسی که حاجت ضروری باوی داشته باشد و متکبر واجب نیست بلکه ممنوع است :

آنکه علیکم نه بگوید بسلام
به که سلامش نه کنم والسلام

هفدهم : ننگ از جنازه داشتن ـ پیغمبر فرمود که مومن را شش حق

---

۱ ـ القرآن سورۃ القلم ۶۸ ، آیت ۴ ـ

۲ ـ مخطوطہ میں دہ ہے ـ

است اول آنکہ بیمار شود بپرسد ۔ و اگر بمیرد جنازہ کند ۔ ہر کہ دعوت کند اجابت نماید و اگر ملاقات شود باو سلام کند و اگر عطسہ زند یرحمک اللہ گوید و اگر غیبت ورزد یا در حضر باشد نیک خواہ خالص او باشد و در رعایت حقوق کوشش کند در ہمہ حال ۔

و اسیاری از جہال اند کہ ہمین جنازہ کہ می بینند از ترس مرگ در خانہ می خزند و بسیاری را از دیدن مردہ تپ و لرزہ می آید ۔ قرآن مجید در حق این ابلہان می فرماید :

"اینما تکونوا یدرککم الموت و لو کنتم فی بروج مشیدۃ ۔"[1]

چرخ را بین کہ چہ بیداد فن است
مرگ را بین کہ چہ بنیاد کن است

آن زبیداد فنی بر سر کین
وین ز بنیاد کنی کردہ کمین

و اگر از مرگ بگریختن و پنہان شدن خلاص ممکن بودی ثمود و عاد و عوج بن عنق[2] و شداد از جہان نہ رفتندی ۔ سبحان اللہ عجب تیری است کہ بیک کشش از کمان جستہ و ہنوز از ہم جستن بس نہ کردہ :

منگر کہ بدیگری کشاید
کزوی چو گذشت بر تو آید

و ہم فقیہی بر مضمون گفتہ :

اگر از دانش طب عمری می افزود بایستی
کہ از عالم نہ می رفتند افلاطون[ض: ۲۷۸]و اقرانش

---

۱ ۔ القرآن سورۃ النساء ۴ ، آیت ۷۸ ۔
۲ ، عوج ابن عنق باشان کا قدیم بادشاہ تھا جس کی دراز قامتی ضرب المثل ہے ۔

Marfat.com

بآن دانش ببین عمر سینا پنجهٔ و چار است
ولی بسیار نادان کرد صد افزود آسانش
الا للموت و ابنوا للخرابی داشت دیباچه
بہان منظر کہ تا عیوق بالا برد نعہانش
نہ داند زان کہ حکم کل من علیہا فان
ز یبقٰی وجہ ربک[1] چون مسیحا گشت فرمانش[2]

ہژدہم : پل و چاہ و باغ و رباط شکستن کہ اینہا خیرات جاری اند و شکستن آن منع خیر است ـ قولہ تعالیٰ :

"یاایہا الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون ـ"[3]

ای مومنان ! صبر کنید در امور و دیگر را صبر فرمائید و مرابطہ بہ کنید و غزا نمائید در راہ خدا تا رستگار شوید ـ و مرابطہ آن است کہ اسباب جہاد را طیار دارند مثل تیر وکمان و نگاہ داشتن آن بہ نیت غزا و بنا نہادن رباط و ساختن پل و آبادان ساختن شہری و قلعہ و حصاری در سر اسلام و آنچہ بدان ماند ـ و این را افرادی بی نہایت است ـ پس برین موجب شکستن این امور و خراب ساختن از ممنوعات است مگر آنکہ عمارتی کہنہ باشد و آن را بہ نیت تعمیر ویران سازند ـ بسیاری از مقابر نیز چون مزابل گشتہ و مرجع لوایند و قطاع الطریق و فساق شدہ باشد ظاہر این است کہ اگر بجای آن زراعت یا عمارت شود بہتر باشد و بی این چنین بواعث در ہدم قبور معذور نہ باشد ـ چہ غرض از مشروعیت زیادت یاد داشت آخرت و عبرت است ـ و بالا گذشت کہ بسیاری را از اہل اللہ فتح باب از زیارت قبور حاصل شدہ است ـ

حکایت : از شیخ احمد کردویہ علیہ الرحمۃ کہ من ہر روز جزوی

---

۱ - القرآن سورۃ الرحمن ۵۵ ، آیت ۶ ـ
۲ - مخطوطہ میں فرمانش نہیں ہے ـ
۳ - القرآن سورۃ آل عمران ۳ ، آیت ۲۰۰ ـ

Marfat.com

از اجزای قرآن با شیخ روزبهان بقلی[1] رحمہ اللہ می خواندم - و یک عشر را من قرات می کردم و عشر دیگری را او - درین اثنا شیخ رضی اللہ عنہ از عالم فانی انتقال فرمود و حزن بر من غالب آمد - و از برای تسلی دل حزین روزی بسر قبر او رفتم و تلاوت می کردم و عشری خواندم - از درون قبر آوازی شنیدم کہ کسی حرف بحرف عشری [ص : ۲۷۹] دیگر را تمام کرد - و چندین گاہ ہمین منوال گذشت - تاروزی یکی از من پرسید کہ قرآن را باکہ مقابلہ می کنی ؟ صورت حال را بازگفتم - ازان روز باز آواز منقطع شد -

نوزدہم : خانہ و مسجد راگچ کردن کہ از علامات طول امل است - قال اللہ تعالیٰ[2] :

''و کاین من قریة اهلکنها و هی ظالمة فهی خاویة علیٰ عروشها و بئر معطلة و قصر مشید -[3]''

آیا این ناظران بنظر اعتبار در حال پیشینیان نہ می بینند کہ چہ مقدار شہر دیہاست کہ ما آن را بباد ہلاک دادیم و حال آنکہ اہل آن ظالم بودند و عمارات آن خالی ماندہ و سقف بر ستونہا افتادہ و ہم چنین باغہا و بوستانہا خراب و خانہای ویران و قصر ہای گچ کردہ گذاشتہ اند :

چشم عبرت بین چرا در قصر شاہان ننگرد
تا چہ سان از حادثات دور گردون شد خراب
پردہ داری می کند بر طاق کسریٰ عنکبوت
چغد نوبت می زند بر قلعۂ افراسیاب

---

۱ - روزبہان بقلی (متوفی ۶۰۹ھ مطابق ۱۲۰۹ء) ان کے حالات ''نفحات الانس'' (صفحہ ۲۸۸) پر موجود ہیں - اس واقعے کا ذکر کچھ اختلاف کے ساتھ ہے - مولانا جامی نے نام ابو الحسن کردویہ دیا ہے -

۲ - مخطوطے میں قال علیہ السلام ہے جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے -

۳ - القرآن سورة الحج ۲۲ ، آیت ۴۵ -

Marfat.com

و رسول صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید کہ ما امرت بتشیید المساجد۔ مرا بگچ کردن مساجد امر نہ فرمودہ اند ۔ ہرگاہ کہ تشیید خانہ از عبادت این حال داشتہ باشد تا بخانہای دیگر چہ رسد کہ عنان امل را دران دراز دہند و دست اجل را کوتاہ دانند :

جہان کہ حجرۂ شش طاق و خانہ دو در است
درو دامن اقامت منہ کہ بر گذر است
تو کدخدای این خانہ می کنی غلطی
چرا کہ جای اقامت بخانۂ دگر است

بستم : در بہ روی فقیر و محتاج و داد خواہ بستن ۔ و این فعل اغنیا و حکام است ۔ و ہرگاہ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ایشان را بمیرند رفعت و سلطنت برای ہمیں معنی نصب کردہ است کہ غور رسی مظلومان نمایند ۔ و بمحرومان فیض رسانند و حق بمستحقان دہند ۔ اگر درین معنی فروگذاشت کنند ظالم ترین خلایق باشند ۔

من ولی امر الناس شیئاً اغلق بابہ دون المسلمین او المظلوم او ذی الحاجۃ اغلق اللہ دونہ ابواب رحمۃ عند حاجۃ و فقرہ ما یکون علیہ ۔ ہر کرا برکاری از کارہای مردم حاکم گردانند و او در را بر روی مسلمانان و مظلومان حاجت مندان بر آورد بر بندد حق سبحانہ وقت احتیاج در رحمت [ص : ۲۸۰] خود را بر روی او بندد و اورا محتاج تر از آنچہ دیگران اورا بودند گرداند ۔

نقل است ۔ کہ چون سعد وقاص[1] رضی اللہ عنہ یزدجرد[2] آخر ملوک عجم را شکست داد و مداین راگرفت ۔ آب و ہوای آن شہر بر اہل اسلام کار نیامد و اکثری بیمار شدند و قضیہ را در مدینہ سکینہ بجناب خلافت

---

۱ ۔ سعد ابن ابی و قاص (متوفی ۶۷۰ء) عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایران ان ہی نے فتح کیا ۔
۲ ۔ یزد جرد (متوفی ۶۵۱ء) خوراسان میں قتل کیا گیا ۔

Marfat.com

مآب خلیفه ثانی رضی الله عنه معروض داشت ـ امیر جواب نوشت که بالفاق حذیفه[1] باشد محض اسد رضی الله عنه شهری بنا کنند ـ که میان او و مدینه هیچ کوهی و دریای حائل نه باشد و سقف خانهای آن چوب پوش نه باشد ـ تا امیر المومنین وقت حاجت هرگاه که خواهد شما بر جناح تعجیل بآن جا برسید ـ سعد وقاص رضی الله عنه جای بابن صفت پیدا ساخت نزدیک باب میراث شهر کوفه را بنا کرده و آن را دار الاقامت عرب گردانید ـ چون خانها از نی بند بود آتش دران افتاد و خیلی از اسباب و آشنا مردم سوخت و تلف شد ـ و این خبر بفاروق رضی الله عنه رسید بنابر ضرورت تجویز عمارت فرمود و حکم کرد که زیادت بر قدر حاجت مصالح جرف نه نمایند که مشابه بعمارت ملوک عجم باشد ـ و مسلمانان در وقت تعمیر مسافحه نمودن اقتصار بر ما یحتاج الیه ضروری نه کردند و دست تطاول دراز گردانیدند و از مصالح مداین خانها بلند ساختند ـ و سعد وقاص رضی الله عنه در برابر کوشک سفید نوشیروان بالای خانه رفیع وسیع عالی دران حویلی بنا کرد و آن را قصرالامارة نامید ـ چون حقیقت حال بسمعی شریف خلیفه ثانی حقانی رضی الله عنه رسید نامه اعتراض بدست محمد[2] بن مسلمه نوشته فرستاد باین مضمون که حق سبحانه و تعالی بر عرب از جمیعی اصناف امم منت عظیم نهاد و هم از قوم ایشان پیغمبری به سوی کافه انام مبعوث گردانید و کوها از زر ساخت و برو اذن داد تا ازان مال صرف کند و هرگز بگوشه چشمی بجانب آن نه نگریست و بفقر و فاقه عادت کرد و همیشه همین مناجات [ص : ۲۸۱] می فرمود اللهم الرفیق الاعلی و تا زمانی که از عالم رحلت فرمود هرگز از نان جوین سیر نه خورد و

---

۱ ـ حذیفه ابن الیمان (متوفی ۳۶ھ) حضرت عمر کی جانب سے مدائن کے عامل تھے ـ دیکھو تهذیب التهذیب جلد ۲ صفحه ۲۱۹-۲۲۰ ـ

۲ ـ محمد ابن مسلمه الانصاری الحارثی (متوفی ۴۳ھ) ان کو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کعب ابن الاشرف کے قتل کے لیے بھیجا تھا ـ دیکھو تهذیب التهذیب جلد ۹ صفحه ۱۵۱ ـ مخطوطه میں یه نام مسلم ہے جو غلط ہے ـ ابن حجر نے اصابه میں صفحه ۷۸۰ پر یه واقعه اسی نام کے ذیل میں ذکر کیا ہے ـ

Marfat.com

مانند غریبان عمر بمسکنت گذرالید - و خانهای او چون خانهای عوام الناس بود - حالا تو مانند جبابره و اکاسره عمارات عالی ساختی و قصرالامارة بر آوردۀ و دربانان گماشته تا همچون فراعنه و قیاصره و تبابعه و اکاسره جبروت و تسلط داشته باشی و مسلمانان مظلوم بتو نه توانند رسید و مدعای خود نه توانند گفت - ازین امر پشیمان باش و بمجرد رسیدن مکتوب آن قصر الامارة را ویران سازی یا از حکومت معزول شوی تا دیگری را بجای تو نام زد کنم - و بمحمد بن مسلمه امر رفته که همان زمانی که می رسی قصر را خراب کنی و پیش از انصرام این مهم سخن به سعد نه کنی و شفاعت اورا قبول نه کنی نه نمای و اگر بتو مهمانی و یا تحفه و هدیه دهد نه گیری - محمد بن مسلمه همچنان کرد - و هر چند سعد باستقبال او آمد و ملایمتها اظهار نمود بجانب او ملتفت نه شد - سعد بعد از فراغ مهم انهدام از فتوحات و غنائم بی حد که بدست او افتاده بود و نفایس امتعه و اقمشه و نقود و جواهر و لعل قیمتی در نذر آورد و گفت که حکم امیر المومنین را سمعاً و طاعة شنیدم - اما قبول مهمانی از شرائط اسلام است چه شود اگر این نیاز بدرجه قبول افتد - محمد بن مسلمه باو سخن نه گفته در حال باستعجال جانب مدینه اسلام بازگشت -

بعد ازان زیاد[1] بن ابیه برادر خواندۀ معاویه بن ابی سفیان در زمان حکومت شام از سر نو قصر را تجدید نمود - و امام عبدالملک بن عمر[2] که بعد از تتبعی (؟) قضای کوفه داشت - گفت که روزی نزد عبدالملک بن مروان[3] در قصر کوفه حاضر بودم ناگاه سر مصعب بن زبیر[4] رضی الله عنه آورده پیش او نهادند - دران حالت لرزه بر من افتاده و عبدالملک بن مروان

---

۱ - زیاد ابن ابیه (متوفی ۵۳ھ) کوفه میں وفات پائی -
۲ - عبدالملک ابن عمر (متوفی ۱۳۶ھ) حضرت عثمان کے زمانے میں پیدا ہوئے - ایک سو تین سال کی عمر میں وفات ہوئی - دیکھو تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۴۱۱ -
۳ - عبدالملک ابن مروان (متوفی ۸۶ھ) مروانی خاندان کا دوسرا خلیفہ تھا -
۴ - مصعب ابن الزبیر ابن العوام اپنے بھائی عبداللہ ابن الزبیر کی خلافت قائم کرنے کے لیے اموی حکومت کی مخالفت کر رہے تھے -

Marfat.com

بسوی من دید و ازان اضطراب سوال کرد ۔ جواب دادم که امیر المومنین در پناہ خدا باشد روزی که در ہمین جا با عبید اللہ بن زیاد[1] بن ابیہ [ص : ۲۸۲] نشستہ بودم و ہمین جا دیدم کہ سر حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم الرضوان را نزد او آوردند ۔ و بعد از چند گاہ با مختار[2] بن ابی عبداللہ بن ابی نافع بودم کہ سر ابن زیاد پیش او نہادہ دیدم ۔ و بعد ازان با مصعب بن زبیر بودم کہ سر مختار را پیش آوردند ۔ حالا این سر مصعب است کہ نزد تو آوردند ۔ عبدالملک بر آشفتہ از جای خود بر جست و بویرانی آن محل امر فرمود :

کہ ای بدولت دہ روزہ گشتہ مظہر
مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم
ز حادثات جہانم ہمین پسند آمد
کہ زشت و خوب و بد و نیک درگذر دیدم
کسی کہ تاج مرصع بسر نہاد صباح
نماز شام و را خشت زیر سر دیدم

فصل : در روایت فقہی آمدہ کہ تعمیر قبر بخشت پختہ مکروہ است ۔ و از برای این وجوہ متعددہ گفتہ اند ۔ از آن جملہ این کہ چون آتش بآن خشت رسیدہ است قبر میت را بآن اندودن تفاول بداست زیرا کہ اہل بہشت را بآتش کاری نیست ۔ و بخاطر فقیر چنان می رسد کہ ہمانا احتراز از آن بجہت طول عہد است کہ از خشت پختہ حاصل می شود ۔ زیرا کہ تا قبر بالکل منہدم نہ شود میت شایستہ رحمت ایزدی نہ می گردد ۔ و جای دیدہ ام کہ چون صورت گور با خاک یکسان می شود حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ

---

۱ ۔ عبید اللہ ابن زیاد (متوفی ۶۸۷ء) کو موصل کے قریب مالک اشتر نے شکست دی اور قتل کر دیا ۔

۲ ۔ مختار ثقفی نے ۶۸۵ء میں کوفہ پر قبضہ کیا وہ حضرت حسین کا انتقام لینا چاہتا تھا ۔

Marfat.com

بی کام و بی زبان خطاب می فرماید کہ بندۂ من ! تا بیمار بودی چشم بر عیادت احباب و اصحاب داشتی - و چون بحالت نزع رسیدی غیر از اقربا و عیال و اطفال تو ہیچ کس پیرامون تو نہ گشت - و چون ترا در خاک سپردند ہمہ از تو جدا گشتند - و بعد از چند روز فراموشت کردند - تا آنکہ قبر تو آشکارا بود ہنوز ہم امیدوار فاتحہ و دعا بودی - و چون قبر تو خراب شد از ہمہ نوسید شدی - حیالیاً وقت آن است کہ شایستۂ رحمت من بی واسطہ شوی - کہ انا عند المنکسرة قلوبهم و المندرسة قبورهم من نزدیک دلہای شکستہ و گورہای فرسودہ ام -

و از برای ہمین معنی مشایخ وصیت فرمودہ اندکہ بالای قبر ایشان عمارت نہ کنند : [ص : ۲۸۳]

صورت قبرم ز بعد مرگ ویران خوشتر است
نامرادی ہمچو من باخاک یکسان خوشتر است

بست و یکم : مہمان را محروم و مہجور داشتن - و این فعل نزد جمیع عقلا در ہر ملتی و مذہبی کہ باشند خسیس است - و دباغ و کناس و حجام ہم باوجود دنائت و ردأت حرفت خویش مہمان را دوست می دارند - و ہر کرا بہ خلاف این سیرت می یابند اورا بی اعتبار می نامند - قال اللہ تعالیٰ[1] :

"حتیٰ اذآ اتیا اهل قریة استطعما اهلها فابوا ان یضیفوهما -"[2]

اشارت بحال ساکنان آن دیہہ فرماید کہ موسیٰ و خضر علیہما السلام بر آن گذشتند و ایشان مہمانی آن دو پیغمبر نہ کردند - و آن قصہ مشہور است -

و حکایت : از حال لوط علیہ السلام کرد :

"ان هؤلاء ضیفی فلا تفضحون -"[3]

---

۱ - مخطوطے میں قال علیہ السلام ہے جو کتابت کی غلطی ہے -
۲ - القرآن سورۃ الکہف ۱۸ ، آیت ۷۷ -
۳ - القرآن سورۃ الحجر ۱۵ ، آیت ۶۸ -

Marfat.com

این ملائکہ مہمان من اللہ پس مرا رسوا مسازید ۔ ہر چند این معنی در حقیقت موجب رسوای ایشان بود ۔

نقل است کہ روزی رسول صلی اللہ علیہ وسلم با خلفای راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین نشستہ حرف از محبوبات طبیعی می زدند ۔ و ہر کدام فقرہ گفتند کہ مشتمل بر سہ چیز بود ۔ رسول علیہ السلام فرمود ۔ حبب الی من دنیا کم ثلث الطیب و النساء و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ[1] ۔ و صدیق رضی اللہ عنہ فرمود ۔ حبب من الدنیا ثلث النظر الیک و انفاق مال لدیک و الجہاد بین یدیک[2] ۔ و فاروق رضی اللہ عنہ گفتہ ۔ الامر بالمعروف و النہی عن المنکر و رعایۃ حدود اللہ تعالیٰ[3] ۔ و ذو النورین رضی اللہ عنہ گفتہ افشاء السلام و اطعام الطعام و الصلوٰۃ باللیل و الناس نیام[4] ۔ و جبرئیل علیہ السلام فرمود ارشاد الطالبین و اجابۃ دعوات المضطرین و الموانسۃ بکلام رب العلمین[5] ۔ و رب العالمین فرمود شاب تائب و عین باکیۃ و قلب خاشع[6] ۔ و چون نوبت بامیر رضی اللہ عنہ در مرتبہ ہفتم رسید فرمود کہ حبب الی من دنیا کم ثلث الضرب بالسیف و الصوم فی الصیف و الاکرام للضیف ۔ محبوب طبع من از دنیای شما سہ چیز است زدن بشمشیر و روزہ داشتن در تابستان و گرامی داشتن مہمان ۔

---

۱ ۔ تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں پسند ہیں ۔ خوشبو ، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے ۔

۲ ۔ مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں ۔ آپ کا دیدار ، آپ کے لیے مال خرچ کرنا اور آپ کے ساتھ جہاد کرنا ۔

۳ ۔ نیک کاموں کا حکم دینا ۔ برے کاموں سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی رعایت کرنا ۔

۴ ۔ سلام کو رواج دینا ۔ لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا ۔

۵ ۔ خدا کے طالبوں کی ہدایت مضطر کی دعاؤں کو قبول کرنا اور پروردگار عالم کے کلام سے مانوس ہونا ۔

۶ ۔ توبہ کرنے والا نوجوان ۔ اشک آلود آنکھ اور خشوع والا قلب ۔

Marfat.com

و حکایت مہمان داری غریبان [ص : ۲۸۲] خصوصاً حاتم طای و دیگر قبائل عرب و عجم بر جریدۂ روزگار مسطور است - و دفاتر از آن پر است و خلاف آن گناه :

بزرگان مسافر بجان پرورند
که نام نکو شان بعالم برند

غریب آشناباش و سیاح دوست
که سیاح جلاب نام نکوست

نکودار ضیف و مسافر عزیز
و زآسیب شان پرحذر باش نیز

بست و دویم : فقیر را رنجانیدن و منت بر او نهادن - قوله تعالیٰ :

''ولا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذیٰ -''[1]

خیرات و صدقات خودرا بمنت نهادن بر درویش و رنجانیدن او باطل مسازید - و گفته اند که منت نهادن این است که عطاء خودرا بر او شمارد و رنجانیدن آن که به او درشتی کند - و بعضی گفته اند که منت انعام سابق را به دل گذراندن است و اذی بزبان آوردن - و بموجب این حدیث که الید العلیا خیر من (الید) السفلی - دست بالا بهتر از دست پائین است - و دست فقیر را دست خدای تعالیٰ اعتبار کرده اند برین تقدیر ادب آن است که عطای خودرا بدست گرفته نگاه دارد تا سائل آن را بگیرد - چه در حدیث دیگر آمده - صدقه اول بدست خدای تعالیٰ که عبارت از قبول اوست می افتد بعد ازان بدست محتاج سائل - اگرچه دست بالا را بعضی بدست معطی و دست پائین را بدست سائل تعبیر کرده اند و این خود ظاہر است - و ازین جا شرف فقر بر غنا معلوم می شود - وجه ترجیح پیغمبر صلی الله علیه وسلم بر سلیمان علیه السلام دلیلی است کافی برین مدعا - و کسی که توانگری را بتقریب فضیلت اعطاء اخراج است از ملک بر درویشی بجهت اخذ ملک

---

۱ - القرآن سورة البقرہ ۲ ، آیت ۲۶۴ -

Marfat.com

غیری رجحان می نهد بعینه مانند کسی است که گناه را بجهت دریافتن شرف توبه بر پارسای تفضیل می دهد - و نص مجید چنین می فرماید که :

"خذ من اموالهم صدقة تطهرهم -"[1]

از اموال ایشان صدقه بگیر که عبارت از جزیه و خراج و زکوة و عشر تا ایشان را بسبب آن از آلایش دنیاوی پاک سازی - منت بر اغنیا نهاد نه بر سر رسول علیه السلام -

و بخشیده از فقیر باز گرفتن برین قیاس باید کرد - که چه قدر باعث ایذای اوست - و در روایت [ص : ۲۸۵] فقهی است که در هفت صورت بخشش را بحال باز گردانیدن نیست - اول زیادتی متصله مثل آنکه زمین را به کسے بخشیده و موهوب له در آن عمارتی یا باغی بنا کند - دوم موت از واهب و موهوب‌له - سیوم عیوضیت چنانچه نام بدلیت درمیان آید - چهارم خروج از ملک - پنجم زوجیت چه بخشیده زن را باز نه توان گرفت - و همچنین آنچه زن بشوهر بخشید - ششم قرابت قریبه - هفتم هلاک موهوب - و این معانی هفت گانه را این ترکیب جمع می کنند که تمنعها زمع خرقه و حرفی اشارت بکلمه ایست -

و رسول علیه السلام فرمود که آنچه بدرویش می دهند بخشش نیست بلکه صدقه ایست و صدقه قابلیت عود نه دارد - و در حدیث دیگر آمده که باز گردانندهٔ صدقه مانند سگی است که قی کند و باز آن را عود نماید -

و برین قیاس است ننگ از درویشی داشتن که این روش جباران و قهاران است - رسول علیه السلام پیوسته در مناجات فرمودی اللهم احینی مسکیناً و امتنی مسکیناً و احشرنی فی زمرة المساکین - خداوندا مرا مسکین زنده دار و مسکین بمیران و حشر من با گروه مسکینان بکن -

و جای دیگر فرمود که اللهم ارزقنی حبک و حب من احبک و حب عمل تقربنی الیٰ حبک - بار خدایا روزی کن مرا دوستی خود و

---

۱ - القرآن سورة التوبه ۹ ، آیت ۱۰۳ -

Marfat.com

دوستی دوستان خود و دوستی عملی که مرا بدوستی تو نزدیک گرداند ـ

و در خبر است که فقرای امت من پانصد سال پیشتر از اغنیا در بهشت خواهند رفت که الفقر فخری ازین جا فرمود ـ و هر چند بعضی این را محمول بر فقر اختیاری می سازند نه اضطراری ـ ترجیح می دهند باین دلیل که از فقر اضطراری که کاد الفقر ان یکون کفراً در شان اوست اما بعضی دیگر فقرا فرموده که فقر اضطراری مراد محبوب است و اختیاری مراد محب ـ لمولفه :

اگر از خوان فقر اختیاری لقمهٔ یابی
دو عالم دان طفیل و چون خسان مفروش ارزان
ورت فقری ضروری هم بود منت پذیر از حق
که مزدوری نه کردت پیش خان دهرو [ص:۲۸۶] سلطانش
اگر جویندهٔ دنیا بداند ملک و احکامش
و گر سوداگر عقبیٰ بیابد خلد و رضوانش
ولی دل دادهٔ حق در طلب میرد بنومیدی
هنوز از سود ایشان به بصد بار خسرانش

و گفته اند هر که لذت فقر نه یابد آن که نعمت حق نه شمرد ـ

نقل ـ یکی از درویشی پیش بزرگی شکایت کرد ـ او گفت غم مخور که زود توانگر می شوی ـ پرسید از کجا دانستی ؟ ـ گفت ـ از آن که تو از نعمت خدای تعالیٰ گله کردی و خدای تعالیٰ این دولت عظیم را بنا سپاسان نه می دهد ـ دیده باشی که شاهان مال و منال و سلطنت و حشمت را ترک داده اند تا گوہر فقر را یافته اند و ما گرفتار آن از دیار خود نه می توانم گذشت با آنکه بیقین می دانیم که در صورت ترک و تجرید اوقات بهتر ازین می گذرد و عیش و فراغت و برکت در معاش بوجه احسن روی می نماید و ثمرات و نتائج اخروی بجای خود باشی که زاریم بر بی سعادتی و دون همتی خود ـ

Marfat.com

بست و سیوم : در وزن کم کردن ۔ قال اللہ تعالیٰ[1] :

''ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ۔ و اذا کالوھم او وزنوا ھم یخسرون ۔''[2]

ہلاکی باد وزن سنجان و پیمانہ پیمایان کہ اگر برای خود پیالہ کنند بتمام باز ستانند و اگر برای مردم بپیمایند یا بسنجند کم بکشند و این خیالت است ۔ و جای دیگر می فرماید :

''وزنوا بالقسطاس المستقیم ۔''[3]

بترازوی عدل وزن کنید ۔

و قوم شعیب علیہ السلام بجہت خیالت در وزن ہلاک شدند ۔ و در قرآن مجید از آن خبر می دہد ۔ شعر :

تو کم دہی و بیش ستانی بگاہ وزن

روزی بودکزین کم و بیشت خبر دہند

بست و چہارم : لقمہ دزدیدن و در لقمہ دیگری لگریستن ۔ اگرچہ این شیوہ ذمیمہ از صغایر است اما چون مانع مروت است از اعداد کبایر شمردہ اند ۔ کہ مآل آن خیالت و خفت ورزیدن ردأت است ۔ و ہم ازین جہت در عقائد می آرد کہ پیغمبران علیہم السلام از کفر و کذب مطلق چہ بعد از وحی چہ قبل ازان باجماع از کبایر نیز بعمد بعد از نبوت [ص : ۲۸۷] معصومند و بسہوی بقول اکثری ۔ و ہمچنین بعمد صغایر نیز بمذہب اصح جایز ۔ مگر صغیرہ کہ منافی مروت باشد و بی تامل کہ منشاء اینہا ہم دنأت ہمت وردأت طبیعت است و مرتبہ نبوت و سہان آن عالی تر است ازین امور و در دین نزد جملہ محققین تنبیہ بر قباحت آن فعل شرط است ۔ و پیش از وحی بر امتناع صدور کبیرہ ہیچ دلیلی نیست ۔ واللہ اعلم ۔

---

۱ ۔ مخطوطے میں قال علیہ السلام ہے جو کتابت کی غلطی ہے ۔
۲ ۔ القرآن سورۃ المطففین ۸۳ ، آیت ۱-۳ ۔
۳ ۔ القرآن سورۂ بنی اسرائیل ۱۷ ، آیت ۳۵ ۔

Marfat.com

و آنچه از موسیٰ علیہ السلام قتل قبطی واقع شده و از برادران یوسف علیہ السلام فریب پدر و ایذای برادر و امثال آن ۔ و از داؤد علیہ السلام فرستادن اوریا بمهمی و نظر انداختن بر زن او شهرت یافته است ۔ بر تقدیر صحت بعضی از آن و تردد صحت در بعضی همه محمول است بر تاویلی ۔ و همچنین زلات انبیاء دیگر علیهم السلام که جمع آن امور از قبیل میل از احسن است بسوی حسن بی آنکه اطلاق گناهان بر ایشان نمایند ۔ و زلت بمعنی لغزش پا است که پیش از وقوع آن خواهش نه بود و بعد از وقوع اصرار نه داشتند و در حالت پشیمان بودند ۔

نقل است که میزبانی طعام پیش مهمانی کشید و در اثنای طعام خوردن باو گفت که موی در لقمه تو دیدم ۔ مهمان دست از طعام کشید و گفت ۔ هر گاه تو این همه لقمه مهمان خود می بینی خوردن طعام تو درست نیست ۔

بست و پنجم : نیک نمودن و بد فروختن ۔ و این عمل از قبیل رسانیدن زیان است بر بندگان خدای تعالیٰ ۔ قوله تعالیٰ :

"و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا ۔"[1]

دوست می دارند این کافران که ایشان را بخصلتی که نه دارند بستایند ۔

نقل است که در زمان رسول علیه السلام شخصی گوسفندی شیر دار که آن را مصراه می گویند سه روز در خانه بست آن گاه شیر او را بخریدار نمود ببهای زیادت از آنچه ارزید فروخت ۔ چون حقیقت حال را بحضرت باز نمودند که هر که گوسفندی را در خانه تا سه روز برای فروختن بغبن فاحش نگه دارد بعد ازان فروشد ۔ مشتری اختیار دارد اگر خواهد ببهای که خریده است قبول کند و اگر خواهد نصف صاع گندم به بائع دهد و سودا بر طرف سازد ۔ و این حدیث نزد حنیفه بجای دیگر منسوخ است یا ماول بر وجه او لویت نه وجوب والله اعلم ۔

---

۱ ۔ القرآن سورهٔ آل عمران ۳ ، آیت ۱۸۸ ۔

Marfat.com

و حیلہ گر گندم نما جو فروش بمعاملہ منافقان می ماند [ص : ۲۸۸]
و حکم ہر دو ایشان یکی است :

"یراؤن الناس و لا یذکرون اللہ الا قلیلاً ۔"[1]

بست و ششم : کفن دزدیدن ۔ و این فعل اگرچہ داخل دزدی است غایتش در قطع ید حفظ مال در جای محفوظ شرط است ۔ حکم کفن دزد و طرار یکی است و در قطع وی اختلاف است ۔

نقل ۔ آوردہ اند کہ کفن دزدی می گفت کہ من در گورستان روی چندین مردہ‌ہا را بدیدم کہ از جانب قبلہ گردیدہ بود ۔ و ہمین معنی سبب توبہ او شدہ ۔

و می گویند کہ قاضی بیضاوی[2] رحمہ اللہ را سکتہ شد و دفن کردند ۔ و در قبر بحال آمدہ نذر کرد کہ اگر خدای تعالیٰ مرا ازین تنگنای خلاص دہد و بدنیا برد تصنیف تفسیر کنم ۔ اتفاقاً ہمان شب کفن دزدی قبر اورا شگافت ۔ می خواست کہ کفن را از قاضی بکشد ۔ قاضی دامن اورا مضبوط گرفت و حال خود بہ او گفت ۔ با کفن اورا از آن جا بر آورد و بعد ازان از حرفت خود تائب گشت ۔ و سبب تصنیف بیضاوی این بود واللہ اعلم ۔

و مثل این حکایات بسیار است ۔ و بخاطر فقیر می رسد کہ اگر این قضیہ تحقیقی می داشت بایستی کہ قاضی در دیباچہ تفسیر خود می نوشت ۔

بست و ہفتم : عبادت فروختن ۔ صاحب این جریمہ را اسقاطی می گویند ۔ و اگرچہ در شرع فروختن عبادات نافلہ مثل نماز و تلاوت و حج مباح است ۔ اما در مروت بد است ۔ و نزد عالی ہمتان بغایت زشت است ۔ و فاعل این فعل ہرگز روی فلاح نہ می بیند ۔ و اکثری بہ فقر ضروری کہ

---

۱ ۔ القرآن سورہ آل عمران ۳ ، آیت ۱۴۲ ۔
۲ ۔ عبداللہ ابن عمر البیضاوی (متوفی ۱۲۸۲ء) قرآن شریف کے مفسر اور شیراز کے قاضی تھے ۔ ان کی تفسیر کا نام 'انوار التنزیل و اسرار التاویل' ہے ۔

Marfat.com

کادالفقر ان یکون کفراً - و الفقر سواد الوجه فی الدارین - در شان از آنست که گرفتار شده اند -

نقل است که سید الطائفه جنید قدس الله سره را گفتند که فلان حاجی سی و چند حج گذارده آمده است - بزیارت او رفت - او به خادم گفت که خرمای را که در فلان حج آورده بودم بیار - او آورد - باز گفت خرمای فلان حج را در طبقی بکن و پیش مهمان بنه - و هر مرتبه نام حجی بر زبان می راند - آخر شیخ فرمود که تو شش حج را در یک ساعت بی تقریب بدست من که مفلسم فروختی تا به دست اغنیا چند فروخته باشی - این بگفت و برخاست -

نقل است از والد ماجد خویش عفی الله عنه استماع دارم که پادشاهی را داعیهٔ حج گریبان گیر شد - و امرا و وزرا بجهت وقوع [ص : ۲۸۹] خلل در ملک و فتور در احوال بندگان خدای هر چند اورا مانع می شدند - قبول نه می کرد - آخر بعرض رسانیدند که درویش است عالی شان که چندین حج مقبول و مبرور خالصاً و مخلصاً لله گذارده است - مناسب چنان است که چندین حج که پادشاه خواهد از او بخریم تا هم ثواب ذخیرهٔ پادشاه شده باشد و هم ملک در سایه عدل او بفراغت و امن گذارند - پادشاه باین سودا راضی شد و نزد آن درویش رفت و قصه خرید و فروخت حج درمیان آورد - او (گفت) - برای شما حج مقبول خیلی دارم - اما بهای هر کدام آنها دنیا و ما فیها است نه آنچه از جنس نقود و اجناس که در خزانه دارید قیمت عشر عشیر آن هم نه تواند بود - بادشاه حیران ماند و گفت - علاج آن چیست ؟ گفت - بیائید ! شما ثواب یک ساعت عدل که کرده اید بمن دهید تا من ثواب آنها را بشما دهم - و اگر این سودا شود هنوز من سود بی نهایت کرده باشم - بادشاه دانست که مقصود وی ازین همه ترغیب در عدل و داد و رفاهیت و امن خلق است - چنانچه حافظ می فرماید :

شاه را به بود از صد ساله زهد
قدر یک ساعت عمری که در او داد کند

Marfat.com

فرمان بر خدا و نگہبان خلق باش
این ہر دو قرن چون بگرفتی سکندری

بست و ہشتم : اجرت نہ دادن ۔ قال علیہ السلام ثلث انا خصمهم یوم القیٰمة رجل امن بی ثم غدر و رجل باع حرا فاکل ثمنه و رجل استاجر اجیراً فاستوفی منه و لم یعطه اجره ۔ سہ کس اند کہ من در روز قیامت دشمن ایشانم اول آن کہ ایمان بمن بیاورد انگہ غدر بہ کند ۔ دوم آن کہ آزادی را فروشد و بہای آن خورد ۔ و سوم آن کہ مزدور باجرت بگیرد و خدمت فرماید پس مزدش بتمام نہ دہد ۔

بست و نہم : بعد از غروب کار فرسودن ۔ درین حکم کار فرمود ہم مزدور داخل است ہم بندہ ۔ مگر آنکہ جماعت برای خدمت شب متعین باشد مثل چراغ چی و پاسبان شب و امثال آن ۔ لابد بعد الغروب خدمت نیست بعد از وقت شام ۔

سی ام : بہ تازیانہ زدن ۔ و مراد ازین تازیانہ خاردار و غیر آن خلاف درہ کہ تعزیر شرعی بآن آمدہ ۔ قال علیہ السلام ۔ یوشک ان طالت بک مدة [ص : ۲۹۰] ان تریٰ قوماً فی ایدیهم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب الله و یرجون فی سخطه یکی از یاران رضی الله عنهم می فرماید کہ نزدیک ہست کہ مدت عمر تو دراز شود تا قومی را بنگری کہ در دست ایشان تازیانہ گاودم باشد و بہ آن سبب بامداد در خشم خدای تعالیٰ و شبانگہ در کین او کنند ۔

و در حدیث دیگر آمدہ کہ خدای تعالیٰ عذاب می کند کسانی را کہ بندگان را در دنیا عذاب می کنند ۔

سی[1] و یکم : چہار پایان راگر سنہ داشتن ۔ قال علیہ السلام اتقوا الله فی ھٰذه البهائم المعجمة فارکبوها صالحة او اترکوها صالحة ۔ بترسید از خدای عز و جل در باب چہار پایان بی زبان و آنہا را یا سواری کنید و

---

۱ ۔ مخطوطے میں بیست و یکم ہے جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے ۔

Marfat.com

نیکو نگاه دارید یا بگذارید تا دیگری تیار نماید ـ راوی می گوید که آن حضرت صلی الله علیه وسلم روزی بر شتری گذشت و آن را دید که شکم از گرسنگی با پشت او چسپیده بود ـ آن گاه این حدیث که گذشت فرمود ـ

و از جمله معجزات مشهورهٔ آن سرور علیه السلام است که شتری لاغر گرسنه از دست صاحبش به فریاد آمد ـ و گفت ـ که مرا تمام روز و شب کار می فرماید و نیکو تعهد نه می کند ـ

و نیز فرمودکه لا تعذبوا خلق الله ـ آفرینش خدای تعالی را عذاب نه کنید ـ که ہرگاه که تعذیب حیوانات روانه باشد تعذیب انسان که اشرف موجودات است بطریق اولی ـ و انصاف این است که قیاس اینها بر خود باید کرد و مثل خود باید دید و رنجه نه باید داشت ـ چه حق سبحانه و تعالی قادر بود این کس را نیز از جمله حیوانات بی زبان می آفرید آن زمان چه علاج می کرد ـ پس بشکرانه چندین نعمتهای گوناگون که اول آنها را آفرنیش بصورت انسان و سلامتی اعضا و حصول صحت و خصوصاً دولت ایمان و مزید رفعت و مکنت و قدرت و تسلط بر اوامر و احکام فصاعدا لازم است که بر زیر دستان انسان چه غیر آن در مقام رحمت و شفقت باشد ـ نه تنگ دلی قساوت که موجب زیان زدگی و شقاوت دنیا و آخرت است ـ و ازین قبیل است جانور را زنده نشانه [ص : ۲۹۱] ساختن ـ قال علیه السلام ـ لعن الله من اتخذ شیئاً فیه الروح غرضاً ـ لعنت خدا باد بر کسی که جان داری را نشانهٔ تیر و تفنگ سازد بی غرض شکار ـ و این قید درین مقام ضروری است بدلایل این که رسول علیه السلام در حدیثی دیگر می فرماید که ہر که کنجشک یا مرغی فروتر را ازان بناحق بکشد اورا در روز قیامت ازان فعل خواہند پرسید ـ و بتخصیص نہی فرمود از کشتن چار جان دار مورچه و زنبور و ہدہد و مرغی که در نہایت ضعیف است ـ و بزبان عرب صرد نام دارد و ظاہرا نوعی از صعوه است والله اعلم و مورچه و زنبورکه بهگزد کشتن آن باکی نه دارد ـ اما سوختن روا نیست ـ و لیکن پیش از نیش زدن کشتن و مالیدن مورچه و زنبور و د و امثال آن ممنوع است زیرا که داخل در تعذیب حیوانات است ـ

Marfat.com

نقل است کہ یکی از عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پرسید کہ کشتن مورچہ چگونہ است - پرسید کہ تو از کجای؟ گفت - از عراق - بگریست و جواب داد کہ سبحان اللہ شما مردی ہستید کہ از کشتن فرزندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ باکی نہ دارید و از مورچہ می پرسید - نہایت نفاق ہمی باشد و بس :

نفاق آمدہ در ہند از دیار عراق

عراق قافیہ دان برہ گذار نفاق

ازین قبیل است آدمیان و حیوانات را بہ جنگ الداختن - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ان الشیطان قدایس من ان یعبدہ المسلمون فی جزیرة العرب لکن فی التحریش بینہم - بتحقیق شیطان لومید شدہ است از این کہ اورا نماز گذارند در جزیرہ عرب و طاعت کنند و لیکن در جنگ دیگر حیوانات ہنوز امیدوار است - تحریش را کہ عبارت از بازی مرغ و غیر آن است بجہت تحذیر با عبادت شیطان در بزہ کاری برابر ساخت - و ہمچنین صید کردن است در حرم و حرمت این فعل غلیظ تر از افعال سابق است - قولہ تعالیٰ :

"لا تقتلوا الصید و انتم حرم -[۱]"

جانور را در حرم مکشید وقتی کہ احرام بستہ باشید -

و در کتب فقہی قتل ہر جانوری در حرم کفارت است معین مفصل شدہ است - و ہمچنین است سوختن جانور در آتش - قال علیہ السلام لا یعذب بالنار [ص: ۲۹۲] الا رب النار - بہ آتش عذاب نہ کند مگر پروردگار آتش - و ہم ازین جہت داغ کردن با آنکہ سبب شفاست درین امت حرام شد مگر وقت ضرورت کہ آخر الدوا الکی - و جای دیگر آن سرور علیہ السلام فرمودہ کہ شفای امت من در سہ چیز است - عسل و نشتر و داغ - لیکن من امت خود را از داغ کردن نہی می کنم -

---

۱ - القرآن سورة المائدہ ۵ ، آیت ۹۵ -

Marfat.com

نقل است کہ شبی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ متوجہ جنگ خوارج بود بہ کنار آب نہروان رسید وگذر نہ می یافت و فریاد بر اہل قبور کہ در آن جا مدفون بودند زد و نام یکی از اموات گرفت و پرسید کہ یا فلان بن فلان ! می گویند کہ از چند قبر متعدد آواز لبیک بر آمد ۔ گفتند ۔ کدام ما را می خوانی یا امیرالمومنین ! بعد ازان امیر نام آبا و اجدادا وگفت و پرسید کہ معبر کجاست ؟ آن گاہ ۔ او جواب داد کہ فلان جا است ۔ تا ازان جا بگذشت و نصیر کہ رکاب دار آن امیر بود پیش او سجدہ نمود ۔ گفت تا این زمان در خدای تو شکی بود حالا آن شک بہ یقین مبدل گشت ۔ امیر ہر چند اورا نصیحت می فرمود کہ اینہا کفر است و بندہ ہرگز خدا نہ می شود ۔ او بر جہل خویش مصر بود ۔ امیر بہ ضرورت اورا سیاست فرمود ۔ چونکہ جلو دار دیگر نہ داشت ۔ باز بحکم حی لا یموت احیاش فرمود ۔ او ہمین کہ خلعت وجود پوشید باز بسجدہ رفت وگفت ۔ حالا خود مرا یقین بر یقین شد ۔ کہ مقرر است کہ احیاء بعد از اماتت کار آفریدگار است تعالیٰ شانہ ۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہ درین مرتبہ فرمود کہ ترا بہ آتش می سوزم ۔ او کفتہ ہنوز بہتر کہ ازین معنی اعتقاد من است چہ بہ آتش غیر از آتش آفرین عذاب نہ می کند ۔ حضرت امیر لاحولی فرستاد و دانست کہ تعذیب و سیاست اورا ہیچ فائدہ نہ می کند ۔ و اشارت بہ این قصہ است آن کہ گفتہ :

ز غمزۂ و لب آن فتنۂ عجم دیدم
ز شہ سوار عرب آنچہ بو نصیر گذشت

و با امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ منسوب است این قطعہ :

لو ان مرتضیٰ ابدیٰ محلہ
لصار الناس طراً سجداً لہ

کفا فی فضل مولانا علی
وقوع الشک فیہ انہ اللہ[1]

---

۱ ۔ (ترجمہ) اگر حضرت مرتضیٰ اپنا درجہ ظاہر فرما دیتے تو لوگ ان کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ۔
ہمارے آقا علی کی بزرگی کی یہی دلیل کافی ہے کہ لوگوں کو ان کے بارے میں یہ شک ہوا کہ وہ خدا تھے ۔

Marfat.com

[ص : ۲۹۳] همین بس بود در حق تمای تو
که کردند شک در خدای تو

بدان که شنیده شد که بعضی فقها روایتی درست کرده اند و می گویند که زنی کافره چنانچه درهند شائع است قصد سوختن خود کند غنیمت مسلمان می گردد و اورا هر کس که قدرت بر تخلیص آن دارد ازان خود سازد - و بنظر فقیر روایتی درین باب نیامده والله اعلم -

اما آنچه دیده آن است که بعد از مردن شوهر چهل چهل و پنجاه پنجاه و بیش از زنان لگاهی[1] (؟) سرمتی (؟) و زر و زیور پوشیده بالعش شوهر مرده بازی کنان و سخن گویان بشوق تمام سوخته اند و پروانه وار در وفای او و خود را بباد فنا در داده - و در بعضی دیار مردان نیز که خدمتی متعین لزدیکی داشته اند از روی وصلات همراه صاحب خود در آتش افتاده اند - و عجب از مردانگی ما سست نهادان که مقدار زنان هم در وادی محبت نه شدیم و نسبت صدق عشق با محبوب حقیقی درست نه کرده ایم - و اگر غیرتی داشتیم همین تازیانه بس بود - اما کاہل تنان را ازینها چه باک :

ع

در طریق عشق نتوان شد کم از هندو زنی
کز برای مرده سوزد زنده جان خویش را

آری گفته اند که غیرت را در گوشه بنه و هر چه خواهی بکن و دیده را نا دیده و شنیده را نا شنیده انگار که هیچ کس را با تو کاری نیست :

خلق الله للحروب رجالاً
و رجالاً لقصعة و ثرید[2]

---

۱ - اگر یہ لفظ نگانی ہو تو خوبصورت کے معنی ہیں -
۲ - اللہ نے لوگوں کو جہاد کے لیے پیدا کیا ہے مگر لوگوں نے اس کو ثرید وغیرہ حاصل کرنے کا ذریعہ کر لیا ہے -

Marfat.com

و ازین قبیل است آتش در جنگل زدن که بی موجب کشتن و آوردن چندین ہزار جان را است - و ہیچ نتیجہ مترتب غیر از وبال و نکال نیست - و بسیاری دیده شد که آتش در خیمه ہای سپاہیان افتاد و اسباب بسیار سوختہ - و ازین قبیل است روز وزیدن تند باد آتش در خانہ کردن - و در بسیار شہرہا آتش بہ تقریب فرستادن چندان ہزار کس سوختہ اند کہ درمیان ہندو و مسلم فرق نہ بود -

۳۰، **و دویم** : شہنشاہ نامیدن - قال علیہ السلام[1] اغیظ رجل عند اللہ رجل یسمیٰ ملک الاملاک لا ملک الا اللہ - دشمن ترین مردم نزد خدای تعالیٰ مردی است کہ خود را شہنشاہ نامد زیرا کہ در حقیقت بادشاہ [ص : ۲۹۴] بادشاہان غیر از خدای تعالیٰ نیست - چہ این ہمہ انانیت و فرعونیت تا زمانی است کہ نفس می آید و می رود - و بعد از انقطاع آن بہ یقین معلوم خواہد کرد کہ :

"لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار -[2]"

و آنچہ در دنیا خود را می دید راست مانند موسیٰ شده کہ در خواب شتر شدہ بربادی گشت - مثنوی :

ہمہ سروری تا بخاک است و بس
کسی نیست در خاک بہتر ز کس

چو قطرہ بدریا در انداختند
دگر قطرہ را باز نشناختند

حکایت : آوردہ اند کہ شخصی سلطان محمود غزنوی را بعد از وفات در خواب دید با جسمی آغشتہ و چشمی مغاک گشتہ - پرسید - سلطان ! چہ حال داری ؟ گفت - مپرس - کاشکی در دنیا اوقات بہ گدای می گذرانیدم تا امروز بہ پرسشہای گونا گون در نہ ماندیم :

---

۱ - مخطوطے میں قولہ تعالیٰ ہے جو کتابت کی غلطی ہے ۔
۲ - القرآن سورہ المومن ۴۰ ، آیت ۱۶ ۔

Marfat.com

خشک بادا پر و بال آن ہمای
کو مرا در سایۂ خود داد جای

ای عزیز ! لیک ملاحظہ بکن و جہان را امروز خوابی و خیالی تصور نمای تا ہمہ را بعد از مرگ بموجب :

یوم تبلی السرآئر -[1]

رازہا آشکا را شود و گدا تو نگر و تونگر گدا نماید -

نقل است اول کسی کہ خود را شہنشاہ نامیدہ عضد الدولہ ابن رکن الدولہ دیلمی بود و این بیت گفتہ :

عضد الدولہ ابن رکنہا
ملک الا ملاک عکد بالقدر[3]

و بر او مبارک نیامد و کارش زود برہم خورد :

ہر کس بملک او سر دعوئ فراز کرد
سلطان بہ قہر کردنِ او زد بہ تیغ لا

سی و سیوم : چیزی اندک بہ امید بسیار بخشیدن - و این فعل از قبیل دون ہمتی است - قولہ تعالیٰ :

''ولا تمنن تستکثر -''[2]

و لفظ تستکثر اگر بہ جزم خواندہ شود جواب نہی است و اگر مرفوع باشد جملہ حالیہ است - و معنی بہ ہر دو تقدیر این است کہ منت منہ تا اثر بسیار شماری یا در عوض آن بسیار بگیری - و بر تقدیر حالیہ معنی اول متعین

---

۱ - القرآن سورة الطارق ۸۶ ، آیت ۹ -
۲ - القرآن سورة المدثر ۷۴ ، آیت ۶ -
۳ - (ترجمہ) عضد الدولہ رکن الدولہ کا بیٹا ہے وہ شہنشاہ ہے - اور و قدرت کے ساتھ سربلند ہوا -
عضد الدولہ (متوفی ۳۹۸ھ) آل بویہ کا مشہور سلطان اور فاتح ہے -

Marfat.com

می شود - و روش بزرگان گذشته و خیرات و سیرات این بود که از نهایت خجلت و کم دانستن بخشش سر را فرو فگنده دست خود به طریق سائلان چنانچه گذشت پیش مستحقان می داشتند و بموجب حدیث الید العلیا خیر من السفلی - دل اورا خوش گردانیدند تا او انفعال نه کند -

[ص : ۲۹۵] حالا چندان تعبیه و سند در باب وظیفه و انعام وقف درست باید کرد که فقیر بیچاره سرگردان می شود و بیزار می گردد - و بسیار خود از محنت تردد و تگاپو در خانها توقیع برات را پاره پاره کرده آسوده اند - و بعضی را دیده ایم که بر در صدر از اژدهام و محنت گرما و تشنگی مفرط ضعف کرده جان داده اند :

''انا لله و انا الیه راجعون -''[1]

و باوجود آن چیزی می دادند بخلاف حال که استرداد می نمایند - و ظریفی در باب صدر آن زمان این قطعه را به تضمین گفته - قطعه :

ملک الموت را ز صدر جهان
شکوهٔ بود دوش پیش خدا
یا ورا عزل کن ازین خدمت
یا مرا خدمت دگر فرما

دولت مندان عصر باوجود این شیوه طمع اجر دینی و دنیاوی می دارند و می خواهند که به عوض یک چیز هفتاد و هفت صد بیابند - و علو همت آن است که در هر چه بدهند محض رضایٔ خدایٔ تعالی منظور باشد و شفقت دینی و مهربانی بنی نوع پیش دیده افتد نه جز خواجه جایٔ ریا :

سخن بهر جزا کردن ریا خواریست در همت
که یک بدهی و انگه ده جزا خواهی ز یزدانش

سی و چهارم : پلیدی در راه انداختن . قال علیه السلام الایمان

---

۱ - القرآن سورة البقرہ ، آیت ۱۵۶ -

Marfat.com

بضع و سبعون شعبة ادناها اماطة الاذیٰ عن الطریق و الحیاء شعبة من الایمان ـ بضع نام عددی است از سه تا ده ـ برین تقدیر نهال ایمان هفتاد و هفت شاخ باشد ـ و کمترین آن همه دور کردن چیزی است که باعث ایذا بود از میانهٔ راه و شارع عام و شرم شاخی لست از ایمان ـ و امام نووی در کتاب شعب الایمان تفصیل آن جمله کرده ـ و هرگاه برداشتن پلیدی و سنگ و خار از راه عباد از شعب الایمان باشد ـ انداختن آنها در ره گذرها نیز گناه بود ـ و ارباب حقیقت گفته اند که دور کردن عبارت از نفی وجود است که بموجب اناردم ؟ کله سد راه طالب شده و نور خورشید حقیقی ازو راه آن پنهان ماند ـ بنیاد این دیوار نه کاولد گنج جمال ازلی هرگز ازان سر بر نه زند و چنانکه گفته اند :

مشو معمار آب و گل بدین منظر که تو داری
برون آید هزاران [ص : ۲۹۶] گنج اگر کاوند بنیالش

و برین قیاس بود نادانها درکوچها و بازارها سر دادن و آب حویلی و حمام در شارع عام گذاشتن و آتش بازی در شهر کردن و راه بر خلایق بستن و چاه کندن در راه ـ چنانچه شمه ازین معنی بالا مذکور شد و در حدیث است که من حفربئراً لاخیه وقع فیه :

تو چاهی کندهٔ در دل که خلقی را در اندازی
نه می ترسی ازان روزی که خودرا درمیان بینی

سی و پنجم : تیر اندازی فراموش کردن ـ قال علیه السلام من علم الرمی ثم ترک فلیس منا ـ هر که تیر اندازی یاد کرد باز آن را ترک دهد او از ما نیست ـ و در روایت دیگر آمده که فقد عصیٰ و این شک راوی است ـ و جایٔ دیگر فرمود که مرد هر بازی که می کند باطل است مگر تیر اندازی و اسپ بازی و با زن خویش بازی بهر رنگی که باشد ـ و این هر سه نوع بازی حق است و متضمن اجر است ـ و شامل مصلحت ـ مخفی نه ماند که امر به این امور برایٔ ترغیب است درکار غزا و امر کتخدایٔ ـ و شک نیست که افراط در امور منافی خدا طلبی و خدا شناسی و منجر به

Marfat.com

بی ادبی خواہد بود ۔ و ثواب غزا و اسپ در کتاب الاحادیث کہ نام آن مشتمل بر تاریخ اوست بتفصیل مذکور شده است ۔ و این حال بازی ہای حلال است وای بر آن بیچارۂ گرفتار کہ عمر او در بازی ہای حرام نا درست گذشتہ لمولفہ :

دلم پیر است طفل آئین و بروی گریہہا دارم
کہ عمرش رفتہ در بازی و کم یابم پشیمانش

و ہرگاہ کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کہ بظاہر مجتہد و در باطن صوفی بود تاسف و تلہف بر عمر گذشتہ خویش باین نوع می نمود :

صرفنا العمر فی لعب و لهو
فـآهـا ثم آهـا ثم آهـا[۱]

ما گمراہان را چہ جای افسوس مانده و این افسوس چہ دہد سگر آن کہ بیت اول شفاعت و محبت صالحان باعث نجات گردد :

احب الصالحين و لست منهم
لعل الله يرزقنی صلاحاً

رہی نہ می برم و چارۂ نہ می دانم
بجز محبت مردان مستقیم احوال

و ازین قبیل بازی حرام است ۔ کبوتر بازی ۔ در حدیث آمده کہ رسول [ص : ۲۹۷] علیہ السلام یکی را دید پی کبوتر می رفت ۔ (فرمود ؟) شیطان یتبع شیطانہ ۔ شیطانی است کہ پی شیطانی می رود ۔ و در کتب فقہی است کہ گواہی کبوتر (باز ؟) نہ شنوند ۔ و این وقتی امت کہ بتقریب بازی کبوتر بر خانہہای مردم نظر افگند ۔ یا کبوترہای ایشان را بدزدد ۔

---

۱ ۔ (ترجمہ) ہم نے اپنی عمر کھیل کود میں گنوا دی ۔ افسوس ہے افسوس ہے ، افسوس ہے ۔

Marfat.com

یا از بسیاری حرص نمازہا از وقت بگذارد ۔ و روش قمار بازان گیرد و سوگندہای دروغ خورد و گرو بندد ۔ و اما کبوتر یا فاختہ یا جانوران دیگر را برای انس خاطر نگاہ دارد و از عدالت بیرون نہ رود باکی نیست ۔ و حکما گفتہ اند کہ نظر در ریگ کبوترہا کردن دافع سودا است و مانع مالیخولیا ۔

نقل است کہ مہدی خلیفہ را ہوس کبوتر بازی بسیار بود تا یکی از اعیان قضاۃ عصر اورا ازین باب منع فرمود ۔ مہدی در حال گفت کہ روایت کرد مرا فلان ابن فلان معنعن از رسول علیہ السلام کہ فرمود ۔ مسابقت روا نیست مگر در دو ایندن اسپان و تیراندازی و بازن خود بازی ۔ و الحاق کبوتر بازی را در حدیث زیادہ کردہ ۔ و آن بمساہلہ ہیچ نہ گفت و رد خلیفہ نہ کرد ۔ چون برخاست خلیفہ در غیبت اوگفت ۔ خدا و رسول خدا را گواہی می گیرم کہ قفا و اشارت بقفای[1] قاضی کرد قفای منافقان و کذابان است ۔

سی و ششم : پای بر پای نہادہ خواب کردن ۔ در حدیث آمدہ کہ نہی الرسول علیہ السلام ان یرفع الرجل احدیٰ رجلیہ علی الاخریٰ وھو مستلق علیٰ ظھرہ ۔ نہی فرمود پیغمبر علیہ السلام ازین کہ یک پای را بر دیگری بر داشتہ بر پشت خواب کند ۔ و وجہ شاید دو چیز باشد اول احتمال صدور حدثی بہ سبب استرخای مفاصل درین حالت ۔ دوم کشف عورت خصوصاً وقتی کہ میزی ؟ بستہ باشد ۔ چنانچہ در عرب عادت بود و در ولایت سندہ شائع است :

ادبوا النفس ایھا الاصحاب
طریق العشق کلھا آداب[2]

سی و ہفتم : مطایبہ قبیح کردن ۔ و این قسم داخل فحش است و

---

۱ ۔ مخطوطہ میں بقضائے قاضی ہے ۔
۲ ۔ (ترجمہ) اے دوستو اپنے نفس کو ادب سکھاؤ کیوں کہ عشق کا پورا طریقہ صرف ادب میں ہے ۔

Marfat.com

مجلس آن جا بود ـ قال علیه السلام لا تلاعبوا فانی لا افرح الاحقا مطایبة ـ کذب را با یک دیگر مکنید که مزاح [ص : ۲۹۸] نه می کنم مگر از سخن راست ـ چنانچه در جواب آن پیر زال فرمود که هیچ پیر زال در بهشت نه خواهد بود ـ و غیر آن در کتب شمائل و سیر به تفصیل مسطور است ـ

و ناخوشی و مطائبات و فراحات چندان است که در شمار نیاید ـ و بارها دیده شده که به اندک مطائبه در مجلس سر یک دیگر را کشته اند ـ و بسا محبت مورثی و نسبت قدیمی که به اندک مزاحی موجب تغیر مزاج شده و دوستیها به دشمنی مبدل گردیده ـ و دیدارها به قیامت افتاده :

ستیزی بجای‌ٔ رساند سخن
که ویران کند خان و مان کهن

نقل است که روزی امیر نزد خلیفه ثانی حقانی یعنی فاروق رضی الله عنها نشسته بود ـ چون قصد انصراف کرد فاروق رضی الله عنه جانب او بسیار تیز نگریست و گفت ـ کاشکی این امر خلافت که ما داریم برقرار می یافت ـ اما چه کنم که مزاح و مطائبه بر او غالب است ـ و مقوی این معنی آنکه روزی حضرت امیر با سلمان فارسی[۱] رضی الله عنه مطائبه فرمود ـ او گفت هذه اخرتک الی الرابعة ـ همین صفت ترا به درجه چهارم رسانید ـ این نقل درکتب اخلاق معتبره است ـ و صحت آن خالی از اشکال نیست ـ چه مقرر شده که سلمان رضی الله عنه زمان خلافت مرتضیٰ رضی الله عنه را نه یافته بلکه در عهد امیر المومنین عثمان رضی الله عنه از عالم درگذشته ـ مگر آنکه به کشف یا به فراست یا به قیاس صورت حال بر آئینه دل غیب دان اورا پرتو انداخته باشد ـ والله اعلم ـ

و عجیب آنکه این نقل مشهور است ـ اما در صد کلمه امیر المومنین این فقره مشهور است من غلب مزاحه استخفه ـ قطعه :

هر که سازد مزاح پیشه‌ٔ خویش
گر امیر است پاسبان گردد

---

۱ ـ سلمان الفارسی (متوفی ۶۵۵ء) مشهور صحابی ہیں ـ

Marfat.com

بر ہمہ دیدہا سبک باشد
در ہمہ سینہا گران گردد

و بیشتر ہزلہای قبیح کہ باعث عداوت صریح است یا از بحث علم و شعر و ادب یا از لاف شمشیر و شطرنج و طعن در نسب و فخر بر حسب [ص : ۲۹۹] پیدا شدہ ۔

سی و ہشتم : خواب دروغ گفتن و این فعل از قبیل مطلق کذب است ۔ و حکم آن صورت رفعی پذیر اما چون خواب از عالم مثال است و نسبت آن بامبدأ فیاض بیشتر از عالم شہادت است و لہذا خواب صالح بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ نبوت چہل و ششم است ۔ اما اجزای نبوت بنابرآن دروغ بستن بر آن عالم بد تر باشد از دروغ گفتن در بیداری و وبال آن بہ مراتب بیشتر ازین بود ۔

سی و نہم : سیر و پیاز خام خوردن ۔ قولہ تعالیٰ :

''من بقلہا و قثائہا و فومہا و عدسہا و بصلہا ۔[1]''

قوم موسیٰ علیہ السلام چون در بیابان از خوردن دراج و تیہو و ترنجبین دلگیر شدند و قدر آن رزق معلق کہ حلال و پاک مطلق بود نہ شناختند ترہ و سیر و عدس و پیاز و امثال آن را از موسیٰ علیہ السلام درخواستند ۔ فرمان آمد کہ چون اشیاء ردیہ را بر غذاہای طیبہ بر می گزینند بشہری در روند تا بجہت فضولی و تصرف در ارادت حق و احکام وی بہ انواع بلا و محن گرفتار شدند ۔ چنانچہ کریمہ می فرماید :

''اتستبدلون الذی ھو ادنیٰ بالذی ھو خیر اھبطوا مصراً فان لکم ما سألتم و ضربت علیھم الذلة و المسکنة و باؤا بغضب من اللہ ۔[2]''

از حالت رذالت ایشان خبر می دہد ۔ لمولفہ :

---

۱ ۔ سورة البقرہ ۲ ، آیت ۶۱ ۔

۲ ۔ سورة البقرہ ۲ ، آیت ۶۱ ۔

(ترجمہ) کہا موسیٰ نے کیا لینا چاہتے ہو وہ چیز جو ادنیٰ ہے اس کے بدلے میں جو بہتر ہے ۔ اترو کسی شہر میں تو تم کو ملے جو تم مانگتے ہو ۔ اور ڈالی گئی ان پر ذلت اور محتاجی اور پھرے اللہ کا غصہ لے کر ۔

Marfat.com

رضا بداد بده ارچنین گره بکشای
که بر من و تو در اختیار نه کشاد است
گاہی فلکت درد گہی صاف دہد
انصاف بده ترا گر انصاف دہد
چون نا سره را از سره می نه شناسی
خوش باش به آن نقد که صراف دہد

و رسول علیه السلام فرمود من اکل من هاتین الشجرتین الخبیثتین فلا یقربن مسجدنا ۔ و در بعضی روایات لفظ مساجدنا بصیغه جمعی وارد شده ۔ ہر که ازین دو گیاه ناپاک که سیر و پیاز باشد بخورد گو نزدیک مسجد ما نیاید که مسجد حرام یا مسجد مدینه نبی علیه السلام یا مطلق مساجد ۔

فصل : کراہت این ہر دو تره به جہت بوی بد است که موجب ایذای ملک و انسان است ۔ نه آن که مطلق نجس باشد و لزد بعضی تحریمی و بقولی لتنزیہی است [ص : ۳۰۰] که طبع را کراہت از آن می شود ۔ و ہم بزعم جمعے در آمدن در مسجد بعد از خوردن آنہا نہی است نه مجرد تناول آن ۔ چنانچه از عبارت حدیث معلوم می شود ۔ چه اگر اکل آن ہر دو بذات ممنوع می بود به عبارت لایقربن ادا نه می فرمود و صریح می فرمود که مباشر اکل اینہا مشوید ۔ و قومی مراد ازین مسجد خاصة مسجد رسول علیه السلام که مہبط جبریل علیه السلام است و نزول وحی بود داشته اند آنچه مشہور است عام تر از آن است ۔ و سیر و پیاز خام بقول جمیع فقہا مکروه است مگر برای ضرورت مداوات یا در مسافرت ۔ اما پخته خوردن پیاز بقول اصح لاباس است ۔ و در حدیث دیگر آمده که نہی عن اکل الثوم الا مطبوخاً ۔ نہی فرمود آن سرور علیه السلام از تناول سیر مگر آنکه مطبوخ باشد ۔ و از مخصوص سیر غلظت پیاز به نسبت آن کمتر مفہوم می شود ۔ و لہذا مسافران را برای دفع آب گردش بخورش پیاز امر فرموده اند ۔ خصوصاً وقتی که در سرکه پرورند و بجای که احتمال وزیدن باد سموم باشد بر داشتن آن از لوازم است که دافع زہر آن باد است ۔

Marfat.com

یکی در مجلس حسن بصری رضی الله عنه از تناول قلیه برنجی که سیر را در آن پخته بودند ابا آورد و گفت - آن سرور صلی الله علیه وسلم ما را از آن نهی فرموده است - حسن فرمود که بخور که آخرین طعامی که رسول علیه السلام تناول فرمود قلیه برنجی که با سیر مطبوخ بود - و طائفه می گویندکه نهی ازین خاصهٔ دو نبات به جهت سرور کائنات علیه السلام و افضل الصلوات و التحیات بجهت مصاحبت ملائکه بود نه به امت که ایشان را مطلق مباح است -

حکایت می گویندکه روزی قدوة العارفین ختم خلفای خواجگان نقشبندیه به خدمت مولانا زین الدین محمود بهدای قدس الله ارواحهم طعامی می کشیدندکه در آن سیر و پیاز بود - یکی از محتسبان قندهارکه در تعصب و تزهد یگانه روزگار بود از اخوند پرسید که پیغمبر علیه السلام سیر و پیاز خورده اند - در بدیهه فرمودند که روزی پیغمبر شوی تو هم نه خوری - و مناقب و مقامات مولوی مشار الیه از حد حصر [ص : ۳۰۱] و احصاء افزون است رحمه الله علیه رحمةً واسعةً -

چهلم : مرکب را کرسی ساختن - قال علیه السلام لا تتخذوا مراکبکم کراسی - چهار پایان خود را کرسی مسازید - و چار زانو بر آن منشینید - و سبب منع آن است که باین وضع نشستن بر بعضی مراکب مثل اسپ و اشتر باعث افتادن است - اما اگر بر عماری و هودج باشد آن زمان خود بهر وضع که باشد مباح است - و شاید که وجه منع این تواند که در مربع نشستن بار زیادتی می شود و این ظلم است و تعذیب حیوان -

نقل است از قدوهٔ علماء ابرار مولانا حسام الدین طلنبه[1] که به عزم زیارت قبر متبرکه مخدوم شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی قدس الله روحه اسپ سوار می رفتند - شخصی کتابتی بایشان داد که به ملتان برسانید - گفتند وقت کرای این اسپ خود را مع جامها قرار داده بودم و بس - باز زیادتی دیگر مذکور نه ساختم تو اگر از مستاجر اذن بگیری اختیار داری - د

---

۱ - مولانا حسام الدین کا ذکر اخبار الاخیار صفحہ ۲۱۳-۲۱۲ پر موجود ہے -

ہرگاہ کہ در راہ گشتی با اندک تفاوتی در رہ گذری دیگر ظاہر شدی پیادہ شدہ می رفتند - باز در راہ راست می گشتند - چون وجہ آن پرسیدند - گفتند کہ تعین قدر کرایہ بشرط راہ راست بود نہ این باربیجا کہ زیادہ از قدر معلوم است و باعث حرج بر مرکب - و در ملتان بہ وقت زیارت آن مقبرہ از دور فاتحہ خواندہ باز می گشتند - و ہرگز چنان نہ ایستادند کہ سایہ درخت و دیوار و گنبد روضہ بر ایشان افتد - پرسیدند کہ چرا اندرون مقبرہ در نہ می آئید - گفتند کہ این عمارت را حکام ساختہ اند و در دادن اجرت ظاہرا آن احتیاطی کہ می بایست نہ شدہ است -

می گویند کہ یکی از شاگردان کہ در ورع و احتیاط تقلید ایشان می کرد - روزی عرض داشت کہ امروز استخوان آدمی مردہ را دیدم - خواستم کہ فاتحہ بہ روح او بخوانم باز اندیشیدم کہ شاید استخوان از میت کافر بودہ باشد پس فاتحہ خواندن نا مشروع بود - و پرسید این فعل خوب واقع شد از من یا زشت - مولوی غرور وی را شکستہ گفتند کہ چشم انداختن تو بدان عظم رمیم گناہی عظیم بود - چہ می تواند بود کہ آن استخوان عورتی بودہ باشد - و او ازان اداہای خود خجل گشت -

چہل و یکم : از ثقات ؟ کہ قوت [ص : ۳۰۳] و کسوت مولوی مذکور علیہ الرحمۃ و الرضوان از وجہ زراعت زمین عشری قصبہ طلنبہ بود و تخمی کہ از آبا و اجداد ایشان بمیراث ماندہ بود می کاشتند - و دہ یک بدیوان حاصل می دادند بطوری کہ ہیچ حاجت بہ طلب محصول نہ بود و باقی را اوقات کند می ساختند - و ہر چند سلطان سکندر[1] لودی کہ بادشاہ درویش دوست بود آن زمین را مع زیادتی مدد معاش برای مولوی ساخت و توقیعات نوشتہ فرستادہ قبول نہ کردند - و زمانی کہ فترات سلطان حسین لنگاہ[2] روی نمود و ملتان خراب گشت ایشان نیز از طلنبہ کہ وطن مالوف

---

۱ - سلطان سکندر لودی (متوفی ۱۵۱۷ء) لودی خاندان کا دوسرا حکمران تھا -

۲ - غالباً سلطان حسین دوم لنگاہ سے مراد ہے ـ اس کی ۱۵۲۸ء میں ہوئی -

Marfat.com

و مسکن معهود بود جلا وطن یافتند ـ و چون لقمه بے شبه نه می یافتند و غله زراعت خاصه از دست رفته بود از خوردن طعام باز ماندند ـ و از غایت گرسنگی ضعیف و نحیف شدند و فاقه بر فاقه منجر به هلاک آن عنصر پاک گشت ـ در آن اثنا ماهی گیری ماهی چند بر ایشان گذراند و گفت از سالها این آرزو در دل من متمکن بود که باشد که گذر حضرت مخدومی روزی برین ویرانه افتد و من قوت یک روزه ایشان را از وجه حلال طیب توانم رساند ـ و این خدمت بجا توانم آورد ـ حالا دعای من مستجاب شد که حق سبحانه و تعالیٰ قدوم شریف را به ما ارزانی داشت و این ماهی حلال را که به نیازگذرانده ام به دامی گرفته ام که محض به نیت شما ساخته بودم و بر هر گره وی یک مرتبه فاتحه و اخلاص خوانده ام ـ فرمود بنده ـ آن دام از کجا و از کدام زمین به دست آورده بودی ـ و چیزی چند پرسیدند که آن ماهی گیر فقیر حیران هیچ خاطر نشان نه توانست ساخت ـ آن گاه مولوی مشار الیه گریه کردند و بر صدق طلب و حسن ادب اورا دعا و ثنا نموده گفتند که خدای تعالیٰ برین نیت صالح ترا خیردهاد ـ برو ! برو ! آنچه آوردهٔ ببر که دل ما برین لقمه تسلی نه می شود و چون چند گاهی برین گذشت اگر بیان شود در همان حالت اضطرار [ص: ۳۰۳] به دارالقرار رخت بردند و آثار تقوی و ورع آن [اگر بیان ؟] شود مجلدی گردد بمقدار تذکرة الاولیا رحمه الله رحمة واسعة ـ قطعه :

رحم الله معشر الماضین
گر بمردی جهان سپردندی

راحت غیر را ز غایت رحم
راحت خویشتن شمردندی

آن کسان چون که زنده می نشوند
کاش این نا کسان بمردندی

قلم ازین جاء بیا سود و بمقتضای عند ذکر الصالحین تنزیل الرحمة بر ذکر صالحان متقین و علماء متورعین اختصار نمود ـ بعد ازین جهت

Marfat.com

کسالت و ملالت خواست که سریع السیر باشد و چند فصلی دیگر از مقوله سایر انام نوشته این طومار را که نامهٔ اعمال کاتب و آوارچه نویسی اوست زود تر درنورد که کار عظیم در پیش دارد و حکایت او به پهان می ماند ـ

که شخصی دراز ریشی سفید موئ حجامی را به اجرت گرفت ـ و گفت ـ باین قدر مبلغ موهای سفید مرا بچین ـ این بگفت و چشم پوشید و تکیه کرد حجام مقراض گرفت و همه موهای اورا از بیخ برید و پیش او نهاد وگفت ـ ازین آغوش موئ سیاه و سفید را از هم جدا می کرده باش که من مهمی درپیش دارم و فرصت نیست که سفید را از سیاه جدا سازم و تو بیکاری و باین امر سزاواری ـ

فصل هفتم : در بیان چهل خطاهای که از جمله تقصیراتست و منهیات و بعضی از آن مخصوص است به عورات ـ و چون عجالة اکثر در سفر نوشته شده وکتابها در نظر نه بود ـ اگر بعضی دلیل مذکور نه شود معذور باید داشت ـ و اگر ناظران بهدرج ساختن آن ممنون سازند ـ ان الله لا یضیع اجرالمحسنین ـ من احسن عملاً ـ

اول : امامت قومی بی رضای ایشان ـ قال علیه السلام ثلثة لا تجاوز صلواتهم عن اذانهم العبد الابق حتی یرجع و امراة باتت و زوجها ساخط علیها و امام قوم و هم له کارهون ـ سه کس الذکه نمازهای ایشان ازگوش ایشان بالا نه می گذرد و قبول درگاه کبریا عز شانه نه می افتد ـ بنده گریز پای تا زمانی که [ص : ۳۰۵] باز گردد وزنی که شب بر او بگذرد و شوہر ازو خشمگین باشد و امامی که قوم ازو ناراض باشد ـ خواه امامت صغری خواه امامت کبری ـ و ہر چند در حدیث آمده که صلوا خلف کل برو فاجر ـ و ہمین عبارت را متکلمین در کتب عقائد به دلیل آورده اند ـ اما شک نیست که باوجود امامی قاری منقر (متقی) خوش صورت و سیرت خوب عقب دیگری نماز گذاردن ترک افضل است ـ و رسول علیه السلام فرموده ـ ہر که عقب متقی نماز بگذاردگویا عقب پیغمبری نمازگذارده باشد ـ و مسئله این است که اگرامی یعنی کسی که قرآن درست نه تواند خواند و در ادای مخرج و تصحیح قرأت عاجز باشد امامت قومی بکند که در ایشان عالمی باشد هم

Marfat.com

نماز امام اہم نماز مقتدیان باطل شود ـ اما نماز عالم از برای ْ این کہ باوجود قدرت بر قرأت او قرأت نہ کرد و عقب جاہلی اقتدا کرد پس گویا نمازے گذارد بی قرأت و آن درست نیست ـ و اما نماز امی از جہت این کہ او می توانست کہ عہدۂ امامت را بہ سزاوار آن بگذارد و خود مقتدی شود . و چون این چنین نہ کرد گویا او ہم تقدیراً قرأت را ترک کردہ باشد و نماز بی قرأت گذاردہ ـ چہ قرآنی کہ دارد در شرع معتبر نیست و در حکم عدم است ـ و از جہت صعوبت مر امامت بزرگان از تقلید آن ہم چو تقلد قضا گریختہ اند و ازین بار امامت حذر می نمودند ـ

نقل است ـ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کہ می فرمود ‌من می خواہم کہ دو اسپ تیز دو ہمیشہ بر در من بستہ باشند تا بر یکی سوار شوم و از جای ْ کہ مرا بہ امامت خوانند زود تر بگریزم و بر دیگری بجای ْ کہ برای ْ اذان گفتن مرا طلبند خود را برسانم ـ شاہ سبحان قدس اللہ سرہ فرماید :

در راہ چنان دو کہ قیامت نہ کنند

با خلق چنان زی کہ ملامت نہ کنند

در مسجد اگر روی بباید کہ ترا

در پیش نہ خوانند و امامت[1] نہ کنند

سبحان اللہ ! نازیم بر زمان خود کہ در اکثر بلاد چنان دیدہ شد کہ قاضی یا خطیبی مثلاً مردہ و ازو پسری کریہ الصوتی نا خلفی جاہلی ماندہ وی را بجای ْ پدر بطریق عمیا و تقلید قاضی اعتبار می کنند [ص: ۳۰۶] باوجود :

''ان انکر الاصوات لصوت الحمیر ـ''[2]

امامت مشائخ و علما می کنند ہر چند امرد ہم باشد ـ و نماز ہم ناروا گردد و ہیچ احتساب نہ می نماید ـ اگر کسی احیاناً برین فعل قبیح ایشان را منع کند ، گویند :

---

۱ ـ مخطوطہ میں 'بہ' ہے ـ

۲ ـ القرآن سورۃ لقمٰن ۳۱ ، آیت ۱۹ ـ

Marfat.com

"انا وجدنآ آبآءنا علی أمة و انا علیٰ آثارهم لمقتدون ۔"[1]

دوم : خود را پسر دیگری خواندن ۔ رسول علیه السلام فرمود که لعنت باد بر کسی که خود را به نام غیر پدر خود شهرت دهد و این وقتی است که نسبت کسی معروف باشد ۔ اما اگر مجهول النسب بود چنانچه بعضی کسان در طفولیت در بند اسلام می افتند و نام پدر خود نه می دانند ۔ اگر از قبیله مربی خود خوانند شاید بزه نه باشد ۔ چه در شرع موالی سادات را در اخذ صدقات حکم سادات ۔ و صرف زکٰوة بر ایشان روا نه داشته اند و اگر صحبت را این قدر اثر نه باشد چه فائده ۔

حکایت : روزی سلطان المشائخ شیخ امم قطب طریقت نظام خضر و مسیح ازدم :

"یحی العظام ۔"[2]

قدس الله روحه به زیارت مزارات متبرکه در حضرت دہلی کہن تشریف برد و خواجه حسن[3] دہلی شاعر مشہور را که پس ہفتاد سالگی رسیده بود درکنار حوض شمسی دید که با حریفان شراب می خورد ۔ خواجه نظر بر سلطان عالی شان افتاد ۔ در ہدیه این قطعه انشا کرد و نوشته نزد او فرستاد :

سالہا باشد که ما ہم صحبتیم
گر اثر بودی ز صحبتہا کجاست

---

۱ ۔ القرآن سورة الزخرف ۴۳ ، آیت ۲۳ ۔
۲ ۔ القرآن سورة الصٰفٰت ۳۷ ، آیت ۷۸ ۔
۳ ۔ خواجه حسن دہلوی (ولادت ۱۲۵۳ء وفات ۱۳۲۷ء) فارسی کے مشہور شاعر اور شیخ نظام الدین اولیا کے مرید تھے ۔ بدایونی کو اس میں مغالطه ہوگیا ہے که حسن دہلوی ستر سال کی عمر میں بیعت ہوئے یه واقعه اس سے بہت قبل کا ہے اس لیے که ملفوظات جمع کرنے کا سلسله خود ان کے بیان کے مطابق ۱۳۰۸ء میں شروع ہوا جب ان کی عمر پچپن سال تھی ۔ دیکھو 'فوائد الفواد' مطبوعه نولکشور صفحه ۲ ۔

Marfat.com

زہدتان فسق از دل ما کم نہ کرد
فسق ما گو بہتر از زہد شماست

و این ہم صحبتی اشارتی است بآن عہدی کہ در خطہ بدایون با یک دگر داشتند ۔ شیخ قدس اللہ سرہ جواب داد آن اثر چہ باشد کہ صحبت را اثرہاست ۔ و دل خواجہ بہ تصرف تمام جذب فرمود تا از معاصی و مناہی توبہ کرد و بہ صحبت درویشان خانقاہ ایشان در آمد و از جملہ اہل اللہ گشت ۔ و ملفوظات پیر خود را کہ بفوائد الفواد مشہور است در بقیہ عمر نوشت و الحق آن کتابی است در جودت الفاظ و دقت معانی بی نظیر و اہل سلوک را از مطالعہ آن نا گزیر و خسرو شاعران قدس اللہ روحہ بہ آن کمالات غبطہ بر خواجہ حسن می برد و می گفت [ص : ۳۰۷] بجمع این فواید کاشکی من موقوف می شدم ۔

سیوم : ریش بافتن بہ مروارید و امثال آن ۔ و این عمل ریش بافتن بیشتر در ملوک عجم شائع ۔ و فرعون را نیز می گویند کہ این عمل می کرد ۔ و در شرع ممنوع است ۔ و ہرگاہ کہ در شانہ کردن محاسن کہ از سنن است مبالغہ نمودن ناشایستہ باشد و بہ افراط در زینت کشد مقید شدن بہ آن طریق اولیٰ ۔

حکایت : آوردہ اند کہ در زمانی کہ موسیٰ علیہ السلام سوی طور بہ مناجات می رفت زاہدی عابدی آمدہ نزد او نالید وگفت ۔ مدت ہفتاد سال است کہ بہ ریاضت و عبادت مشغولم ۔ در کار من ہیچ کشایشی نہ می شود ۔ نہ می دانم کہ این سد باب نتیجۂ کدام فعل شوم من است ۔ چون موسیٰ علیہ السلام از جانب او بہ درگاہ کبریا این التماس نمود ۔ فرمان آمد کہ وی را بگوی کہ تو ہمیشہ بہ ریش خود در مالدۂ و بہ آراستن آن مقیدی ۔ کاری کہ برای ما کردہ باشی کجاست ؟ زاہد این جواب از رب الارباب شنید و او بہ کندن ریش شب و روز مشغول شد ۔ باز جواب شنید کہ ہمہ سروکارت بہ ریش افتادہ است و ما از تو ناراضی ام :

تا تو نہ زنی بہر چہ داری آتش
ہرگز نہ شود حقیقت وقت تو خوش

Marfat.com

نقل است که سلطان التارکین ابراہیم[1] ادہم قدس الله روحہ وقتی که ترک سلطنت کرد از اسباب سفر ابریقی و شانہ و مسواکی برای خود برداشت ۔ و یکی را دید که محاسن بہ انگشتان شانہ می کند ۔ گفت ۔ ہرگاہ کہ بہ دست این سنت ادا می یافت شانہ چہ کار می آید ۔ و آن را نیز بگذاشت ۔ و دیگری را دید آب بہ دست می خورد ابریق را نیز ترک داد ۔ و ہمچنین مسواک شاید بہ انگشت ریگ می مالید ترک کرد ۔

چہارم : پیش از امام سر از سجدہ برداشتن ۔ و اگر مثل این تقصیرات شمردہ شود ۔ ترک ہر فرضی و سنتی و اتیان ہر محرمی و مکروہی در نماز و دیگر ابواب فقہی از جنس عبادات و معاملات بر اسپہ گناہی است ۔ و درجات غلظت و شدت آن متفاوت است ۔

نقل است [ص : ۳۰۸] از کتاب شواہد النبوۃ[2] در و کنیزکی از ائمہ معصومین سلام الله علیہم اجمعین کہ روزی در نماز از شخصی این فعل واقع شد ۔ سر او معاً بہ صورت سرخوک گشت ۔ مؤید این سخن آنکہ در کتاب دلائل النبوۃ[3] مذکور شدہ از بعضی اولیا کہ جماعت در حضور ایشان سب شیخین کردہ اند رضی الله عنہما و فی الحال بہ صورت سگ و خوک ظاہر شدہ اند ۔ و چون توبہ کردہ اند حق تعالیٰ در ساعت توبہ ایشان قبول فرمودہ و بہ صورت اصلی باز ماندہ آمدہ اند ۔ و فقیر از جد مادری خود شنیدہ و او مردی صالح بود کہ قاری را در علم قرأت خصوصاً در سایر علوم عموماً بسیار ماہر بود و ہمیشہ نقاب بر رخ می داشت ۔ روزی

---

۱ - ابراہیم ادہم بلخ کے رہنے والے تھے جوانی میں توبہ کی اور درویش ہو گئے ۔ کچھ مدت مکہ میں گذاری پھر شام چلے گئے ۔ ان کی وفات ۷۷۶ء یا ۷۸۳ء میں ہوئی ۔ ان کا صوفیہ کے طبقہ اول میں شمار ہے ۔

۲ - شواہد النبوۃ مصنفہ مولانا عبدالرحمان جامی متوفی ۱۴۹۲ء ۔ مصنف نے اس کو ۱۴۸۰ء میں مدون کیا ۔

۳ - دلائل النبوۃ کے مصنف ابو سعد یا ابو سعید عبدالملک ابن عثمان الخرگوشی متوفی ۱۰۱۵ - ۶ء ہیں

Marfat.com

شاگردی رشید اورا از سبب آن پرسید ـ ظاہرا گذاشتن نقاب ازین جہت بوده باشد کہ کسی را وقت ادای مخرج بعضی حروف بر تحرک شفتین شما نظر نیفتد ـ گفت ـ نی ! و این سر با ہر کسی گفتن نیست ـ چون الحاح بسیار کرد ـ نقاب برداشت ـ دید کہ چہرۂ او تمام بہ صورت سگی است ـ شاگرد را بیہوشی روی داد و بعد ازان کہ بحال آمد استفسار از آن معنی کرد ـ گفت ـ در نماز عمداً سر پیش از امام بر داشتہ بودم ازان باز می سوخت دریافتہ ـ و العیاذ باللہ منہا ـ

و ازین قبیل است از پیش مصلی بہ استخفاف گذشتن و قہقہہ در نماز کردن بالضرط چہ رسد ـ چہ اگر بہ طریق بی باکی باوی سر دہد خوف کفر است ـ و اگر بہ ضرورت سر بر زند باکی نیست ـ و ہم ازین جہت گفتہ اند کہ نماز کسی کہ بول و غایط و باد نگاہ دارد مکروه است ـ و نزد اہل حقیقت اعادۂ این چنین نماز فرض است ـ ہرگاه چنین باشد مرا حیف از بعضی بزرگان متعصب می آید کہ برای رواج مذہب خویش و طعن در مذہب دیگری در مجلس بادشاہی عالی شانے در عین نماز باد را چگونہ سر دہند ـ و بعضی فقہاء عظیم الشان و اہل حدیث رفیع المکان این حکایت را بہ طریق مباحات چگونہ در تاریخ خود بعد آب [ص : ۳۰۹] و تاب بنویسند ـ چنانچہ امام عبداللہ یافعی[1] رحمہ اللہ از امام الحرمین[2] امام ابوبکر قفال ذکر کرده ـ و اگر بہ تقریبی این جا مذکور شود شاید معفو باشد ـ

امام یافعی رحمہ اللہ می گوید کہ سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ خواست کہ از مذہبہای ہر کدام کہ بہ تقوی نزدیک تر است اختیار نماید ـ

---

۱ ـ عبداللہ یافعی ۱۳۰۰ء میں یمن میں پیدا ہوئے ـ قرآن فقہ تصوف کے بڑے عالم تھے ـ دمشق ـ مصر ـ حجاز وغیره کا سفر کیا اور ۱۳۶۷ء میں مکہ میں وفات ہوئی ـ ان کی تصنیفات زیاده تر تصوف پر ہیں ان میں 'روض الریاحین فی حکایات الصالحین' بہت مشہور ہے ـ

۲ ـ امام الحرمین (متوفی ۱۰۸۵ء) نیشاپور میں پیدا ہوئے اپنی عمر طلب علم میں صرف کی ـ جب وطن واپس آئے تو نظام الملک نے مدرسہ نظامیہ نیشاپور میں قائم کیا وہاں امام الحرمین نے درس دیا ـ ان کی تصنیفات میں 'نہایۃ المطلب فی درایۃ المذہب' مشہور ہے ـ

Marfat.com

و علماء حنفی و شافعی را جمع ساخت و از ہر دو طائفہ پرسید کہ نمازی لا اقل در ہر دو مذہب جائز باشد کدام است ۔ آن را بگذارید ۔ امام ابوبکر قفال[1] کہ شافعی المذہب بود و آب نبیذ کہ در ہوای گرم کشیدہ بود و مگس بر آن می نشست وضو ساخت ۔ و گوشت سگی را در فوطہ خود بست و در تحریمہ ۔ خدا بزرگ است ۔ گفت ۔ و دو برگ بر کہ سعنی مدھامتان است بجای آن قرأت قرآن فارسی خواند و سجدہ مثلی دالہ چیدن خروس کرد و زود فارغ شد و بجای سلام بادی رہا کرد و گفت مقدار ما یجوز بہ الصلواۃ نزدیک حنفی این است ۔ و می گویند کہ سلطان بعد از آن انتقال بہ مذہب شافعی کرد ۔ و امام یافعی این حکایت را از امام الحرمین آوردہ است ۔ و بہ این سبب شاید ترجیح مذہب شافعی کردہ طعن بر حنفی نمودہ باشد ۔

و از شیخ ابن عساکر[2] محدث مشہور رحمہ اللہ نقل می کنند کہ ابدال و اوتاد امروز نماز بمذہب شافعی می گذرانند ۔ و از حضرت غوث الثقلین قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر[3] جیلانی رضی اللہ عنہ چنین منقول است کہ نام یکی از رجال الغیب گرفتہ می فرمود کہ امروز از جمیع رجال اللہ در تمام روی زمین ہیچ مردی نیست کہ بمذہب ابو حنیفہ رضی

---

۱ ۔ ابوبکر قفال شافعی فقہ کے بہت بڑے عالم اور مصنف تھے ۔ ابتدا میں تالا بنانے کا کام کرتے تھے ۔ اسی لیے قفال لقب ہوا ۔ کہا جاتا ہے کہ تیس سال کی عمر میں علم حاصل کرنا شروع کیا اور درجہ کمال پر پہنچ گئے ۔ ۴۱۷-۱۰۲۶ء میں وفات ہوئی ۔ حالات کے لیے دیکھیے ابن خلکان (انگریزی ترجمہ مرتبہ ڈاکٹر معین الحق کراچی ۱۹۷۱ء) جلد ۳ صفحہ ۴۴ ۔

۲ ۔ حافظ ابن عساکر کا نام ابوالقاسم ابن ابی محمد الحسن ابن ہبۃ اللہ ابن عبداللہ ابن الحسین ہے شام کے نہایت جلیل القدر محدث اور مورخ ہیں ۔ ان کی مشہور اور مستند تاریخ دمشق ہے ۱۱۷۶ء میں وفات ہوئی ۔ تفصیلی حالات کے لیے دیکھو ابن خلکان (انگریزی ترجمہ مرتبہ ڈاکٹر معین الحق کراچی ۱۹۷۰ء) جلد ۳ صفحہ ۳۰۳ لغایۃ صفحہ ۳۰۷ ۔

۳ ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (متوفی ۱۱۶۶ء) ۔

Marfat.com

الله عنه نماز می گذارده باشد ـ غیر از فلان ـ و این حکایت در روضة الصالحین بتفصیل مذکور است ـ و کاتب حروف عفی الله عنه می گوید که درین هیچ شک نیست که احتیاط در نماز شافعی [ص: ۳۱۰] به نسبت حنفی رضی الله عنه بیشتر است چنانچه اکثری از صوفیه به آن مذهب نماز می گذارند ـ اما قطع نظر از بعضی امور که مساهله در آن هم فراخور احتیاط است بلکه زیاده ازان مثل وضو در قلتین ساختن و بر آمدن دو من خون را وقت فصد ناقض وضو نا شمردن و غیر آن ـ

عجب از امام قفال دارم که محض بواسطه غلو و تعصب در مذهب بی ضرورتی در آن چنان مجلس عالی چگونه آن طور امری غریب را بخود قرار داد و انگشت نما شد ـ و این افسانه تا روز قیامت بر جریدهٔ روزگار ماند ـ انا لله و انا الیه راجعون ـ و هر عامی مقلدی که این نقل بشنود ضرورت است که از هر دو مذهب منکر شود بلکه از اصل دین روی گردان شود ـ چنانچه اکثری از ملاحده را همین طور چیزها باعث بد اعتقادی شد و رخنه در اسلام افتاده ـ و لیس هذا اول قارورة کثرت فی الاسلام ـ

پنجم : فرزند را از مادر جدا ساختن ـ و ازین قبیل است برادر را از برادر و بنده را از خواجه و زن را از شوهر جدا کردن خواه به سحر خواه به فریب ـ قال علیه السلام ـ لعن الله من فرق بین الوالدات و اولادهن[۱] و بین الاخ و اخیه ـ و جدا ساختن فرزند از مادر وقتی مذموم است که فرزند شیر خواره باشد ـ اما اگر مدت رضاع که دو یا دو نیم سال است تمام شود و زن از شوهر جدا کرد و پدر را آن زمان می رسید که پسر خود را بگیرد و تربیت کند ـ چنانچه آیت کریمه :

"و الوالدات یرضعن اولادهن حولین کاملین ـ"[۲]

از آن خبر می دهد ـ وما حصل این است که مادران دو سال درست شیر به فرزندان می دهند ـ اگر شوهر تمامی مدت رضاع را خواهان باشد و بر شوهر که نسبت پسر به او درست می شود لازم است که درین مدت خورش

---

۱ ـ مخطوطہ میں ولدہ ہے ـ

۲ ـ سورۃ البقرہ ۲ ، آیت ۲۳۳ ـ

Marfat.com

و پوشش برای مادر فرزندان خویش برساند - بعد ازان اگر خواهند از یک دیگر جدای گزینند - و در حدیث آمده که روانیست مسلمانان را که از برادر خویش بیشتر از سه روز دوری جوید - مگر آن که باعث دوری امری و مهمی ضروری باشد - و روایت [ص : ۳۱۱] فقهی اینست که مرد را حج نفل بی رخصت مادر جائز نیست اگر همین پسر دارد - و لیکن اگر پسران متعدد داشته باشد که از عهده اوقات کند مادر توانند بر آمد موقوف به ذن او نیست والله اعلم - و رسول علیه السلام فرمود که از ما نیست کسی که زن را از شوہر و بنده را از صاحب بیگانه سازد : و نص

"و یتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء و زوجه ۔"[1]

می آموزند اہل کفر از ہاروت و ماروت که دو فرشته بودند در بابل جادوی را تا به آن سبب میان مرد و زن جدای اندازند - اشارت باین معنی می فرماید -

ششم: تمغا بندن - ہفتم: زراعت - ہشتم : آب مستعمل در چاه انداختن - نہم: آب زراعت دزدیدن - و این از جمله ضرر عباد است - قال علیه السلام - من اخذ شبراً من الارض فان الله یطوقه یوم القیٰمة من سبع ارضین - ہر که بمقدار یک و جب زمین احیای ملکی کسی بناحق بگیرد خدای تعالیٰ آن گیرنده را روز قیامت گرد بگرد ہفت طبق زمین بگرداند - و نیز فرمود ہر که مال مردمان را خواہد که تلف کند خدای تعالیٰ مال اورا تلف گرداند - خسرو شاعران فرموده :

ببری مال مسلمان و چو مالت ببرند
بانگ و فریاد بر آری که مسلمانی نیست

دہم : اوقاف را متصرف شدن و ازین قبیل است آن را از اہل استحقاق بازگرفتن - اوقاف داخل صدقه است - و رسول علیه السلام فرمود

---

۱ - القرآن سورة البقره ۲ ، آیت ۱۰۲ -

Marfat.com

که العاید فی صدقة کالکلب یعود فی قیئه ـ و ہم ازین جهت در توقیعات ملوک ماضیه می نوشتند که این مبلغ وظیفه باین قدر زمین را خالداً و موبداً بر فلان و بر فلان و اولاد او مقرر داشتم ـ و تصرف در مال وقف بدترین کبایر است و بر معنی موافق بیت حافظ علیه الرحمة است :

فقیه مدرسه دی مست بود فتوی داد

که می حرام ولی به زمال اوقاف است

یازدہم : بر بیع دیگری بیع کردن ـ دوازدہم : به بہای گران فروختن ـ آن غبن فاحش می گویند و حکم آن از احتکار معلوم شده است ـ سیزدہم : زنی راکه دیگری خواسته باشد خواستن ـ قال علیه السلام لا یخطب الزوجة [ص : ۲۱۲] علی خطبة اخیه حتی ینکح او یترک ـ باید که مرد خواستگاری زنی نه کند بر خواستگاری برادر خویش یعنی مسلم و انتظار برد تا آنکه خواستگاری اول زن را یا نکاح کند یا بگذارد ـ

و منشاء عداوت یزید پلید بر امام حسن و امام حسین شهیدین رضی الله عنهما ہمین خطبه بود و قصه ورغلانیدن جعدِ مشهور است ـ و ازین قبیل است دختر را بعوض دختری دیگر دادن ـ قال علیه السلام ـ لا شغار فی الاسلام ـ و معنی شغار آن است که نکاحی بعوض نکاحی می کنند ـ ذکر مہر درمیان نه باشد ـ و این روش جاہلیت بود ـ در شریعت مصطفی علیه السلام منسوخ شد ـ

چہاردہم : نکاح متعه کردن ـ و آن این است که با زنی بگوید که از تو به چندین مبلغ تا چندین مدت بہره می گیرم و او قبول کند ـ و این نکاح در اوائل اسلام مباح بود ـ چون مکه مبارک فتح شد بعضی از یاران که عزب بودند گله از مجردی نزد حضرت نبوی علیه السلام بردند ـ گفتند ـ ہوای مکه گرم است و ما تاب تنہا بودن نه داریم ـ فرمود متعه بکنید ـ بنابر آن بعضی زنان را می طلبیدند و دو سه شب نگاه می داشتند و یگان جامه یا خرجی می دادند و رخصت می کردند ـ و در جنگ خیبر نیز متعه شایع بود ـ بعد ازان منسوخ شد ـ و از اکثر کتب احادیث نسخ

Marfat.com

این حکم زمان رسول علیہ السلام مفہوم می شود بدو مرتبہ ۔ اما در کرمانی شرح بخاری می آرد کہ سہ مرتبہ حکم بر متعہ شدہ بود ۔ و مرتبہ سیوم چنان منسوخ شد کہ تا قیامت حل پذیر نہ گردد ۔ و در شرح مقاصد می آرد کہ سہ چیز در زمان رسول علیہ السلام حلال بود و خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ آن را بنابر مصلحت عام حرام موبد ساخت ۔ متعہ نکاح ۔ متعہ حج ۔ و حی علی خیرالعمل در اذان ۔ و در حدیث آمدہ کہ نہی النبی علیہ السلام عن متعة النساء ۔ و راوی این حدیث علی رضی اللہ عنہ است ۔ و نزد شیعہ متعہ بہترین نکاحہا است ۔ و فرزندی را کہ ازان متولد شود بہترین [ص : ۳۱۳] فرزندان می دانند ۔ و بہ نسخ آن حکم قطعاً قایل نیتند ۔ و این آیت را دلیل می آرند کہ :

''فما استمتعتم بہ منہن فآتوہن أجورہن فریضة ۔[1]''

آنچہ تمتع بگیرید از زنان پس اجرت ایشان بدہید آن قدر کہ فریضہ است ۔ و فریضہ بمعنی مقدر است ۔ زعم ایشان است کہ ذکر نکاح از آیت ما قبل کہ :

''ولا جناح علیکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ۔[1]''

باشد ۔ معلوم شدہ زیرا کہ مراد از اموال درین جا بہ اتفاق ہمہ مفسرین مہر است کہ لازم نکاح است ۔ پس آنچہ بی مہر است و دران اجر تمتع بہ زنان باید داد باید کہ سوای نکاح باشد و آن منحصر است ۔ و زنی کہ بہ قرینہ لفظ استمتاع متعہ باشد ۔ و آن منحصر است نہ نکاح ۔ چہ شئی دیگر کہ مستوجب اجر باشد غیر آن نیست با علاقہ ثبوت در زمان پیغمبر علیہ السلام ۔ و عدم علم بہ نسخ آن ۔ و معتزلہ نیز برین اند ۔ و نزد اہل سنت و جماعت حکم این آیت در حق زنانی است کہ در وقت نکاح مہر مسمی ایشان مذکور نہ گردد و پیش از وطی خاوت صحیحہ باشد خواہ نی مطلقہ شوند ۔ آن زمان اجر استمتاع بدیشان دادن لازم است و بنابرین کہ فائدہ

---

۱ ۔ سورة النساء ۴ ، آیت ۲۴ ۔

Marfat.com

برین نکاح مترتب نه شده حق سبحانه و تعالیٰ آن نکاح را استمتاع نام فرموده و آن مهر را به نام اجر خوانده - پس برین تقدیر استمتاع نیز نوعی از نکاح باشد - و در صورتی که مهر مسمی نه باشد و زن را پیش از خلوت صحیحه طلاق دهد نزد حنفیه بر شوهر هیچ اجری واجب نیست - و اگر نقدی معلوم یا کسوتی معین به طریق مروت بدهد مستحب است -

نقل است از امیر المومنین حسن مجتبیٰ سلام الله علیه که زنان بسیار را می خواسته و می گذاشته - و در تعریف او چنین آورده اند که کان منکاحاً و مطلاقاً و مفعال صیغه مبالغه است و هم از جهت کمال تنعم و خوض در تلذذ سلسله فقر باوجود نهایت رتبه ولایت و وصایت و غایت درجه خلافت و وراثت امامت ازو منقطع شد - و نعمت یک دیگری را [ص : ۳۱۰] نه رسید - به خلاف امام حسین رضی الله عنه که جمیع سلاسل اولیا بایشان منتهی می شود - و این سلسله را سلسلة الذهب می نامند - و از امام حسن رضی الله عنه چون سبب آن را پرسیدند - فرمودند - که تونگری را دوست می دارم - و حق تعالیٰ در کلام مجید دو آیت فرموده در بابت نکاح و طلاق که هر دو متضمن غنا اند - اول قوله تعالیٰ :

''ان یکونوا فقرآء یغنهم الله من فضله -''[1]

اگر ناکحان فقیر باشند ایشان را خدای تعالیٰ به سبب نکاح غنی می سازد - چه به آمدن زن در خانه برکتی پیدا می شود و سنت الهیه برین جاری است - چنانکه مشاهده می شود - و دوم قوله تعالیٰ :

''و ان یتفرقا یغن الله کلا من سعته -''[2]

و اگر زن و شوهر به جهت طلاق از یک دیگر جدا شوند خدای تعالیٰ هر دو را تونگر می گرداند - وگفته که اگر نا سازگاری در کد خدای باشد زود تر علاج آن به جدای باید جست - و در حدیث آمده که شومی در سه چیز است زن و اسپ و سرای - و اگر ازینها دلگیر شوید زود تر بفروشید یا

---

۱ - سورة النور ۲۴ ، آیت ۳۲ -
۲ - سورة النساء ۴ ، آیت ۱۳۰ -

Marfat.com

ببخشید - مخفی نه ماند که ظاہر این ہر دو حکم مخصوص اسپ چرون و سرای بدیمن و کنیزک نا مبارک است بہ خلاف زن اصیل کہ آن جا یا صلح است یا جدای - و ازین جا گفتہ اند :

تہی پای رفتن بہ از کفش تنگ
بلای سفر بہ نہ در خانہ جنگ

و شیخ سعدی فرمودہ :

زن بد در سرای مرد نکو
ہم درین عالم است دوزخ او
زینہار از قرین بد زنہار
و قنا ربنا عذاب النار

اما چون طلاق ابغض مباحات است ارتکاب آن از مروت دور است - و چہ روش خوب دارند اہل ہند کہ ازین امر مجتنب اند و آن را بد ترین دشنامہا می دانند - چہ بعضی را اگر طلاق گفتہ از روی جہل کشتہ ہم شدند -

و آوردہ اند کہ چون از ابن عمر رضی اللہ عنہما پرسیدند کہ پدرت متعہ را منع کردہ تو چرا می کنی - گفتہ کہ متعہ در زمان پیغمبر علیہ السلام و خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حلال بود بعد ازان مردی آمد و برای خود نہی کرد - عجب تر آن کہ راوی حدیث نسخ متعہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بود و مانع جواز آن امیر المومنین علی [ص : ۳۱۵] رضی اللہ عنہ بود و مانع جواز آن امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ - و پسران ہردو در مخالفت با پدران متفق اند - و باوجود این گرفت و گیر را مجالی نیست چہ ہمہ ایشان مجتہدان زمان خود بودہ اند :

ہر خوش پسری را حرکاتی دگر است
در ہر دہن تنگ نباتی دگر است

Marfat.com

ما حصل ہمہ مقدمات مذکور این است کہ متعہ نزد حنفی و شافعی مطلقاً حرام و نزد مالکی و شیعی بہ اتفاق حلال است ۔ با آنکہ در کتاب موطا کہ تصنیف امام مالک رضی اللہ عنہ است خلاف او وارد است ۔ اما اگر قاضی چہ بہر مذہب کہ باشد بر مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ حکم بہ جواز متعہ کند نزد ہمہ بہ اتفاق جائز باشد ۔ و بی این صورت حق آن است کہ قائل بہ حرمت آن باید بود کہ موجب دلیری عوام و خلل در نسل می شود :

بہ ملت کہ دوست و بہ مذہب کہ تمام
جماع متعہ حلال و نماز جمع حرام

و این بحث بہ تقریب استفسار خلیفہ زمان از علمای عصر بہ تفصیل در رسالہ علاحدہ نوشتہ شدہ است ۔ اگر استیعاب خواہند در آن جا بنگرند ۔

پانزدہم : روی از مردم گردانیدن ۔ قولہ تعالیٰ :

''ولا تصعر خدک للناس و لا تمش فی الارض مرحاً ۔''[1]

حکایتی است از زبان لقمان حکیم کہ پسر خود را بہ وصیت می گفت کہ رخسارۂ خود را بر مشکن و در روی زمین خرامان مرو کہ این منشاء تکبر و تجبر است ۔ متکبران دشمن خدا اند ۔ و گفتہ اند کہ مردم چہار کس را بالطبع دشمن اند بی آن کہ از ایشان بہ کسے زیانی رسد ۔ بخیل و متکبر و حریص و بسیار خوار ۔ و از صفات مومن یکی این است کہ دایم تازہ روی باشد ۔ و چین در ابروی خود نیارد ۔ و رسول با آنکہ ہمیشہ حزین و غمگین درکار آخرت و فکر امت می بود ۔ اما ہرگز از بشرہ غیر از تبسم و خندہ روی ظاہر نہ می شد ۔ و شیخ ابو علی[2] سینا در اشارات بہ عبارات عربی فقرہ چند گفتہ بہ این مضمون کہ عارف ہمیشہ تازہ روی و خوش خوی و خندان می ماند و خود را مثل بزرگ تعظیم و تواضع نماید ۔ و از نادان و دانا اظہار خوش حالی می کند ۔ و چرا [ص: ۳۱۶] این چنین نہ باشد کہ

---

۱ سورہ لقمٰن : ۳۱ ، آیت ۱۸ ۔

۲ ۔ ابو علی سینا (متوفی ۴۲۸ھ/۱۰۳۷ء) ۔

او به حق شادان و خرم است و به حق قائم است و حق را در ہر کس و ہر چیز می بیند :

ہر آن چشمی که از صدق و صفا دید
بہر چیزی که دید اول خدا دید

ما رأیت شیئاً الا و رایت الله قبله و بعده و معه و فیه ـ

حکایت : چون صدر عالی قدر عصر ما عفی الله عنه که ہیچ صدری مستقلی فیض رسانی در ہیچ زمان چه در خراسان چه در ہندوستان بآن رفعت شان و علو مکان نه گذشته ـ مرتبه دویم به امر صاحب الزمان طوعاً و کرهاً به حج رفت و از جهاز بر آمد ـ اورا معلمی از غریبان (اعرابیان ؟) تعلیم مناسک حج چنانچه عادت معهود ایشان است می کرد ـ بعد از آنکه مبالغه از حد گذر اند صدر بتنگ آمد و گفت که من عالمم ـ اعرابی گفت ـ یا ایها الشیخ ! ان کنت عالما فاین طلاقة الوجه ـ اگر عالمی آن خنده رویٔ که شیوهٔ عالمان است در تو کجا است ـ و آخر حال از گردش زمان آن تند خویٔ تند رویٔ بار آورد تا رخت به سرایٔ باقی برد و حال عبرت جهانیان شد :

ای دل صبور باش که آن باد تند خوی
بسیار تند رویٔ نشیند ز بخت خویش

شانزدهم : خرامان رفتن و ازین قبیل است به شتابی گام زدن ہر چند برایٔ دریافتن تحریمه نماز جمعه و عید ہم باشد ـ باوجود آن اخبار و آثار که در فضیلت جماعت واقع شده و در خرامیدن قطع نظر از تکبیر تشبه به زنان نیز ہست ـ و تعجیل بموجب العجلة من الشیطان ـ مانع احترام و احتشام است ـ و چه خوش گفت آنکه گفت :

رسم سگان است بہر سو نگاه
شیر سر افگنده خرامد براه

Marfat.com

و مدار مشغولی سلسله علیه مشائخ نقشبندیه قدس الله ارواحهم برین چهار سخن است - هوش در دم و نظر بر قدم و سفر در وطن و خلوت در انجمن - و این فقرات را معانی بسیار است و شرح آن در رسائل بعضی ارباب کمالات و فضایل مذکور شده -

هفدهم : مردم را قیام فرمودن - قوله[1] علیه السلام - من سره ان تمثل له الرجال قیاماً فلتیبؤا مقعده من النار [ص : ۳۱۰] هر کرا معنی خوش آید که مردم استاده برای خدمت او آماده باشند گو جای نشست خود را در آتش آماده کند -

عام تر ازین که حشم و خدم او دست به دست بسته به خدمت او قیام نمایند یا در مجلسی که بیاید خواهی نه خواهی باعث و امر قیام مردم شود - و مآل هر دو یکی است - و این حکم آن دارد که در مساجد خصوصاً در ایام جمعه و عید پای بر گردن مصلیان نهاده بگذرلد - و در حدیث آمده که هر که تخطی رقاب کند از ثواب نماز جمعه نصیب نه یابد -

هژدهم : پارهٔ سر تراشیدن و پارهٔ نگاه داشتن - قال علیه السلام - حلقوا کله او اترکوا کله - ضمیر راجع به موی سر است - و شان ورود این حدیث آن که پیغمبر علیه‌السلام روزی شخصی را دید که نیمه سر او تراشیده و نیمه دیگر موی داشته - فرمود - یا همه سر را بتراشید یا همه را نگاه دارید - و جای دیگر آمده که این فعل از علامات خوارج است - و روش بعضی جوگیان هند این است که موی تارک را می تراشند و اعتقاد دارند که جان از راه تارک که روزن وهم است از قالب بر آید آن میت بی شک از اهل نجات است - و دلیل برین مدعا آنکه بر وقت بر آمدن روح ازین منفذ آوازی می خیزد مثل آواز رعد و صاعقه و برق - و این همه غلط است و جهل فاسد - چه روح امر لطیف است و قالب آدمی ضعیف - و بدیهی است که این ترکیب موجب صدور امور غریب و اصوات مهیب نه می تواند شد - و قیاس این حال بر اجرام علوی نمودن قیاس است مع الفرق و وهمی است باطل -

---

۱ - مخطوطے میں قولہ تعالیٰ ہے -

نوزدہم : در مجلس میان دو کس نشستن ۔ و وجہ منع شاید آن باشد کہ فصل بہ اجنبی می شود خصوصاً وقتی کہ پدر و پسر و برادر یا دو محب مخصوص یک جا نشستہ باشند ۔ و این وقتی است کہ بی اذن ایشان نشیند ۔ اما اگر ماذون باشد باکی نیست ۔ قال علیہ السلام لا تجلس بین الرجلین الا باذنہما ۔ میان دو کس بی اذن ایشان منشین ۔ و ہمچنین میان دو کس راہ رفتن ۔ و این را از موجبات فقر اضطراری نوشتہ اند ۔ [ص : ۳۱۸] و اگر ہردو حایض باشند بیم دیوانگی است ۔ و ازین جہت گفتہ اند کہ حکام اسلام را باید کہ در کوچہ و بازاری چوب نصب کنند تا مردان از یک طرف و زنان از جانب دیگر می رفتہ باشند ۔ و بادشاہی از بادشاہان در قلعہ رہتاس برای حفظ عورات این چنین کردہ بود ۔ و رسول علیہ السلام نہی فرمود ازین کہ مرد میان دو زن رود ۔

بستم : در مجلس برای آئندہ جای نہ دادن ۔ قولہ تعالی :

"اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح اللہ لکم ۔"[1]

وقتی کہ گفتہ شود شما را کہ در مجلسہا فراخ نشینید مجلس را فراخ سازید برای آئندہ تا خدای تعالی نیز بر شما عیش در دنیا یا جای در بہشت فراخ سازد ۔

و ہرگاہ کہ تنگ ساختن مجلس بر اہل آن ممنوع باشد لازم می آید کہ اہل مجلس را نیز بر مہمان تنگ گرفتن نا مشروع ۔

در کتب سیر آوردہ اند کہ روزی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ در مجلس رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد ۔ آن سرور چادر مبارک خود از کتف فرود آوردہ زیر پای او انداخت و مردم را بہ اعزاز او امر فرمود و گفت اتاکم کریم قوم فاکرموہ چون کریم قوم نزد شما بیاید اورا گرامی دارید ۔ بعضی نقادان علم حدیث درین سخنی دارند ۔ واللہ اعلم ۔ و این سعد[2] بن عبادہ ہمان است کہ روز رحلت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم معاشر

---

۱ سورۃ المجادلہ ۵۸ ، آیت ۱۱ ۔

۲ ۔ سعد ابن عبادہ (متوفی ۶۳۶ء) انصار کے قبیلہ خزرج کے سردار تھے ۔

Marfat.com

انصار رضی اللہ عنہم در سقیفہ بنی ساعدہ اتفاق بر خلافت او داشتند و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شان را الزام داد و آن قصہ مشہور است ۔ و ہرگاہ این چنین باشد حال جماعت سفیہان و ابلہان جاہل متکبر کہ در مجلسہا بر صدر نشینی و بالا روی جنگہا کنند و تا کشتن ہمراہ اند ۔ و این عداوت درمیان اولاد ایشان باقی ماندہ باشد ۔ و اگرچہ این خصلت شنیعہ ہمہ جا شائع است اما در ہند بیشتر از ہمہ است :

یا خواجہ عقل بین کہ بزرگان شہر ما

بر خویشتن فضای جہان تنگ می کنند

فی المثل بہ مجلس آورند صدر روی[1]

ہر یک بہ صدر مجلس آہنگ می [ص:۳۱۹] کنند

مرکز زمین کہ بود سلک دیگری

تیغ زبان کشیدہ بہم جنگ می کنند

حکایت : آوردہ اند کہ سلطان حسین[2] مرزا و میر علی شیر[3] در ہرات مجلس بہم ساختند کہ تا یک ماہ کم و بیش تصور آن نمودہ ترتیب نشستن اکابر زمان دہ بودند ۔ و مخدومی مولوی عبدالرحمٰن جامی[4] را نیز قدس اللہ سرہ العزیز طلب داشتند ۔ ایشان در صف نعال آمدہ رو پاک خود را از دوش کشیدہ زیرپا انداختہ اشستند ۔ و مرزا و میر از جاہای متعین برخاستہ نزد ایشان آمدند چنانچہ آن وضع و ترتیب برہم خورد ہای گاہ

---

۱ ۔ یہ مصرع موزوں نہیں ہے ۔

۲ ۔ ابوالغازی سلطان حسین مرزا (متوفی ۱۵۰۵ء) تیمور کا پوتا تھا خراسان کا بادشاہ تھا شعرا کا قدردان تھا ۔

۳ ۔ میر علی شیر نوائی (متوفی ۱۵۰۱ء) سلطان حسین کا وزیر تھا ۔ ترکی نظم و نثر پر قدرت رکھتا تھا ۔ اپنے زمانے کے شعرا اور اہل علم کا قدردان تھا ۔

۴ ۔ مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی (متوفی ۱۴۹۲ء) فارسی کے مشہور شاعر تھے ۔

Marfat.com

پیش گاه گشت و شیخ الاسلام ہروی را کہ ابن مولانای[1] سعد الدین تفتازانی[1] بود اورا سوخت آتش حسد در نہاد شعلہ زد و از مجلس برخاست و درین باب شکایت عظیم از جانب مولوی بہ حضرت خواجہ احرار قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ بہ سمرقند فرستاد ۔ و مخدومی و مولوی نیز دو کلمہ در بیان عذر خواہی نوشتند ۔ چون حضرت خواجہ بر حقیقت حال اطلاع یافت ۔ فرمودند کہ ازرقعہ شیخ الاسلام سراسر بوی[2] نفسانیت می آید و بہ مولوی جامی رقعہ بہ صیغہ عرض داشت رقمی ساختند و تسلی بخشیدند ۔ و این جا بر افاضل ہری معلوم شد کہ حضرت مولوی غیر از ملای و شاعری حیثیتی دیگر ہم داشتند ۔ و قطعہ کہ سابقاً مرقوم گشت مولوی در آن وقت فرمودہ اند ۔

و ہم چنین ممنوع است میان حلقہ نشستن ۔ چنانچہ قصہ خوانان و بعضی متکبران برای[2] امتیاز می نشینند ۔ قال علیہ السلام ملعون علی لسان محمد من قعدوسط الحلقة ۔ لعنت کردہ شدہ است بہ زبان محمد علیہ السلام کسی کہ میان حلقہ نشیند ۔ و این نسبت بہ جاعتی است کہ مذکور شدند ۔ اما اگر عالمی یا واعظی ربانی برای[2] افادہ و افاضہ نشینند ظاہرا باکی نہ دارد ۔ و امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ می فرمایدکہ اگر بہ آتشی انداختہ درمیان مجلسی نشینم و توریت و انجیل [ص : ۳۲۰] بیان کنم مردم افتند کہ مگر موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام باز در عالم آمدند ۔ قطعہ :

تا حاملان عرش ازو علم نہ شنوند
بر عرش جبرئیل نہادہ غارق است
بر علم او دلائل تنزیہہ شاہد است
بر فضل او شواہد انجیل ناطق است

بست و یکم : بہ طعامی بر سیری خوردن ۔ و این جرم است مگر آن

---

۱ ۔ سعد الدین تفتازانی (متوفی ۱۳۸۹ء) نے درسی کتابیں المفتاح وغیرہ تصنیف کی ہیں ۔

Marfat.com

که فردای آن نیت روزه داشته باشد - آن زمان زیاده از معتاد خوردن بی اشتها هم مباح است - قوله تعالیٰ :

"کلوا و اشربوا و لا تسرفوا -"[1]

بخورید و بیاشامید و اسراف مکنید - زیرا که اسراف نیست - و بعضی گفته اند و روزی زیاده از یک مرتبه خوردن داخل اسراف است - مگر آن که نیت صالح درین ضمن داشته باشد - و بعضی مشائخ را دیده ایم که برای خود از نان جوین غذا می ساختند - تا دو سه روز به فاقه هم می گذرانند - و همین که مهمانی می رسید انواع تصرف و تکلف در الوان اطعمه لذیذ می نمودند - آن گاه خود هم ازان تناول می کردند -

نقل است که فقیری اسباب جاه و تجمل سلطان ابو سعید ابو الخیر قدس الله سره العزیز دید و گفت ایها الشیخ! لا خیر فی الاسراف - شیخ در بدیهه جواب فرمودند که لا اسراف فی الخیر - و هم چنین از بزرگ شنیده شد که فقیری در ملازمت ایشان رفت و آن همه عظمت و شوکت ظاہری که دید در باطن او انکاری پدید آمد و در دل گذراند که این همه دنیا سازی منافی درویشی است - در همین اثنا غالباً پیر زنی آمد و گفت که پسر مرا دردی عارض شده و اطبا گفته اند که دل و جگر اسپ سیاه یک رنگ از برای او سود دارد - و هیچ جا نه می یابم - ایشان فرمودند که در طویلهٔ خاصه برو و ببر - او رفت و از میان چندین اسپان سیاه رنگ اسپی اورا خوش کرد و تداوی پسر خود نمود و مریض به شد - بعد ازان بآن منکر فرمودند که درویش ! تو هم یک کس را هم چنین حاجت بر آر و نیکو ساز -

و هم چنین ملکی با امام احمد غزالی [ص : ۳۲۱] گفت که خود را درویش می لگری و حال آنکه چندین طویلهٔ اسپ و اشتر در تسترداری - گفت - من میخ طویله را در گل زده ام نه در دل - پس معلوم شد که کار به باطن است نه به ظاہر :

---

۱ - القرآن سورۃ الاعراف ۷ ، آیت ۳۱ -

ما برون را ننگریم و قال را
مادرون را بنگریم و حال را

و یکی از نا خوشیها پر خوردن این است که مومنان کم خورده بجانب مسجد می روند و بسیار خوار ہر زمان بمزبلہ می شوند ۔ و کریمہ در حق کافران و ہوا پرستان می فرماید کہ :

"ذرهم یاکلوا و یتمتعوا و یلههم الامل فسوف یعلمون ۔"

ای محمد ! بگذار ایشان را تا بطور خود در چراگاہ طبیعت بخورند و بیاشامند و غافل سازد ایشان را طول امل از یاد خدای عز و جل کہ عاقبت شومی کار خود خواہند داشت ۔ عاقبت میمون لولی را گذر بر جنبر (؟) است ۔

قال علیہ السلام ۔ لعن اللہ من اکل فوق الشبع لعنت کناد خدای تعالیٰ آن را کہ بالای سیری بخورد ۔ زیرا کہ این علامت نفسی و بی اعتمادی است بر حق سبحانہ و تعالیٰ و موجب امتلای معدہ و سبب امراض بی نہایت است ۔ و عزیزی گفتہ کہ اگر بفرض از ہزار مردہ سبب مرگ ایشان پرسند ۔ جواب نہ صد و نود و نہ کس این باشد کہ از برای معدہ مردیم ۔ و چنان کہ گرسنگی صفای دہن و جودت طبع و فصاحت نطق بہ آدمی آرد ہم چنان سیری قساوت قلب و غفلت از خدای و نا مہربانی بر ارباب فقر و اصحاب حاجات نتیجہ می دہد ۔ چہ سیر ہمہ را مثل خود قیاس می کند :

آری صنما چو در دلت دردی نیست
درد دل دیگران ببازی بشمری

نقل است کہ منبہات بسمع عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ رسانیدند کہ خرج مطبخ مسلمہ مروانی کہ یکی از امرای سرحدی صاحب شوکت شام ہر روز ہزار درم است ۔ این معنی بر مزاج شریف او گران آمد ۔ اورا

---

۱ ۔ القرآن سورۃ الحجرات ۱۵ ، آیت ۳ ۔

Marfat.com

طلب داشت و نزد کسی فرستاد که فردا بیا تا بہم غذای بر مزاج شریف گران آمدی خاست (؟) تناول کنیم - [ص: ۳۲۲] و به مطبخان فرمود تا آن روز الوان اطعمه ترتیب نموده کمال تصرف بجا آورند - و گفته که باید که پیش آوردن آن طعامهای به تکلف طعامی که مرتب از عدس و پیاز کرده باشند حاضر سازند آن گاه الوان دیگر - چون صباح مسلمه بملازمت ابن عبدالعزیز آمد - آن جناب چندان اورا در سخن مشغول داشت که آتش جوع او به مرتبه نائره کشید که نزدیک بود که فریاد بر آورد - و درین اثنا بموجب فرمودهٔ خلیفه اولاً آش عدس حاضر گردانیدند و مسلمه از آش عدس چنان تناول کرد که سیر شد - بعد ازان چون اطعمه متکلف آوردند مطلقاً یک لقمه نه توانست تناول نمود - عمر گفت سبحان الله ! چون تو ازین آش که اگر یک درم صرف مصالح آن شود ده کس را کاف بود چنین سیر می شدی پس چرا ہر روز ہزار درہم خرج طعام خود میکنی این مسلمه از حق تعالیٰ بترس و خود را داخل مسرفان نگردان مالی که درین باب خرج می کنی به ارباب حاجت وگرسنگان اہل اسلام ارزانی دارکه بر خدای باری تعالیٰ نزدیک تر است - بعد ازان فرمود که رحمت خدای تعالیٰ برابو تراب باد ! که در ایام خلافت غذای او نان جوین می بود و آن نیز بمرتبه به سیری نه می رسید - و می فرمود که من چگونه سیر شوم و حال آنکه در گرد حجاز شکمهای گرسنه بسیار است - پس مسلمه گفت - فرمان امیر المومنین است و بعد ازان چنان نه کنم -

قصه گرسنگی یوسف علیه السلام در ایام قحط و بیاری از تیار محتاجان مشہور است -

حکایت : شنیده ام که یکی از عارفی پرسید که خدای تعالیٰ را بکدام عمل دریافتی ؟ گفت - به بسیاری خوردن و خفتن و سخن گفتن - سایل گفت - که این طریق خلاف مشائخ است - چنانچه مقرر است عکس این است - چنانچه گفته اند :

جوع است و عزلت و سهر و صحبت چار رکن
زین چار رکن قصر ولایت قوی بناست

Marfat.com

او جواب داد - هرگاه که مهمانی رسید برای رفع حجاب او هم خوردنی بسیار خوردیم و سخن بسیار گفتیم [ص : ۳۲۳] و برای خاطر او شب بسیار خفتم تا برو گران نیامد -

و باید دانست که هم چنان که آفات سیری بسیار است آفات گرسنگی نیز از شمار افزون تر است - چه سیری اگرچه موجب بیماری صوری و باعث ممات ظاہری است - اما بسا گرسنگی که سبب مرض گرسنگی که سبب مرض معنوی و واسطه پژمردگی و افسردگی دل است - و خیلی از امراض و عیوب ازان نفسانی تولد می کند - و عجب و ریا و سمعه و تکبر و جاه و خود نمای و رعونت می کشند - و ہرکدام ازینها از مهلکات است و تا مرشدی کامل یا دوستی مخلص یا بصیرتی وافر نه داشته باشد عبور ازین عقبه دشوار است - و بسیاری از زاهدان در نظر آمده اندکه درازلعنات (؟) افطار بخرمای یا قرلفلی یا پارچه نان جوین و یا سبزه و تره می کردند همین که حایکی (؟) بخانه ایشان آمده آن را نهایت معراج خود دانسته اند و در حق این چنین گفته اند که ترک الدنیا لاجل الدنیا - دنیا از جهت دنیا ترک داده اند و عارف - گفته :

لنکنت گر کند ترا فربه
سیر خوردن ترا ز لنکن به

مشکل کاری و طرفه روزگاری که اگر سیر خوریم بابهائم شریک باشیم و اگر گرسنه مانیم از امتلای آز بمیریم - نه می دانیم علاج این چه باشد :

من نا توان ز یاد کسی کشتم ای طبیب
آن داروم بده که فراموشی آورد

بست و دوم : طعام گنده شب مانده خوردن - و این وقتی بد باشد که نتیجهٔ خست و سبب هلاکت است - و بساکس از طعام شبینه خورده مرده اند - ظریفی می گوید :

میر فضل الله که آش شب نهاده می خورد
حد امساک و کمال اشتها را بنده ایم

Marfat.com

و بعضی فقیران متوکل را دیدم که باوجود نسبت عیال مندی دور از آبادانی منزل داشتند و بهمان نهج روز نو روزی نو از غیب بهم می رسد و اوقات به فراغ خاطر در عبادت و طاعت و ذکر و فکر می گذراندند ـ یاد آن مردم و آن ایام که حالا بخواب هم دیده نه می شوند گویا همه [ص : ۳۲۴] بر یک عهد و بر یک قرار بودند که رخت از عالم بیک بار بردند :

مرت الریاح علی مکان دیارهم
فکانهم کانوا علی میعاد

ای خوش آن روزی که بی پاوسر ایامی چند
بر در میکده بودیم بدنامی چند

و ازین قبیل است تناول طعام سوخته که از انتفاع بیرون رفته باشد بخلاف آنچه در ته دیگ مانده باشد ـ چه رسول صلی الله علیه وسلم آن را خوش کرده اند ـ و در شمائل آمده و کان یعجبه السفل ـ السفل بضم فا چیزی را گویند که در ته دیگ مانده باشد ـ

و ازین قبیل است در کوچه و بازار خوردن ـ و در شرع گواهی کسی که در بازار و راه عامه چیزی بخورد نه می شنود ـ که مانع مروت و منانی عدالت است ـ و به نظر رسیده که خوردن طعام بازار حافظه را می برد ـ و یکی از استاد نقلی از بزرگی فرموده که طبع من در نهایت حدت و قریحه در کمال صفا بود تا روزی لقمه از طعام بازار خوردیم و ازان روز باز نه در عبادت حلاوت می یابم و نه در قوت حفظ و ذکای فهم در خود می بینم ـ و وجه آن غیر این نه تواند بود که ارزال خصوصاً ارزال هند احتیاط در طبخ طعام و تطهیر او نه می کنند ـ چنانچه لباس چرکین و دست و پای زشت و نا ششته شان گواه راستین است ـ و نیز نظر فقیران و گرسنگان بر آن طعام می افتد و برکت ازان می رود ـ و رسول علیه السلام فرموده که طعام عورت است پس عورت خود را بپوشید ـ و اگر عموم بلوای نه می بود هیچ صاحب فطرت عالی بایستی که طعام بازار خوش نه می کرد ـ اما چه توان کرد که ضرورت ممتنع عقلی است و احتیاج مالع قوی ـ

Marfat.com

نقل است از تاریخ دکنی بهمنین فتوح السلاطین[1] نام که طبیبی را بعضی قصبات هند جنیان از خواب بر داشته در جزیره مشهور است بردند. چون بیدار شد گفتند که بادشاه ما را بیماری صعب عارض شده است ترا برای [ص : ۳۲۵] معالجت وی آورده ایم - هیچ غمی و اندوهی بخاطر خود مرسان - طبیب چون نبض بادشاه جنیان را گرفته دید که ظاهر هیچ مرض نه دارد و غیر ازان که زرد و لاغر شده بود - و طعامی که می خورد به تحلیل نه می رفت و اشتها نه می آورد - بعد از تحقیق احوال و ترقب اوقات دانست که او طعام در مجلس به حضور دیوان می خورد و چشم ایشان درو کار کرده برد - طبیب فرمود که در وقت غذا تا من حاضر نه شوم تناول مکن - و درون خانه خالی اورا به خوردن طعام امر کرد - و در سر چند روز زحمت او بر طرف شد - و در وقت رخصت اموال فراوان و اسباب بی کران پیش او آورد و گفت - آن قدر که خواهی ازین نقود و اقمشه بردار - او گفت - مرا هیچ در نه می یابد - اما از تو یک چیزی می پرسم - جواب آن بگو - بادشاه ازو پرسید آن کدام است ؟ گفت - خوردنی دیوان از کجاست ؟ گفت - پس خورده استخوانهاست که مردم می خورند - گفت - چندین غله در خزانه و در خانه چگونه جمع شده ؟ گفت - اینها در اطراف ولایت می روند و دزدی و خیانتی که در خانه و زراعت از خدمت گاران می شود و برکت ازان غله و مال بر طرف می گردد یکی به ده نقصان می یابد - و آن همه را نزد من می آرند - گفت - التماس من همین است که در دیه من اگر خیانتی واقع شود دیوان خود را فرمای تا برکت آن را نه برند - او قبول کرد و آنها مانع آمد - و فرمود همانکه طبیب را برداشته آورده بودند باز به وطن او برسانند - و می گویند که برکت وافر تا حالا در غله زراعت آن دیه یافته می شود - جاهای دیگر بست این نقل را بعضی از شهاب طبیب ناگوری نیز می کنند - واللہ اعلم -

---

۱ - فتوح السلاطین نظم میں بر صغیر کی تاریخ ہے جس کا مصنف عصامی ہے - وہ سلطان محمد ابن تغلق کے عہد میں دکن چلا گیا تھا - اور بعد میں بہمنی خاندان کی سرپرستی میں یہ تاریخ مرتب کی - اب شائع ہو چکی ہے -

Marfat.com

و ازین قبیل است طعام را اہانت کردن و پامال ساختن - در حدیث آمده که رسول علیه السلام ہرگز طعامی را عیب نه کرده بلکه اگر خوش می داشت تناول می فرمود و الا نه بدیگران [ص : ۳۲۶] می گذاشت و می گفت مرا اشتہا برین نیست - و گاه گاه برای اجابت دعوت و تعظیم طعام تا آن سر مدینه معظمه پیاده به خانهٔ فقیری تشریف فرمودی و می گفت - که اگر برای پارچهٔ گوسفندی مرا استدعا نمایند اجابت کنم و اگر پارهٔ گوشت برائے ہدیه آرند قبول نمایم -

نقل است - امیر المومنین حسین[1] و علیٰ آبائه السلام که روزی پارچهٔ نان خشک در راه افتاده دید - آن را برداشت و به خادمه (خادم ؟) سپرد و گفت - وقت افطار این نان ریزه را بر من بیاری - وقت شام آن را طلبید - خادم گفت - من ہمان زمان آن نان پاره را شستم و خوردم - امام اورا آزاد ساخت و فرمود که من از جد خود شنیده ام صلی الله علیه وسلم که ہر که طعام افتاده را بخورد از آتش دوزخ آزاد باشد من چگونه در خدمت نگاه دارم -

و چنانچه عیب نہادن طعام مذموم است مبالغه در ستائش آن نیز عیب باشد - چه طعام از[2] ...که حق سبحانه و تعالیٰ از جہت شفقت بر عباد و قیام بدن و بقای حیات ایشان فرستاده آن را در عبادت و معرفت و ذکر و فکر و تحصیل علوم دینی و سایر وجوه خیرات و مصالح ضروری صرف نمایند نه آن که ہمه گاه ہمت بر تحصیل لذات گمارند - و به عیب و حظ اطعمه مشغول باشند :

خوردن برای زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد که زیستن از بہر خوردن است

و داخل این وعید شوند که اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا - اوقات پاکیزه خود را که وسیلهٔ تحصیل کمالات انسانی بود در لذات حیات جسمانی

---

۱ - مراد امام حسین ابن علی نبیسهٔ رسالتمآب سے ہے -
۲ - ''از'' اور ''که'' کے درمیان بیاض ہے -

Marfat.com

بسر بردید - و از جهت طول امل از مبدء و معاد غافل شدید و آخر حال از نا خوشی مآل و زشتی اعمال و آمال خویش مطلع خواہید شد وقتی کہ فائدہ نہ دہد - قطعہ :

دل دادۂ روزگار پر زرق شدن
یا شیفتہ بقا چون برق شدن

چون مردم ناشناور اندر غرق آب
دستی زدن است و عاقبت غرق شدن

نقل است کہ روزی حسین منصور حلاج ابراہیم خواص[1] رحمہم اللہ را پرسید در چہ کاری [ص : ۳۲۷] جواب داد کہ در مقام تصحیح توکلم و دو شب یک جا نہ می گیرم مبادا در توکل من فتوری رود - او گفت - انا للہ ہمہ عمر در کار شکم گذرانیدی فنای فی اللہ کو -

و ازین قبیل است طعام بہ دست چپ خوردن - قال علیہ السلام کلوا بیمینکم فان الشیطان یاکل بشمالہ - بہ دست راست بخورید کہ شیطان بدست چپ می خورد - و جای[1] دیگر فرمودہ - کہ حق سبحانہ و تعالیٰ راستی را در ہمہ امور دوست می دارد - تا در کفش پوشیدن و شانہ کردن - چنانچہ گفتہ :

از راستی است جای[1] الف درمیان جان
واو از کجی ہمیشہ بود درمیان خون

نقل است کہ سجع سہر صاحب قرانی امیر تیمور[2] ہمین کلمہ بود کہ از راستی رستی و آثار و اخبار این مقولہ بیرون از شمار است -

و ازین قبیل است نظر بر لقمہ غیری کردن - مخفی نہ ماند کہ آداب

---

۱ - ابراہیم الخواص (متوفی ۲۹۰ھ) اپنے عہد کے مشہور شیخ تھے جو توکل و تجرید میں یگانہ روزگار تھے - حالات کے لیے دیکھو 'نفحات الانس' صفحہ ۱۵۳ -

۲ - امیر تیمور (متوفی ۱۴۰۵ء) نے بر صغیر پر ۹-۱۳۹۸ء میں حملہ کیا -

Marfat.com

طعام و شراب خوردن و صحبت به اہل خانه و بیگانه داشتن و سیر و سفر کردن و دیگر عبادات و معاملات از حد حصر و احصاء بیرون وکتب اخلاق مطوله از ذکر اینها مشحون است و استیفاء و استقصای آن را روزگاری دراز باید و ترک اولیٰ از آداب تقصیری و عیبی است و غرض ما از نمود حبی بیش نیست ۔

بست و سیوم : نظر در فرج زنی کردن و ہم چنین زن را سوی شرم گاه مرد دیدن ۔ عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنها فرموده که ما رایت منه و لا رای منی قط ۔ ہرگز عورت پیغمبر علیه السلام و نه او ہرگز عورت مرا دید ۔ و گفته اند که نظر بر فرج موجب نقصان نظر و ضعف بصر است ۔ تا بدآنکه جراحتهای و حبارتها چه رسد ۔

بست و چهارم : حریص بر جاع بودن ۔ و اگرچه این فعل مباح است ۔ اما غلو در آن منافی خدا طلبی و خدادانی است و مستلزم چندین انواع امراض مزمن که تفصیل آن در کتب طبی مبین است ۔ ہر چند گناه نیست اما تاکی ۔ قوله تعالیٰ :

"و لا تمیلوا کل المیل فتذروها کالمعلقة ۱"

ہر زنان خود میلی از حد [ص : ۳۲۸] گذرانیدن که موجب ضعف قویٰ و حواس باشد مکنید تا ایشان را مانند چیزی معلق در زمین و آسمان نه گذارید ۔ و این کنایت است از جاع فرطه چه جاع بسیار میل و محبت را می برد و آن زن عاقبت از دل می افتد ۔ و ہر چند عفاف بیشتر در عشق و سوز پیشتر ۔ من عشق و عف و کم ثم مات مات شهیداً ۔ ہر که عاشق شد و پاکیزگی ورزیده و عشق را پنهان ساخت چون بمیرد شهید مرده باشد ۔ خواه مجازی باشد ۔

و فقیر از سیادت پناہی ملکی صفاتی مرحومی و مغفوری میر ابوالغیث ۲

---

۱ - القرآن سورة النسا ۵ ، آیت ۱۲۹ -

۱ - میر ابوالغیث بخاری (متوفی ۱۵۸۷ء) حالات کے لیے دیکھو 'منتخب التواریخ صفحه ۲۲۱ -

م + ی + ر + ا + ب + و + ا + ل + غ + ی + ث + ب + خ + ا + ر + ی

۴۰ + ۱۰ + ۲۰۰ + ۱ + ۲ + ۶ + ۱ + ۳۰ + ۱۰۰۰ + ۱۰ + ۵۰۰ + ۲ + ۶۰۰ + ۱ + ۲۰۰ + ۱۰

= ۹۹۵ھ -

بخاری دہلوی رحمہ اللہ کہ مرشد وقت بود 'میر ستودہ سیر' تاریخ وفات وی است ۔ شنیدہ ام کہ کمترین فائدہ قلت جماع این است کہ از صورت حسن و حسن صورت نیکو محفوظ توان شد ۔ بخلاف وقتی کہ غلو در آن وادی نمایند کہ این دو شاہد بعد ازان فعل آن چنان جلوہ نہ می دہد ۔ و ہم ازین جہت ہیچ پیری و خواجہ سرای نہ دیدہ ایم کہ جای عاشق شدہ باشد ۔ و چون نگاہ می کنم وجہ تفضیل آدمی بر ملک ہمین می تواند بود کہ او دہ باز وی شہوت و غضب دارد بخلاف ایشان کہ ہمگی عقل و عصمت اند :

"کان ظلوماً جھولاً ۔[۱]"

ازین سر نشان می دہد ۔

و حکما عشق را چنین تعریف می کنند ۔ العشق شدۃ الشوق الی الاتحاد بین الجانبین ۔ عشق عبارت است از نہایت شوق بسوی اتحاد از جانبین تا بمرتبہ کہ ہر دو یکی شوند و دوی از میان بر خیزد ۔ اگر این مجازی باشد تعبیر ازان بہ وصل می کنند و اگر حقیقی باشد بہ فنا کہ مقتضی بہ رفع است می شود ۔ جمعی آن را اتحاد می نامند نہ اتحاد جسم با جسم و یا عرض با جسم بعرض بلکہ اتحاد خاص کہ ازو بہیچ چیزی تعبیر نہ توان کرد ۔

و علاج این مرض اگر مجازی است بہ وصل معشوق بہر نوع کہ میسر شود و اگر نہ بسفر و تحصیل علوم عربیہ و غور در فکرہای عمیق و و حکمتہای دقیق کہ باعث [ص : ۳۲۹] فراموشی معشوق شود ۔ و گفتہ اند کہ کثرۃ الجماع تکسر ہیجان العشق و لو من غیر المعشوق ۔ بسیاری جماع غلبہ عشق را فرو می نشاند اگرچہ بغیر معشوق ہم باشد چہ جای خودش ۔ وین معنی در مدت عمر بتجربہ رسیدہ چنانکہ ہیچ احتیاج برہان نہ ماندہ و مآل این سخن ہمان است کہ بالا مذکور شد ۔ از حضرت خواجہ احرار[۲] قدس اللہ روحہ کہ از برای سلوک صحت بدنی را دخلی تمام است ۔ و

---

۱ ۔ القرآن سورۃ الاحزاب ۳۳ ، آیت ۷۲ ۔

۲۔ خواجہ احرار کے تفصیلی حالات کے دیکھو "نفحات الانس" صفحہ ۴۰۵ ۔

Marfat.com

سرش این است کہ شوق و محبت از خواہش و طلب می خیزد و خواہش فرع صحت است چنانکہ صحت فرع حیات است و این ہمہ لازمہ ایام شباب است ۔ و ہرگاہ کہ ضعف پیری بر بدن استیلا یافت و حواس و قوای ظاہری و باطنی روی بانحطاط نہاد و نفس ناطقہ بہ اصلاح و استصلاح آن در پی ماند و زیادہ طلبی را بگوشہ می نماید مگر آن در آن وقت ملکہ حاصل شدہ باشد و بقیہ ازان در سن شیب ماللہ در غایت قلت و نہایت بہ ذات است :

ای دل شباب رفت بچیدی گلی ز عشق
پیرانہ سر بکن ہنر نیک نام را

نقل است کہ عزیزی کہ نام و نسبش و تاریخ ازین قطعہ می توان دانست :

عزیزی جہان شیخ عبدالعزیز[1]
کہ عالم ہمہ قطب دہلیش خواند
طلب کردم از دل چو تاریخ او
بگفتا کہ قطب طریقت نماند

می فرمود کہ سالک را تا سی سالگی مقام عشاق است و بعد ازان رتبہ ابرار کہ در اوائل شباب بہ سماع و وجد و حالت معشوق بودہ اند و در آخر ازان تقاعد نمودہ اند الا ما شاء اللہ ۔

نقل است کہ عمر شریف قدوۂ مشائخ کرام شیخ ادہن[2] جونپوری کہ

---

۱ ۔ شیخ عبدالعزیز (متوفی ۸-۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء) کا ذکر 'اخبار الاخیار' صفحہ ۱۸۲ پر ہے وہاں ''یادگار اہل چشت'' سے تاریخ نکالی ہے ۔
ق = ۱۰۰ + ط = ۹ + ب = ۲ + ط = ۹ + ر = ۲۰۰ + ی = ۱۰
+ ق = ۱۰۰ + ت = ۴۰۰ + ن = ۵۰ + م = ۴۰ + ا = ۱ + ن = ۵۰
+ د = ۴ = ۹۷۵ھ ۔

۲ ۔ شیخ ادہن (متوفی ۳-۹۶۲ھ/۱۵۶۲ء) سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ ہیں ۔ جن کو بدایونی نے منتخب التواریخ میں مقتدائے روزگار کہا ہے دیکھو

(بقیہ حصہ اگلے صفحے پر)

Marfat.com

نام با احترامش تاریخ وفاتش یافته شد - قریب به صد و چهل کم و بیش رسیده بود و جثه عظیم قوی داشت و سنن و نوافل نشسته می گذارد [ص : ۳۰۳] و چند کس اورا برداشته برای ادای فرض ایستاده می ساختند - و چون تحریمه می بست احتیاج به مدد نه داشت تا وقت اتمام فرض - اما در مجلس سماع همین که حالے برو وارد می شد چون به رقص آمد و هر چند چار و پنج کس قوی هیکل می داشتند اورا ضبط نه می توان شد نمود - و هیچ کس در جوانی آن قوت و حالت نه داشت که آن پیر جوان طبع در آن غلبه جذبه -

حکایت : و می گویند سید الطائفه جنید[2] قدس الله روحه در آخر حال از حال و وجد باز مانده بود - چون سبب آن پرسیده اند فرمود - فسد الزمان و ذهب الاخوان - زمان رنگ فساد گرفت و یاران بوی ذوق فنا یافتند - کو باد مرادش ازین زمان هنگام جوانی بود - اگرچه می تواند بود که فساد زمان را به جهت انکار اہل آن اعتبار نموده باشد یا بواسطه اختلال در شروط دیگر مثل فقدان احوال بایسته و نا یافتن قوال شایسته چنانچه درین خراب زمان می بینم :

چنان قحط سالی شد اندر دمشق
که یاران فراموش کردند عشق

چون سخن از عشق آمد طبع افسرده دل پژمرده مرا انتعاشی حاصل شد و خواستم که آن را سیلاب سازم وکام جان آزار مانده را بیاد آن چاشنی شیرین گردانم :

(پچھلے صفحے کا بقیہ حصہ)

منتخب التواریخ صفحه ۲۹۲ -
ش = ۳۰۰ + ی = ۱۰ + خ = ۶۰۰ + ا = ۱ + ذ = ۴ + ہ = ۵ + د
+ ن = ۵۰ = ۹۷۰ھ -

۲ - جنید بغدادی (متوفی ۲۹۱ھ) -

Marfat.com

کار من عشق و بار من عشق است
حاصل روزگار من عشق است

جانب این کشیده الد مرا
بهر این آفریده الذ مرا

مذکور شد کہ حکما عشق را لوعی از امراض سودا داشتہ می گویند کہ این علت مردم بہ طلال و احداث حاصل می شود و بہ جہت تخیل و تصور بعضی صور جمیلہ و لذت گرفتن بہ خیال وصال آن چون بر مراد خود ظفر نہ می یابد کلی کارش رفتہ رفتہ بہ ہلاکت می کشد ۔ الحق این قاعدہ اکثری تواند بود نہ کلی ۔ چہ بعضی از اولیا نیز بہ عشق حسن صوری مبتلا شدہ اند ۔ و حکایات درین باب از حصر و حساب افزون است ۔ و حکایت عشق شیخ ولی تراش قطب العرفا نجم الکبری[1] قدس روحہ با شیخ مجدالدین[2] بغدادی رحمہ اللہ و شیخ روزبہان[3] بقلی قدس اللہ [ص : ۱۳۳] روحہ را باوجود وصال و رفع موانع قدرت جماع مرتفع شدہ و رعشہ در بدنش از دیدن معشوق افتاد و رعشہ در خواب پدید آمدہ و گہ گاہی مرا از نہایت ابتلای[4] کہ با یکی از مظاہر نام‌نہاداشتہ ام در خواب ابیات دو بیت برزبان رفتہ و ازان جملہ این ست :

آئینہ ما روی[5] ترا نقش پذیر است
گر رخ نہ دہی توگنہ از جانب ما نیست

یا لیت بر ہمان ہیئت این عالم بی وفا را پدرود کرد می ۔ و بعضی دیگر را چنان افتادہ کہ از شادی وصال با محنت و ذوق روح ایشان از قفص قالب بر آمدہ قطعہ :

---

۱ - نجم الدین کبریٰ (متوفی ۱۲۲۱ء) منگولوں کے خوارزم پر حملہ کے وقت ان کی وفات ہوئی ۔ ان کے حالات مختلف کتابوں میں موجود ہیں ۔
۲ - شیخ مجدالدین بغدادی کے حالات کے لیے دیکھو "نفحات الانس صفحہ ۴۸۷ ۔
۳ - شیخ روزبہان بقلی (متوفی ۱۲۰۹ء) ۔ حالات کے لیے دیکھو "نفحات الانس صفحہ ۲۸۸ ۔

Marfat.com

عشق است کہ شیر نر زبون آید ازو
بحری است کہ طرفہا برون آید ازو
گہہ دشمنی کند کہ جان آساید ازو
گہہ دوستی کہ بوئے خون آید ازو

حکایت در سن نہہ صد و ہفتاد و شش در آگرہ جوانی پاکیزہ منظری از اعیان سادات بلاد گرم سیر کہ در کالپی از ہند توطن داشت سید موسیٰ نام ـ بر ہندو زنی زرگری مقبول بدیع الجمال عاشق شد ـ و مدتہائے دراز در بوتۂ عشق او می سوخت و می گداخت ـ ازان جا کہ کمند عشق را جذبی خاص است و دل را بدل راہ و سینہ را بہ سینہ آئینہ است ـ آن نازنین را بہ خود رام ساخت یک دم بی دیدار ہم نہ می توانستند بود :

بزور صبر ملک عشق را امن و امان کردم
اجل را ساختم مشفق بلا را مہربان کردم

و چند مرتبہ قصد بر آوردن او کرد ـ و شبی عسسان از راہ فتح پور کہ معمورۂ جدید است آن دل ربا را بہمراہ کس سید گرفتہ آوردند ـ و خبر بہ خلیفہ الزمانی نیز رسید و زن را شوہرش در بندگران کشید ـ باز خلاص یافت و شبی دیگر ہمراہ قاضی جمال شاعر ...[1] پوری کہ از یاران ہم راز سید بود راہ صحرا پیش در کنار آب بویہ می رفتند ناگاہ گذر بر آب کندہا و جسرہا افتاد و اسپ بند شد و کسان رسیدہ [ص : ۳۳۲] و زن را گرفتہ در بالا خانہ محبوس داشتہ زنجیر مار پینچ در پایش انداختند و سید موسیٰ درین مرتبہ مایوس مطلق شدہ در گوشہ رفتہ سر خود بچادری پیچیدہ تا در لحظہ مسافر راہ عدم گشتہ جان تن فرسودہ را با غم ہجران گذاشت ـ
طاقت صحبت نہ داشت خانہ بمہمان گذاشت ـ

و غلغلہ عظیم در شہر افتاد و معشوقہ بعد از دفن عاشق ازان بالا خانہ خود را با زنجیر فرو انداخت و بی تحاشا سر زدہ درمیان عورتان ماتم دار کہ نوحہ داشتند در آمد و خاموش بودہ ہیچ جزع و فزع نہ می کرد

---

۱ ـ نام پڑھا نہیں گیا ـ

Marfat.com

و اہل شیون نیز شیوۂ خود را فراموش کردہ در روی او حیران بودند و ایشان را از حالت او شغلی دیگر پیش آمد ۔ و آن شب برین گونہ گذشت صباح پگاہ کسان او در آن حویلی رسیدہ بسوی خود می خواندند چون اورا بآن حالت دیدند دست بکلی باز داشتند و او از اہل بیت سید مشار الیہ می پرسید کہ کدام کلمہ است در دین شما کہ بہ گفتن آن مسلمان می شوند ۔ او کلمہ طیب برو عرض کرد ۔ او سکوت ورزید ۔ باز گفت ۔ آیا در دین شما چہ می گویند اگر این کلمہ را من بر زبان رانم در آن جہان بہ سید موسیٰ می رسم ۔ گفتند ۔ آری ! تو باوی محشور خواہی شد و باوی بطفیل این کلمہ در بہشت یک جا خواہی بود ۔ و منکوحۂ سید موسیٰ این ماجرا را شنیدہ محو حیرت گشتہ بود ۔ ہرکسی آن اداہای طرفہ اورا بروی حمل می کرد ۔ پس گفت مرا بر سر قبر میان موسیٰ ببرید ۔ آن جا بردند ۔ و نیز سید جلال متوکلی کہ مقتدای زمان خود بود و دیگر اعیان را بر اسلام خود گواہ گرفت و کلمۂ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بر زبان راند ۔ و جان بہ جان آفرین سپرد ۔ و الحمد للہ علیٰ نعمة الایمان و الاسلام ۔ و میر سید شاہی بر او رسید موسیٰ مذکور کہ با فقیر جہت محبت خاص دارد این قصہ را نظم کردہ ''مثنوی دل فریب'' نام نہادہ و این چند بیت ازان [ص : ۳۳۳] نظم :

القصہ برادر کلانم
کز ماتم او بسوخت جانم

محنت زدۂ غریب دانش
موسیٰ کہ نوشتہ شد ازانش

گردید اسیر دل ربای
آمد بسرش عجب بلای

زد دختری زرگری رہ او
زر گشت جمال چون مہ او

Marfat.com

شد بوتهٔ غم وجود پاکش
افتاد چو زر میان آتش

بنموده آن نگار دل جوی
هم سیم سر شک هم زرد روی

او هر نظری به یار می دوخت
انگشت صفت دو بار می سوخت

هرگاه ز آتشی که بودش
پاکیزه شدی همه وجودش

چون زر گر عشق بود استاد
در آب سرشک غوطه می داد

تا مدت چند ماه دو سال
در کوچهٔ عشق داشت این حال

ناگاه چو شوق او فزون شد
آهی زد و جان ز تن برون شد

این قصه شنید چون نگارش
آگاه شد از هوای کارش

او نیز کشید آه و جان داد
جان در پیٔ یار خود فرستاد

رستند ز قید تن ازین بند
شد دوست به درست سخت پیوند

Marfat.com

از کشمکش رقیب جستند
وز طعن حسود باز رستند

زین قصهٔ طرفهٔ محبت
رو داد به اہل عصر حیرت

قطعه :

عمر تو قادری چو فسون و فسانه ایست
افسانه را شنیدی و افسون دمیده گیر

دست اجل چو جیب بقای تو می درد[1]
دستی بر آرو و دامن یاری گزیده گیر

بست و پنجم : سواری زن بر اسپ ـ تخصیص اسپ بنابرین است که درین صورت احتمال افتادن و کشف شدن عورت است ـ به خلاف محفه و ہودج وکجاوه و عماری و مانند آن که به ستر مرد نگران است ـ و در حدیث است که آن حضرت صلی الله علیه وسلم فرموده که لعن الله الفروج علی السروج ـ لعنت کند خدای تعالیٰ زنانی را که بر زینها باشند ـ و این کنایت از اسپ است ـ و اصل ممهد درین باب آن است که زن باید که از چار گوشهٔ دیوار بدرنیاید و ہمان را چادر خود سازد که سلامتی درین است :

چه خوش گفت جمشید با رای زن
که در پرده یا گور به جای زن

مشو بر زن ایمن [ص : ۳۳۴] که زن پارساست
که خر بسته به گرچه دزد آشناست

و با این ہمه احتیاط ما عصمت خدا وندی و حیای ذاتی و شرم قبیله نگاه بان و گریبان گیر او نه باشد ہم ایمن نه توان بود ـ

---

۱ ـ مصرع نا موزوں ہے ـ

حکایت : می گویند که در مجلس پادشاهی ذکر رستم دستان[1] گذشت و مذکور شد که او در ہمه فنون بی نظیر زمانۂ خود است ۔ و غیر ازین سه عیب نه دارد ۔ اول آنکه باوجود آن شجاعت چون نظر در معرکه بر صف غنیم افتد در اول دہله رنگ روئ او متغیر می شود ۔ دوم ۔ آنکه در حرم خود مقید به ستر نیست ۔ سیوم آنکه با فضیلت دلاوری ذمیمۂ خست و بخل در نہاد او مرکوز است ۔ این خبر چون به رستم رسید در ملازمت آن پادشاہ آمده گفت ۔ ظاہرا از من چنین و چنین رسانیده اند ۔ و ہمانا پارۂ دروغ و پارۂ راست ۔ ہر کدام را منشائ ہست ۔ و باعث این که به مجرد دیدن غنیم زردی بر روئ من می رود این است که من در اوائل عہد جوانی سری به پیشه عیاری داشتم ۔ روزی به خاطر من رسیده که با عیاران صحبت باید داشت ۔ در بازاری دیدم که عیاری لنگ با دست افراز خود نشسته ۔ با او ہم زبانی کردم و اورا راحم ساخته قرار دادم که امشب دست به قصر رستم باید زد که من در مداخل و مخارج آن آشنایم ۔ چون نیم شبی گذشت از راہی که می دانستم اورا به جائ به جہت نگاه بانی گذاشتم و خود در طویله آمدم و در شب خانه زاد را بر داشته از جائ بلند انداختم و او از پائین پائ براسپ چوبین خود فشرده آن را به زور دست نگاه داشت ۔ و نقد و جنس نیز از خزینه برداشته به او سپردم و فرود آمده گفتم که صبح نزدیک به طلوع است ۔ مبادا رستم تعاقب ما کند زود تر باید رفت ۔ بر آن اسپ ردیف او شدم و از عقب سیلی چند بر قفایش زدم ۔ ہمی گفت ۔ چه جائ ہزل و مطائبه است [ص : ۳۳۵] و با خود گفتم چه خوش روز است که این لنگ دارد و در بیابان رفته در پئ تقسیم متاع شد ۔ و حصه خود بیشتر از من گرفت و می گفت کار من زیاده از تست ۔ چون این ستم شریکی از وی دیدم گرزی مضبوط برو زدم ۔ اورا ہیچ تفاوتی نه شد او طپانچه بر روئ من زدکه از خود رفتم و ناچار به بہانه برخاستم و خود را از راه دیگر انداخته آواز را تغیر دادم و گفتم اینک رستم رسیده ۔ عیار از شنیدن نام رستم "کانسه کجا برم و کیسه کجا نہم" ۔ گفت و افتان و خیزان در گوشه دزد پنہان شد ۔ من آن اموال را متصرف شدم و ازان روز باز در ہر معرکه

---

۱ ۔ دستان زال کا نام تھا ۔

Marfat.com

روی می نماید متوہم می شوم که مبادا آن عیار در آن فوج خصم من باشد و کار بر من دشوارگردد ۔

اما اینکه بر مقید به رشته زنان و پرده نیستم ۔ به این تقریب که من چندگاه به شکار مبتلا بودم روزی از جمعیت خویش جدا افتاده ۔ به صحرای زدم که از آبادانی به چند مرحله بود ۔ و یاری در آن جا گذر نه داشت بسر چشمه رسیدم و بر درختی از درختان نواحی آن صندوق آویخته بود ۔ آن را فرود آوردم و دیدم که کلیدی پہلوی آن بسته ۔ اورا کشادم ۔ ازان زنی زیبا طلعتی بر آمد دیدم که رشک پری می توان گفت ۔ ور جمال او حیران ماندم ۔ گفت ۔ مترس که من ہم چون تو آدمی زاده بیش نیستم ۔ بعد از لحظه زادی که داشتم بہم خوردیم و ازو پرسیدم که ماجرای احوال دل فریب بودن خود تنہا درین بیابان بیان کن ۔ گفت ۔ شوہر من که از بسیاری عزت که دارد درین چنین جای در آورده و اعتماد بر کسی نا کرده مرا تنہا گذاشته است تا نظر نا محرمی بر من نیفتد ۔ و ہر وقتی که می خواہد ہمین جا آمده با من صحبت می دارد ۔ و با این حال چندین مثل تو آمده و گشته اند [ص : ۳۳۶] و مرا بر حال آن ساده دل خنده می آید ۔ رستم گفت ۔ من ازین قصه عبرت گرفتم و از آن روز دانستم که تا حفظ خدا ولدی نه باشد محافظت زن به واقعی نه توان کرد ۔

و اما اینکه مرا نسبت به بخل کرده اند جواب این فردا می دہم ۔ چون فردا شد رستم در دیوان خانه بر تخت نشست و جمیع امرا و ارکان دولت را گفت که مرا سلام کنید که بادشاہی حق من است ہر کرامی دانم عزل و نصب می کنم ہمچنان کردند ۔ بادشاہ را ہیچ نفاذ امری نه ماند ۔ چون ہمه یک رویه شدند رستم فوطه خود در گلو انداخت به پای بادشاہ افتاد و اورا باز بر تخت برد و خود با جمیع ارکان بنده وار به خدمت ایستاده گفت که حالا معلوم بادشاہ شده باشد اگر دیگران زر می بخشند من ملک بخشم ۔ اگر این گستاخی عفو کنی یا مرا به قصاص رسانی رای راست تست ۔ شاہ نامه یا قصه امیر حمزه باری ہر چه ہست کم از داستانہای کلیله دمنه نه خواہد بود :

Marfat.com

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نبشت است پند بر دیوار

بست و ششم : چراغ بر گور افروختن چنانچہ در بلاد ہند شبہای براة رسم شده - و در روایت فقہی منع صریح درین باب واقع است - و در حدیث آمده کہ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارات القبور و المتخذین علیہا المسجد و السراج - لعنت کرد رسول علیہ السلام بران زنان کہ قبور روند و بر آن مردان کہ قبور را مسجد سازند و چراغ دران افروزند -

و وجہ ظاہر این بوده باشد کہ بہ رسوم و عادات جاہلیت می ماند و مشابہ پرستش نیز دارد واللہ اعلم - و رسول صلی اللہ علیہ وسلم در اوائل اسلام مردان را نیز از زیارت قبور منع فرمودی - اما در آخر آن حکم منسوخ شد - چنانچہ این حدیث اشارت بہ آن می کند کہ کنت - نہیتکم عن زیارة القبور الآن فروہا فانہا تذکرالاخرة - پیش ازین شما را از زیارت قبور نہی می کردم اما اکنون زیارت آن بکنید [ص : ۳۳۷] کہ آخرت را بیاد می دہد -

و در اکثر روایات پوشیدن قبر و سجده در محاذی کردن و روی مالیدن ممنوع است و این جا گفتہ قطعہ :

از حقیقت بہ دست کوری چند
مصحفی ماند کہنہ گوری چند
گور باکس سخن نہ می گوید
سر مصحف کسی نہ می جوید

و کشف قبور صلحای است را حق است و ہر چند صفای باطن و تزکیہ بیشتر کشف درست - و کشف عبارت است از افتادن پرتوی از عالم غیب بر دریچہ دل سالک چنانچہ مذکور شد -

Marfat.com

نقل است از امیر المومنین غوث المسلمین رضی الله عنه که روزی بعز یارت مرقد پاک جگر گوشهٔ رسول صلی الله علیه وسلم که بتول رضی الله عنها باشد رفت و سلام داد ـ و جواب نه شنید و این شعر انشا فرمود شعر :

مالی مررت علی القبور مسلماً

نحو الحبیب فلم یرد جوابی

و آوازی شنید که هاتفی از قبر جواب داد :

قال الحبیب و کیف لی بجوابکم

و انارهن جنادل و تراب

معنی بیت اول این که چیست مرا که بر گورستان گذشتم و سلام بر دوست گفتم و جواب مرا باز نه داد ـ و معنی بیت ثانی این که چگونه جواب سلام شما را متعهد توانم شد و حال آنکه من زیر تختهاءسنگ و خاکم بسیار به گرد مانده ام :

من غم دل گویم و تو هم چنان مشغول باز

من به شهری دیگری تو در بیابانے دگر

و شاعری در مرثیه محبوبه می گوید :

هی الشمس مسکنها فی السماء

فعز الفواد عزاءً جمیلا

فلن تستطیع الیها الصعودا

و لن تستطیع الیک النزولا

یعنی آن جمیله آفتابی بود که مسکن او حالا آسمان است ـ پس تو دل خود را تسکین تمام بده چرا که تو به سویٔ او پرواز می توانی کرد و نه او به سویٔ تو فرود می تواند آمد ـ

Marfat.com

در حینی که قلم شکسته سیر این چند سطر پریشان می نوشت دوستی چند که ازین رباط خراب بریده در جوار مغفرت رب الارباب :

"طوبیٰ لهم و حسن مآب ـ"[1]

جا گرفته بودند به خاطر رسیدند و ہندوستان بیاد فیل آمد :

باز قلم[ص : ۳۳۸] دید ہندوستان بخواب
اینک اینک می کند عالم خراب

و جگر مجروح نمک خورده بر آتش افتاد و قطرهٔ چند از درد دل چکیدن گرفت ـ لمولفه :

ازان جمله امیری پاک طینت بو تراب آئین
ابوالغیث آن که گردون غوث خواند و قطب کیهانش

زہی شایسته سیرت سیدی فرخنده طلعت ہم
که خلق مصطفیٰ بودی عیان در رویِ خندانش

چو درویش سپاہی بود خاک پاش را دایم
کشم در چشم بخت خویش چو کحل سپاہانش

بخاریے که دہلی قبة‌الاسلام بود از وی
چو شد آن قبه و آن اسلام یا رب کو مسلمانش

و تفصیل اسامی باقی عزیزان که در دل چون قطرات رحمانی می لذرند اگر نوشته شود این عجاله از اختصار بر آمده بسرحد اطالت می کشد :

سوخت درونم که به خویشان رسم
کاش بمیرم که به ایشان رسم

---

۱ ـ القرآن سورة الرعد ۱۳ ، آیت ۲۹ ـ

Marfat.com

و تمثیل حال من به حال دو روباه می نماید که وقت جدای یکی با دیگری گفت :

در ہوس وصل بود سینہ سوز

وعدہ بدہ کانچہ موئینہ دوز

حکایت : آوردہ اند کہ خیاطی نزدیک گورستانی منزل گرفتہ و کوزہ بہ میخے آویختہ بود تا بہعدد مردہ کہ دفن می کردند سنگ ریزہ در آن کوزہ می انداخت ۔ و حساب نگاہ می داشت کہ در ہر ماہی چند کس گذشتند ۔ و چون ماہ تمام می گذشت حساب از سر می گرفت تا خود ہم در گذشت ۔ روزی آشنای بہ طلب ملاقات وی آمد ۔ دکان بستہ دید و از یکی پرسید کہ آن خیاط کہ درین جا بودہ چہ شد ۔ او گفت ۔ در کوزہ رفت اورا در آن جا ببین :

ز انقلاب زمانہ عجب مدار کہ چرخ

ازین فسانہ ہزاران ہزار دارد یاد

بر آنچہ می گذرد دل منہ کہ دجلہ بسی

پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد

افسوس کہ یاران ہمہ از دست شدند

در پای یگان یگان بست شدند

خوردند تنک شراب در مجلس عمر

یک لحظہ زما پیشترک مست شدند

نقل است موی زنان تراشیدن بخلاف مرد کہ تراشیدن سر ایشان روا است ۔ و منع حلق [ص : ۳۳۹] زنان را وجہ آن است کہ موی سر ایشان در زینت حکم محاسن دارد نسبت بہ مردان و لہذا چون آئینہ بینند یا شانہ کنند خواندن این دعا مستحب است کہ الحمد للہ الذی زین الرجال باللحیٰ و النساء بالذوائب ۔ و چنانچہ صدور این فعل از زن ممنوع است از

Marfat.com

مرد نیز رضا دادن به آن نا مشروع - قال علیه السلام - لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر - بر زنان تراشیدن سرنیست اما قصر است -

نکته - موی بر چند قسم است - بعضی زشت چون موی چشم و زہار و بغل - و بعضی در بودن و نا بودن مساوی چون موی دست و سینه - و بعضی سبب زینت که آن را معطر باید داشت چون سر و محاسن - و اقوام و قبائل نیز ہمین نسبت دارند - نخشبی[1] فرموده :

نکته گفته شد چو مو باریک

تا شگافی نه آن که بتراشی

و ازین قبیل است - حمل انداختن - و این وقتی حرام باشد که نطفه صورتی گرفته باشد - اما پیش ازان لا باس است - و صادق مصدوق علیه الصلوٰة و السلام فرموده که ماده آفرنیش یکی از شما در رحم مادر چهل روز مجموع بصورت نطفگی می باشد - و چهل روز دیگر خون بسته - و چهل روز دیگر گوشت پاره - آن گاه فرشته مبعوث می شود تا عمل و اجل و رزق و سعادت یا شقاوت وی نویسد - بعد ازان روح در وی به دست قدرت بی واسطه دمیده می شود و سوگند با آن که معبودی به حق غیر وی نیست که یکی از شما ہمه عمر کار اہل بہشت کند با آنکه میان او و بہشت بجز مقدار یک تیر فاصله نه ماند - و این تعبیر است از نہایت قرب - ناگاه آن حکم شقاوت ازلی که در حق او مقدر شده است سبقت نماید و به یک بار در دم آخر عمل دوزخ کند و به دوزخ رود - برعکس این دیگری ہمه کار اہل دوزخ کند تا میان او و دوزخ بجز مسافت یک گز نه ماند - آن کتاب سابق که عبارت از سعادت ازلی است پیش دستی کند و عمل او سرزند که موجب در آمدن در بہشت گردد - [ص : ۳۴] و این حدیث متفق علیه است و قریب به این مضمون حدیث دیگر در صدر این عجاله ایراد افتاده :

---

۱ - ضیاء الدین نخشبی (متوفی ۱۳۵۰ء) نخشب میں پیدا ہوئے - وہاں سے ترک وطن کر کے ہندوستان آئے - ان کی مشہور تصنیف 'طوطی نامه' ہے -

Marfat.com

حکم مستوری و مستی همه بر خاتمه است
کس نه دانست که آخر به چه حالت برود

و به حسب :

"و اذا الموؤدة سئلت بای ذنب قتلت ـ[۱]"

چون در روز قیامت دختری را که به ناحق کشته شده بپرسند که تو به چه گناه کشته شدی ـ و در حقیقت مسئول قاتل است نه مقتول ـ و جواب این شرط آن است که :

"علمت نفس ما قدمت و اخرت ـ[۲]"

ای کل نفس چه گاه گاهی نه کرده در حیز اثبات نیز برای عموم می باشد مانند نفی ـ یعنی بداند هر تنی آنچه پیش از خود ذخیره فرستاده از اعمال خیر و شر ـ

و اسقاط حمل در معنی قتل بنات است که در ایام جاهلیت شایع بود و حالا هم در بعضی جاها شنیده می شود ـ که جاهلان به جهت ناموس که خاک بر سر آن باد این فعل می کنند ـ و منع و دفع و خوض و رفع این بی باکان سفاک بر حکام اسلام لازم است :

ابی حکم شرع آب خوردن خطا است
و گر خون به فتوی بریزی روا است

و رسول صلی الله علیه وسلم فرموده که حق سبحانه عز شانه بر شما حرام ساخته آزردن امهات و کشتن بنات و منع زکات و مکروه داشته قیل و قال و بسیاری سوال و ضایع ساختن مال ـ

و ازین قبیل است عقیم ساختن زن ـ زیرا چه مقصود از نکاح توالد و تناسل است که موجب کثرت امت محمدی است صلی الله علیه وسلم ـ و

---

۱ ـ القرآن سورة التکویر ۸۱ ، آیت ۸-۹ ـ
۲ ـ القرآن سورة الانفطار ۸۲ ، آیت ۵ ـ

Marfat.com

در عقیم ساختن زن این غرض فوت می شود ۔ و کریمہ :

''یهلک الحرث و النسل واللہ لا یحب الفساد ۔[۱]''

ازین معنی خبر می دہد ۔ و این آیت در شان یکی از رؤسای قریش نازل شده کہ زراعت مردم ہای مال می کرد و نسل ہم ضایع می ساخت ۔ و قال اللہ تعالیٰ :

''یقتلون ابناءکم و یستحیون نساءکم ۔[۲]''

خبر از احوال فرعونیان است کہ پسران قوم بنی اسرائیل را کہ بہ موسیٰ علیہ السلام گرویده بودند بہ قتل می رسانیدند و حمل زنان ایشان می انداختند ۔ و سابقاً گذشت کہ سلیمان علیہ السلام سخن از کنجشک در باب نکاح شنید و در صدر [ص : ۳۴۱] جمع نساء دیگر نکاح شد ۔ و کسی را کہ نیت صحیح باشد جمع زنان اورا ہیچ قصوری نہ دارد بلکہ نور از نور است و حضور در حضور بہ خلاف آنکہ مدعا ہمین تن پرستی و شہوت رانی و زیر بار ابدی بودن ۔ چنانچہ شمہ ازین معنی سابقاً سمت گذارش یافت ۔

نقل است کہ در زمان سلطان حسین میرزا بہری درویشی بود صاحب حالات و حصور بود ۔ روزی در مجلس خود گفتہ باشد ۔ وجود این عزیز بسیار مغتنم است ۔ اما ازین رہگذر کہ جانان دارد ما چندانی معتقد وی نیستم ۔ او چون این خبر شنید پیغام بہ میر فرستاد کہ ہرگاه کہ ہر کسی کہ چار زن دارد اعتقاد شما این طور بوده باشد ۔ بر آن عزیز کہ نہ حرم محترم داشت اعتقاد بہ چہ مرتبہ داشتہ خواہید ۔...[۳]

میر ازان ادا شرمنده گشت ۔ و ازین جا معلوم شد کہ کثرت نکاح وقتی خوش است کہ نیت درست با دست گاه جمع شود و بی این ہر دو راه سلامتی درین است کہ حصور باشد ۔

و حق سبحانہ و تعالیٰ یحییٰ علیہ السلام را چنین تعریف فرمودکہ :

---

۱ - القرآن سورة البقره ۲ ، آیت ۲۰۵ ۔
۲ - القرآن سورة الاعراف ۷ ، آیت ۱۴۱ ۔
۳ - ایک لفظ آب خورده ہے ۔

Marfat.com

"سیداً و حصوراً و نبیاً من الصلحین ۔"[1]

نقل است کہ عزیزی را پرسیدند چرا نکاح نہ می کنید کہ سنت رسول است ۔ گفت ۔ بلی ۔ آن چنان سنتی است کہ در ضمن وی صد فرض ترک می شود و ازین جاست کہ بی قیدی گفتہ کہ :

مرد آزاد بہ گیتی نہ کند میل دو چیز
گر بخواہد کہ وجودش بسلامت باشد

زن نہ خواہد اگرش دختر قیصر بدہند
وام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

فصل : بعضی حکمای ٔ ہند روش بعضی صوفیہ نیز در قدیم الایام چنین می شد کہ چون یک فرزندی کہ قائم مقام پدر تواند بود متولد می شد دیگر محبت بہ زن نہ می داشتند و می گفتند کہ خلاصہ ٔ آدمی ہمین نطفہ است و کمال نطفہ در سی سالگی است ۔ چہ حواس و قوای ٔ ظاہری و باطنی درین سن بہ مرتبہ ٔ قوت و شدت می رسد ۔ و درین وقت ہم چو خودی را از خود جدا گردانیدن خلل در بنیاد عمر انداختن است ۔ چنانکہ شیخ سعدی می گوید :

[ص: ۲ ۔ ۳] بہ بے رغبتی شہوت انگیختن
بہ رغبت بود خون خود ریختن

می گویند کہ بہ جانب کوہ شمالی ہندوستان کہ آن را شوالک می نامند کہ عبارات است از تبت خورد ۔ قومی را نشان می دہند کہ دانایان ایشان را کہ می خوانند و مذہبی عجب دارند و چنین می گویند کہ طول بہ عمر می باشد ۔ چنانچہ بہ دویست سال یا کم و بیش ہم می رسند و العہدۃ علی الراوی ۔ معاش آن طائفہ چنان است کہ غذای ٔ ایشان اکثری از برنجی است کم نمک ۔ و چون عمر بسر آورند دیگر گرد مباشرت نہ می

---

۱ - سورہ آل عمران ۳ ، آیت ۳۹ ۔

Marfat.com

گردند و حرکت و تردد کمتر می کنند - و انفاس را بطور جوگیان پاس می دارند و در پیغولهای منقطع باشند - و پیشینیان ایشان بر دین عیسیٰ علیه السلام بودند - و بعضی مذہب شاملونی (شاکمونی ؟) داشتند - و مانی[1] نقاش که خود را بر دین عیسیٰ گرفتی نعوذ باللہ من ذالک - در ہمین کوہستان درمیان غاری در آمده تا یک سال به ریاضت و مجاہدت اشغال داشت - و کتابی که در اعجاز خارق و اباطیل بسیار بود تصنیف کرده - و از جمله احکام او آن که رنجانیدن جان دار گناه است - درویشی به از تونگری - و جمع مال در حرص دنیا گناه بزرگ است - و ذخیره حرام - و نا باید که قوت یک روزه تمام بود - و یک لباس برای سالی کفاف است - و زیادت از یک سال داشتن حرام است - و عیش ملک را صدقه دادن واجب - و توسیع عمر را روزه داشتن لازم - و سفر پیوسته کردن از برای دعوت راندن و از برای تجارت حاصل کردن واجب - و با دوستان مواسات کردی - و یاران بسیار گرفتی - و در کشمیر دعوت آغاز نهاد: و پس به تبت و از آن جا به ترکستان رفت - و تبع[2] او در چین و کوہستان بسیار گشت - بعد از شہرت تمام میل وطن خود کرده به عجم آمد و خلق را دعوت کردن گرفت - درین وقت بادشاه بہرام[3] بن ہرمز بود - اورا از مذہب پرسید - گفت - درویشی به از تونگری است و روح انسانی درین قفص قالب محبوس است - و چون نفس منقطع شود این مرغ ازین قفص خلاص یابد - [ص: ۳۴۳] بہرام گفت - من با تو به دین تو عمل کنم - و فرمود - تا اورا پوست برکندند و از کاه پر ساختند و در سر راہی آویختند - لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم - ازین طرفه نظام و فقرهٔ بی نظام بود و از کجا به کجا افتادم:

ہر که چو جامی به گره بند شد
گر بسر رشته رود باز به

---

۱ - مانی (متوفی ۲۷۶ء) مشہور مصور ہونے کے علاوہ ایک نئے دین کا بانی بھی تھا - جو زرتشتی اور عیسوی تصورات پر مبنی تھا -

۲ - مخطوطه میں تیغ ہے جو غلط ہے -

۳ - بہرام ابن ہرمز ایران کے ساسانی خاندان کا مشہور حکمران ہے - اس نے ۲۷۳ء سے ۲۷۶ء تک حکومت کی -

Marfat.com

نقل است که در ابتدای انابت یکی از مریدان حضرت قطب ربانی غوث صمدانی الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و رضاه عنها شبی به خواب دید که با هفتاد زن زنا کرده صباح ازین واقعه ملول‌شده عرض حال به حضرت غوث الاعظم کرد - فرمود که این هفتاد بار زنائی بود که حضرت حق سبحانه تعالیٰ عز شانه در بیداری بر تو تقدیر فرموده بود و آن را در خواب بر تو گذرانید - حالا ایمن باش که رستی -

بست و هشتم : آراستن زن پیش نا محرم - قوله تعالیٰ :

''ولا تبرجن تبرج الجاهلیة -[1]''

خطاب به ازواج مطهره اہل بیت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم که سیارالهید خود را به آرائشے که در زمان جاہلیت داشتند - و قبل ازان که آیت ستر و حجاب نازل شود پردگیان حجله عصمت به گمان آن که ہر که ایمان به پیغمبر علیه السلام آورده است حکم فرزندان او و ایشان حکم امہات مومنین دارند - از کسی روی در نه می پوشیدند - و بعد ازانکه آیت حجاب نازل شد - خصوصاً قصه افک درمیان آمد - عادات و رسوم جاہلیت بالکل بر طرف گشت -

و ازین قبیل است بر آمدن از خانه اگر بی اذن شوہر باشد - قال علیه السلام - المرأة عورة فاذا خرجت استروها الشیطان زن عورتی است که ستر آن لازم است - و چون از خانه بر آید شیطان اورا برداشته بنا محرمان می نماید -

و نیز فرمود که ہر زنی که بی اذن شوہر بر آید تا زمان که باز گشته باشد به خانه آید فرشتگان اورا لعنت می کنند - و در بعضی روایات ورق به نظر آمده که زنی بی اذن شوہر به جای که نه باید رفت رود یا سفر کند مہر ساقط می شود -

---

۱ - القرآن سورة الاحزاب ۳۳ ، آیت ۳۳ -

[ص : ۴۴۳] و ازین قبیل است کہ آواز بلند ساختن زن زیرا کہ چنانچہ عورت است آواز نیز عورت واجب الستر است ۔ بہ شنیدن آوازش کہ بہ ذات نرم و خوش آیندہ و دل فریب است طمع خام در دل مستمعان مفسد و اوباش می افتد و ازان فسادہا متولد می شود ۔ قولہ تعالیٰ :

''فیطمع الذی فی قلبہ مرض ۔[1]''

زنان آواز بلند نہ سازند و پیش نا محرم نیایند تا آنکہ در دل او بیماری فسق و نفاق است ازو در طمع نیفتد ۔ حق سبحانہ تعالیٰ خواہش زنان را مرض نامید ۔ وکدام بیماری بالا تر از محبت ایشان خواہد بود کہ مانع کلی و سدی قوی است در راہ خدا و طلب شوق او ۔ و اکثر اہل علم بہ این بیماری گرفتار اند ۔ و اول عبدالبطن و الدراہم و الدینار اند و بعد ازان عبدالنساء و الاولاد و الاحفاد :

''ان من ازواجکم و اولادکم عدواًلکم فاحذروھم الخ ۔[2]''

بعضی از زنان و فرزندان دشمن شما اند از ایشان حذر نمائید ۔ اگر حکم اکثری است کہ محل مضائقہ و اگر بگویم کہ کلی است و من زاید ہم می تواند بود چہ اموال و اولاد است کہ مانع ذکر خدا اند ۔ چنانچہ جای دیگر می فرماید کہ :

''یآ ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ۔[3]''

و اکثری از فرزندان خصوصاً درین زمان نا خلف می شوند ۔ و بہ سبب غلبۂ ہوا و شہوت مرگ پدران می خواہند تا میراث یابند و ازان اموال

---

۱ ۔ القرآن سورۃ الاحزاب ۳۳ ، آیت ۳۲ ۔
۲ ۔ القرآن سورۃ التغابن ۶۴ ، آیت ۱۴ ۔
آیت اس طرح ہے :
''یاایھا الذین آمنوا'' مخطوطہ میں آیت میں جو غلطی ہے اس کی تصحیح کردی گئی ہے ۔
۳ ۔ القرآن سورۃ المنافقون ۶۳ ، آیت ۹ ۔

Marfat.com

استیفای[a] ۔ و ازان جملہ شیرویہ[1] بن خسرو پرویز است و ناصر الدین[2] بن محمود مالوی و غیر آن کہ از شمار افزون است ۔ و در حق این نوع اشقیا گفتہ اند :

پدر کس بادشاہی را نہ شاید
وگر شاید بجز شش مہ نہ باید

و اگر ہیچ کدام اینہا نہ باشد لا اقل منتظر فتنہ خود می باشند ۔ دو وفعہ طلب ۔ چنانچہ بدیہی است ۔ و بہ خاطر چنان می رسد کہ چون سنت اللہ جاری برین شدہ کہ بہ طلوع ارتفاع اولاد عمر آبای[a] مجازہ روی[a] بہ زوال نہند نشو و نمای گویا منذر بہ فنای[a] اینہا است ۔ و مقدمہ بلکہ داعی و باعث اختفا در حجاب عدم ۔ ہر چند ہیچ سببی از اسباب عداوت درمیان نہ باشد ۔ [ص : ۳۴۵] چون نیک می نگرم ہس فضلہ ایست از وجود پدر و بعد از جدا شدن نہ می ماند ۔ چنانچہ دیگر فضلات مگر آن کہ سعید باشد ۔ و قوافل دعای[a] خیر از پس پدر فرستد ۔ و این خود درین زمانہ نصیب اعدا و اقل قلیل است ۔ و دل برین اولاد نہادن نہایت سفاہت و تضلیل است ۔ لمولفہ :

برگ عیش بگور خویش فرست
کس نیارد ز پس تو پیش فرست

بحق کی راہ یابد خود پرست الساں کہ راہ دل
زند اکنون زن و فرزند و فردا حور و غلمانش

---

۱ ۔ شیرویہ ابن خسرو پرویز اپنے باپ اور سترہ بھائیوں کو قتل کر کے ۶۲۸ء میں تخت نشین ہوا اور اٹھارہ مہینہ کی مختصر حکومت کے بعد ختم ہو گیا ۔

۲ ۔ ناصر الدین ابن محمود مالوی (متوفی ۱۵۱۰ء) مالوہ کا حکمران تھا ۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے باپ کو زہر دے کر مروا دیا تھا ۔

Marfat.com

و در تخصیص بہ من تبعیضی امیدوار است باین کہ بعضی زنان و سالہا شاید مددگار مرد باشند ۔ و در طاعت و عبادت حق بعضی زنان چنان اند کہ ہزار مردان فدایٔ ایشان باشند ۔ و بعضی در تفسیر آیت :

''ربنا آتنا فی الدنیا حسنة ۔[1]''

مراد از حسنہ زن صالحہ جمیلہ داشتہ اند ۔ و مراد از :

''و الباقیت الصلحات ۔[2]''

نیز دختران صالحہ اند ۔ اگرچہ می تواند بود کہ مقصود از باقیات اعمال و آثار خیر جاری باشد ۔ چنانچہ گفتہ اند :

ذکر باقی را حکیمان عمر ثانی گفتہ اند
این ذخیرہ بس ترا کالباقیات الصالحات

یاد دارم کہ زمانی ولایت پناہی ارشاد دستگاہی مقتدایٔ مشائخ متاخرین حجة الله علی الخلق صاحب الکشف و الکرامات شیخ نظام الدین[1] البیٹھی قدس الله روحہ بیان تصوف و معرفت می کردند و نکتہ بلند می گفتند ۔ سخن زوجۂ مطہرۂ خود را کہ ثانی رابعہ می توان گفت ۔ و با مرتبۂ سلوک جذبہ بر کمال داشت ۔ مستشہد می آوردند و می فرمودند کہ درین مقام سید الطائفہ و سلطان العارفین چنین فرمودہ و حضرت بی بی چنین فرمودہ ۔ و عادت آن خجستۂ روزگار و مقبولۂ درگاہ آفریدگار چنین بود کہ ہرگاہ کہ حالی و واردی برو غلبہ می کرد و در محفہ با محفہ کشان مہیا بودی نشستی و در سواد قصبہ البیٹھی کہ صحرایٔ عظیم است در رفتی وگاہی [ص: ۳۴۶] شبان روزی وگاہی دو شب و دو روزی آن جا می گذرانیدی و چون بہ عالم صحو آمدی بہ خانہ باز گشتی ۔ و ازین جا معلوم شد

---

۱ - سورة البقرہ ۲ ، آیت ۲۰۱ ۔
۲ - سورة الکہف ۱۸ ، آیت ۴۷ ۔
۱ - شیخ نظام الدین انبیٹھی کے حالات کے لیے دیکھو منتخب التواریخ صفحہ ۳-۲۸۲ ۔

Marfat.com

که لام در کلام الرجل جزء من المرأة - برئے حقیقت است نہ استغراق - شعر :

ولو کان النساء کما ذکرنا

تفضلت النساء علی الرجال

فلا التانیث لاسم الشمس عار

و لا التذکیر فخر للهلال[1]

بست و نہم : شب جدا ماندن زن از شوہر - و این حکم ضمناً در حکم بر آمدن او بی اذن شوہر معلوم شدہ است و ازان قبیل است -

سی ام : مال شوہر بی رخصت او دادن - و این حکم مخصوص بہ زر و نقد و جنس است - اما اگر طعام او بہ‌خویشان و مستحقان بدہد باکی لیست - و شوہر را نیز باید کہ درین امر مساہلہ ورزد نہ مضائقہ - و این باب است وسیع - و جزئیات و خصوصیات آن در کتب مطول از اخلاق باید طلب داشت -

و ازین قبیل است جنگ با شوہر و آزردن او - رسول علیہ السلام فرمود کہ اگر کسی را بغیر خدای عز و جل سجدہ روا بودی زنان را فرمود می تا برای شوہران خویش سجدہ کردندی -

و نیز فرمود - ہر کہ شوہر ازو خشمگین شب کند آن زن در لعنت باشد -

و ازین قبیل است - اتباع و کنیزگان شوہر را دشمن داشتن - چہ دشمنی با ایشان مستلزم دشمنی شوہر است - و مسئلہ مقرری بخواست کہ

---

۱ - (ترجمہ) جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے عورتیں ویسی ہوں تو عورتوں کو مردوں پر فضیلت ہے -
سورج کے لیے تانیث کا استعمال عار نہیں ہے اور نہ ہلال کو مذکر استعمال کرنا اس کے لیے فخر ہے -

Marfat.com

ضرب غلام زید اہانت زید است - و ہم ازین جہت بعضی متکلمین استدلال بر کفر یزید پلید کردہ اورا دشمن رسول شمردہ تجویز لعن فرمودہ اند - و تفصیل این مسائل بجایْ خود مذکور است - و استفتایْ درین باب از حجة الاسلام محمد غزالی نمودہ اند و او دلائل بر منع نوشتہ - و ابو الحسن طبرانی مشہور یکتای ہراسی کہ او و امام غزالی از کبایر تلامذہ امام الحرمین ابوالمعالی جو ینی بودند - و فصاحت و تفتح کیا را بعض زیادہ از حجة الاسلام می دانستند در جواب نوشتہ کہ لعن یزید جایز است - و بحث در وجوب می رود - و میان این ہر دو بزرگوار بر سر این مبحث مناقشہ شدہ - و این رسالہ گنجایش آن نہ دارد - و شمہْ ازان در [ص : ۳۷۷] رسالہ سمت ایراد یافتہ - الهم ارناالحق و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل و ارزقنا احتسابہ -

سی و یکم : کبود پوشیدن - و ازین قبیل است قال علیہ السلام[1] - لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب و دعا بدعوی الجاهلیة - از ما نیست کسی کہ در ماتم طپانچہ بر رویْ زند و جامہ پارہ کند و رسوم جاہلیت را دعویٰ کند - و این حکم شامل ہم ذکور را و ہم اناث را -

و نیز فرمود کہ لعنت کناد خدایْ تعالیٰ زنان ادمہ کش را و صورت گرو مویْ بر را - و در کتب حدیث واقع شدہ کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم دہ خصلت را مکروہ می داشت - بہ رنگ زرد کردن - و مویْ رنگ کردن - و ازار زیرپا کشیدن - و مردان را انگشت طلا بہ دست داشتن - و زنان را در نظر نا محرمان آراستن - و قمار بہ تیر - و فسون خواندن غیر از معوذتین - و طومار بہ گردن اطفال بستن - و وقت جماع آب از محل صالح بیرون ریختن کہ آن را عزل می گویند - و خواب کردن کودک با غیر محرم - اما بعضی ازین امور لا باس است - چنانچہ خضاب بہ نیل - و چنانکہ بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم کردہ اند -

و عزل بہ مذہب امام اعظم رحمہ اللہ از کنیزگان مباح است - و

---

۱ - مسودہ میں قولہ تعالیٰ ہے -

Marfat.com

عزل این است که چون وقت انزال شود نطفه را بجای دیگر اندازند تا فرزند مبوث (؟) متولد نه شود ـ و باوجود اباحت این فعل از مروت دور می نماید ـ چنانچه طلاق ابغض المباحات است ـ

سی و دوم : زنگله بستن ـ رسول علیه السلام فرموده که جرس سازی است از سازهائے شیطان ـ چنانکه گذشت ـ

و ازین قبیل است کاکل گذاشتن ـ چه این فعل خوارج است و مبتدع ـ و می گویند که کاکل خالهٔ شیطان است ـ و اکثر زنان اند که اطفال را منقاد این امور می شوند ـ و بر مردان دین منع آنها لازم ـ

سی و سیوم : نام فرزند بد نهادن ـ و این بر چند نوع است ـ اول آن که نامی مخصوص ذات آفریدگار تعالیٰ و تقدس باشد ـ چون اسم الله و رحمان و غفار و ذوالجلال [ص : ۳۶۸] و امثال آن بمانند ـ بخلاف لطیف و جواد و ملک و مانند آن ـ و بهترین نامها آن است که در آن جا عبد یا حمد باشد ـ چنانچه عبدالله و احمد و حامد و آنچه بدان ماند ـ و در حدیث آمده که آن حضرت صلی الله علیه وسلم فرمود سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی ـ نام مرا بنهید اما کنیت مرا که ابو القاسم باشد نه ـ

و بعضی علما می گویند که این نهی مخصوص به زمان آن سرور علیه السلام بود که التباس می آمد و حالا منهی نیست ـ و بعضی دیگر می گویند که مراد ازین نهی جمع میان کنیت و اسم مبارک آن حضرت است نه فردای فردای ـ

دوم : آنکه نامی نهند که آن جا جبروتی و استغنای مفهوم می شود ـ چون شهنشاه و مالک الرقاب ـ

نقل است که عضد الدوله[1] دیلمی از آل بویه اول کسی است که ملقب بملک الاملاک یعنی شهنشاه گشت ـ و او شعری گفت که ازان جمله این است :

---

۱ ـ عضد الدوله نے ۹۸۳ء میں وفات پائی ـ

Marfat.com

عضد الدولة ابن رئیسها
ملک الاملاک غلاب القدر

مضمون این که عضد الدولہ پسر رکن الدولہ[1] بادشاہ بادشاہان و غلبہ کنندہ قدرت است ۔

و بعد از انشاء این شعر فلاح نیست و قصہ او مشہور است ۔

سیوم : اینکہ در تفاول خوب نہ باشد چون نجسی و شقی و مملوک و ظالم ۔ یا بہ طلع مکروہ باشد ۔ یا دلالت بر زیادت ہمت و خساست ۔ یا لفظ بی معنی باشد ۔ و امثال این بسیار است ۔ خصوصاً در ہند کہ اعلام مرتجل در آن از حد و عد افزون است و نا خوش ۔ و احتراز ازان لازم ۔ و در آثار آمدہ کہ الاسماء تنزل من السماء ۔ نامہا از آسمان فرود آید ۔ پس برای خویش فال نیک باید زد نہ بد :

بسا فالی کہ از بازیچہ برخاست
چو اختر درگذشت آن فال شد راست

و رسول علیہ السلام فرمودہ کہ خدمت گاران خود را رحمت و برکت و امثال آن نام منہید تا مبادا کسی آن را بخواند و جواب دہند کہ این جا رحمت و برکت نیست ۔

و یکی از حقوق پسر بر مادر و پدر این است کہ نام او نیک بنہند ۔ و ازین قبیل است طفل را شام از خانہ بیرون گذاشتن کہ احتمال رسیدن [ض : ۳۶۹] آسیب است باو ۔

حکایت : در زمان سلیمان علیہ السلام طفلی از خانہ بیرون رفتہ و زنی جنی بہ صورت مادر آن طفل بر آمدہ و بر او مفتون گشتہ ۔ و ہر دو زن را بر آن فرزند نزاع شد ۔ و مرافعہ بہ آن پیغمبر علیہ السلام نمودند ۔ و حوالہ آن قضیہ با چار بنی اسرائیل فرمود ۔ ہمہ از تشخیص آن عاجز

---

۱ - رکن الدولہ کی وفات ۳۶۶ھ میں ہوئی ۔

Marfat.com

آمدند . پیغمبر علیه السلام فرمود ـ تا به شمشیر دو پاره ساخته نصف آن طفل را به یکے و نصفی را به دیگری بدهند ـ چون جلاد تیغ کشید مادر حقیقی او فریاد برداشت و بگریست و گفت ـ اورا ضائع مسازید ! بگذارید ! تا پیش این دعوی گر باشد و زنده بماند ـ و ما از دعوی ماندیم ـ و در آن جنی هیچ تغیری نه رفت و بر همه روشن گشت که آن دیگر جنی است ـ و غایب شد و فرزند به مادر خویش رسید ـ و ازین جهت گفته اند که قضیه تشخیص آن دشوار باشد حاکم را باید که فراست خود را کار فرماید به فیصل رساند و مناسب این حال می گویند ـ

حکایت : زنی در کشمیر پسر صغیر خود را کشته و بخاله البالغ که عداوت جانی به او داشت الداخت ـ دعوی به مجلس سلطان زین العابدین[1] که بادشاه عادل ممیز بود ، برده ـ هر چند ازان البالغ پرسیدند انکار آورده و گفت ـ که من چیزی ازین معامله نه دانم ـ سلطان اورا در خلوتی برده و گفته ـ بیا ! اگر این طفل را نه کشته درین مجلس برهنه شو تا بدانیم که از تهمت پاکی ـ او گفت ـ مرا اگر پاره پاره سازید تن به رسوای نه می دهم ـ همین تهمت خون بس نیست که باری این عار هم بر خود روا دارم ـ پس سلطان آن زن مدعی را در گوشه طلبید ـ همین سخن به او گفت ـ او فی الحال قبول کرد و در پی برهنگی شد ـ و سلطان به فراست معلوم کرد که این کار اوست ـ و تازیانه چند فرمود آخر به اقرار آمد ـ

و جای دیگر به نظر آمده که در قضیه جنی حکم کرده اند که هرکس که ازین دو زن دعوی دیگر در شیشه در می آید ـ اورا باشد و جنی در حال در شیشه رفت تا سر آن را محکم گرفته طفل را [ص : ۳۵۰] به مادرش سپردند والله اعلم بالصواب ـ

و امثال این نوع قضایا که سلاطین ماضی بلکه در زمان خویش هم شنیده شده بسیار است و نوشتن آن عهده این رساله نیست ؛

---

۱ ـ سلطان زین العابدین کا سن وفات ۱۴۷۰ء ہے ـ اس کا شمار کشمیر کے عظیم حکمرانوں میں ہے ـ

فرہاد نیست ورنہ درین قصر زر نگار
چندین ہزار صورت شیرین کشیدہ اند

و ازین قبیل است مواشی را شام از خانہ بر آوردن کہ احتمال گم شدن و افتادن در زراعت مردمان دارد ۔ و تاوان بر خاندان لازم می آید ۔ و قصہ افتادن گوسفند در زراعت شخصی و مرافعہ[1] بہ داؤد علیہ السلام نمودن و تفصیل رسانیدن سلیمان علیہ السلام آن دعوی را موافق حکم ربانی در صغر سن و رسیدن او بہ درجہ نبوت در کتب تفسیر مبسوط است ۔ و کریمہ :

"و داؤد و سلیمان اذ یحکمن فی الحرث الایۃ ۔[2]"

ازین معنی خبر می دہد ۔

و ازین قبیل است در نا بستہ بہ خواب رفتن و شبہا سر کوزۂ آب نہ پوشیدن و چراغ نہ کشتہ خواب کردن ۔ و از جہت این کہ شب محل ورود حوادث است ۔ و در ترک این فعل ضروری مقصود علاج واقعہ پیش از وقوع ضروری است ۔ و وجہ منع نا پوشیدن سرکوزہ آن کہ شاید سگی یا گربہ دران کوزۂ سرکشادہ دہن انداختہ آلودہ سازد ۔ یا جانوری زہر دار در آید ۔ و گاہی باد سموم نیز بہ سرایت می کند ۔ و وجہ چراغ نا کشتن آن کہ احتمال در گرفتن آتش است و در خانہ و جامہ خصوصاً وقتی کہ خانہ از خس باشد و احتمال در آمدن از در دراست و رسانیدن آسیب ۔ و این منع نسبت بہ فقرا است اما نسبت بہ ملوک و اغنیا کہ پاسبان دارند و چراغ مطلوب ایشان است مکروہ نیست ۔ واللہ اعلم ۔

قال علیہ السلام خمروا الانیۃ و اغلقوا الباب و اطفوا المصابیح و اقوالاسقیۃ و لا ترسلوا مواشیکم و اولادکم اذا غربت الشمس ۔ سر کوزہا بپوشید و درہا بر بندید و چراغہا بمیرانید و دہن مشکہا و امثال آن را

---

۱ - مخطوطے میں مرافقہ ہے ۔
۲ - سورۃ الانبیا ۲۱ ، آیت ۷۸ ۔

Marfat.com

بستہ دارید و چارپایان را و اطفال خود را از خانہ بیرون مگذارید وقتی کہ آفتاب روی [ص : ۳۵۱] بہ غروب نہد ۔ و این ہمہ شفقت و کراہت تنزیہی است نہ آنکہ در ترک این افعال بزہ کاری عاید می شود ۔ شعر :

یا راقدالليل مسرور باولہ
ان الحوادث قدتطر قن السحار

بعالم کسی سر بر آرد بلند
کہ در کار عالم بود ہوشمند

سی و چہارم : یک کفش پوشیدہ رفتن قال علیہ السلام لا یمش احدکم فی نعل واحد ۔ باید کہ راہ نہ رود ہیچ یکی از شما با یک کفش بلکہ یا ہر دو پای برہنہ یا ہر دو پای پوشیدہ باشید ۔ و این حکم تعبدی است ۔ و وجہ قبح آن بعقل نہ می توان دریافت غیر ازن کہ نا ملایم و خلاف موتاد می نماید ۔ و شارع کہ عقل وی عقل کل است معنی درین باب دریافتہ باشد کہ ما از دریافتن آن عاجزیم ۔ و تقلید آن ما را کافی است ۔

و ازین قبیل است استادہ نعل پوشیدن ۔ نہی ان ینعل الرجل قائماً ۔ پیغمبر علیہ السلام منع فرمود ازین کہ مرد نعل ایستادہ بپوشد ۔ و مراد ازین نعل موزہ است کہ درین صورت تکلف اوست ۔ و احتمال افتادن ۔ و ازار ایستادہ پوشیدن و دستار نشستہ بستن ہم ازین مقولہ است ۔ کہ ازار ایستادہ پوشیدن در حالت قیام احتمال کشف عورت است و ترک آن فعل مستحب ۔ اما در دستار ایستادہ بستن ظاہرا تعظیم معتبر است ۔ چہ شریف ترین اعضا در بدن آدمی سر است ۔ و حالت قیام بتعظیم آن اقرب است ۔

حکایت : یکی از ملوک بنی امیہ امام جعفر صادق[1] را رضی اللہ عنہ کہ مندیلی بصد درہم خرید و بر بست ۔ او گفت ۔ ای فرزند رسول خدا !

---

۱ ۔ امام جعفر صادق کی وفات ۷۶۵ء میں ہوئی ۔

این ہمہ اسراف برای چیست ؟ در جواب فرمود تو از برای خسیس ترین اعضا شنیده ام، کہ کنیز کی خریدۂ بهزار درم - اگر من برای شریف ترین اعضا دستاری بصد درم خریده باشم عیب - اما اگر کسی باشدکہ بایستادن او جمعی برای تعظیم او بایستند اورا دستار نشستہ بستن مستحب است کہ موجب حرج دیگران نہ شود -

سی و پنجم : میان دو زن رفتن - نہی النبی [ص : ۳۵۲] علیہ السلام ان یمشی الرجل بین المرأتین - منع فرمود پیغمبر علیہ السلام ازین کہ مردی میان دو زن رود کہ از موجبات فقر اضطراری است - و اگر ہر دو حایض باشند زبس (؟) دیوانگی است -

سی و ششم : کسی را در غلط انداختن - نہی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عن اغلوطات - منع فرمود پیغمبر علیہ السلام از اغلوطہ - و اغلوطہ بروزن اعجو بہ واحد و بہ است -

و ازین قبیل است امتحان بدانش کردن - قال علیہ السلام - الممتحن ملعون - امتحان کنندہ ملعون است - چرا کہ منشاء آن حسد و حقد و و عداوت و اظہار رعونت خود است - و اینہا ہمہ مذموم و مرتکب این مشوم است - اما اگر امتحان در وادی مال و معاملہ باشد قصوری نہ دارد تا حقیقت جوہر آدمی معلوم شود - و قصہ شعیب علیہ السلام کہ موسیٰ علیہ السلام را تا ہفت سال بیازمود آن گاہ معصومۂ خود را باو تزویج کرد مشہور است - و امثال این بسیار است - و ہم چنین است آزمائشی کہ اساتذہ تلامذہ را می نمایند تا در مسائل دقیق طبع ایشان را جلای بخشند و در سواد(؟) شود - و از مبادی بہ مسائل انتقال یابد - و این را در اصطلاح علما تمرین می گویند - یعنی در رنج انداختن و احاجی باست (؟) مشہور از مغالطات و مفرد آن احجیہ است -

سی و ہفتم : در ظروف کدو - استعمال ظرف کہ آن را بغیر مالیدہ یا از بیخ درختی کندہ یا نفت برو مالیدہ باشد - نہی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء و الحنتم و المزفت و النقیر - نہی فرمود پیغمبر علیہ السلام

Marfat.com

از آوند کدو و قیر مالیده و زفت کشیده و از بیخ درخت کنده شده - و این وقتی است که این آداب از کفار باشند که احتمال دارد که چیزی نجس چون شراب وگوشت مردار در آن انداخته باشند و غسل آن ممکن نه بود - اما اگر یقین باشد که دل ازین دغدغه فارغ است ہیچ باکی نیست - چه مدار کار شرع بر تحری است که عبارت است از گواہی دل - و بعضی محدثین فرموده اند که این نہی در ایام جاہلیت بود و منسوخ شد - و بعضی کراہت تنزیہی می دانند نه تحریمی بہر حال وسعتی دارد -

سی و ہشتم : [ص : ۳۵۳] دم در آب دمیدن که مشابه است بفعل حیوانات - و رسول علیه السلام از نفخ در کوزه فرموده -

و ازین قبیل است طعام گرم را بدم سرد ساختن - که منشاه آن حرص است و شره و علامت بی صبری است - و نیز می تواند بود وجه منع کراہت طبعی تنزیہی باشد - چه بسیار کسان از خوردن آبی و طعامی که در آن دمیده اند متنفر باشند - ہر چند سور المومن شفاء واقع شده - اما طبائع مختلف است و تکلیف غیر جایز -

سی و نہم : در خانه خالی خسپیدن که موجب آسیب جن است و استیلاء وہم - و بسیاری جن در خلوت به ہلاکت رسانیده - و بعضی این معنی را حمل بر وہم و غلبهٔ سودا می کنند و نه چنین است - و رسول علیه السلام از خسپیدن در خانه خالی منع فرموده - و جماعت که نیت خلوت و عزلت داشته باشند و انقطاع از خلق خواہند مستثنیٰ اند و تصحیح نیت شرط است :

خلوت و صحبت دیو اختیار کن
کاثار انس در کیری آدمی نه ماند

فصل : آیات قرآنی و احادیث نبوی و آثار و اخبار عامه ابرار و اخیار از ذکر جن و احکام آن مملو و مشحون است - قال الله تعالیٰ[1] :

---

۱ - مخطوطے میں قال علیه السلام ہے۔

Marfat.com

و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ـ[۱]

و حدیث لیلة الجن در کتب سیر مشهور و سبب نزول سورة الجن[۲] در تفاسیر معروف ـ و بزرگی از امت کتابی مجلدی معتبر مطول نوشته و نام آن احکام الجن مانده و حکایات و آثار غریبه در آن نقل نموده ـ و آن چه ما دیده ایم این است ـ

در خانه که احتمال غیری نه بود خشتها و سنگ ریزها از سقف و دیوار افتاده وگاه گاهی خاکستری و انگشتی یا پنبه یا کاغذی و امثال آن در پیش مردم افتاده و هرگز نه شنیده که ضرری از آنها بآدمی رسیده باشد ـ و در یک ساعت چار مرتبه از خانه خسی بی آنکه کسی آتش دهد سوخته و آتش اندر آن پیدا نبوده و احیاناً در صورت اخگری نمودار گشته ـ و طرفه تر این که عزایم خوانی آمده و بر سر کودکی ساده لوحی یا دختری [ص:۳۵۴] نا بالغی چادر انداخته و آئینه پیش او نهاده دعاها و افسونها خوانده احوال ماضی و مستقبل پاره راست پاره دروغ گفته و جن را در شیشه یا در کوزه انداخته و سر آن را مهر کرده در صحرا برده گور کرده اند ـ و آن پسر یا دختر تا یک دو روز بی هوش مانده باز بحالت اصلی خود آمده و بعد از چند گاهی می گویند که جن بعد از شکستن آن ظرف خلاص یافته باز بنیاد فساد نهاده ـ

نقل است که چون برهان الاولیا شیخ حسین خوارزمی قدس الله روحه به ماوراء النهر رسید ـ مولانا احمد چند (؟) زر کبایر علماء روزگار بود محفه شیخ را بر دوش گرفت ـ و در ان معرکه دستار از سرش افتاد ـ و شاگردان بملازمت برخاستند ـ گفتند ـ شما تعظیم علم را بر خاک زدید که بیشتر شخصی که درعلم بادنیٰ مرتبه شما نه می رسد این چنین اظهار خاکساری کردید ـ مولوی گفت ـ که آن چه من درین بزرگوار می بینم اگر بر شما ظاهر شود معذور دارید ـ زمانی که حجرهای خانقاه بدرویشان قسمت می نمودند مولوی

---

۱ ـ سورة الذاریات ۵۱ ، آیت ۵۶ ـ

۲ ـ سورة الجن ۷۲ ـ

Marfat.com

نیز التماس حجرۂ کرد و بحسب اجابت و اجازت مشغولی بذکری کہ تلقین یافتہ بود یافت ۔ و روزی بعرض رسالید کہ جن ہر شب درین حجرہ مرا تشویش می دہد و بصورت عجیب مہیب ظاہر گشتہ حال بر من می شوراند ۔ حضرت شیخ تبسمی فرمودہ عصای خود باو دادند تا ہمراہ دارد ۔ مولوی دران شب ایمن شد ۔ و صباح آمدہ بفریاد می گفت ۔ سبحان اللہ احمد چل سال در مدرسہ جانی کند و رتبۂ چوبی ہم حاصل نہ توالست کرد ۔

و حکماء متقدمین بوجود جن قایل نہ بودند بخلاف متاخرین کہ می گویند ۔ جن نوعی است از مخلوقات در مقابلہ مقابل جزء ناری در ترکیب او غالب است ۔ بہر شکلی متشکل می توانند شد ۔ و در اندک فرصت مسافت بعید طی می توانند کرد ۔

فصل : بخاطر ساطر عفی اللہ عنہ چنین می رسد کہ بموجب نص صریح :

''و شارکھم فی الاموال و الاولاد ۔''[1]

و در حدیث صحیح باین مضمون کہ اگر کسی در حالت مباشرت بسم اللہ نہ گوید شیطان را در مولود بہرہ انسٹ ۔ معلوم می شود کہ شیاطین و جن را بسبب [ص : ۳۵۵] غفلت از خدای عز و جل قوت تصرف تمام در بعضی نفوس انسانی می باشد ۔ و ہم چنین بجای دیدہ شدہ کہ چنانچہ خلقت آدمی از جوہر روح است ہم چنان ہمزادی کہ با ہر فرد انسانی می باشد از نفس است ۔ و بعد از سقوط نطفہ آن ہمزاد باوے روز بروز نشو و نمای یابد و بنام او مسمیٰ می گردد ۔ و چون روح از بدن مفارقت می نماید آن عفریت خبیث را روی ترق بعالم ملکوت نہ می ماند و ہمچنان سرگردان درین عالم سفلی می باشد ۔ و آزارہا بمردم می رساند ۔ و احکامی کہ بر دیگر اجسام مترتب می شود برو نیز می گردد و افعال غریب ازوی بظہور می آید ۔ مثل ظاہر شدن بصورت ہر حیوانی کہ خواہد و آواز کردن مثل آواز آدمی و سایر حیوانات ۔ و چنین می گویند کہ

---

۱ - سورہ بنی اسرائیل ۱۷ ، آیت ۶۴ ۔

Marfat.com

اگر جنی بصورت حسی ظاہر شده باشد مادامی که اورا مقید بنظر خویش سازند قوت حرکت درو نه می ماند و نه می تواند از نظر غایب شد ۔ و اسلام ایشان را بعضی تجویز نه می کنند بخلاف ۔ و رسول علیه السلام حدیثی فرموده باین مضمون که ہیچ یکی از شما نیست که باوی قرینی از جن و قرینی از ملک موکل نه باشد ۔ و چون پرسیده اند که یا رسول الله ! با تو ہم شیطان قرین است ۔ خود را مستثنی ساخته فرمود که الا شیطانی فاسلم ۔ یعنی شیطان من بحول و قوت خدا وندی و عز شانه مغلوب من گشت تا اسلام آورد ۔ و سامعان این لفظ اسلم را صیغه مضارع متکلم ثانی مضمون دانند که بمعنی سلامت می باشم ۔ یا مخصوص دارند بحضرت رسالت صلی الله علیه وسلم ۔ و در روایت دیگر فامن واقع شده و آن جا نیز ہمین احتمالات باقی است ۔ و بعد از زمانی چون عبور بر بعضی کتب حکمت افتاد ۔ موافق اعتقاد خویش عبارتی در کتاب مجمل الحکمة که ترجمه اخوان الصفا[1] است یافت که استشهادی ازو توان نمود بعینها ایراد می یابد حکمای الهیون بر آن اند که چون نفسی باشد که اورا مصیبتی نه بود و بدنیا تعلقی نه دارد [ص : ۳۵۶] از جمله آنها بود که نجات یابد و لیکن اورا درجات نه بود ہم از جمله غفریتان نه باشد بلکه سلیم بود از عذاب و عقاب چنانچه قومی که ایشان در شرف باشند از بزرگی قومی که در زندان باشند از عاجزی ۔ و قومی در شرف باشند و نه در حبس بلکه مطلق باشند و لیکن درویش باشند ۔ و نیز حکمای الهیون بر آن اند که در عالم سفلی نفسها اند که فعلهای ایشان ظاہر است ۔ و ذات ایشان پوشیده و ایشان را روحانیان خوانند ۔ و ایشان نوعها اند که بعضی از ایشان را جن خوانند و بعضی را شیاطین ۔ و بعضی را ارواح خوانند و بعضی را ملک خوانند که تعلق بسموات دارند ۔ و این نفسها در جسدہا بوده باشند و در زمانهای ماضیه بدن را تهذیب کرده و تصرف یافته و از عالم اجسام مفارقت کرده بذات خویش قایم شده و در سماوات سیاحت یافته اند از ابدالابدین ۔

---

۱ ۔ شیعی فضلا کی ایک جماعت تھی جو دسواں صدی عیسوی میں بصره میں قایم ہوئی ۔ دینی و فلسفی مسائل پر باون رسالے شائع کیے ۔ جو مختلف مصنفین کے لکھے ہوئے تھے ۔

و اما عفریت و شیاطین نفسهای شریران باشند و مفسدان ایشان در جسدها بوده باشند در زمانهای ماضیه و بدیهای آموخته باشند و بدی مایهٔ این نفوس شده باشد و جوہر ایشان صورت حسد و بخل و شہوت و غضب و حرص و آز پذیرفته باشند ـ و چون مفارقت یابند کور مانده باشند از دیدن نفوس ظاہره و افلاک ـ چون چشم درد رسیده از کتاب ـ و ناقل ہمین کتاب گوید که مانند نفوس اشرار چون چشم دردمند است و بیمار که بہترین دیدنیها آفتاب است و خوشترین چشیدنیها شهد است و ہر دو از آفتاب و شہد بی نصیب باشند ـ از آن که چیزهای بد خورده و پرہیز نه کرده باشند ـ پس در بیماری پشیمانی سود نه دارد ـ و بمواضع دیگر شرح این بگوئیم ـ انتهی ـ

و ساطر را از مجموع بریق نقل نوشته ہمین عبارت مطلوب بود ـ اما عفریت و شیاطین تا آخر باقی و العهدة علی الراوی ـ بالجمله انکار وجود [ص : ۳۵۷] جن مثل انکار بدیهیات است و مفضی بانکار عالم ملکوت و ارواح و سایر مغیبات ـ و ازین که صورت جنی بر نظر یکی ظاہر نه شود نه می توان مطلقاً نفی آن کرده ـ و اگر کسی خود را درین مرتبه قرار دہد که عالم ہر چه ہست ہمین است که ما بحس سمع می شنویم و ببصر می بینیم و غیر ازین چیزی دیگر نیست ـ با این چنین کس را ماورا خطاب نیست که او می تواند که روح را بلکه واجب الوجود را نیز منکر شود و مستدل را با مانع مجرد بحث کردن مشکل ـ خصوصاً در خطابیات و نقلیات :

الا قل لمن یدعی فی العلم فلسفة

حفظت شیئاً و غابت عنک اشیاء

حق سبحانه تعالی پرده غفلت و غشاوه ضلالت را از دیدهٔ و دل ہمه طالبان راه بر دارد ـ و عارف کاملی است در روزگار بادشاه عارف نام سید عراق عالی نسبی مرتاضی صاحب خوارق که بطریق عموم شہرت از ثقات شنیده شد که چون دست بہوای برد ہر نوع دینار مسکوک که می خواہند ببخشند ـ و میوہای بمردم از ہر قسم در ہر موسمی که طلب دارند می

Marfat.com

دہد - بعضی می گویند - تسخیر جن دارد - واللہ اعلم - و بعض علمای صوبۂ پنجاب پیش ازین بچندین سال درین باب بہ او پیچیدہ بودند - او از آن جا بکشمیر رفت و از آن جا بتبت و باز معاودت نمودہ در بلدہ لاہور اقامت دارد - چون نظر بوسعت عالم امکان و غلبۂ قدرت واجب تعالیٰ می کنم اینہا ہمہ گنجایش دارد ہر چند از نظر این طایفہ مخفی نمانند -

و یکی از علامات صحت ایمان اعتقاد بکرامات اولیا است - و تکذیب آن کفر صریح است و این باب است وسیع - آیا نہ می بینی کہ بسیاری از ارباب نظر ہر چند در ابتدایٔ حال سیر در مدعیات و دلایل مخالفین نمودند و مشکوک و شبہات آوردند و نوشتہ اند - اما آخر براہ بری علم یقین پی بمقصود بردہ اند -

نقل است از اکابر انتواریخ کہ در سال چہار صد و پنجاہ و ششم از ہجرت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم از عجائب اموری کہ در بغداد و عراق و عرب و خوزستان وقوع یافت [ص : ۳۵۸] آن بود کہ جماعتی از اکبرآباد برسم شکار بصحرا رفتہ بودند کہ خیمۂ چند سیاہ بصحرا زدہ اند و آواز نوحہ گران و گریہ کنندگان بفلک رسیدہ و چنان ظاہر می شود کہ جماعتی از عورات خود را می زنند و گریہ می کنند - و چون آن جماعت نزدیک خیمہا رفتند بظاہر ہیچ احدی نہ می دیدند - اما آواز نوحہ وگریہ و طپانچہہا زدن بر روی می شدند - درین اثنا آوازی بگوش ایشان رسید کہ ای بنی آدم ! بدانید کہ سید بزرگ بادشاہ جنیان فوت شد و این نوحہ وگریہ در ماتم اوست - و در ہر شہری کہ اہالی آن شہر مراسمۂ تعزیت او بجا نہ خواہند آورد ما آن شہر و اہل آن را خراب خواہیم ساخت - چون آن جماعت اکبر آباد این خبر بیغداد بردند اکثر عورات آن جایٔ رویٔ بقبرستان آن شہر نہادہ چند روزی بمراسم تعزیت قیام نمودند و نوحہ و زاری می کردند - و ہمچنین در اکثر جا بلاد عراق و عرب و خوزستان این اضحوکہ شائع شد - و ازین عجیب تر ابن کثیر شامی در تاریخ خود آوردہ کہ در ایامی کہ ما در موصل و سایر بلاد جزیرہ و عراق عرب اکثر خلایق را درد گلو پیدا شد - و بواسطہ آن خلایق بیمار شدہ بی شمار ہلاک

Marfat.com

شدند - ہر چند اطبا معالجہ می کردند فائدہ ظاہر نہ می شد - و آخرالامر چنان ظاہر شد کہ عورتی از عورات جن کہ اورا نام ام عنقود گفتندی پسرش عنقود نام فوت شدہ بود و ہر کس کہ ماتم آن نہ می داشت بآن مرض مبتلا می گشت و از ہم می گذشت و تمامی مردم این عبارت را کہ - یا ام عنقود اعذرینا قدمات عنقود و مارزینا - ورد زبان ساختہ بودند - یعنی ما در عنقود معذور دار ما را کہ عنقود فوت شدہ و ما تعزیت او نہ داشتیم - القصہ تمام مردم آن بلاد سیما اوباش از زن و مردان این افسون می خواندند - بنابران درمیان مردم نام آن سال تعزیت عنقود مشہور گشت - و العھدة علی الراوی -

حکایت : در آن ایام کہ بلدۂ لاہور پایۂ تخت خلیفہ زمان بود و در شہور سن نہ صد [ص : ۳۵۹] و نود و شش مقربی از مقربان درگاہ بپایہ رسانیدند کہ جمعی از ہندوان اجمیر بجانب فتحپور روان شدہ بودند تا عرض حضرت را ملازمت نمایند - در اثناء راہ چندین از قافلہ جدا شدہ بکنار حوضی مشہور فرود آمدہ بودند و دیدند کہ چادرہا زدہ و از آشنایان ایشان از خیمہا بر آمدہ یک دیگر را ملاقات نمودند و حرف و حکایات از ہر جانب پرسیدہ این مہمان را در منزل خودہ بردند - و طبقہای از بزرگ درخت رسم ہندوان می باشد پیش این جماعت کہ قریب پانزدہ شانزدہ کس بودند نہادہ اشارت بتناول طعام کردند - چون ایشان سرپوش از طبقہا برداشتند دیدند کہ در ان ظروف کلہ سگ و گربہ و آدمی و غیر آن است بدہشت تمام برخاستند - و کلہا بر سر ایشان می ریخت - بعضی از ہول جان در ساعت دادند و بعضی دیوانہ شدند و بعضی بیمار - و یکی ازان جماعت می گفتند کہ در لاہور آمدہ بود و بپادشاہ ہم نمودند -

و امثال این حکایتہا بسیار است - اگر ہمہ راست نہ باشد و یکی ہم وقوعی داشتہ باشد از برای ایمان بغیب کافی است - زنہار کہ در وجود جن انکار نہ کنی کہ انکار حسی است - وجود این قسم آفرینش دلیل وجود ملائکہ است و سایر مغیبات ولی الرشاد و ملہم السداد -

چہلم : وقت ذکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درود نہ فرستادن - ہر آن کہ بہ موجب کریمہ :

Marfat.com

"ان الله و ملئکته" الایہ

درود پیغبر علیہ السلام در تمام عمر یک بار گفتن فرض است و تکرار در سایر اوقات چون تکوار کلمہ لا الہ الا اللہ مستحب است ۔ و در تشہد آخر بمذہب بعضی واجب و نزد بعضی سنت ۔ و در تشہد اول صلٰوۃ فرستد سجدۂ سہو لازم آید و آن ہمین قدر است کہ اللہم صل علیٰ محمد و کمتر ازین سجدۂ سہو واجب نیست ۔ اما وقت گفتن نام آن سرور یا شنیدن آن ترک صلٰوۃ مکروہ است ۔ قال علیہ السلام ۔ من ذکرت عندہ فلم یصل علی فقد جفانی ۔ کسی نزد وی نام من مذکور شود و درود بر من نہ فرستد [ص : ۳٦۰] مرا جفا کردہ باشد ۔

و نیز فرمود ۔ ہر کہ یک بار بر من صلٰوۃ گوید حق تعالیٰ برو دہ بار و بروایتی ہفتاد بار صلٰوۃ فرماید ۔ بدلیل قولہ تعالیٰ :

"من جآء بالحسنة فلہ عشر امثالہا ۔"[۲]

پس لازم آمد کہ ہر کہ درود فرستد دہ بار بلکہ ہفتاد بار محمود خدای تعالیٰ شود ۔ نوشتن حکم خواندن دارد ۔ تا اگر نام پاک آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم نویسد اورا صلواۃ و امثال آن نہ نویسد ۔ درین وعید و تہدید داخل شود ۔ چہ القلم احد اللسانین امری است مقرر ۔ و مشائخ تشریح فرمودہ اند کہ وقتی کتابت اسمہای آن حضرت خواہ با رسم خواہ بکنیت و صفت ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یا صلوات اللہ و سلامہ ۔ و علیہ الصلواۃ و السلام ۔ یا علیہ السلام و امثال اینہا بتمام باید نوشت ۔ نہ آن کہ اکتفا باشارت کنند ۔ چنانچہ صلی اللہ علیہ وسلم را صلعم کہ این جملہ کوتاہی است و بی ادبی است ۔ فی الواقع چہ انصاف است کہ کسی از نوشتن چنین مزخرفات دلگیر نہ شود و از کتابت درود بر آن سید عاقبت محمود ملول گردد ۔ و این علامت کمال بی سعادتی است ۔ و ہمچنین است ترک درود وقت ذکر اسامی آل و اصحاب و ازواج و ذریت مطہرۂ آن حضرت و ہمچنین ذکر

---

۱ ۔ سورۃ الاحزاب ۳۳ ، آیت ۵٦ ۔
۲ ۔ سورۃ الانعام ٦ ، آیت ۱٦۰ ۔

Marfat.com

عامہ انبیا و اولیا و علما و صلحا و اتقیا است ۔ بحسب اختلاف مقامات و تفاوت درجات ایشان ۔

باید دانست کہ اطلاق لفظ صلواۃ بر سبیل استقلال و انفراد بر افراد و احاد امت بی تبعیت نام رسول علیہ السلام مکروہ است کہ از خصایص آن حضرت بود ۔ چنانچہ خود فرمودہ کہ ۔ اللهم صل علی ابی اوفی ۔ و دیگری را نہ می شاید کہ ۔ اللهم صل علی فلان و فلان ۔ مگر وقت ذکر آن حضرت چنانچہ ۔ اللهم صل علی محمد و آلہ و اصحابہ ۔ خواہ بلفظ علی خواہ بی فاصلہ' علی ۔ و شیعہ فاصلہ آوردن بعلی درمیان نام مبارک آن سرور علیہ السلام و آل او مکروہ می دارند ۔ و احادیث صحیحہ بہر دو طریق وارد شدہ ۔ و چون سلام بر ذکر نام آن پیغمبر علیہ السلام بمعنی صلواۃ است و مخصوص انبیاست علیہم السلام ۔ و اطلاق لفظ 'علیہ السلام' بر آل و اصحاب بمذہب جمہور [ص : ۳۶۱] محدثین جایز نیست ۔ و نزد بعضی مکروہ است ۔ کراہت تحریمی و بقول بعضی تنزیہی ۔ و امام نووی[1] رحمہ اللہ قائل بجواز آن شدہ و کار را وسیع ساختہ ۔ و عمل عامہ علمای متقدمین این است کہ بر جملہ اصحاب کبار و صغار رضی اللہ عنہم می نوشتند ۔ چنانچہ آیتہ کریمہ :

"رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۔[2]"

افصاح ازان معنی می کند ۔ بر سایر طبقات تابعین و ائمہ' مجتہدین رحمہ اللہ یا رحمۃ اللہ علیہ ۔ بعضی از متاخرین نام امیر المومنین علی مرتضی را رضی اللہ عنہ بکرم اللہ وجہہ مخصوص سازند ۔ و اولیاء و مشائخ را قدس اللہ روحہ ۔ و اعلی اللہ ذکرہ ۔ و ذکر اللہ بالخیر ۔ و روح اللہ روحہ ۔ و مثال آن می نویسند ۔ و اگر بجای' 'علیہ السلام' برغیر پیغمبران 'سلام اللہ علیہ' اطلاق فرمایند ظاہرا باتفاق ماجور باشند ۔ و مکاتبات مترسلین ازین عبارات مشحون است ۔ واللہ اعلم ۔

---

۱ ۔ امام نووی ابو زکریا یحیی ابن شرف محی الدین النووی (موفی ۱۲۷۸ء) عظیم محدث ہیں ۔ ان کی سب سے اہم تصنیف شرح صحیح مسلم ہے ۔

۲ ۔ سورۃ التوبہ ۹ ، آیت ۱۰۰ ۔

Marfat.com

و در افضل صلواة و اکمل التحیات است ۔ کدام اخلاق و ہمہ آن عبارات باسناد صحیح ازان افضل نوع بشر صلوات اللہ و سلام علیہ ما طلع الشمس و القمر مروی است ۔ و در کتب احادیث مستوفی و مستوجب است ۔ و بعضی جمع میان جمیع آن طرف نمودہ ۔ و اصحاب صحاح ستہ[1] این صلواۃ را اختیار فرمودہ اند کہ ۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و ازواجہ و ذریاۃ کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید ۔ و وجہ تشبیہ میان ہر دو صلواۃ با آنکہ صلواۃ بر پیغمبر ما کہ مشبہ است اقویٰ است از صلواۃ بر ابراہیم پیغمبر مشبہ بہ است آن است کہ چنانچہ صواب صلواۃ بر ابراہیم و آل ابراہیم غیر مقطوع است ہم چنان ثواب صلواۃ بر پیغمبر ما علیہ و علیھم السلام نیز غیر مقطوع است ۔ و محدثین ازین سنہ بچند وجہ جواب دادہ اند ۔ و بہترین آنہا برغم جامع اوراق آن است کہ دمامینی[2] شارح بخاری گفتہ ۔ و آن این است کہ درین عبارت تشبیہ صلوۃ مجموع بمجموع واقع شدہ ۔ و چون در آل پیغمبر ما علیہ السلام ہیچ پیغمبری داخل نیست بخلاف آل ابراہیم کہ پیغبران بی شہار از ایشان مبعوث اند [ص : ۳۶۲] شک نیست کہ حصہ ثواب آل ابراہیم بیشتر از حصۂ آل پیغمبر ما علیھم السلام خواہد بود باعتبار کمیت ۔ زیرا کہ ظاہر است کہ قربتی با نبی ہرگز در ثواب برابر نیست ۔ ہر چند کہ حصہ کہ راجع بذات پیغمبر ما تنہا باشد نسبت بحصہ ابراہیم علیہ السلام ۔ قطع نظر از آل و اصحاب مضاعف خواہد بود باعتبار کیفیت ۔ و این بدان ماند کہ بدو مقرب خویش فرماید کہ این مقدار زر شہا ہر دو بر وجوہ و تابعان فرا خور رتبۂ و حالت ہر کدام تقسیم نمایند و یکی ازینہا ہر دو توابع و لوا حق بلند مرتبہ بسیار دارد و دیگری را اگرچہ لواحق او مثل لواحق اول صاحب رتبہ باشند اما خود بقرب بادشاہ رتبۂ اعلیٰ دارد چنانکہ سہم او در آن درجہ

---

۱ ۔ احادیث کے مجموعوں میں سے چھ مستند اور صحیح سمجھی جاتی ہیں یعنی صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم ' سنن ابی داؤد ' ، سنن ترمذی ، سنن نسائی ۔ سنن ابن ماجہ ۔

۲ ۔ بدر الدین ابو عبداللہ الدمامینی (متوفی ۸۲۴ھ/۱۴۲۴ء) شارح صحیح بخاری مشہور محدث ہیں ۔ گلبرگہ میں مزار ہے ۔

Marfat.com

شریک نیست ۔ و یقین است کہ در وقت تقسیم زر بتوابع اول چون بکمیت و کیفیت بیشتر و بہتر اند از توابع ثانی زیادہ خواہند رسید ۔ اما حصہ ثانی بتنہا چون افضل است و اکمل از اول بیشتر خواہد بود نسبت بآنچہ بہ اول تنہا می رسد و درین جا افضلیت مشبہ لازم نہ می آید :

ہمہ آن رخ چرا کنم تشبیہ

.... لاموجہ بہ[1]

گر چہ آمد مشبہ بہ خوب

لیک صد بار ازو مشبہ بہ

مخفی نہ ماند کہ این توجیہ وقتی وجیہ باشد کہ لفظ آن صلواۃ واقع شود ۔ اما نظر بہ بعضی روایات کہ در مشبہ و در مشبہ بہ ذکر آن باشد دغدغہ باقی است ۔ گر چہ میدان تاویل وسیع است ۔

و یاد دارم کہ در ابتدای تحصیل وقتی کہ ارشاد نحو می خواندم و بآن جا رسیدم کہ 'کاف' چنانچہ برای تشبیہ می آید احیاناً برای تجرید ہم باشد ۔ چنانچہ اکرم زیداً کالقبہ ۔ معاً بخاطر رسید کہ برین تقدیر در حدیث مذکور ہم کاف برای تجرید نہ باشد یعنی خدا ولدا بمجرد آنکہ درود بر ابراہیم فرستی درود بر پیغمبر ما فرست ۔ و در فعل واجب تعالیٰ ہیچ تقدیم و تاخیر نیست ۔ و چون استاد علیہ الرحمۃ این توجیہ شنید بسیار پسندید ۔ اللہم صل علیٰ محمد سیدنا و آلہ الف الف مرۃ بعدد کل ذرۃ ۔

چون فضلیت درود و شرف منزلت آن دانستی [ص:۳۶۳] جہد نمای کہ زبان را پیوستہ بادای آن برداری کہ ہیچ عبادتی بالاتر و ہیچ درختی بلند تر ازان نیست ۔ عزیزی می گفت کہ در آخر زمان اکثر طاعات برباد سمعہ آلودہ خواہد بود مگر تفکر در عجائب صنع پروردگار و درود بر سید ابرار :

---

۱ ۔ مخطوطے میں اتنا حصہ محذوف ہے ۔

Marfat.com

تا درون تو نور احمد ہست
بیقین دان کہ ایمنی زریا
خود بصورت نگر کہ (؟) بود
صدف در احمدی مختار

نقل است - یکی از متمولان بفسق و فجور و انواع معاصی و شرور مبتلا بود و باوجود آن شبہای جمعہ درود بسیار بر حضرت نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ فرستادی و چون پیک اجل در رسید و او رخت ازین عالم بسرای کہ ناگزیر است ہمہ را برو - پسرش بسفر رفتہ بود آمد و قالب اورا از لحد بر آوردہ کہ رویش تمام سیاہ شدہ - خواب ازان ہول گرد چشمش نہ گشت - و در واقعہ دیدکہ شخصی نورانی پیدا شد و دستی کہ ید بیضا پیش آن خجل بود بر روی پدرش کشید و آن تاریکی بروشنی و آن سیاہی بسفیدی مبدل گشت - چون خواست کہ باز گردد پسر دست در دامن آن بزرگ زد و گفت کہ تو چہ کسی کہ این چنین لطف و احسان در پدر مرحوم من بجا آوردی ؟ فرمود - من پیغمبر آخر زمانم و این صنع در مقابل آن صلواۃ است کہ او بر من می فرستاد - چون بیدار شد روی پدر را چون ماہ شب چہاردہ روشن یافت - و کتاب تحفۃ الصلواۃ ازین جنس حکایات سراسر مشحون است - لمولفہ :

شاہ عربی کہ شد جہان مظہر او
سوگند سرش خورد جہان داور او
خود سایۂ حق بود ازان سایہ نہ داشت
تا پا نہ نہد کسی بجای سر او

ہزاران درود ہزاران سلام
زما بر روان نبی و السلام

Marfat.com

تذییل در بیان فرق کبیره و صغیره و آن چه بدان ماند بطریق اجمالاً ـ

بدان رقاک الله من الحضیض البشری الی الاوج الملکی که اقل مرتبه سلوک راه دین و طلب بارگاه حق الیقین بر آمدن است از چاه طبیعت بحبل المتین شریعت [ص : ۳۶۴] بلکه این خوددنی درجات اسلام و ایمان است نه نهایت وصول بمراتب عرفان و ایقان ـ سراسر در لذات نفسی و شهوات حسی مستغرق بودن کار شیطان است و از اول تا آخر در مرتع هوا و هوس عنان گسسته و رو کشاده تمتع بردن و رقبه از طوق ابروی برون آوردن و از دائره دین پای بیرون نهادن است ـ قطعه[۱] :

با یار اگر رمیده باشی همه عمر
لذات جهان چشیده باشی همه عمر
هم آخر کار مرگ باشد و آن گاه
خوابی باشد که دیده باشی همه عمر

بنابران چه بدین کس فرض وقت اهت نگاه داشتی از نا فرمود گیهای شریعت حسب امکان ـ و اگر درین ضمن راه دیگر از طریقت یا دریچه از عالم غیب حقیقت بروی کشایند زهی سعادت تا باری بسرمایه ایمان که هم موهبی است و هم کسبی از عالم رفته باشد و سود در سر سرمایه نه کرده و این اجتناب و احتراز از ملاهی و مناهی در زبان شرع عدالت می نامند و صاحب شرع آن را عدل ـ و ضد آن فسق است و مباشر آن فاسق و فاجر و عاصی و امثال آن است :

آدمی آن است که دینی دروست
و گمان کرده یقینی دروست

و عدالتی که در کتب اخلاق مذکور است و از منهیات فضایل چهار گانه ایست بمعنی دیگر است ـ پس عدل باصطلاح فقهی آن است که اصلا

---

۱ ـ رباعی ہے ـ

Marfat.com

مباشرت کبیره و مصر بصغیره نه شود ـ و اگر این فعل ازو بوقوع آید از آن تائب شود و پاک گردد تا گواهی او مسموع باشد و مرتبهٔ دیگر است که فروتر از عدالت است و آن را مروت می نامند ـ و هر چند بی مروتی مسقط عدالت نیست اما برای رد شهادت و مذمت کافی است و این جا مدار تعداد کبایر و صغایر بر کتاب نور الابصار[1] فقه شافعیه است رحمه الله که حاصل آن ایراد می یابد ـ و از جمله کبایر قتل است بناحق و زنا و سرقه و قذف و شرب خمر و ترک نماز فرض عمداً و تا خیر از وقت بی عذر و بی ضرورت و غصب مال مردم [ص : ۳۶۵] و فرار از نفیر عام و اکل ربوا و اکل مال یتیم و عقوق و الدین و کذب بر رسول علیه السلام عمداً و کتمان شهادت بی عذر و افطار در روزهٔ ماه رمضان و سوگند دروغ و قطع رحم و خیانت در کیل و وزن و زدن مسلمان بناحق و سب صحابه رضی الله عنهم و اخذ رشوت و سحر و کهانت و دیوثی و چغل و منع زکواة و ترک هر معروف و نهی سنکر باوجود قدرت و فراموش ساختن قرآن و سوختن حیوان و سرکشی زن از فرمان شوهر بی عذری و نومیدی از رحمت حق و ایمنی از مکر او و جدل باهل علم و حاملان قرآن بتعدی و ظهار با زن خویش و اکل لحم خنزیر و میته بی ضرورت و وطی در حالت حیض بشرط عدم استحلال و وطی بهیمه و لواطت با زوجه و گواهی دروغ ـ

و از جمله صغایر است نظر بچیزهای که دیدن آن روا نیست و غیبت و دروغ که در آن حد لازم نیاید و ضرری عاید نه شود ـ و نظر بخانه مردم انداختن ـ و از مسلمانی بیشتر از سه روز جدای گزیدن و از خصوصیات و دعاوی از حد شرع در گذرانیدن ـ و وقت غیبت خاموش بودن و در مصیبت نوحه و صیحه و جامه پاره کردن ـ و بتکبر رفتن و خرامیدن و

---

۱ ـ غالباً جمال الدین محمد یمنی (متوفی ۹۰۴ھ) کی 'کتاب نورابصار' 'فی مختصر الانوار' مراد ہے ـ حوالہ کے لیے دیکھو کشف الظنون جلد ثانی کالم ۹۸۳ اور الانوار جس کا یہ خلاصہ ہے فقہ شافعی کی کتاب ہے دیکھو کشف الظنون جلد ثانی کالم ۱۲۸۴ ـ

Marfat.com

در مجلس فساق نشستن - و باهل فسق انس گرفتن - و در اوقات مکروه نماز گذاردن - و دیوانه وکودک را در مسجد بردن اگر ملوث کنند وگر نه مکروه است - و نجاست در آن افکندن - و امامت قومی بی رضای ایشان - و در مسجد و نماز بازی کردن و خندهٔ دراز وصف را زیر کرده نشستن در روز جمعه وعید - و جانب قبله بول و غایط کردن - و همچنین در راه و شارع عام نشستن - و در خلوت بی عذر و حاجت برهنه شدن - و در حمام برهنه در آمدن و بوسه زدن صائم بشهوت - و صوم پیاپی داشتن - و بدست نکاح کردن و دست بزن بیگانه بی جماع رسالیدن و در طلاق رجعی [ص:۳۶۶] و ظهار بعد از عود و پیش از کفارت بآن زن وطی کردن - و خلوت با زن داشتن و مسافرت زن بی شوهر و بی محرم و بخش و احتکار و رسوم بر رسوم دیگرے و بیع بر بیع مسلمانی کردن - و شرا بر شرا و خطبه بر خطبه یعنی دیگری را خواستن - و بیع حاضر بر غایب - و شرط بستن در سواری اسپ و شتر و امثال آن - و گوسپند و گاو را بسته شیر دار نمودن و فروختن و کالای عیب دار نهان داشتن ببهای آن بی عیب فروختن - و سگی که نگاه داشتن آن روا نیست نگاه داشتن و انس بآن گرفتن - و خمر را از محترقه باز داشتن - و بندهٔ مسلم بدست کافر فروختن - و بیع مصحف و کتب حدیث بدست کافر کردن - و نجاست بی ضرورت بر بدن مالیدن - و بازی شطرنج اگر بشکل حیوان یا مقرون بقمار یا مخسن و ستیزه یا مودی بفوت صلواة شود مکروه است نه حرام و بازی نرد حرام است بتیرها و آلات بازی کردن گناه است - و کبوتر پرانیدن مگر برای بیضه و انس بآن گرفتن و نامه بسته فرستادن که آن مباح است - و مسابقه مکروه است مگر آن که قمار باشد - و اینها موجبات رد شهادت است - و سرود گفتن و شنیدن شعری که حرام نیست مکروه است - و همچنین از زن بیگانه شنیدن اگر از خوف فتنه بیگانه باشد که هنگام خوف فتنه حرام است - و همچنین حکم در سرود گوی امرد صاحب حسن است - و حدی گفتن و شنیدن مباح است - و آواز بقرآن خوش ساختن نسبت ما دامی که افراط در اشباع حرکات نه کند چنانکه از اشباع فتحه الف و ضمه واو و از کسره یا بخیزد - و اگر اشباع باین میاله شود حرام است - و قاری این چنین فاسق و مستمع بزه کار - و

Marfat.com

ترتیل قرآن و تدبر در معانی بدان سنت است ـ و بکا مستحسن ـ و قرآن از خوش آواز شنیدن مستحب ـ و نشستن در حلقهٔ تلاوت ہمچنان ـ و بدور خواندن لا باس ـ و قرآن باواز نرم آہستہ خواندن ـ اما سرود [ص: ۳۶۷] باٰلات لہو مثل طنبور و چنگ و غیر آن از او تار و مزامیرکہ شعار شراب خواران است استعمال و شنیدن آن قصداً حرام است ـ و ہمچنین است از زن جوان ـ اما اگر بی قصد سامع بگوش رسد حرام نہ ـ و ورع آن است کہ تا توانند ازیں ہم پرہیز کنند ـ و طبل زدن حرام نیست مگر آن کہ کوبہ در آن بود و آن طبل است دراز کہ ہر دو طرف آن فراخ است ـ و میانہ تنگ و مخنثان بضرب آن معتاد شدہ اند بخلاف طبل غازیان و حرب ـ صفاقین و دست بر دست زدن حرام ست نزد امام شافعی بخلاف امام اعظم رحمہما اللہ ـ و زدن خیران بر تکیہ مکروہ است ـ و رقص حرام نیست مگر آنکہ درو خم و چم و دست شکستن و دو تا گشتن باشد کہ این نوع رقص بر مرد و زن حرام است ـ و انشاد آن بالحان و شنیدن آن جائز است ـ و ہم چو بشعر حرام است مطلق خواہ بانشا خواہ بحکایت اگرچہ بیان واقع ہم باشد ـ و دعوی مبنی در شعر سخت بزہ است ـ و ہجو بتعریض صریح ہمچو است ـ و شہادت شاعری کہ فحش می گوید یا زنی را نام بعینہا بردہ تعریف کند و اعضایٔ باطن اورا توصیف نماید ہر چند منکوحۂ او و یا جاریۂ او باشد و چیزی را کہ حق او اخفا است مذکور سازد مقبول نیست ـ

نقل است از زمخشری کہ می گوید روزے فرزدق[1] نزد ہشام[2] ابن عبدالملک ایں بیت انشا کرد کہ ـ

فبتن بجانبی مصرعات
وبت فضضت عن بین الختاما[3]

---

۱ ـ فرزدق (متوفی ۷۳۲ء) بصرہ میں پیدا ہوا عربی کا مشہور شاعر ہے ـ

۲ ـ ہشام ابن عبدالملک (متوفی ۷۴۳ء) اموی خلیفہ ہے ـ

۳ ـ ترجمہ ـ انھوں نے میرے پہلو میں اس حالت میں رات گزاری کہ وہ ہاتھا پائی کر رہی تھیں اور میں نے اس حالت میں رات گزاری کہ مہر بکاوت کے درمیان سوراخ کر دیا ـ

Marfat.com

یعنی شب گذراندن دختران از دو جانب من بیهوش و شب کردم
من و مهر از اینها برداشتم

ہشام گفت تو اقرار بزنا کردی و مستحق حد شدی ۔ و بہ جد شد کہ او را درہ فرماید۔ فرزدق گفت ۔ باش ! یا امیرالمومنین ! کہ خدائے تعالیٰ ابرائے ذمہ من کردہ آن جا کہ فرمودہ ۔ قال اللہ تعالیٰ :

والشعراو یتبعھم الغاوون تا قولہ
و انھم یقولون مالا یفعلون

ہشام بخندید و اورا صلہ بخشید۔ و این جملہ معترضہ بود آمدیم برسر سخن ۔ [ص : ۳۶۸] و ہمچنین مردود الشہادۃ است شاعری کہ امردی معین را بنام صفت کند و اظہار عشق خود برو نماید ۔ و تشبیب کند ۔ و تشبیب ذکر جوانی است چنانکہ طول قامت و کوتاہی آن و بیان خال و خط و خد و دیگر صفات حسن ۔ و شاعری در مدح اغراق کند اگر محمول بر نوع مبالغہ و تاویلی باشد قادح عدالت نیست ۔ و اگر مبالغہ حمل آن ممکن نہ باشد مانند دیگر اقسام کذب است ۔ و بر تقدیر اکثار و مداومت شہادت او مردود می گردد ۔ و در صورت مذکورہ کہ حکم بہ اباحت یا کراہیت فعلے نمودہ شد گاہے چناں کہ فعل بہ سبب اکثار و اصرار سبب رد شہادت می شود ۔ ازیں جہت مانع مروت است ۔ مثل آنکہ اگر کسی مداومت بر بازی شطرنج و بازی کبوتر نماید گواہی او نہ شنوند اگرچہ از موجبات تحریم مثل فوت صلوٰۃ و قمار بآں مقرون نہ باشد نہ شنوند ۔ و ہمچنین است کسی کہ گفتن و شنیدن سرود مداومت نماید و بخانہائی مردم رفتہ بشنواند یا مردم بقصد شنیدن سرود بخانہ او آیند چوں قوال یا آنکہ داہی و غلامی را خاص از برائے این کار مہیا دارد ۔ و سرود آنہا رابشنواند ۔ و ہمچنین است مداومت بر رقص و ضرب دف و ملازمت بر انشائی شعر و نشید و استفشار و بریں قیاس است شاعری کہ

---

۱ - سورۃ الشعراء ۲۶ ، آیت ۲۲۴ تا ۲۲۶
"اور شاعروں کی بات پر چلیں وہی جو بےراہ ہیں تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں ۔ اور یہ کہ وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں ۔

Marfat.com

کسب او از شعر باشد و بسبب غلو در مہمات او معطل بہ ماند ۔ و این حکم مطرد است در ہر مباح ۔ و مدار مداومت و اکثار بر عادت است ۔ و عادت بہ عادات نواحی و بلاد مختلف می شود ۔ و گاہی نسبت با شخاص نیز متفاوت می باشد ۔ مثلاً تواند بود کہ امری از شخص قبیح شمرند و ہمان امر نسبت بشخصی دیگر قبیح نہ باشد ۔ و امکنہ و ازمنہ را نیز اعتبار تمام است ۔ مثلا شطرنج بازی در خلوت اگرچہ بارہا باشد مانند آن بازی قادح مروت نیست کہ در راہ و بازار در ملل یک بار ہم ببازند ۔ و آنکہ از نبیذ قدری مسکر بخورد اجرائی حد بر او کنند و شہادت او نہ شنوند و اگر اند کی ازان بنوشد ببینم کہ این شارب معتقد حرمت آن است چون شافعی (ص : ۳۶۹) آن ہنگام محدود و مردود است ۔ یا معتقد حرمت آن نیست چون حنفی ۔ آن زمان محدود است اما مردود نہ ۔ و ہمچنین اگر نکاح بے ولی کند و مباشر آن زن شود و برین قیاس است باقی مجتہدات مختلف فیہ و اگر شخصی باشد در مجلس میزبانی بی ضرورت ناخوانده می رود و این معنی مکرراً بظہور می رسد نظر کنیم کہ میزبان رعیت است یا سلطان یا مشبہ بہ سلطان ۔ اگر اول است رونده مردود الشہادة است ۔ واگر ثانی است خوردن طعام حلال است و ثالث نیز حکم اول دارد ۔

و یکی از شرایط قبول شہادت مروت است و آن عبارت از نگاہ داشتن خویش از چیز ہائی دنی وردی و بترک این نگاہ داشت شہادت از درجہ اعتبار ساقط می شود ۔ مثل آنکہ فقیہ جامۂ روشنایان زبون پوشد و سوداگر لباس حمالان در براندازد ۔ و بالجملہ ہرچہ مردم تمسخر نمایند و خنده کنند قادح مروت است ۔

و از آن جملہ است سر برہنہ در بازار گشتن و بدن و پائے و بازو را از آنچہ خارج عرف و عادت است کشادن از کسانی کہ لایق ایشان نیست ۔ و برین قیاس است میان مردم پا دراز کردن و خضاب کردن ۔ و موئ ریش و موئ بغل چیدن ۔ و طعام در بازار و راہ خوردن و آب سقاہا نوشیدن مگر آنکہ تشنگی غالب باشد ۔ و بحضور مردم روئے زن و کنیزک خویش بوسیدن ۔ و راز نہانی اہل خویش و انچہ در خلوت گذشتہ است اظہار نمودن ۔ و حکایات طرفہ کہ مردم خنده کنند شعار خود ساختن

Marfat.com

و ہمچنین است با اہل و عیال و اولاد و خدم و عبید و یاران و آشنایان و ہمسایگان و یتیمان و مسکینان و عالمان صدقہ از حسن عشرت بر آمدن و بتندی و رقت سلوک نمودن و در معاملات و دعاوی و اتفاق بر مستحقان کار تنگ گرفتن و در فکر بازی شطرنج و کبوتر سرود فرورفتن چنانچہ سابقاً گذشت و توانگر را از سمر بخل طعام و آب و امثال آن بنفس خود در خانہ کشیدن ۔ اما اگر از جہت بی تعینی و فروتنی و اقتداء (ص : ۲۷۰) سلف صالحین تارکین باشد قادح نیست ۔

و بر ہمیں قیاس است شخصی کہ ہرچہ یابد بپوشد و ہرچہ یابد بخورد از جہت امساک نہ از سمر تخشعی و تذلل و بی تکلفی کہ آن مستحسن است از امساک و از تذلل نظر باعمال و اخلاق و نشانہائی صدق آن شخص دانستہ می شود ۔ و باوجود این احیاناً این صفت مشعر خست و دناأت می شود ۔ و شہادت اہل حرف دنی مقبول نیست چون کناس و دباغ اگر مباشر نجاست شوند و اگر نہ مقبول است اگر محافظت بر صلوٰۃ نمایند و جامہا پاکیزہ پوشند ۔ و آن کہ دروغ بسیار گوید و تخلف در وعدہ بسیار کند شہادت او نہ شنوند ۔ و کسی کہ سنن راتبہ یا غسل جمعہ یا نماز باجماعت یا تسبیح رکوع و سجود را احیاناً ترک دہد و عادت نہ سازد از عدالت بدر نہ می آید بخلاف آن کہ عادت بآن گیرد آن زمان باتفاق مردود الشہادت است ۔ و ہم از عدالت خارج نہ می شود آن کہ بدر خانہائی مردم بے ضرورت آمدورفت بسیار می نماید و دروغ گوئی شیوۂ او نہ باشد و آنچہ گرفتن او حلال نہ باشد نہ گیرد و بفوات یکی ازین شروط شہادت او مقبول است ۔

خاتمہ در تصحیح توبہ و قبول آن

چون این قدر کہ ایراد آن ضروری بود معلوم شد ۔ بدان تاب اللہ علیک و تقبل توبتک کہ توبہ بر دو قسم منقسم می شود ۔ اول توبہ ایست میان بندہ و خدائی تعالیٰ و بزہ کاری گناہ بایں قسم بر طرف می شود ۔ دوم توبہ ایست در ظاہر و عود ولایات و شہادات بہ این قسم متعلق می گردد ۔ و شرط صحت توبہ اولیٰ و قبول آن ندامت است بر آنچہ ازو واقع شدہ و ترک آن است بعین یا بمثل در حال و عزم بر

Marfat.com

آن کہ ہر گز باز نہ گردد بآن گناہ ۔ پس اگر معصیت ازان قبیل باشد کہ حق مالی نہ از خدای تعالیٰ و نہ از عباد بآن متعلق شود چون بوسۂ اجنبیہ و مباشرت او در غیر فرج و جنب در مسجد نشستن و مصحف بی طہارت گرفتن و اعتقاد بدعتے و استعماع ملاہی و امثال آن دریں ہمہ صورت غیر از قسم اول توبہ بر بندہ واجب نیست ۔

و اگر حق مالی تعلق گرفتہ باشد [ص : ۳۷۰] چون منع زکواۃ و غصب و خیانت در اموال مردم ۔ درین صورت باوجود آن توبہ ابرای ذمہ نیز لازم است و اکتفا بندامت عزم بتنہا نہ می نمایدکہ بی ابرای ذمہ فائدہ معتدبہ نہ دارد و مسقط اثم نہ باشد باین طریق کہ زکواتی کہ باز داشتہ ادا کند و اموالی کہ از مردم بغصب گرفتہ اگر باقی ماندہ باشد بجنس سپارد ۔ و اگر تلف شدہ تاوان بدہد یا از مستحق بحلی خواہد و اعلام اگر نہ داند کہ غاصب این شخص است درین صورت شرط است ۔ و اگر مستحق غایب است ہر جا کہ باشد حق او رساند ۔ و اگر مردہ بوارث او تسلیم کند ۔ و اگر مستحق را وارثی نہ باشد یا خبر او منقطع شود تا آن مال را بقاضی کہ بر سیرت و دیانت او اعتقاد دارد تسلیم کند ۔ و اگر ہر قاضی نیز باین شرط پیدا نہ شوذ بعالمی متدین در امانت سپارد ۔ و اگر این صورت ہم متعذر باشد بنیت غرامت مجدد آن را ہر فقرا قسمت کند ۔ اگر مالک بیاید اعادت نماید ۔ و اگر این تائب فقیر است نیت کند کہ ہر وقتی کہ قدرت بسیار داشتہ باشد غرامت خواہد داد ۔ و اگر پیش از قدرت ہر یسار ازین عالم رود امیدواری از درگاہ حضرت آمرزگار جل وعلا چنان است کہ بکرم خویش اورا بصدق این نیت بیامرزد و خصم را از جانب او راضی سازد و در عوض مال تلف شدہ ثواب یابد ۔

و اگر بمعصیتی خفی متعلق شود کہ مالی نہ باشد آن بر دو نوع است ۔ اول آنکہ حدی است از حدود خداوندی عز شانہ چون زنا و شراب و ثبوت آن نزد حاکم بظہور نہ پیوستہ ۔ درین اگر اظہار کند تا بروی اقامت حد نماید رخصت است ۔ اما عزیمت کہ پوشیدہ دارد کہ خدای تعالیٰ ستار است ۔ و اگر پیش حاکم ظاہر شدہ ہر چند مدتی بعید گذشتہ باشد بحضور امام از جہت اجرای حدی بیاید کہ درین صورت حد

Marfat.com

بتقادم عهد ساقط نه می شود ۔ یا قضای نماز و روزه است درین صورت همین قضا لازم است ۔ و اگر در عدد آنها شکی [ص : ۳۷۲] دارد مدتی بلوغ گیرد و بر سبیل گواهی و اجتهاد دل بغلبه ظن عمل نماید ۔

دوم : آنکه حق عبادت (عباد ؟) است چون قصاص و حد دشنام ۔ و طریق ابرای ذمه و خروج از عهدهٔ آن این است که خود را بمستحق تن در دهد تا استیفای حق کند ۔ اگر او نه داند اعلام واجب ۔ اما غیبت اگر بمغتاب نه رسیده ندامت و استغفار کافی است ۔ و اگر باو رسیده باشد پیش او رفته بحلی خواهد ۔ و اگر استحلال او متعذر باشد بسبب موت یا متعسر طول مدت بسفر ۔ از خدای تعالی برای مغتاب آمرزش خواهد و بحلی وارثان را هیچ اعتباری نیست ۔

و حسد در غلظت نزد عبادی چو غیبت است ۔ و آن خواستن زوال نعمت غیر است و شاد شدن ببلا و محنت او ۔ تلافی آن این است که نزد محسود بیاید و بآنچه در ضمیر پنهان داشت اورا اخبار کند و بحلی طلبد ۔ و از خدای عز و جل زوال این خصلت از خود بتضرع خواهد ۔ و امام رافعی[1] می گوید که در حسب و جوب اخبار از صواب تعبد می نماید ۔ و امام نووی این قول اخیر را صواب داشته ۔

و اگر در ادای دین یا مظلمه تقصیر کند تا آنکه مستحق از عالم در گذرد و ازو وارثی بعد وارثی بماند بایشان نیز ایفای حق نماید و بمورد ۔ مطالبه در قیامت اولاً صاحب حق را است پس دیگر ورثه را ۔ و اگر بآخرین ایشان ادا نماید از مظلمه جمیع بر آمد مگر در آنچه مکث و تاخیر کرده باشد ۔

اما قسم ثانی توبه ، و آن توبه ایست ظاهر بجهت قبول طاعت شهادت و عود ولایت ۔ پس گوئیم که معاصی یا فعلی است چون زنا و شرب خمر

---

۱ ۔ امام عبدالکریم الرافعی القزوینی (متوفی ۶۲۳ ھ) مشہور شافعی عالم و زاہد تھے ۔ مسند شافعی کی شرح لکھی ہے ۔

Marfat.com

و ـرقه ـ و درین صورت اظهار توبه تنها کافی نیست ـ پس اورا مدتی بپا زمایند تا گمان غالب شود برین معنی که از توبه صادق است ـ و عمل نیت خود را درست کرده و بصلاح آمده ـ و اقل مدت امتحان نزد اکثری یک سال است ـ ازان زمان استحقاق قبول شهادت و عود ولایت پیدا کند ـ یا قولی ـ درین صورت قول تنها کافی است ـ چنانچه قاذف بعد از اجراء حد قذف به گوید که قذف باطل بود [ص: ۳۲۳] و من بر آنچه قذف کردم پشیمان شدم و بار دیگر پیرامون آن نه می گردم ـ و چون توبه قولی بجا آورد استبرا شرط نیست ـ اگر قذف بصورت شهادت باشد و اگر بسبب ایذا باشد شرط است ـ و اگر گواهی بدروغ داده باشد استبرای ذمه واجب است چون دیگر فساق ـ و اگر در یک گواهی غلط کرد حاجت استبرا نیست ـ و در آن واقعه شهادت او مسموع نه دارند و در غیر آن واقعه بشنوند ـ و توبه از معصیت علی الفور واجب است ـ و از یک گناه صحیح است اگرچه بر گناهی دیگر مصر باشد ـ و اگر یک بار توبه کرد و بار دیگر بر سر آن رفت توبه باطل نه شود و مطالبه بر گناه ثانی کنند نه بر اول و اگر توبه و باز گشت شود توبه بر بار صحیح است ـ

و گناهی که بموجب قصاص است در معامله که میان بندهٔ و خدا است اگر پیش از تمکین بقصاص نادم شود آن توبه صحیح است ـ و ازین که تن بقصاص در نه دهد معصیت دیگر است و قادح در توبه اول نیست بلکه این معصیت توبه دیگر می طلبد ـ و بعد از توبه از گناهی اگر آن گناه را یاد کند تجدید توبه لازم نیست ـ و توبهٔ کافر و ندامت از کفر قطعاً و یقیناً مقبول است ـ و ماورای آن مظنون و مرجو از آن که اصلح بر واجب تعالی واجب نیست و این سلسله اعتقادیه در کلامیه مذکور است ـ قطعه :

یا رب برهانهی زحرمان چه شود
راهیم دهی بکوی عرفان چه شود
صد گبر که از کرم مسلمان کردی
یک گبر دگر کنی مسلمان چه شود

Marfat.com

بعدازان کہ در مظالم تصحیح توبہ حاصل شد ـ بصدق نیت و توبۂ خاص و تضرع و تخشع تمام التجا بحضرت تعالیٰ و تقدس نمودہ غسلی پاک بجا آورد و وضوی بشرائط سازد و دو رکعت نماز چنانچہ بوی از بزرگان [ص : ۳۷۴] طریقت رسیدہ است بحضور خاطر بگذارد و مرگ را نصیب الیقین دانستہ و خود را در صدد رحیل شمردہ این غسل را غسل میت و این نماز را نماز جنازہ و این وقوف موقف عرصات و جہنت را بر یمین و دوزخ را بر یسار و پروردگار تعالیٰ و تقدس را کہ ناقد بصیر است حاضر انگارد ـ از گناہاں چون موئے از خمیر بر آید ـ

ازان حضرت کہ بخل و صنت (ضنت ؟) برو جایز نیست ـ بافتقار و انکسار ابر او تبر از خود و قوت خویش توفیق استقامت و کرامت ثبت ثبات نماید و خود را بذات و صفات و فعل درمیان نہ بیند و این خواہش خود را پر توکشش او داند و از دیدن نفس و شیطان کہ یکی احول و دیگری اعور است (خاک بر سر ہر دو) باو چشم بیندد و درود و سید الاستغفار کہ احادیث بسیار از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم در فضیلت آن وارد شدہ بسیار بخواند و آن این است کہ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علیٰ عہدک و وعدک ما استطعت ـ اعوذبک من شر ما سبقت و ابواء بنعمتک علیٰ و ابواء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ

و ہمچنین این استغفار ـ استغفراللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولاً و فعلاً و خاطراً در جمیع اوقات بسیار بر زبان راند ـ خصوصاً در وقت خفتن و سحرہا :

رو بر در دل بنشین کہ ای دلبر
خطائے وقت سحر آید یا نیم شبی باشد

و استغفار آن بموجب کریمہ و المستغفرین بالاسحار[2] و حدیث ہل من مستغفر فاغفر لہ ـ سبب آمرزش است و موجب صفای دل :

---

۱ ـ شعر مخطوطہ سے بجنسہ نقل کر دیا گیا ہے ـ
۲ ـ سورۃ البقرہ ۳ ، آیت ۱۷۰ ـ

Marfat.com

کنونت کہ چشمی است اشکی ببار
زبان در دہان است عذری بیار

و قناعت استغفار زبانی نہ نماید کہ آن شیوۂ منافقان است بلکہ دل را بآن شریک سازد و اگر نہ قول رابعہ[1] بصریہ رضی اللہ عنہا لازم می آید کہ گفتہ ۔ این استغفار ما را استغفاری دیگر باید ۔ و اگر باوجود این قدرت بر نوافل و تلاوت و اذکار و اوراد یافت :

''ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء ۔[2]''

و اگر قدم فراخ تر و بلند تر نہادہ دست بعروۃ وثقیٰ ذکر اللہ و پاس انفاس [ص : ۳۷۵] دولتی عظمیٰ و نعمتی است کبریٰ چنانچہ از مشائخ باو رسیدہ بزند و سراً و جہراً بحسب حال و مقام تطہیر قلب از ما سویٰ و صدق معاملہ با خدای تعالیٰ زبان را بتکرار کلمہ طیب کہ بہترین ذکرہا و منشور ولایت است آشنا سازد و پیوستہ جاری گرداند ۔ و مفہوم آن را در دل فرا گیرد ۔ و اگر این کلمہ را تلقین از پیری و مرشدی یابد بہتر چہ تیری کہ از دکان تیرگر گیرند اگرچہ برای محافظت تن از اعدا بکار می آید اما جہانگیری را نہ شاید ۔ و جہان گیری را ہمان تیرمی شاید کہ از دست سلطان رسیدہ باشد ۔ آن گاہ نقش کلمۂ اللہ را کہ ہزار جانہا فدای او باد در دل کا النقش فی الحجر سازد و بمقتضای :

''الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبہم و یتفکرون فی خلق السموات والارض ۔[3]''

یک لحظہ بی ذکر و فکر نہ باشد کہ نماز و روزہ فرض وقتی است و ذکر و فکر دائمی ۔ و چون این سعادت روی نمود ذاکر در ذکر و ذکر در مذکور محو گردد و ثمرات بی نہایت از شوق و محبت و معرفت و برد الیقین و دیگر مراتب

---

۱ ۔ رابعہ عدویہ بصریہ (متوفی ۱۸۰ء) کا شمار صف اول کے زہاد میں ہوتا ہے ۔
۲ ۔ سورۃ الجمعہ ۶۲ ، آیت ۴ ۔
۳ ۔ سورۃ آل عمران ۳ ، آیت ۱۹۱ ۔

Marfat.com

که خدای تعالیٰ ترا و ما را روزی گرداناد و نحو آشنای بخشاناد روی نماید :

کسی کش روزی است این سینه سوزی
مرا از او مر مراهم باد روزی

و کاری بجای رسد که تو در خواب و دل تو بیدار و تو خاموش و دل گویا گردد و انواری که شنیده شده از نور ایمان و قرآن و وضو و نماز و پیر و مرشد و غیر آن پرتو اندازد ۔ و در خلوت و اوقات صالح بر حسب تصفیه و تجلیه ظاهر شده گیرد ۔ و مناجات صالحه بیند و بشارت غیبی شنود و آشنای با روحانیان پدید آید و عجایب عالم ملکوت تماشا کند و از تفرقها با زرهد ۔ اللهم اورقنا ۔ و دیگر مقامات که ما لاعین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علیٰ قلب بشر ۔ از آن نشان می دهد حاصل شود ۔ و سر توحید مثل ظهور شمس در نصف‌النهار آشکا را گردد و از مرتبه تهذیب اخلاق و اصلاح نفس از هوو چه گویم که آن خود بتهمیت روی و چون اصل بدست آمد فرع بطریق [ص : ۳۷۶] اولیٰ ۔

سیر بر دو نوع است ۔ یکی اثر بموثر که از تفکر در آیات انفسی و آفاق حاصل شود ۔ این را سیر عروجی خوانند ۔ دوم از موثر باثر که بعد از غلبه عشق و جذبه محبت بر سیر سلوک تهذیب اخلاق می آرند تا تکمیل شاید ۔ و این را سیر نزولی گویند ۔ و در مرتبه اول بعد از تعهد بآداب شریعت عبور بر مقامات طریقت و تادیب و تهذیب اخلاق ضروری است تا اطلاع بر اسرار حقیقت میسر گردد بخلاف ثانی که آن جا تکمیل نفسی انسانی و تحصیل ملکات ملکی خود ضمنی است نه قصدی ۔ و فقیر در بعضی از رسایل منسوب بشیخ اکبر نور الله الاظهر و سره الاطهر ابن‌العربی قدس الله روحه دیده ام عبارتی باین مضمون که طریقه وصول درگاه حضرت رب العزت که مطلب اعلیٰ و مقصد اقصیٰ است منحصر در سه چیز است ۔ شریعت و طریقت و حقیقت ۔

اما طالبان که خواهند که بوسیله شریعت تنها بآن جناب رسند ۔ نماز و روزه و نوافل بسیار بجا آرند از قضات و صدور و ارباب مناصب و

Marfat.com

علمای متشرع و زہاد متورع و متمولان عابد و سایر الناس از حد افزون است و واصلان این طریقہ اقل قلیل الد ۔ شعر :

خلیلی[1] قطاع الفیا فی الی الحا

ۃ اکثرنا فالو اصلین قلیلی

چہ سیر ایشان چون سیر مورچہ است و عمرہا دراز باید تا یکی از ہزاران ہزار بدولت قرب و بدرجہ معرفت برسد ۔ لمولفہ :

الصوم[2] و التلاوۃ و الورد و الصلواۃ

مستحسن و شان العشاق اخیر

و محسوس و مشاہدہ شدہ باشد کہ چندین کسان بعبادات رسمی و طاعات ظاہری خرسند شدند و از عالم ذوق و معنی فنا و مشرب توحید صافی بوی نہ یافتند و رفتند ۔

نقل است کہ یکی از مریدان زبدۂ اولیا صاحب مشرب صافی شیخ صفی الدین لکھنوری نزد شیخ الہدیہ خیرآبادی رحمہما اللہ کہ مرید بواسطہ شیخ مشار الیہ است و در سن نہ صد و ہشتاد و پنج از عالم در گذشت ، آمد و از حال خود شکایت کنان گفت کہ من خدمت پیر پیر شما شیخ صفی الدین کردہ ام و حالا در ملازمت شما می باشم ۔ و عالم عالم از فیض شما بہرہ مند شدند و نصیبہ تمام از مشرق ولایت بر گرفتند و من ہمچنان کہ آمدم از عالم محروم می روم ۔ شیخ پرسیدند کہ تو عمر [ص : ۳۷۷] دربن وادی گذرنیدۂ ظاہر است کہ مشائخ ما تلقین ذکری کہ درین طائفہ معہود است ترا نمودہ باشند ۔ بگو مخدوم شیخ صفی الدین بر چہ امر ارشاد کرد او گفت کہ فلان نماز و فلان دعا امر کرد ۔ شیخ فرمود ۔

---

۱ ۔ (ترجمہ) میرے دوست دشت نوردی کر کے حیاۃ تک جانا چاہتے ہیں مگر وہاں پہنچنے والے بہت کم ہیں ۔

۲ ۔ (ترجمہ) روزہ رکھنا قرآن شریف پڑھنا وظیفہ پڑھنا نماز پڑھنا بہت اچھا ہے مگر عشاق کا طریقہ ان سے بہتر ہے ۔

Marfat.com

چون آن دو عزیز ترا بغیر از چند رکعت نفل ارشاد نه فرمودند ـ من هم می گویم که برو و دو رکعت دیگر نمازها اضافه ساز . دیگر چه ـ

اما طائفهٔ دوم که ارباب طریقت باشند جماعت اند که بنایٔ کار ایشان بر کسب فضایل نفسانی و اخلاق حمیده از حکمت و عفت و شجاعت و عدالت باشد و ایشان نسبت با طائفه اولیٰ قریب الوصول و سریع السیر اند ـ و راهی که آنان در سالی قطع کنند اینان در ماهی و کمتر ازان طی نمایند ـ و سیر ایشان حکم اسپ رهوار دارد و تفاوت درمیان روندگان این راه بسیار و استعدادات مختلف تا چگونه پرورش دهند و چه طور برند :

گر خود روی نه نمایدت ور او برد بر بایدت
رفتن کجا بردن کجا این سیر ربانیست این

نقل است از صاحب مرصاد العباد[1] قدس الله سره که می فرماید که سالکی بود گرم رو شیخ ابوبکر جامی نام ـ روزی اورا از سیر سلوک پرسیدم که تا کجا رسانیدی ـ گفت مدت سالی است که در مقامی از مقامات رسیده و بند شده ام و خون شکمم بجوش آمده و ازان نه می توانم عبور کرد ـ شیخ نجم الدین قدس الله سره می فرماید که این قصه را با پیر خود سلطان الطریقه مجد الدین بغدادی قدس الله روحه گفتم ـ گفت ـ سبحان الله ! درویشان همیشه بی قدر بوده اند و حق ایشان را هیچ نه می تواند گذارد ـ بعضی از بندگان خدایٔ تعالیٰ با شکستگی سالک را ازان مقام که سر راه گرفته در سه روز و کمتر ازان بلکه در یک ساعت توانند گذرانید :

---

۱ ـ مرصاد العباد من المبدا الی المعاد مصنفه شیخ نجم الدین الاسدی الرازی (متوفی ۶۵۶ ھ) سلوک و تصرف پر فارسی کی مشہور کتاب ہے ـ

Marfat.com

مور مسیکیں ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد
دست بر پاۓ کبوتر زد و ناگاہ رسید

طائفۂ سیوم ارباب حقیقت اند - و عمل ایشان این است کہ از عبادات ظاہری بر فرض و سنت اختصار نمایند و بجاۓ نوافل در تصفیہ باطن بکوشند و ربط تمام آن را عقد قلبی گویند با پیر و مرشد حاصل کنند و صورت اورا در دل حاضر دارند و گاہ [ص: ۳۷۸] بی گاہ ذکر خفی چنانکہ دیگری را بر آن اطلاع نیفتد مشغول باشند تا آنکہ نور ذکر در دل سرایت کند - و ازین جا باعضاء - رودو روز بروز و ساعت بساعت دراو طلب و شوق وصول و لذت لقاۓ محبوب حقیقی بیفزاید و اورا تمام از خود واستاند و احکام کثرت مضمحل شود و سر وحدت خوش خوش بظہور آید و گاہی جذبہ بر سلوک و گاہی سلوک بر جذبہ غالب گردد - و اورا کشان کشان از صحراۓ و ہم و خیال نہان خانۂ وصال ببرد و از تفرقہ بجمع و از جمع بتفرقہ باز رود :

خوشا زمان کہ برویت نظر کنان روم از خود
زمان زمان بخود آیم زمان زمان روم از خود

زمان را خواہ قرب نوافل خواہ فنا خواہ فنا فی انفنا خواہ جمع بالجمع نام نہہ - و ہر چہ دانی بگوۓ - الفقر اذاتم این است - و سیر این طائفہ حکم برق خاطف دارد و مسافتی کہ دیگران را در قرنی طی شود ایشان را در لحظہ بلکہ کمتر میسر گردد :

"قل کل یعمل علی شاکلتہ -"[1]

و این ورزش رفتہ رفتہ بجاۓ کشد کہ نسبت زمانی و مکانی از میان بر خیزد و گرہی کہ بر رشتہ ہستی موہوم واقع شدہ بکشاید و ماضی و حال و استقبال نہ ماند و لاصباح عنداللہ ولا مساء محقق گردد و ازل و ابد یکی نہ ماند و نظر باین جا گوید :

---

۱ - سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۴ -

امروز بپزیر و دی و فردا ہر کجا شود تو فردا

عقل گوید شش جہت خداست و بیرون راہ نیست

عشق گوید راہ ہست و رفتہ ام من بارہا

عزیز من که آنکه ہر چہ ترا نہ دادہ اند دیگران را نہ دادہ باشند و ہر چہ از تو گرفتہ اند از دیگران نیز گرفتہ باشند ۔ ایشان کار کردہ اند و رفتہ اند و یافتہ اند و رسیدہ اند ۔ تو ہم کارکن و راہ رو تا بیابی و برسی :

جہدی بکن از بند بپزیری دو سہ روز

تا پیشتر از مرگ بمیری دو سہ روز

دنیا زن پیر است چہ باشد گر تو

با پیر زنی انس بگیری دو سہ روز

و اگر خواہی کہ حال دنیا را کہ مانع قوی است و سنگ راہ ہمہ طالبان شدہ بدانی این چند تمثیل بشنو ۔

اول آنکہ امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آوردہ [ص: ۳۹۸] و ما حصل این است :

حکایت : بادشاہی پسری داشت ناز پروردہ کہ اورا از ہمہ دوست تر گرفتہ بود و جانشین خود ساختہ و بجہت او قصری آراست منقش با بساطہای زیبا و فراشہای گونا گون و انواع تکلفات در آن جا کار بردہ ۔ چون پسرش بکمال و حد بلوغ رسید ۔ عروسی بازیبی بدیع الجمال با حلی و حلل فراوان برای او خواستگاری نمود و جشنی عالی ترتیب داد ۔ شبی معین زفاف مقرر ساخت ۔ و زمانی کہ این محفل منعقد بایستی شد شاہزادہ سادہ لوح با جمعی از نا جنس کہ شیاطین الانس باشند ، شراب خوردہ و بی اعتدالی از حد گذرانیدہ از خانہ راہ صحرا پیش گرفت و بہ گورستان

---

۱ - پہلے مصرع میں سکتہ ہے ۔

Marfat.com

رفته بسرد ابه در آمد که پیر زنی را که بتازگی مرده در کفن قیمتی پیچیده تازه دفن کرده بودند و حنوط بر آن مالیده ـ شاہزادہ از شهوت و مستی آن زن مرده را عروس خود گفته و آن لباس حنوط غالیه را عشرت پنداشته و سردا به را قصر پادشاہی گمان برده و منزلے خالی یافته با زن مرده جماع کرد و بی ہوش افتاد :

ہر کرا خر ساخت شہوت نیم خر دل دان بعقل
خود بنزد خرد و دانانیم خردل ہم خراست

حال او چون این چنین گذشت و بادشاه اورا در مجلس نه یافت آتش در جان او افتاد و آن سرور بماتم و آن سرود بنوحه بدل شد ـ و کسان را ہر طرف بطلب او فرستاد ـ اورا از آن سردابه بر آوردند خاک بر سر انداخته و جامہای ملوث گشته تاب و توان از دست رفته و خوار خجل مالده ـ خیال باید کرد که اورا در آن ساعت چه حالی و پادشاہی را چه ملالی باشد ـ و مصاحبان و آشنایان چه گویند و بیگانگان و نظاره کنان چگونه خندند و استحقاق خلافت کجا قرارگیرد و قابلیت او چه شود و مآل بکجا کشد :

ای خلیفه زادۂ بی معرفت
جمله خون بارند و تو در معصیت

تمثیل دویم : زاہدی وارسته دل از خلق بگسسته در گوشۂ باغی مسکن گرفته و زنی و پسرش خورد سالی داشت و بتلخی و نا خوشی روزگار ساخته [ص : ۳۸۰] از نعیم دنیاوی و لذات آن با بیخ و برگ گیاه درختان قوت کرده اوقات می گذرانید و در خروج و دخول بر مردم بسته بطاعت و عبادت حق تعالیٰ که مقصود از ایجاد خلایق آن است مشغول می بود ـ چون روزگاری بر آن گذشت روزی ماری از سوراخی بدر آمده آن پسر را که بازی می کرد گزید و رفت و طفل بیچاره در حال بروضۂ رضوان خرامید و بغلمان ملحق گشت ـ مادر و پدرش زمانی جزع و فزع پرداختند چون عاقبت سودی نه داشت شربت دل سردی بر چشم و سنگ خرسندی بر

Marfat.com

سینه زدند ـ و آن اضطراب به تسکین مبدل گشت و عرق حمیت زاهد از غیرت جنبید و کلندی بر دست گرفته در مقام انتقام مارشد ـ و، هنوز زخم ایزاء می کافت ـ مار طوق خلخال زرین مرصع چون شکل خودش مدور در گردن انداخته عذر خواهان پیش آمد و گفت که اگر مرا می بکشی بدست تو چه خواهد آمد و این پسر زنده نه خواهد شد ـ اما اگر می گذری این خلخال قیمتی خون بهای پسر تست ـ آن را بگیر و صرف تمتع خود کن که هنوز جوانی و فرزندی دیگر بهم خواهی رسانید ـ زاهد را ازین مقدمات خاطر نشان شد و غیرت را بگوشه نهاد و جواهر خلخال را صرف نموده متاع و ضیاع ورخت بسیار خریده و دایره را وسیع تر گرفت و مرفه الحال گشت و از پسر و مهر پدری فراموش کرده تا مار روز دیگر با زن او همان معامله کرد که بآن طفل کرده بود ـ باز آتش خشم زاهد چون زبان مار آرزو در کشتن او خود را بیشتر مد گرفت ـ مار این نوبت برو نیز ظاهر شده گفت ـ سخن همان است که گفته بودم ـ اگر در پی قصاص می شوی مرا کشته گیر و اگر در گذری ترا بگنجی بی کران رهنمونی کنم که هر چند خرج کنی از آن کم نه شود ـ تا آخر عمر ترا و فرزندان ترا بس باشد و ازوز آن می توانی که زنان بسیار و خدمت کاران بی شمار را بملک یمین متصرف می شوی که ازین زن بمراتب خوب تر و جوان تر باشند ـ زاهد فریفته گنج گشت و آن را بستاند ـ در عمارت و زراعت و باغ و بستان افزود و دم از قارونی می زد ـ و چون کار قرار گرفت [ص : ۲۸۱] روزی همان مار غافل ساخته کار خود کرد و زاهد بیچارهٔ مغرور را نیز مسافر راه عدم گردانید ـ و اگر زاهد حزم را کار می بست و مار را بمردانگی دربار اول می کشت آسوده می ماند ـ ای عزیز لذت عمر و انتقام روزگار هم ازین قبیل شمار ـ

نقل است در یکی از کتب سماوی آمده که دنیا بصورت زن جوان بر عیسیٰ علیه السلام متمثل شد و عیسیٰ علیه السلام ازو پرسید که تا این زمان چه مقدار شوهر کرده باشی ـ گفت ـ بی حد و نهایت که عقل از شمار عاجز است ـ پرسید که شوهران خود طلاق داده اند یا از تو بمرگ جدا شده اند ـ گفت ـ نی ، بلکه همه را بمکر و فریب کشتیم ـ عیسیٰ علیه السلام گفت ـ پس وای بر شوهران و حال تو که از شوهران گذشتند ترا

Marfat.com

عبرت نه می گیرند ـ و ازین جا معلوم شد که تا دوستی دنیا که عالم حسی است از دل بیرون نه رود عالم آخرت بدیدهٔ دل نه توان دید و ازین است که پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم فرموده که الدنیا و الآخرة دراتان لوارضیت احداها اسخطت الاخریٰ ـ دنیا و آخرت چون دو انباغ اند اگر یکی را راضی ساختی دیگری را از خود رنجانیدی :

دنیا و عقبیٰ نه گردد جمع در یک تن (که چون ؟)
نیست آن شوہر که اندر عقد او دو خواہر است

(تمثیل ؟) سیوم : شخصی در بیابانی دور افتاده نا گاه شتری مست کف زنان از عقب نمود ـ تا توالست سرعت از باد استعاره کرده گریخت ـ و چون از دویدن طرفی دست و پای می زد ـ درین اثنا چاہی کور آب که از چاه نمرود نشانه نمودار شد ـ خواست که خود را در آن اندازد که ماری شگرف دہان کشاده منتظر است ـ چون ہیچ جا پناہی نه داشت بضرورت در چاه بایستی رفت ـ ہنگام افتادن بته (بوته ؟) یافت بر لب چاه رسته که ریشہای آن نمونه از تشنج سوت بود ـ و دو موش یکی سیاه و دیگری سپید چون نقب زنان بنیاد آن را می بریدند دستی بر آن بته (بوته؟) که چون عہد دوستان ایام محکم و چون وفا از دلان نا پائدار بود زد معلق ماند ـ چون نیک ملاحظه نمود ، دید که زنبوری در آن خانه ساخته ـ [ص : ۳۸۲] و عسلی از آن حاصل شده شتر و مار را فراموش کرد و شہد را لیسیدن و ہوس چشیدن گرفت ـ ای عزیز ! اجل را شتر و چاه را دنیا و مار را لحد تصور کن و بوته را عمر و موش سیاه و سفید را شب وروز و شہد را لذت دنیا خیال کن و این نمونه کار است :

دست از عنان ابلق ایام باز دار
و اندر پیش مرو که بغایت لکد زن است

تمثیل چہارم : دنیا از آن روی که مردم اورا آرمید می دارند و بحقیقت بدم گذاران است ـ ہمچون سایهٔ درختی است که شخصی از راه دور بیاید و گرمای سخت یافته شد و در آن سایه خواہد که آسایشی کند

Marfat.com

و سایه را ساکن و پائدار بیند چه حرکت سایه بغش لس می تواند یافت - چون خوش بخسپد سایه حرکت کند و ازوی در گذرد و چون باز خواب باز آید خود را در گرمی آفتاب یابد - حال دنیا بایل دنیا همین مثل است - چون راحت و سعادت دنیا روی بنادانی آورد دنیا را آرام گاه خود سازد و بعیش و کامرانی مشغول باشد و آن را آرمیده وا قرار پنداورد تا که دنیا از وی در گذرد و بر گردد اورا در عذاب و حسرت بگذارد - و این دو بیت در فراق او بزبان حال خواند :

ایام وصال آن دل افروز چه بود
و اسایش آن دولت فیروز چه بود
افزون ز هزار بار با درد و دریغ
هر شب گریم که یا رب آن روز چه بود

تمثیل پنجم حال خوشی دنیا دار با دنیا چون خوش خفته است با خیالهای خودش که در خواب بیند و چنان می پنداورد که آن چه سالها جست است بدان رسیده و روز با خوشی بسر آمده و هنگام راحت روی نموده - تا که چون از خواب در آید ازان حال در نه یابد و حسرت آن دردلش و ولست بمانند موشی بود که خودرا در خواب شتری دید خرامان بر می رفت و با شتر لاف می زد که من چون توام - و چون بیدار شد همان موش ضعیف بود که بود و این ابیات مناسب حال بیاد آمد که :

کار دل کان خراب می دیدم
دوش چون زر ناب می دیدم
خودودلدار[ص:٣٨٢]هردوست خراب
هر یکی جامه خواب می دیدم
که ز لعلش پیاله می خوردم
که ز جرعش شراب می دیدم

Marfat.com

که ز لطفش نواخت بود مرا
که ز نازش عتاب می دیدم

من بیدل میان لطف و عتاب
لذتی بی حساب می دیدم

زان خطی چون خضر بر آب حیات
کار خود را بآب می دیدم

دست بر چشم من نهاد ز شرم
که تنش بی حجاب می دیدم

دست برداشت چشم بکشودم
آن همه خود بخواب می دیدم

و درین باب خسرو شاعران علیه الرحمة افسانه در هشت[1] بهشت گفته ـ

در وادی تمثیل ششم دنیا سحر حلال است ـ اگر خواهند آن جا بینند ـ

حکایت است که شیخ سعدی رحمه الله آورده و آن شمع را دیده که در لگن بر افروخته اند و محبت او در اندوخته و طائفه گرد آمده و حاضران باو خوش دل شده هر کس بمراعات او کمر بسته و اورا بر بالای طشت شمع چون سلطان نشسته که ناگاه صبح صادق بدمد هم آن طائفه را بینی که دم بدمند و با تیغ و کاردگردنش بزلند ـ از ایشان سوال کنند که ای عجب همه شب طاعت او داشتید که اورا فرو گذاشتید ـ هم آن طائفه گویند که شمع لزدیک ما چنان عزیز بود که خود را می سوخت و روشنای از جهرما می افروخت ـ اکنون چون صبح صادق تاج موافق بر سر نهاده و شعاع خود بعالم داد شمع را دیگر قیمت نه باشد و ما را باو نسبت نه ـ پس ای

---

۱ ـ هشت بهشت امیر خسرو کی مشہور مثنویوں میں سے ایک ہے ـ

Marfat.com

عزیز ! این سخن را بمجاز مشنو که خواجگی دنیا بر مثال آن شمع بر افروخته است ۔ و طائفه که بگرد او در آمده اند عیال و اطفال و خدم و حشم او اند ۔ ہر یکی بنوعی در مراعات او می پویند وسخن بر مراد او می گویند که نا گاه صبح صادق اجل در دمد و تند باد قہر مرگ بوزد ۔ خواجه را بینی که در قبضهٔ ملک الموت گرفتار گردد و از تخت مراد بر تختهٔ نا مرادی افتد ۔ چون بگورستانش برند اطفال و عیال و بندهٔ و آزاد او بیک بار ازوی اعراض کنند ۔ از ایشان پرسند که چرا بیک بار رویٔ از خواجه [ص : ۳۸۴] بگردانید ۔ بدو گویند ۔ خواجه را بنزدیک ما چندان عزت بود که شمع صفت خود را در لگن دنیا می سوخت و آنگاه (؟) از حلال و حرام می اندوخت ۔ عمر نفیس خود را در معرض تلف می انداخت ۔ و مال و منال از جهت باہر گونه جمع می ساخت اکنون تند باد خزان بیخ عمرش از زمین زندگانی بر کند و دست خواجه از گیرو دار و کشت کار فرو ماند ۔ ما را باو چه نسبت و اورا با ما چه مصلحت ۔

حکایت : آورده اند که در باغی بلبلی بر شاخ درختی آشیانه داشت ۔ اتفاقاً موری ضعیف در زیر آن درخت وطن ساخته و از بہر چند روزه مقام و مسکنے پرداخته ۔ بلبل شب و روز گرد گلستان در پرواز آمده و بربط نغمات دل فریب در ساز آورده ۔ مور بانفصال لیل و نہار مشغول گشته و ہزار داستان در چمن باغ بآواز خوش غمزه شده ۔ بلبل با گل رمزی می گفت و باد صبا درمیانه غمزی می کرد ۔ چون آن مور ضعیف ناز گل و نیاز بلبل مشاہده می کرد بزبان می گفت ۔ ازین قیل و قال چه کشاید ۔ کار در وقت دیگر پدید آید ۔ چون فصل بہار برفت و موسم خزان در آمد خار جائے گل گرفت و زاغ در مقام بلبل نزولی کرد باد خزان در وزیدن آمد و برگ از درخت بریدن گرفت ، خیاره برگ زرد شد ، و نفس ہوا سرد گشت ، از کله ابر در می ریخت و از غیر اہل ہوا کافور می بیخت ۔ ناگاه بلبل در باغ آمد ۔ نه رنگ گل دید و نه بویٔ سنبل شنید ۔ ز بالش با ہزار دستان لال بماند نه گل که خیال او بیند نه سبزه که در جمال او نگرد ۔ بی برگی از طاقت طاق شد و از بی نوایٔ از نوا فرو ماند ۔ یادش آمد که آخر روزی موری در زیر این درخت خانه داشت و دانه جمع می کرد ۔ امروز حاجت بدرٔ وی برم و بسبب کرب دار و از جوار ازو چیزی

طلبم - بلبل گرسنهٔ دو روزه پیش مور بدریوزه رفت - گفت - ای عزیز ! سخا نشانِ بختیاری است و سرمایهٔ کامگاری - من عمر عزیز را بغفلت می گذاشتم تو زیرکی می کردی و ذخیره [ص : ۳۸۵] می اندوختی - چه شود که امروز از آن بمن نصیبی کرامت کنی مور گفت - تو شب و روز در قال بودی و من در حال - تو لحظه بطراوت گل مشغول بودی و دمی بنظارهٔ بهار معزور - نه می دانستی که ، هر بهاری را خزانی و هر راهی را پایانی باشد - ای عزیزان ! قصه بلبل بشنوید و صورت حال خود را بدان جمله حمل کنید و بدانید که هر حیوانی را مماتی از پی است و هر وصالی را فراق در عقب - صاف آب حیات بی درد نیست و اطلس بقایٔ بی بردنه - اگر قدم در راه طاعت می نهید :

"ان الابرا لفی نعیم -[1]"

بر خوانید که جزایٔ عمل شما نست - و اگر رخت در کویٔ معصیت کشید :

"و ان الفجار لفی جحیم -[2]"

بر خوانید که سزائے کار شماست - در بهار دنیا چون بلبل غافل مباشید - و در مزرعهٔ دنیا بر زراعت طاعت اجتهاد نمائید که الدنیا مزرعة الآخرة - تا چون صرصر خزان موت در رسد چون مور بادانهایٔ عمل صالح بسوراخ گور در آئید -

دیگر :

"اعلموا انما الحیوة الدنیا لعب و لهو و زینة -[3]"

بدرستی و راستی که زندگانی بازی است و بازی کار کود کان است و زینت و آرائش کار زنان است :

"و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال و الاولاد[3]"

---

۱ - سورة الانفطار ۸۲ ، آیت ۱۳ -
۲ - سورة الانفطار ۸۲ ، آیت ۱۴ -
۳ - سورة الحدید ۵۷ ، آیت ۲۰ -

Marfat.com

و فخر کردن است بر یک دیگر بسیاری مال و فرزندان و این کار بیگانگان است ۔ بار خدا یا مثل زندگانی دنیا چیست :

"کمثل غیث اعجب الکفار نباته ۔[۱]"

چون بارانی است که بر زمین آید و گیاهی سبز برویاند ۔ روزی چند بماند و خرم باشد و خلق را شگفتگی می آرد :

"ثم یهیج فتراه مصفرا ۔[۱]"

بستر اندک روزگار خشک گردد و زرد شود :

"ثم یکون حطاماً ۔[۱]"

پس خاک گردد و ازان سبزی و طراوت هیچ نه ماند :

"و فی الآخرة عذاب شدید و مغفرة من الله و رضوان ۔[۱]"

در آخرت منزل دوام است دوزخ بد بختان راست و بهشت نیک بختان راست :

"و ما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور ۔[۱]"

زندگانی چیست الاخری که بدان انتفاع کنند و فریفته گردند ۔ جان من بر سر آیت ای :

"اعلموا انما الحیواة الدنیا لعب و لهو و زینة و تفاخر بینکم [۱]"

[ص: ۳۸۶] پادشاه عالم غیب دنیا پیدا می کند و بی قدری او بخلق می نماید تا مومن دل بد و نه نهد و بطلب او مشغول نه گردد تامستحق بهشت و مغفرت باشد ۔ جوان مردا ! دل در دنیا مبند که دنیا را بقا نیست و دل در خدا بند که بنده را به از خدا نیست :

"هل تحس منهم من احد او تسمع لهم رکزاً ۔[۲]"

---

۱ ۔ سورة الحدید ۵۷ ، آیت ۲۰ ۔

۲ ۔ سورة مریم ۱۹ ، آیت ۹۸ ۔

Marfat.com

برد بر مکن تکیه که لطفش قهر است
مستان زکفش جام که شهدش زهر است

تمثیل هفتم : دنیا از آن روزی که چون بچشم عقل نگری بغایت ندامت است ـ مانند پیر زنی است که جمله آب و تازگی جوانی رفته باشد و جز خاوری پر فریب و پوستی بر استخوانی کشیده نه دارد و خود رای با جامهای رنگین آراسته باشد و در چادری بالغایت زیبای روی بدان رسوای نهان داشته باشد با جوانان طناز کرشمه و ناز آغاز نهاده ـ اگر بیچاره بظاهر او فریفته شود و مدت عمر عزیز در جستن وصل وی ضایع کند چون اورا بچنگ آرد و باوی خلوت سازد و آن چادر دل ربای جو فروش گندم نمای را با هزاران لطف و ناز از روی او باز کند آن گاه داند که با خود چه ظلم کرده باشد ـ و بر عمر گران مایه و سود و سرمایه که در جستن او ضائع کرده است می پیچد و می زارد و هیچ سودش نه دارد :

مسکین من و سعیهای بی حاصل من
بیچاره امید چارهٔ باطل من

و حاصل این تمثیل امام حجة الاسلام بعینه تمثیل باندک تفاوتی و تغیری ـ

تمثیل هشتم : عیسیٰ علیه السلام دنیا را به پل مانند کرده است و فرموده که بروی بگذرید و بر هیچ چیزی وے اعتماد مکنید و دروی هیچ خانه مسازید :

دنیا پل است بر گذر دار آخرت
اهل تمیز خانه نه کردند بر پلی

چه پلها را از بهر آرام و نشست نه سازند بلکه برای گذشتن راست کنند ـ اگر کسی آن را جای نشستن پندارد و آرام گاه شناسد عاقلان برو خندند و بحقیقت این مثال روشن است ـ چه دنیا چون پلی است بر گذرگاه آخرت و میل او بی این پل مهد است که بکودکی مردم در آن باشند

Marfat.com

[ص : ۳۸۷] و میل دو مش که بر طرف دیگر است گور است که آرامگاہی است بعد از مرگ ۔ میان این ہر دو میل مسافتی کوتاہ است که آن را عمر خوانند ۔ و بعضی را یک دو گام بیش نه مانده و او غافل آنکه بآخر پل رسیده است و از گذشتن پل ہیچ کسی چارہ نیست :

آن کاسۂ زہر را که مرگش خوانند

مردانه بحلق خود بریز و برو

تمثیل نہم : دنیا از ان رو که در ابتدا چون رویٔ بشخصی آرد آسایش و راحت نماید و بآخر چون بر تابد محض عذاب و زحمت باشد ۔ مانند ماری است که در وی نگرند رنگین و خوب نماید و اگر آن را بدست نشانند نرم و خوش و لیکن چون نیش زند تن گدازی و جان ربایٔ باشد ۔ و این مثال را امیر المومنین علی رضی الله عنه زده و با سلیمان (سلمان ؟) فارسی[۱] رضی الله عنه گفته که ای سلیمان (سلمان ؟) دنیا چون مار است بر رنگ و نرمی او فریفته شده از زخمش بر حذر باش ۔ مصرع :

دل در جہان مبند که ماری است بی وفا

آن روز که بدان شادمان تر باشی پرہیز ازو بیشتر کن که او آن روز بی وفایٔ کند که مردم دل بر وفا و مہر او نہادہ باشد :

گر مار ترا گوید من زان توام

زنہار بدان رسن فراجه مشوی

و ہم امیر المومنین سلام الله علیه مردم را بخفتگان تشبیه کردہ فرمودہ که الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا ۔ مردم در خواب اند چون بمیرند معلوم کنند :

مردمان غافل اند از عقبی

ہمه گویٔ بخفتگان مانند

---

۱ ۔ سلمان فارسی رضی الله عنه کی وفات ۶۵۵ء میں ہوئی۔

ضرری غفلتی کہ می ورزند
چون بمیرند آن گہی دانند

تمثیل دہم : دنیا چون شمشیری است پشت او زدوده و گوہر دار و دم او برنده آہنگداز و مردم نادان چون کود کان دست بر پشت شمشیر می مالند و بد و می نازند و بتماشای گوہر او مشغول گشتہ ۔ ناگاہ از دم او غافل شوند و چنانکہ پشت او می مالند دست بر دم او زنند بسودن بہان و انگشت نازنین را و داغ کردن بہان :

مبین نرمی پشت شمشیر تیز
گذارش نگہ کن بر خم و ستیز

تمثیل یاز دہم : [ص : ۳۸۸] دنیا چون دریا است کہ چون آرمیده باشد مردم در و فرو روند و مروارید و مرجان بیرون آرند و بر کشتیہا بروی گذر کنند و سود ده چہل و پنجاہ بدست آورند ۔ اما عاقلان بد آن فریفتہ نہ شوند کہ اگر ناگاہ در جنبش آید ہزاران جان نازنین بیک طپانچہ موج از تن بیرون می اندازد و خواجہ را با سرمایہ و سود فرو برد ۔ شعر :

ان الریح فالجرآن فی البحر
مغرور مشو بسود دریا خواجہ

کو مایہ و سود خواجہ را خورد
بسی و خدمت پادشاہان را چون

لیک در نکری ہمین مثال است ۔ و ایاک خدمة الملوک فانہم یستعظمون رد السلام فی الجواب و یستحرفون الرقاب فی العتاب ۔

تمثیل دو از دہم : دانایان دنیا را بطعامی مثل داده اند زیرا کہ طعام ہر چند چرب تر و شیرین تر باشد بیشتر خورده شود و ضرر آن بیشتر روی دہد و قبض آن گنده تر ۔ ہمچنین متاعہای دنیا چند انکہ از ان بیشتر باشد دوست تر دارند و چون بگذارند زحمت بیشتر دہد و فراق او بر دل بسیار بود ۔ و بحقیقت فراق دوستان جان کندن است ۔ و چند انکہ متاع دنیا دوست تر باشد فراق جان کندنی سخت تر باشد :

Marfat.com

در جهان گر خوشی هست همین ترک خوشی است
درد درمان طلبی صعب تر از درد کشی است

تمثیل سیزدهم: حال دنیا با قومی به دیدهٔ عقل در وی نگاه کنند و چنانکه عقل در وی نگا (نگاه؟) فرماید در وی زندگانی کنند و با گروهی که از بهر سر غفلت و نادانی در وی روند و به شهوت و حرص عمر گذرانند۔ چون حال قومی است که در کشتی نشینند و به جزیره رسند و در آن جزیره سنگ ریزهای رنگین فراوان بود۔ و گلهای خوش بوی و خوش رنگ بسیار۔ و درختان تر و تازه بی شمار و میوهای خوش طعم اما نا سازگار۔ و مرغان خوش آواز خوب دیدار۔ کشتی بان مردم را گفت۔ سوی جزیره روید و حاجتی که دارید بگذارید و زود باز گردید که کشتی روانه خواهد شد۔ ایشان در آن جزیره پراگنده شدند و هر یک به گوشهٔ رفتند۔ بعضی که داناؤ دوربین بودند و عاقبت اندیش چون [ص: ۳۸۹] از حاجت ضروری فارغ شدند سوی کشتی آمدند و جای فراخ تر اختیار کردند و نشتند و بعضی از کشتی غافل شدند و سنگ ریزهٔ و گل چیدند و از آن میوها لختی بخوردند و به ادای بلبل و تماشای گل مشغول گشتند۔ چون هنگام رفتن در آمد بشتافتند و به جهد بسیار به کشتی رسیدند و خود را در کشتی درانداختند و جای گاه تنگ یافتند و نه توانستند که سنگ ریزها و گلها را در کشتی نهند آن را بر سر خود نهادند و با بار گران و جای تنگ می ساختند۔ و بعضی از آن مردم که غفلت بر ایشان مستولی بود چنان فریفتهٔ سنگها و شیفتهٔ گلها و مفتون آواز بلبلان و دیوانهٔ درختان گشتند که بکلی کشتی و یاران را فراموش کردند۔ و چندان از ساحل دور تر رفتند که بانگ یاران بدیشان نه می رسید تا کشتی روانه شد۔ بعضی را کشتی بیاد آمد و با بار گران بتاختند و کشتی را در نه یافتند۔ و بعضی را کشتی بکلی فراموش گشت و درمیان بیشها می گشتند و این دو گروه هلاک شدند۔ و بعضی از خارهای بسیار که در پای شان نشست رنجور شدند و مردند و بعضی را ددان خوردند۔ و بعضی به سرما و گرما هلاک شدند۔ و آن قوم که سنگ ریزها و گلها را که سوی کشتی برده بودند، چون روزی چند بر آمد رنگ سنگها بشکست پژمرده شد و بعضی گنده گشت۔ و جز

Marfat.com

انداختن آن را از کشتی ہیچ چارہ نہ بود ۔ و بعضی از خوردن میوہ رنجور شدند ۔ چون بہ شہر رسیدند بہ مداوات بسیار بہ حال صحت باز آمدند ۔

ای عزیز ! کشتی مثال راہ شریعت و عقل است و کشتی بان پیغمبران علیہ السلام اند و عالمان ربانی میراث برادران ایشان اند ۔ و جزیرہ مثال دنیا است و سنگ ریزہا و گلہا و مرغان مثال شہوات دنیا کہ از چندگونہ است و مردم کہ در کشتی اند مثال اہل عالم اند کہ بعضی با بار گران از مال و جاہ راہ سپردند و بہ‌آخر توبہ کردند و دوستی دنیا از دل بیرون آوردند و ہم درین عالم خلاص یافتند ۔ و بعضی خوش بہ آخرت رسیدند زحمت حساب و باز خواست کشیدند و آخر روی نجات دیدند ۔ و آن قوم کہ بہ‌قدر حاجت ضروری بیش بر نہ داشتند ایشان را ہیچ زحمت و رنج نہ رسیدہ و خوش و آسودہ بہ منزل رسیدند ۔

تمثیل چہار دہم : بعضی از عرفاء رحمہم اللہ آن را نظم کردہ و ما حصل آن کہ چون سلطان سکندر ذوالقرنین[1] در ظلمات رفت بزمینی رسید کہ سنگش ہمہ لعل بود ۔ منادی فرمود کہ ای مردم ! این سنگ ریزہا [ص : ۳۹۰] کہ امروز زیر دست و پای مراکب خویش افتادہ می بینند [بینند ؟] جواہر قیمتی است ۔ فردا چون آفتاب خواہد تافت رنگ آنہا ظاہر خواہد شد ۔ آن قدر توانید بردارید و اگر نہ حسرت خواہید برد ۔ جمعی کہ قول او صادق می دانستند احمال و اثقال دیگر را گذاشتہ ہمان سنگ ریزہا را بار کردند و جمعی دیگر کمتر برداشتند و طائفہ بہ تمسخر می گفتند کہ عقل سلطان را آفتی رسیدہ کہ سنگ ریزہا را لعل و جواہر نام می نہد ۔ لعل و جواہر ہرگز بی ہر (؟) می شود این چہ سخن است ۔ چون از آن وادی بہ روشنای رسیدند ہمچنانکہ ذوالقرنین گفتہ بود بہ ظہور انجامید ۔ آنکہ برداشتہ بود ہم افسوس می خورد کہ چرا بیشتر نہ گرفتم و آنکہ نہ برداشت او خود دو افسوس می خورد یکی از جہت زبان کی دوم از جہت

---

۱ ۔ مراد سکندر اعظم (۳۲۳ ق م) مقدونی ہے ۔ اس کو یہ لقب اس لیے دیا گیا کہ اس کا اقتدار دو بڑی سلطنتوں یعنی روم اور ایران پر تھا ۔

Marfat.com

شرمندگی که قول مخبر صادق را با ورله کرد - ای برادر! دنیا همین ظلمات است و انفاس جواهر قیمتی که تو امروز قدر آن نه می دانی - و آفتاب نور یقین که فردای قیامت خواهد تافت و گناهای همه خواهد سوخت - و حقائق چنانچه هست ظاهر خواهد شد :

هر یک نفس که می رود از عمر گوهر است
کان را خراج ملک دو عالم شمرده اند

مپسند کین خزانه دهی رائگان بباد
و انگه بردی به خاک تهی دست بی لوا

تمثیل پانز دهم : مثل مردم که دنیا بر ایشان رسد بعضی به کفاف قناعت کنند و بعضی حریص نمایند - همچون شخصی است که مهمان خانه سازد و انواع زینتها بیارایند و ظرفهای زرین و نقره گین در وی نهد و عود سوز زرین و گلاب دان زرین بر آن نهاده - و مردی دانا باشد چون بوی خوش دریافت و تماشای ظرفهای کرد با زهد بخوش خوی و شکر کند تا دیگری آن نصیبه بر خویش بردارد :

در بزم دور یک دو قدح در کش و برو
یعنی طمع مدار وصال دوام را

و دیگری در آید و آن طبق زرین نزد او آوردند و او بی خرد می پندارد که آن را ملک او ساختند بستاند تا با خود بیرون برد - خدمت گاران طبق را از وی باز گیرند - او فریاد زند و بایشان جنگ آغاز کند که شما به زور مال من از من باز می ستانید - حال مردم دانا و مردم نادان با دنیا بعینه همین است - و مرد دانا چون دنیا بدو رسد شکر حق تعالیٰ بگذارد و دل بر آن نه نهد و چون ازوی بستانند دل تنگی نه نماید و غم ناک نه شود که خلق همه مهمان حق تعالیٰ است - و هر وقت دنیا به کسے دهد - مردم نادان چون دنیا [ص : ۳۰۵] به وی رسد پندارد که همواره با او خواهد بود و آن را به جان و دل نگاه دارد و چون ازو باز ستانند او فریاد بر آرد و

Marfat.com

شکایت از حق تعالیٰ کند و سبب آن زحمتهاے نادانی ایشان است کہ خوی ٔ دنیا نہ شناختند و نہ دانستند ۔ و افسوس ہزار افسوس بر ایشان است ۔
شعر :

وما المال و الاهلون الاودیعة
ولا بد یوما ان تردالو دائع[1]

جہان را نہ ماند یکی کد خدای ٔ
یکی گر رود دیگر آید بجای ٔ

تمثیل شالز دہم : دنیا چون زنی خوب صورت بد سیرت بی وفا نا پارسا است کہ بہ صورت خوب بر مردم می نماید و می فریبد و در دام عشق خود می کشد و بہ بد سیرتی و بی وفای ٔ و جفا پیشگی ایشان را در عذاب می دارد ۔ و بہر یک راحت کہ بہ عاشق می رسد ہزار غصہ از وی می کشند ۔ و بہر یک نوازش ہزار رنج می براند و ہر روز چارۂ آن سازند کہ چگونہ یک شب بدر رسند ۔ او در حال بر خیزد کہ من پیش فلان کس می روم :

اندر بسالی شبی بما پیوندی
ننشستہ ہنوز رخت بر می بندي

بنشینم و در فراق تو می گریم
برخیزی وبر گریہ ٔ من می خندی

بدان کہ تا عاشق ترک چنین معشوق نہ کند ممکن نہ بود کہ ہرگز روی ٔ راحت و آسائش بہ بیند :

بمعشوق یک شب چہ باشیم شاد
کہ مہمان غیری بود بامداد

---

۱ ۔ (ترجمہ) نہیں ہے مال اور اولاد مگر ایک امانت اور یہ ناگزیر ہے کہ یہ امانتیں ایک دن لوٹائی جائیں گی ۔

Marfat.com

و اہل حکمت نیز برای دایا مثالہا گفتہ اند و بعضی از انہا در کتاب مجمل الحکمت کہ ترجمہ اخوان الصفا است و شیخ بو علی سینا ازان فوائد مذکورہ است و در بیاضی دیگر بعضی از آن نوشتہ شد ۔ اگر برای کار بستن است از آن جملہ یکی ہم کافی است و اگر نہ ہمہ لقلقہ زبانی است ۔ و وسوسہ شیطانی است اعاذنا اللہ منہا ۔

تاریخ اختتام : للہ الحمد ولہ المنۃ کہ پیش از سر آمدن جواد سریع السیر عمر کہ این بیت حسب حال اوست :

دانی کہ برسمند سبک رو سوار کیست ؟
عمر عزیز ماست کہ برباد می رود

مرکب چوبین خامہ از تسوید این نامہ بیا سود ۔ و این میوۂ بیابانی کہ ہنگامہ طفلان را گرم دارد نہ آنکہ بزم بالغ نظران لیزبین را رونق دہد بیا سود ۔ و این میوۂ بیابانی تا تمام سوختہ نیم خام کہ کام خشک لبان بادیہ ہوس را نہ می دہد ز انکہ مذاق پختہ کاران صاحب ذوق را چاشنی بخشد ، بر طبق نہادہ آمد ۔ ہر چند می دانم کہ فلانش [ص : ۳۹۲] چہ خواہد گفت ۔ و بہ بہان چہ :

دوختی کشتم و سر بر ہوا شود
نہان چون دارمش چون بودنی بود

اما دریغ کہ آفتاب عمر من بزردی رسیدہ از دیوار گذشت و سنین از خمسین بسر حد جسد سنین کشیدہ کہ آن را در عرب دقاقۃ الرقاب می نامند قطعہ :

دردا کہ رحیل زندگی داد نوید
وین موی سیاہ گشتہ از غصہ سفید
عمری کہ رسد ز حد پنجاہ بہ شصت
خود ازوی چہ توان داشت امید

Marfat.com

قطعه

کامم بجهان گر نه بر آید خوشتر
صد گوله غم از درم در آید خوشتر

زین زندگی خویش چونا خوشنودم
هر چند که زود تر بسر آید خوشتر

و من از آن گرسنگی و کرزنی جان خود را از سایهٔ دیوار در پناه این درخت طوبیٰ کردار نه گرفتم و میوه ازو نه چیدم ۔ و حسرتها با خود می برم و به این قدر خرسندم که مگر مقبلی صاحب دلی سعادت مندی فیض بخشی که از علم عالم چه در حال و چه در استقبال بعد از صد سال هم مقصود من همان است ۔ و این همه رنج من برایٔ خاطر اوست ۔ از راهی دور و سفری دراز سیر کنان رسد و لحظه بجانب آن گراید وچله تراویحی بکند و آسایش از دیدن آن یابد ۔ و بهره از آن بر دارد ۔ و مرا نیز سرگردان او ساخته در سرکار اوکند و زبان که کاهل هایٔ امرودم (؟) و از علم و عمل هر دو مطرود مانده ام ۔ مصرع :

لا حظ لی منه الالذة الامل

مشاهده صدق است از ورایٔ حجاب خاک فریاد بر آرد :

محنت شبهایٔ تار شکر که ضائع نه گشت
رشته یکتایٔ من گوهر یک دانه شد

این چه آرزویٔ سودائیان و این چه هر زه زدی خام طمعان است ۔ امید از آفریدگار تعالیٰ است که واهب هر قبول و معطی هر مسئول است ، درام که این نهال آرزو را که بخون دل و آب دیده پرورده.ام و عمری در تربیت آن صرف کرده درختی سایه پرور میوه دار آن چنان سازد که اول من در ظل راحت آن بیا سایم ۔ و پیش از وقوع خلل در بنیاد زندگی و ارکان حیات و تلخ کامی سکرات ازین میوهٔ نورس کام جان شیرین گردانم ۔ و حلاوت ذوق ایمانی و معرفت ربانی دریابم ۔ و این چراغی را که بسیار درود

Marfat.com

چراغ خورده بر افروختم بہ مددگاری بدرقہ دران تنگی و تاریکی [ص : ۲۹۳] در مشعل و چراغ طریق سازم - و بہ‌نور جاودانی :

"اللہ نـور السـموات والارض مـثـل نـوره کـمـشـکـواة فـیـهـا مـصـبـاح -"[1]

رسم و یرحمهم اللہ عبداً قال آمنا - و بعد از آن کہ این تحفہ قبول درگاہ خداوندی یافتہ بموجب آنکہ مصرع :

قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

قبول عام خود بتبعیت لازم می آید - چون باعث و بانی این خطاب مستطاب میرزای مرحومی و مغفوری و مبروری بود کہ نامش و سال فاتش ازین قطعہ معلوم توان کرد :

رفت مرزا نظام دین[1] احمد
سوی[2] عقبیٰ و جست در جا رفت
جوہری او ز بس کہ عالی بود
در جواری ملک تعالیٰ رفت
قادری یافت سال تاریخش
گوہری[2] بی بہا ز دنیا رفت

---

۱ - سورۃ النور ۲۴ ، آیت ۳۵ -

۱ - مخطوطہ میں 'الدین' ہے جس کی وجہ سے مصرع موزوں نہیں ہوتا -

۲ - نجات الرشید کی تاریخ ۹۹۹ھ ہے اس لیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظام الدین احمد کے لیے یہ دعا کی درخواست کا مصنف نے بعد میں اضافہ کیا ہوگا - نظام الدین کا سن وفات ۱۰۰۳ھ (اکتوبر ۱۵۹۴ء) ہے - اس مصرع سے تاریخ اسی وقت نکل سکتی ہے جب گوہرے میں یا کو ساقط کر دیا اور مصرع یوں پڑھا جائے (گوہر بے بہا ز دنیا رفت) -

گ + و + ہ + ر + ب + ی + ب + ہ + ا + ز + د + ن + ی + ا
۲۰ + ۶ + ۵ + ۲۰۰ + ۲ + ۱۰ + ۲ + ۵ + ۱ + ۷ + ۴ + ۵۰ + ۱۰ + ۱
+ ر + ف + ت
+ ۲۰۰ + ۸۰ + ۴۰۰ = ۱۰۰۳ء

التماس از مطالعہ کنندگان این تالیف آن است کہ اگر وقت ایشان خوش شوند و فاتحہ دعوات صالحہ بزرگان آن در کار امر مامور کنند و مشکور کردند دور ندیست چنانکہ گفتہ شد :

چہ خوش خسپد اندر پناہت کسی
بدان خواب خوش ہم تو خسپی بسے

تاریخ کتاب

بسالی سعید و بروز حمید
شد این نامہ از لطف ایزدپدید

چو آمد نجات دلم زان بفال
نجات‌الرشید است تاریخ سال

اللھم انی اسألک السلامة عن موجبات الندامة فی القیامة و اعف عنا و اغفرلنا و ارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین و یا ارحم الراحمین :

تمت تمام شد
کار من لظام شد

ذخیرہ
محمد موسیٰ

Marfat.com

اعلام

الف

ہندسہ کے ساتھ 'ح' اس امر کی علامت ہے کہ مشار الیہ حاشیہ پر ہے -

Marfat.com

Marfat.com

ب

Marfat.com

Marfat.com

چ

ح

خ

Marfat.com

Marfat.com

س

ش

Marfat.com

ص

ض

ط

Marfat.com

Marfat.com

غ

Marfat.com

ف

ق

ک

گ

ل

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

و

ہ

ی

Marfat.com

قبائل و انساب

Marfat.com

Marfat.com

امکنہ و بقاع

الف

ب

پ

ت

ٹ

Marfat.com

ج

چ

ح

خ

د

ر

ز

س

ش

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ی

Marfat.com

کتب

الف

ب

پ

ت

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

۱ - قوسین میں آیات کی نشان دہی کی گئی ہے - پہلی مرتبہ سورۃ کا عدد بھی دیا گیا ہے -

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com